سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات 20' ہفتہ 22 منگل 25' بدھ 26' جمعرات 27۔ فروری 2003

(یوم الخمیس 18' یوم السبت 20' یوم الثلاثہ 23' یوم الاربعاء 24' یوم الخمیس 25' ذوالحج 1423ھ)

چودھویں اسمبلی : چھٹا اجلاس

جلد 6 ، شمارہ 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

جمعرات' 20۔ فروری 2003

جلد 6 ، شمارہ 1

نمبر شمار		صفحہ
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ	9
5۔	چیئرمینوں کا پینل	10
6۔	نومنتخب رکن اسمبلی کا حلف	14
7۔	حالیہ بارشوں اور ہوائی حادثے میں جاں بحق ہونے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی	15
	سوالات	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	16
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	51
10۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	60
	توجہ دلاؤ نوٹس	
11۔	سیالکوٹ میں اغوا برائے تاوان اور قتل	65
12۔	باغبانپورہ لاہور میں شہزاد نامی نوجوان کا قتل	69

نمبر شمار		صفحہ

13۔ رکن اسمبلی کی درخواست رخصت ---------- 72

مسئلہ استحقاق۔۔۔

14۔ اے ایس پی گجرگ کا ایم پی اے کے ساتھ گستاخانہ رویہ ---------- 73

15۔ چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور' کا ایم پی اے کے ساتھ ناروا سلوک ۔۔۔(بحث جاری) ---------- 76

تحاریک التوائے کار۔۔۔

16۔ پلاٹوں کے نام پر عوام کو لوٹنے والوں کے خلاف کارروائی ---------- 88

17۔ بچوں کے اغواء کو روکنے کے لئے اقدامات ---------- 92

18۔ گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز موضع وڈالہ سندھواں ڈسکہ کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینا ---------- 94

19۔ نوناریاں چوک سے خدا بخش روڈ کی تکمیل ---------- 95

20۔ چوک یتیم خانہ لاہور کی کشادگی کے لئے اقدامات ---------- 96

21۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مغل آباد راولپنڈی کے لئے عمارت کی فراہمی ---------- 97

سرکاری کارروائی۔۔۔

آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

22۔ آرڈیننس (پہلی ترمیم) لاہور آرٹس کونسل مجریہ 2003 ---------- 98

23۔ ایئر مارشل مصحف علی میر کے فضائی حادثہ پر تعزیت ---------- 99

ہفتہ' 22۔ فروری 2003

جلد 6 ، شمارہ 2

24۔ ایجنڈا ---------- 135

نمبر شمار	صفحہ

25۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 137

26۔ ائیر چیف مارشل مصحف علی میر اور ان کی اہلیہ کی نماز جنازہ
کے لئے اجلاس کا التواء ---------- 138

مسئلہ استحقاق۔۔۔

27۔ ایلیٹ فورس کے اہلکاران کی رکن اسمبلی سے بدتمیزی ---------- 138

28۔ سابق سپیکر جناب سعید احمد خان منیس کے بھائی
کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- 144

تحاریک التوائے کار۔۔۔

29۔ گنے کے کاشتکاروں سے مل مالکان کا ظالمانہ رویہ (۔۔۔بحث جاری) ---------- 145

30۔ محکمہ تعلیم کے اہلکاروں کی تساہل پسندی سے طالبات میں سراسیمگی ---------- 154

31۔ مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ (جو پیش کی گئی) ---------- 167

32۔ آبپاشی پر عام بحث ---------- 171

منگل، 25۔ فروری 2003

جلد 6 ، شمارہ 3

33۔ ایجنڈا ---------- 219

34۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 221

35۔ مخدوم زادہ سید حسین رضا شاہ ایم پی اے کے بھائی
کی وفات پر دعائے مغفرت ---------- 222

سوالات۔۔۔

36۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 222

37۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 267

نمبر شمار	صفحہ

38۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 282

مسئلہ استحقاق۔

39۔ رکن اسمبلی کو اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لئے پی آئی اے کی طرف سے رکاوٹ ---------- 287

40۔ وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی کے استحقاق کی پامالی ---------- 295

تحاریک التوائے کار۔

41۔ تعلیمی اداروں میں بورڈ آف گورنرز کا قیام ---------- 298

42۔ سرسید ٹاؤن اور علامہ اقبال کالونی فیصل آباد میں پلاٹوں کے مالکانہ حقوق کی منتقلی پر پابندی ---------- 309

43۔ محکمہ سمال انڈسٹریز کے قرضہ جات کی وصولی ---------- 310

44۔ تحریک استحقاق نمبر 3 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---------- 323

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)۔

45۔ پنجاب اسمبلی کے اراکین اور ان کے اہلخانہ کے لئے آفیشل پاسپورٹ کا اجراء ---------- 326

46۔ حکومت پنجاب کے سول ملازمین کے بچوں کو ویلفیئر فنڈ سے ماہانہ تعلیمی وظیفے کی ادائیگی ---------- 331

47۔ دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ ---------- 336

48۔ ونی کی رسم ختم کرنے کے لئے قانون سازی ---------- 348

49۔ "اردو" کو دفتری زبان قرار دیا جانا ---------- 352

نمبر شمار	صفحہ

بدھ، 26۔ فروری 2003

جلد 6 ، شمارہ 4

50۔ ایجنڈا ---------- 355

51۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 357

52۔ کراچی کی امام بارگاہ کے المناک حادثے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ---------- 358

سوالات۔۔۔

53۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 358

54۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 381

55۔ غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب ---------- 384

مسئلہ استحقاق۔۔۔

56۔ وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی کے استحقاق کی پامالی ---(بحث جاری) ---------- 386

تحاریک التوائے کار۔۔۔

57۔ فیصل آباد میں پینے کے پانی کی شدید قلت ---------- 389

58۔ دیہاتی عوام کو پینے کے شفاف پانی کی عدم دستیابی ---------- 393

59۔ سیالکوٹ کے سرکاری ہسپتالوں کی انتظامیہ کی طرف سے فنڈز کی خوردبرد ---------- 396

60۔ سیالکوٹ شہر کی میونسپل انتظامیہ کا نکاسی آب میں تساہل ---------- 398

61۔ آبپاشی پر عام بحث ---------- 403

نمبر شمار	صفحہ

جمعرات 27۔ فروری 2003

جلد 6 ، شمارہ 5

62۔ ایجنڈا ---------- 515

63۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ---------- 517

سوالات۔۔۔

64۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 518

65۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 558

توجہ دلاؤ نوٹس۔۔۔

66۔ پولیس وردیوں میں ملبوس ڈاکوؤں کی رہزنی اور بداخلاقی کا مظاہرہ ---------- 568

مسئلہ استحقاق۔۔۔

67۔ وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی
کی بے جا کردار کشی ---(بحث جاری) ---------- 575

68۔ رکن اسمبلی کے خلاف واپڈا حکام کا اختیارات سے تجاوز ---------- 579

تحاریک التوائے کار۔۔۔

69۔ دیہاتی عوام کو پینے کے شفاف پانی کی عدم دستیابی---(بحث جاری) ---------- 585

70۔ صوبہ میں چوہا پھٹنے کے حادثات میں اضافہ ---------- 589

71۔ اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ---------- 598

نمبر شمار	صفحہ

سرکاری کارروائی۔۔۔

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

72۔ مسودہ قانون (ترمیم) نوعمر افراد کی تمباکو نوشی
مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2003) 601

73۔ مسودہ قانون (پہلی ترمیم) لاہور آرٹس کونسل
مصدرہ 2003 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2003) 631

74۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ 635

75۔ انڈکس

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

18۔ فروری 2003

No. PAP-Legis-I(34)/2003/432. The following Order, made by the Governor Punjab, is hereby published for general information -

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, *Governor of the Punjab*, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on 20th February, 2003 at 3.00 p.m in the Assembly Chambers Lahore

Dated Lahore, the
18 February, 2003

LT. GEN.(RETD) KHALID MAQBOOL
Governor of the Punjab"

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20 ۔فروری 2003

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

1۔ سوالات (محکمہ مال و اوقاف)

i) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ii) غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

2 ۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3۔ سرکاری کارروائی

آرڈیننس (پہلی ترمیم) دی لاہور آرٹس کونسل مجریہ 2003

(پنجاب آرڈیننس نمبر 3 بابت 2003)

4۔ آبپاشی پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

(1)	جناب سپیکر	:	چودھری محمد افضل ساہی
(2)	جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شوکت حسین مزاری
(3)	قائد ایوان	:	چودھری پرویز الٰہی
(4)	قائد حزب اختلاف	:	جناب قاسم ضیاء

2 - چیئرمینوں کا پینل

(1)	سردار حسن اختر موکل	:	پی پی - 180
(2)	جناب محمد عظیم گھمن	:	پی پی - 131
(3)	راجہ ریاض احمد	:	پی پی - 65
(4)	محترمہ نسیم لودھی	:	ڈبلیو - 298

3 - کابینہ

(1)	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی/ قانون و پارلیمانی امور/ اطلاعات*/ انفارمیشن ٹیکنالوجی*/ داخلہ*/ جنگلی حیات*
(2)	جناب محمد ارشد خان لودھی	:	وزیر زراعت/ منصوبہ بندی و ترقیات*
(3)	چودھری محمد اقبال	:	وزیر خوراک/ امور ملازمت و انتظام عمومی*
(4)	سید اختر حسین رضوی	:	وزیر محنت و افرادی قوت
(5)	میاں عمران مسعود	:	وزیر تعلیم
(6)	چودھری ظہیر الدین خان	:	وزیر مواصلات و تعمیرات/ سماجی بہبود*
(7)	جناب گل حمید خان روکھڑی	:	وزیر مال، ریلیف و اشتمال
(8)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	:	وزیر آبکاری و محصولات
(9)	جناب مناظر حسین رانجھا	:	وزیر کالونیز
(10)	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر کانیں و معدنیات
(11)	چودھری عامر سلطان چیمہ	:	وزیر آبپاشی و قوت برقی
(12)	رانا شمشاد احمد خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ
(13)	کرنل (ریٹائرڈ) ملک محمد انور	:	وزیر امداد باہمی
(14)	جناب خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم	:	وزیر زکوٰۃ و عشر/ اوقاف*

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002، مورخہ 20۔ فروری 2003، وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (20۔فروری تا 27۔فروری2003) تفویض کئے گئے۔

(15)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
(16)	ڈاکٹر طاہر علی جاوید	:	وزیر صحت
(17)	مخدوم اشفاق احمد	:	وزیر تحفظ ماحولیات
(18)	جناب محمد اجمل چیمہ	:	وزیر صنعت
(19)	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(20)	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(21)	جام محمد ہاشم گیجہ	:	وزیر بہبود آبادی
(22)	ڈاکٹر اشفاق الرحمان	:	وزیر جنگلات و ماہی پروری
(23)	سردار حسنین بہادر دریشک	:	وزیر خزانہ
(24)	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر سیاحت
(25)	چودھری شوکت علی بھٹی	:	وزیر ثقافت و امور نوجوانان
(26)	سردار نعیم اللہ خان شاہانی	:	وزیر کھیل

4 ۔ ایڈووکیٹ جنرل

سید شبر رضا رضوی

5 ۔ ایوان کے افسران

(1)	سیکرٹری	:	ڈاکٹر سید ابو الحسن نجمی
(2)	ایڈیشنل سیکرٹری-I	:	جناب سعید احمد
(3)	ایڈیشنل سیکرٹری-II	:	جناب قدیر حسین قیصر
(4)	ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی)	:	ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس)

جمعرات' 20۔ فروری 2003

(یوم الخمیس' 11۔ ذوالحجہ' 1423ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

سورۃ البقرہ آیات 254' 255

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر ہی تو ظالم ہیں۔ اللہ (وہ ہے کہ) کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اسے نہ اونگھ آ سکتی ہے نہ نیند اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کون ایسا ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اس سب کو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتے سوا اس کے کہ جتنا وہ خود چاہے اس کی کرسی نے سمار رکھا ہے آسمانوں اور زمین کو اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں اور وہ عالیشان ہے عظیم الشان ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اس اجلاس کے لئے پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحسبِ ترتیب و تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

(1) سردار حسن اختر موکل 'ایم پی اے پی پی۔ 180

(2) جناب محمد عظیم گھمن 'ایم پی اے پی پی۔ 131

(3) راجہ ریاض احمد 'ایم پی اے پی پی۔ 65

(4) محترمہ نسیم لودھی 'ایم پی اے ڈبلیو۔ 298

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! رولز آف پروسیجر پنجاب اسمبلی بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 32 اور 115 کو معطل کر کے عراق پر امریکہ کی جانب سے جنگ مسلط کئے جانے کے خدشہ کے پیش نظر قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں رولز معطل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو بعد میں لے لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بعد میں بھی آپ کو رولز معطل کرنا پڑیں گے۔ آپ رولز دیکھ لیں ultimately آپ کو رول 32 اور 115 کو معطل کرنا پڑے گا۔ اگر آپ رول 32 اور 115 پڑھیں گے تو 234 ہی 'This is the only rule جس کے تحت آپ کر سکیں گے۔ بعد میں آپ کو rule معطل کرنا پڑے گا تو بہتر ہے کہ آپ ابھی کر دیں۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ گو یہ حقیقت ہے اور ہمیں اس سے اختلاف بھی نہیں کہ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور جیسا کہ یہ بات سارے معزز

ایوان کے علم میں ہے کہ صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان نے واضح الفاظ میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ پاکستانی قوم اور حکومت پاکستان کا موقف اسلامی امہ کے موقف کے ساتھ ہے اور ہم اپنے عراقی بھائیوں کے ساتھ مکمل ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں یہ قبل از وقت ہوگا کہ خاص طور پر ہم پنجاب میں اس مسئلے پر بحث پہلے لے لیں۔ 26 تاریخ کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہونا ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ ہمیں اس سلسلے میں وفاق کا موقف دو ٹوک اور واضح سامنے آنے دینا چاہئے۔ اس کے بعد جیسے قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہم رولز کو معطل بھی کروا سکتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور مل کر قرارداد پیش کی جا سکتی ہے۔ چونکہ یہ ہمارے ملک کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ 26 تاریخ کو قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس میں حکومت پاکستان کا موقف واضح طور پر سامنے آ جائے گا تو ہم آئندہ چل کر اس کی روشنی میں بات کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی ابھی انھوں نے قرارداد پیش نہیں کی۔ وہ قرارداد پیش کریں اور ہم اس کا متن دیکھیں۔ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے۔ ہم اس پر ہرگز ایوان کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کرنا چاہتے۔ میری ان سے بھی استدعا ہو گی کہ اس مسئلے پر پوری قوم کا ایک متفقہ موقف سامنے آنا چاہئے۔ یہ کسی ایک صوبے کی بات نہیں ہے۔ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ اس لئے پوری قوم کا متفقہ موقف سامنے آنا چاہئے۔ ہم اس کے لئے ان سے تعاون کریں گے اور مناسب وقت آنے پر مل کر قرارداد لائیں گے۔ پہلے حکومت پاکستان اور پوری قوم کا موقف سامنے آئے۔ میں ان سے بھی اس بات کی استدعا کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی میں جو ان کے پارلیمانی گروپس ہیں یہ ان سے بھی استدعا کریں۔ ہم بھی اپنے پارلیمانی گروپس سے استدعا کریں گے کہ وہاں پر بھی ایک متفقہ موقف سامنے آنا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس مسئلے کو یہاں پر دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں ضرور بات کروں گا کہ ہمارے محترم بھائی نے جس بے بسی اور بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ سان فرانسسکو میں دو دو لاکھ افراد جنگ کے خلاف جلوس نکال رہے ہیں لیکن کسی مسلمان ملک میں ایسا نہیں ہو رہا۔

سب مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ ہمارے اوپر یہ کتنا سخت وقت آیا ہوا ہے۔ ہماری اس قرارداد سے کوئی Heaven is not going to fall. ہم نے یہ قرارداد پیش کرنی ہے کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ United Nations کو درخواست کریں گے کہ جنگ کے بغیر کوئی amicably طریقہ نکالا جائے۔ قراردادوں سے کوئی اثر نہیں پڑے گا مگر یہ بڑی بے بسی کی بات ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! لاء منسٹر صاحب یہی فرما رہے ہیں کہ افہام و تفہیم کے ساتھ مل بیٹھ کر متفقہ قرارداد پیش کی جائے گی اور 26 کوئی بہت دور نہیں ہے۔ انتظار کر لیں۔

جناب عامر فدا پراچہ، کیا ہم اس وقت تک انتظار کریں گے جس وقت تک عراق پر حملہ نہیں ہو جاتا؟

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

جناب عامر فدا پراچہ : غیر مذہب قومیں تو سڑکوں پر نکل آئی ہیں ---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

جناب عامر فدا پراچہ، جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ تشریف رکھیں۔ ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں وزیر قانون راجہ بشارت صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے حکومت اور عوام کا موقف پیش کر دیا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے قومی اسمبلی اپنا موقف بیان کرے اور ہم بعد میں کریں۔ صوبائی اسمبلی کا independent forum ہے۔ اس میں ہمارے اپنے جذبات ہیں۔ قومی اسمبلی کے جذبات اپنے ہیں۔ میں اس وقت رانا آفتاب صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں اور درخواست کروں گا کہ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے جس پر ہم debate شروع کر دیں اور نکتہ اعتراض شروع کر دیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر رولز معطل کر کے اس پر آدھا گھنٹہ دے دیا جائے تو یہ قرارداد آ جائے اور وہی قرارداد آئے گی جیسے حکومت کہہ رہی ہے اور ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ ہم اپنے عراقی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ

پنجاب اسمبلی کا independent موقف سامنے آنا چاہئے۔

جناب سپیکر، جی' قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا مشکور ہوں لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ قومی اسمبلی کا اجلاس 26 تاریخ کو ہو رہا ہے تو ہم نے تو انہیں سفارش ہی بھیجنی ہے' اپنا موقف بھیجنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب بڑا صوبہ ہونے کے ناتے lead لے اور ہم اپنا موقف ان کو بھیجیں۔ ایک چھوٹی سی قرارداد ہے اگر آپ اجازت دیں تو میرا خیال ہے کہ ایک منٹ میں پڑھی جائے گی۔ یہ خود جس موقف کا اظہار کرتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہر پاکستانی کا یہی موقف ہے۔ ہم سب اس صوبے میں بسنے والے اپنے جذبات مرکز تک پہنچائیں۔ پھر ہم نے اس پر سفارش کرنی ہے۔ ہم نے کوئی فیصلہ نہیں دینا۔ ہم نے تو قرارداد ہی سفارش کی صورت میں پیش کرنی ہے تاکہ مرکزی حکومت جب سفارش کرے تو کم از کم پنجاب کے جذبات ان کے سامنے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ بہتر یہ ہے کہ آپ لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر متفقہ طور پر ایک قرارداد طے کرلیں کہ یہ کس شکل میں پیش کرنی ہے۔ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف، مل کر بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! میں نے اصولی طور پر ان سے اختلاف نہیں کیا تھا۔ میں نے طریقہ کار پر اختلاف کیا تھا۔ مجھے رانا آفتاب صاحب کی اس بات پر اختلاف ہے کہ ہر بات پر وہ کہتے ہیں کہ بے بسی' اس میں بے بسی کی بات نہیں ہے۔ ہم نے اپنے جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ اس کے لئے آپ کے نوٹس میں ہے کہ جب کشمیر پر بات ہوئی تھی' جب قرارداد پیش ہونی تھی تو میں خود چل کر اپوزیشن کے پاس گیا تھا اور اس وقت متفقہ طور پر ہم قرارداد لائے تھے۔ اس لئے اگر انہوں نے قرارداد پیش کرنی ہے تو متفقہ طور پر ہونی چاہئے۔ میرا صرف مقصد یہ ہے کہ وہ متفقہ طور پر ہو۔ اب ان کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے

مجھے نہیں پتا کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ میں اس پر پہلے کیسے consent دے دوں۔ اس لئے میری ان سے یہ گزارش ہو گی کہ ہم آپس میں مل بیٹھیں' اس پر بات کریں اور متفقہ طور پر قرارداد لائیں۔ وقت کا تعین کریں کہ کب لانی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: شکریہ! کل کر لیں' پرسوں کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: کل کر لیں۔

جناب سپیکر: کل چیمبر میں بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: نہیں! آج ہم بیٹھ جائیں گے۔ کل پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی' ٹھیک ہے۔ متفقہ طور پر جو بھی آپ کریں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پہلے ہی اس پر کافی debate ہو گئی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج ہمارے ایک نئے منتخب رکن چودھری محمد ارشد پی پی 114 سے منتخب ہوئے ہیں۔ وہ حلف لینے کے لئے چیمبر میں تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر حلف لیں اور حلف لینے کے بعد اپنے دستخط حلف کے رجسٹر پر ثبت فرمائیں۔

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

(اس مرحلے پر نو منتخب رکن چودھری محمد ارشد پی پی 114 نے حلف اٹھایا اور حلف کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

ادارتی نوٹ: پی پی۔ 114 سے منتخب رکن اسمبلی چودھری محمد فاروق' جو حلف اٹھا چکے تھے' کے قتل کی وجہ سے ان کی سیٹ خالی ہو گئی تھی' جس پر ان کے بھائی چودھری

محمد ارشد منتخب ہو گئے۔ اس طرح حلف اٹھانے والے معزز اراکین اسمبلی کی تعداد 370 ہی رہی۔ جبکہ پی پی۔ 112 سے ایک نشست انتخابی عذرداری کی وجہ سے خالی رہی۔

حالیہ بارشوں اور ہوائی حادثے میں جاں بحق ہونے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی ایڈووکیٹ، جناب والا! حالیہ بارشوں میں میرے حلقہ مری میں بھی اور باقی پنجاب میں بھی سینکڑوں لوگ فوت ہو گئے۔ ان کے لئے پہلے فاتحہ خوانی کر دی جائے اور آج جو حادثہ ہوا ہے جس میں ائر چیف اور باقی سولہ افراد مر گئے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ جو فوت ہوئے ہیں اور جن کی تجہیز و تکفین ہو چکی ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کر لیں۔ باقی کی بعد میں ہو جائے گی۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی ایڈووکیٹ، ان کے لئے بھی کر لی جائے۔ میرے خیال میں دعا تو دعا ہی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر، جی' ان کے لئے دعا کر لی جائے جو فوت ہو چکے ہیں اور ان کو دفن کر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلے پر حالیہ بارشوں میں جاں بحق ہونے والے افراد کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

محترمہ صغیرہ اسلام، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کی توجہ اپنے ضلع کے ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ویسے تو ملک میں امن و امان کی صورت حال کافی خراب ہے لیکن میرے ضلع شیخوپورہ میں میرے ہی گاؤں میں میرے سگے بھانجے کو عید سے ایک دن پہلے صبح ساڑھے نو بجے گولی مار دی گئی۔ اس کے ساتھ جو متعلقہ تھانہ بکھی ہے اس میں ٹیلی فون تک نہیں ہے۔ پورا دن اور پوری رات اس کی ڈیڈ باڈی وہاں پڑی رہی۔ نہ کوئی پولیس کا اہل کار وہاں پہنچا اور نہ ہی اس کا پوسٹ مارٹم

ہوا۔ رات کو تین بجے پوسٹ مارٹم کے بعد میت دی گئی اور اب تک وہ تمام ملزم اسی طرح دندناتے پھر رہے ہیں کسی نے انہیں گرفتار نہیں کیا۔ ملزم مشیات کا دھندا کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ پولیس نے ان کے گھر پر raid کیا۔ چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایس ایچ او اپنے کانسٹیبلوں کے ہمراہ وہاں پر گیا تو ان کی خواتین نے پولیس کو مارا۔ وہاں پر وہ لوگ شراب بھی بناتے ہیں' کئی بھٹیاں شراب کی وہاں سے پکڑی گئیں لیکن پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ ہر آتی ہوئی بس کو وہ لوٹتے ہیں ہر گاؤں میں آنے والی ویگن کو وہ لوٹتے ہیں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ آیا ان کی پشت پناہی پولیس کر رہی ہے یا فوج کر رہی ہے؟ ان ملزموں کو فوری گرفتار کیا جائے اور اس بیوہ عورت کو انصاف دیا جائے جس کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ سترہ سال کا تھا۔ یہ ان کی فیملی کے ساتھ ہی زیادتی نہیں کی گئی بلکہ اس پورے خاندان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے جن کا وہ اکلوتا وارث تھا۔ میں وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گی کہ وہ وہاں کی مقامی پولیس' خاص طور پر ایس ایس پی سے کہیں کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے ان ملزموں کو گرفتار کریں کیونکہ اگر ان کو گرفتار نہ کیا گیا تو کل تک ان کے یہ ہاتھ پولیس کے گریبانوں تک بھی انشاء اللہ ضرور آئیں گے۔ اس لئے ان کو لگام ڈالی جائے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، آج محکمہ مال اور اوقاف کے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! ہماری محترم بہن نے جو بات کی ہے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب نے سن لیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس پر مناسب کارروائی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! کم از کم یہ assurance دے دیں کہ اس پر کچھ ہو گا کیونکہ یہ ان کا سگا بھانجا ہے اور یہ ایک بڑا واقعہ ہوا ہے۔ ان کا اکلوتا بیٹا تھا' جوان بچہ

تھا۔ اگر وزیر قانون صاحب assurance دے دیں تو اس میں کون سی بری بات ہے'

جناب سپیکر، وزیر قانون صاحب اس کو چیک کر لیں۔۔۔

محترمہ صغیرہ اسلام : جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گی۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!۔۔۔ محترمہ آپ تشریف رکھیں ۔ میں نے وزیر قانون کو Floor دیا ہے۔

وزیر قانون : جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں ابھی وقفہ سوالات کے بعد محترمہ سے خود رابطہ قائم کرکے ان کی موجودگی میں ساری پوزیشن دیکھتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں بھرپور کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر، سوال نمبر 2 رانا آفتاب احمد خان صاحب!

صوبہ میں کن کن اضلاع میں کتنی کتنی اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے

*2۔رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1999 سے نومبر 2002 تک صوبے کے کن کن اضلاع میں کن افراد کو کتنی کتنی اراضی کے مالکانہ حقوق دیئے گئے۔ کتنی اراضی الاٹ اور پٹہ پر دی گئی نیز دیگر کن مقاصد کے تحت زمین و پلاٹ الاٹ کئے گئے؟

(ب) متذکرہ عرصے کے دوران جن افراد' ادارہ کو زمین / پلاٹ الاٹ کئے گئے یا پٹہ پر دیئے گئے' وہ کن شرائط کے تحت دیئے گئے اور کس مجاز اتھارٹی کے حکم اور کن تاریخوں میں احکامات جاری ہوئے؟

جناب سپیکر، جواب پڑھیں یا پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

رانا آفتاب احمد خان : جناب والا! وزیر موصوف پڑھ دیں۔

وزیر کالونیز : جناب والا! رانا صاحب کے سوال کا جواب دینے سے پہلے چند معروضات آپ کی وساطت سے میں اپنے معزز بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ

اجازت دیں تو؟

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

وزیر کالونیز : جناب والا! میں اپنے محکمے کا تھوڑا سا تعارف کرا دوں کہ کالونی ڈیپارٹمنٹ محکمہ ریونیو کا حصہ ہے۔ اس میں ہے کہ پنجاب حکومت کی جو زمین ہے خواہ اس کا تعلق شہر سے ہے یا دیہات سے ہے یہ اس محکمے کے کنٹرول میں آتی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی خواہ ان کا تعلق حزب اختلاف سے ہے، خواہ ان کا تعلق حزب اقتدار سے ہے انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس محکمے سے متعلقہ کام کے سلسلے میں میرے پاس آئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کی خدمت کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کروں گا۔ اس محکمے کے سلسلے میں ان کی شکایات کا ان کی مرضی اور ان کی خواہش کے مطابق ازالہ کیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی خدمت میں اس سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ مال بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ یادداشت نمبری 3605-02/2455-CLI مورخہ 19 دسمبر 2002 کو تمام کالونی اضلاع سے مالکانہ حقوق کے بارے میں یاد دہانی کروائی ہے۔ جوں ہی مطلوبہ کوائف موصول ہونے جلد معزز اسمبلی کو پیش کر دیئے جائیں گے۔ جہاں تک اراضی کی الاٹمنٹ اور پٹہ پر دیئے جانے کا سوال ہے تو محکمہ مال بورڈ آف ریونیو نے چٹھی نمبری 1975-97/4247-CLI مورخہ 9۔ اکتوبر 1999 کو اراضی پٹہ پر دیئے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ابھی تک پابندی برقرار ہے۔

(ب) محکمہ مال کی چٹھی نمبری 1975-97/4247-CLI مورخہ 9۔اکتوبر1999 کو اراضی پٹہ پر دیئے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ابھی تک پابندی برقرار ہے تاہم جن اداروں اور افراد کو قواعد میں نرمی کر کے زمین پٹہ پر دی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں فاضل وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ ذرا رولز آف پروسیجر کی کتاب لے لیں تو بہتر ہے اور Rule-54 پڑھیں۔ یہ سوال 28-11-2002 کو جمع کرایا گیا اور آج 20 فروری ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جونہی مطلوبہ کوائف موصول ہوئے جلد معزز اسمبلی کو پیش کر دیئے جائیں گے۔ قانون کے مطابق آٹھ دن کے اندر اندر اسمبلی میں سوال کا جواب آنا mandatory ہے اور اگر If there is delay to answer تو قواعد انضباط کار کے قاعدہ 54(1) میں درج ہے کہ۔

> **"54. Delay as to answers** -(1) If the Minister or the Parliamentary Secretary concerned is not ready with the answer to a question or if the answer to a question has not been received within the time prescribed in sub-rule(1), the Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall state, in the House, the reasons therefor."

اب آپ براہ مہربانی بتائیں کہ violation of rules کے تحت انہیں 3 ماہ میں جواب کیسے موصول نہیں ہوا؟ اس کے بعد میں دوسرا ضمنی سوال کرتا ہوں---

جناب سپیکر، جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب والا! عرض یہ ہے کہ یکم جنوری 1999 سے لے کر نومبر 2002 تک کے بارے میں ان کا سوال ہے۔ اس پر 9۔1 اکتوبر 1999 سے ban لگ گیا تھا تو یہ تقریباً آٹھ ماہ کا عرصہ بنتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے 24 اضلاع سے information لینی ہے۔ ایک ایک آدمی کے بارے میں رپورٹ لینی ہے۔ میں نے آج بھی اور اس سے پہلے بھی محکمے کو ہدایت کی ہے کہ فوری طور پر سوال کا جواب حاصل کیا جائے اور معزز ممبر کو پہنچایا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں تو رولز کی بات کر رہا ہوں یا تو یہ رولز میں سے آٹھ دن کا mandatory کا لفظ ختم کر دیں۔ اس محکمے کی باری شاید دوبارہ نہ آئے۔ دوسرا

جز (ب) میں انہوں نے لکھا ہے کہ "تاہم جن اداروں اور افراد کو قواعد میں نرمی کر کے زمین پٹے پر دی گئی ہے ان کی تفصیل لف ہے۔" اس میں یہ ذرا دیکھ لیں کہ انہوں نے ایک لیٹر لکھا ہے ، From the Secretary to the Government of Punjab, Colonies Department to the District Revenue Officer, Jhang انہوں نے 99 کنال 19 مرلے تاج محمد کو for a period of five years in relaxation of ban and all the rules subject to the current market rent.

جب بھی آپ نے قانون کے مطابق رولز یا ban relax کرنا ہے تو You have to give a specific reason. یہ اس لیٹر میں بتائیں کہ کیا problem تھی کہ اس الاٹمنٹ کے لئے رولز اور ban relax کئے گئے؟

وزیر کالونیز، میرے معزز بھائی نے جو پہلی بات فرمائی ہے اس حوالے سے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ آپ کو جو information درکار ہے اسے ہم نے 24 اضلاع سے منگوانا ہے اور ایک ایک آدمی کے بارے میں information حاصل کرنی ہے۔ اب جونہی information آتی ہے اسے انشاء اللہ تعالیٰ اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ جہاں تک اس سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو یہ اس جواب میں موجود ہے کہ گورنر پنجاب نے اس کی منظوری دی ہے۔ ہماری District Assessment Committee بازاری قیمت کے مطابق اس کے ریٹ کا تعین کرے گی۔ اس کی قیمت کے معاملے میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں ہو گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ میرا سوال سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ نے rules relax کرنے ہیں یا ban ختم کرنا ہے تو You have to give a specific reason. Governor is a competent authority. I don't deny یہ مجھے بتائیں کہ کون سے ایسے حالات تھے کہ انہوں نے rules relax کئے؟ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 9 ۔ا کتوبر کو اراضی پٹے پر دئیے جانے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ ابھی تک پابندی برقرار ہے۔ تاہم جن اداروں اور افراد کو کوائف میں نرمی کر کے زمین پٹے پر دی اس کی تفصیل لف ہے۔ یہ بتائیں کہ یہ نرمی کیوں کی گئی اور کیوں

rules relax کئے گئے؟ اس کی وجہ بتا دیں۔

جناب سپیکر، وزیر کالونیز! ان کا سوال یہ ہے کہ rules relax کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! اس کے لئے میں اپنے دوست سے گزارش کروں گا کہ وہ fresh question دے دیں چونکہ یہ معاملہ 30۔ اکتوبر 2002 کا ہے یعنی اس حکومت سے پہلے کا ہے تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ fresh question دے دیں تو ہم موجودہ صورت حال کے متعلق information بھی انہیں فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ question pend کر لیتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہمارا یہ کوئی ذاتی مقصد نہیں ہوتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم بہتر ہو جائے۔ ہمارے صوبے اور ہمارے عوام میں پہلے ہی ممبران کی جو عزت ہے اسے لوگ دیکھ رہے ہیں۔ یہ میرے محترم بھائی ہیں۔ انہیں محکمے نے brief ہی نہیں کیا ہے۔ میں نے انہیں پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے پاس اہل لوگ ہیں۔ یہ ان سے بریفنگ لے لیں۔

جناب سپیکر، یہ question pend کر لیتے ہیں' بعد میں جواب آ جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہر بات پر fresh question نہیں ہوتا۔ یہ تو بڑا simple ہے۔ آپ بھی appreciate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، نہیں! میں کہہ رہا ہوں کہ اس question کو pend کر لیتے ہیں اور یہ next session میں آ جائے گا۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز، سوال نمبر 9۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے یا پڑھ دیا جائے!

شیخ امجد عزیز، پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! میری پھر وہی گزارش ہے کہ میں ضمنی سوال تب کروں

جب مجھے جواب کی سمجھ آئے۔

جناب سپیکر، آپ پہلے جواب سن لیں تاکہ بات آپ کی سمجھ میں آجائے۔ وزیر کالونیز! جواب ذرا پڑھ دیں۔

پی-پی 156 لاہور میں قبرستان کے لئے جگہ کی فراہمی

*9۔شیخ امجد عزیز، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قاسم پورہ، حسنین آباد، مدینہ کالونی، ایل۔ڈی۔اے کوارٹرز، ریلوے لاریکس کالونی، پیر کالونی، شاہ تاج کالونی، چونگی امر سدھو اور پی-پی 156 میں واقع آبادیاں جو کہ تقریباً 2 لاکھ نفوس پر مشتمل ہیں مگر ان آبادیوں کے لئے حکومت کی طرف سے قبرستان کے لئے جگہ مختص نہیں کی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باب پاکستان لاہور کینٹ میں حکومت کی کافی نزول لینڈ موجود ہے۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان علاقوں کے لوگوں کے لئے قبرستان کے لئے جگہ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال،

(الف) تمام رہائشی سکیمیں جن کی منظوری سرکار یا کسی ترقیاتی ادارے نے دینی ہو اس وقت تک منظور نہیں کی جاتیں جب تک قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص نہ کی جائے۔ مذکورہ تمام کالونیاں لوگوں نے نجی طور پر از خود بنائی ہیں۔ اس لئے سرکاری یا نجی طور پر قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) باب پاکستان لاہور کینٹ میں کوئی رقبہ نزول قابل دستیاب نہ ہے۔

(ج) محکمہ مال اور ضلعی حکومت لاہور شہر کے گرد ملتان روڈ، فیروز پور روڈ اور واہگہ روڈ پر سرکاری زمین کے حصول کے لئے کوشاں ہے اور جلد ہی رقبہ برائے قبرستان مختص کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر، جی!

شیخ امجد عزیز: میری یہ گزارش ہے کہ کنٹونمنٹ میں، میں نے جتنی سوسائٹیوں کا ذکر کیا ہے ان سب کا تعلق کنٹونمنٹ سے نہیں ہے۔ کنٹونمنٹ میں تین زمینیں ہوتی ہیں۔ A-I land, B-II land and C-land ان تینوں کا تعلق کنٹونمنٹ سے ہوتا ہے۔ جن آبادیوں کا میں نے ذکر کیا ہے یہ extended areas ہیں۔ یہ پنجاب حکومت کی ملکیت زمین تھی اور یہ سارے علاقے پنجاب حکومت کی ملکیت تھے۔ یہ جس طرح بھی بنے اور وجود میں آ گئے، بعد میں ان کو کنٹونمنٹ میں extended areas کے طور پر شامل کر لیا گیا۔ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ باب پاکستان کے قریب کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ باب پاکستان کے ساتھ گرد و نواح میں اگر PEL فیکٹری کے پاس جائیں تو بیس تیس نرسریاں لوگوں کو الاٹ ہیں وہ نزول لینڈ ہے اور ان پر پٹرول پمپ بن رہے ہیں۔ یہ سب کچھ وہاں پر ہو رہا ہے۔ یہاں پر قبرستان کی بہت شدت سے ضرورت ہے۔ اس پورے علاقے میں ایک قبر کے لئے بھی قبرستان کا وجود نہیں ہے۔ لوگوں کو کم از کم پچیس پچیس، پچاس پچاس کلومیٹر دور تدفین کے لئے جانا پڑتا ہے۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ باب پاکستان کے گرد و نواح میں ایسی زمین گورنمنٹ پنجاب کی موجود ہے جو کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے کہ وہاں نزول لینڈ پر شیل کا پٹرول پمپ بنا ہے۔ جتنی نرسریاں ہیں وہ سب کی سب نزول لینڈ پر ہیں۔ وہ کتنے ایکڑ جگہ ہے۔ یہ جو فیروز پور روڈ اور واہگہ روڈ کا کہہ رہے ہیں وہ تو پہلے ہی پچاس کلومیٹر دور جاتے ہیں۔ اگر میں کوئی ایسی جگہ جو کہ کنٹونمنٹ میں یا قریب پنجاب حکومت کا کوئی خالی پلاٹ ان کی خدمت میں پیش کروں تو کیا منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرا دیں گے کہ یہ قبرستان کے لئے مختص کر دیں گے؟ میں نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ میں باب پاکستان کے گرد و نواح یا کنٹونمنٹ میں پنجاب حکومت کا کوئی قطعہ اراضی جو پنجاب حکومت کی ملکیت ہو آپ کو بتا دوں تو کیا آپ یقین دہانی کرانے کو تیار ہیں کہ وہ جگہ قبرستان کے لئے مختص کر دیں گے؟

وزیر مال، جس طرح آپ کی ڈیمانڈ ہے کہ قبرستان کے لئے جگہ مختص کی جائے، ہم

نے خود بھی کچھ زمین تلاش کر لی ہے۔ اگر آپ اس میں ہماری رہنمائی یا مدد فرمانا چاہتے ہیں تو یہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ نشاندہی کریں گے تو ہم آپ کا مسئلہ ترجیحی بنیاد پر حل کرانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ نے یقین دہانی کرا دی ہے۔ جی' شفیق صاحب!

چودھری محمد شفیق انور، جناب وزیر نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ تمام رہائشی سکیمیں جن کی منظوری سرکار یا کسی ترقیاتی ادارے نے دینی ہو اس وقت تک منظور نہیں کی جاتیں جب تک قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص نہ کی جائے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے محکمے نے اور ان سیکرٹری صاحبان نے ان کو یہ جواب غلط دیا ہے۔ میرے شہر صادق آباد میں دو سکیمیں سیٹلائٹ ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن بنی ہیں جن کے لئے قبرستان کے لئے کوئی جگہ مختص نہیں کی گئی۔ جس طرح شیخ امجد عزیز صاحب پریشان رہے ہیں آج بھی لوگ اسی طرح صادق آباد میں بھی پریشان ہیں اور ان کے لئے قبرستان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ نامناسب ہے۔

جناب سپیکر، کیا وہ سرکاری کالونیاں ہیں؟

چودھری محمد شفیق انور، جی۔ وہ سرکاری کالونیاں ہیں۔ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ والوں نے بنائی ہیں جن پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب عبدالرشید بھٹی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! عبدالرشید بھٹی صاحب نے جتنے سوال دیئے ہیں آج تک انھوں نے take up نہیں کیا۔ انھیں یا تو ویسے ہی ختم کر دیں۔ یہ ایسے ہی اسمبلی سیکرٹریٹ کا پیسہ ضائع کروا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جب وہ تشریف ہی نہیں رکھتے تو یہ خود بخود ختم ہو گیا ہے۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔۔۔ یہ بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ شہلا

راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور، سوال نمبر 208۔

گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام اداروں کی آمدن و اخراجات

*208:محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں واقع رقبہ جات دربار، مساجد اور عمارتیں جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان پر ہونے والی آمدن اور اخراجات سال 1997 سے 2002 تک کی مکمل تفصیل بیان فرمائی جائے۔

(ب) ان تمام مقامات کی دیکھ بھال پر مامور عملہ کی تفصیل، نام، ایڈریس مکمل طور پر بیان فرمایا جائے۔

(ج) کیا تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں اوقاف کی کچھ پراپرٹی پر ناجائز قابضین ہیں اگر ہیں تو ان کے مکمل نام ایڈریس اور ان کے خلاف ہونے والی قانونی کارروائی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں واقع رقبہ جات، مزارات، مساجد جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان پر ہونیوالی آمدن اور اخراجات از سال 1997 تا 2002 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) تمام مقامات کی دیکھ بھال پر مامور عملے کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ج) تحصیل پسرور میں کسی وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔ تحصیل ڈسکہ میں قبرستان میانوالی بنگہ کی جائیداد برلب سڑک واقع ہے۔ 57 افراد ناجائز قابض

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں۔ جنہوں نے دکانات بنا رکھی ہیں۔ قابضین کو منیجر اوقاف سیالکوٹ نے مورخہ25-8-2002 کو نوٹس برائے ادائیگی کرایہ جاری کئے۔ مورخہ 28-8-2002 کو رینٹ کلرک موقع پر نوٹس تقسیم کرنے کے لئے گیا لیکن قابضین نوٹس وصول کرنے سے انکاری ہوئے۔ منیجر حلقہ مورخہ 15-09-2002 کو خود موقع پر گئے لیکن قابضین نے نوٹس وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ قابضین کا موقف ہے کہ یہ دکانات محکمہ شاہرات کی جگہ پر واقع ہیں اور محکمہ ہذا بھی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے ابھی تک قابضین سے وصولی نہیں ہوئی۔ اب پراپرٹی کی مدبراری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، وزیر اوقاف فرما رہے ہیں۔ اگر ان کا پڑھنا مقصود ہوتا تو میرا خیال ہے کہ نجمی صاحب منسٹر صاحب سے اچھا پڑھ سکتے تھے۔ مقصد تو اس میں یہ ہے اور سوال یہ ہے کہ انھوں نے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ "تحصیل پسرور میں کسی وقف جائیداد پر ناجائز قبضہ نہ ہے۔" تحصیل ڈسکہ میں انھوں نے کہا ہے کہ ایک جگہ پر کچھ لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ پہلے نوٹس بھیجا۔ پھر منیجر صاحب خود گئے اور قابضین نے کہا کہ یہ جگہ آپ کی نہیں ہماری ہے۔ میرا سوال ان سے یہ ہے کہ براہ مہربانی یہ فرمائیں کہ یہ زمین کس کی ہے؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! کچھ ایسی زمینیں جو کہ لوگ کسی مزار کے لئے وقف کر دیتے ہیں اور کچھ ایسے معاملات ہیں جن پر باقی محکمہ جات کے بھی claims ہیں۔ اکثر یہ معاملات sub-judice ہوتے ہیں جن کی ملکیت کے حوالے سے کیس چلتا ہے۔ اس کے متعلق جو واضح رپورٹ ہو گی وہ انکوائری کے بعد ہم ان کو بتا دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، ان کا سوال ہے کہ موجودہ status کیا ہے؟ وہ کس کی ملکیت میں ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جواب میں یہ کہتے ہیں کہ 57 افراد ناجائز قابض ہیں۔ میرا سوال ہے کہ موجودہ status کیا ہے؟

جناب سپیکر، کیونکہ قابضین کہہ رہے ہیں کہ یہ ہماری زمین ہے لیکن آپ کے کاغذوں

میں کس کی زمین ہے؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! اگر یہ سوال دہرا دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز! جی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) میں یہ جواب دیا ہے کہ 57 افراد ناجائز قابض ہیں جنہوں نے دکانیں بنا رکھی ہیں۔ ان کو ہم نے نوٹس بھیجے ہیں۔ موقع پر آدمی گیا ہے اور منیجر اوقاف خود گئے ہیں۔ آخر میں یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے کہا کہ یہ جگہ آپ کی نہیں ہے' یہ جگہ کسی اور کی ہے۔ میرا سوال بڑا سادہ ہے۔ محترم وزیر یہ فرما دیں کہ یہ جگہ کس کی ہے؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! محکمہ اوقاف کی اکثر زمین پر قبضے ہوئے ہوئے ہیں۔ محکمے کا فرض بنتا ہے کہ جا کر وہ قبضے چھڑائے لیکن یہ زمین محکمہ اوقاف کی ہے۔

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' آپ فرمائیں!

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا، میں وزیر موصوف کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ پی پی۔ 79 واحد حلقہ ہے جس میں اوقاف کا ساڑھے تین سو مربع کا رقبہ ایک ہی دربار (شاہ صادق ننگ) میں آتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دربار غازی پیر ہے جس کا کافی ایریا کمرشل اور ایگریکلچر ایریا پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر، جی' یہ اس سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔ آپ پلیز! تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 57 افراد کتنی جگہ پر ناجائز قابض ہیں؟

جناب سپیکر، آپ fresh سوال دے دیں۔ جی'

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ بیچارے ہمارے بھائی بڑے پریشان ہیں۔ میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ ان سے ضمنی سوال مت کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ اس سلسلے میں، میں اپنے استحقاق کی تحریک پیش نہیں کروں گی کیونکہ کافی بحث ہو چکی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ اوقاف کے اداروں کی آمدن و اخراجات

*209۔ محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنی مساجد، دربار اور دوسرے ادارہ جات اور رقبہ جات محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہیں۔ مکمل نام، جائے وقوعہ اور رقبہ جات کی تفصیل اور ان سے ہونے والی آمدن، اخراجات اور تعینات عملہ کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ جات اور درباروں کی دیکھ بھال مرمت اور ان پر ہونے والے اخراجات 1997 سے 2002 تک کتنے ہیں اور کس کس جگہ پر کتنے منصوبہ جات مکمل ہوئے ہیں۔ نیز بابا گلو شاہ دربار پر ہونے والے اخراجات اور اس جگہ پر ہونے والے تعمیری کام کیا کوالٹی پر پورا اترتے ہیں اور اس سال کتنی رقم اس منصوبہ پر مزید خرچ کی جائے گی؟

(ج) 1997 سے 2002 تک بابا گلو شاہ دربار سے ہونے والی آمدن کی تفصیل کیا ہے۔ اس کا سرپرست اور دیکھ بھال کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے ساتھ ملحقہ رقبہ کی تفصیل اور آمدن کیا ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کل 26 وقف املاک ہیں جن میں 14 مزارات اور 4 مساجد ہیں۔ وقف املاک کے ساتھ دکانات اور زرعی اراضی بھی ہے۔ کل زرعی اراضی348 ایکڑ 1 کنال14 مرلے ہے۔ وقف املاک کی تفصیل، محل وقوع، آمدن، اخراجات، عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) 1۔ تحصیل ڈسکہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ جات کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

2۔ دربار حضرت داتا نور شاہ ولی موضع راجہ گھماوں کی سالانہ مرمت پر سال 2001-2002 میں مبلغ -/19000 روپے خرچ ہوئے۔

3۔ تحصیل ڈسکہ میں واقع مزار دربار حضرت بابا گلو شاہ موضع کوریکی کی سالانہ مرمت و روغن پر سال 1998-1999 میں مبلغ -/18,000 روپے خرچ ہوئے جب کہ تبدیلی چھت مسجد برآمدہ' مسافر خانہ' تعمیر لیٹرین بلاک اور بجلی کے کام پر سال 1999 تا 2002 میں مبلغ -/5,45,000 روپے خرچ ہوئے۔ یہ کام کوالٹی پر پورے اترتے ہیں۔ مزید ضروریات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(ج) دربار بابا گلو سے سال 1997-1998 میں -/83,534 روپے سال 1998-1999 میں -/75,951 روپے سال 1999-2000 میں -/46,500 روپے سال 2000-2001 میں -/88,903 روپے اور سال 2001-2002 میں -/1,04,557 روپے کی آمدن ہوئی۔ اس دربار پر دیکھ بھال کے لئے نگران مقرر ہے اور ضلعی سطح پر منیجر اور زونل سطح پر ناظم اوقاف تعینات ہے۔ اس کے ساتھ کوئی رقبہ نہ ہے۔

جناب سپیکر۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مزاروں پر جو پیسے اکٹھے کرتے ہیں اس کے لئے ایک کمیٹی بنتی ہے۔ کیا یہ سابقہ کمیٹیاں ہی پیسے وصول کر رہی ہیں یا انہوں نے کوئی نئی کمیٹیاں بنائی ہیں؟

وزیر اوقاف۔ جناب سپیکر! مزاروں پر جو cash box رکھے گئے ہیں اس کی آمدن وہی پرانی کمیٹی اکٹھی کر رہی ہے۔

جناب سپیکر۔ نئی نہیں بنی' وہی پرانے والی کمیٹی ہے۔ جی' راجہ صاحب!

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ کمیٹی کے لوگوں کا نام بتا دیں۔

وزیر اوقاف ، جناب سپیکر! اگر یہ اس کمیٹی کا ممبر بننا چاہتے ہیں تو میں ممبر بنا دیتا ہوں لیکن اس کے لئے اگر fresh question ہی ہو تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب!

لیز کی زمین پر پولیس کی عمارات

*259۔ رانا آفتاب احمد خان ، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے مجاز اتھارٹی / صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں پولیس لائنز' تھانہ جات' انتظامی دفاتروں (سول) کے لئے رقبہ جات پٹہ جات (معمولی لیز) پر دے رکھے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قواعد و ضوابط کی رو سے پٹہ / لیز پر دی جانے والی اراضی جن مقاصد کے لئے دی گئی ہے' ان کا استعمال شرائط کے تحت دیگر مقاصد کے لئے نہیں کیا جا سکتا۔

(ج) اگر جز ہائے (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے ضلعی پولیس فیصل آباد کی جانب سے رہائش گاہ سٹیشن ہاؤس آفیسر کوتوالی' تھانہ سول لائن / سرگودھا روڈ کی مختص جگہ پر پٹرول پمپ نصب کرنے اور اسی طرح پولیس لائن میں پٹرول پمپ نصب کرنے' پولیس سکول بنانے' ڈی۔آئی۔جی کے دفاتر بنانے کی بناء پر کیوں تادیبی کارروائی نہ کی کیونکہ اراضی کے استعمال کی شرائط کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

(د) متذکرہ بالا جز ہائے کے پیش نظر کیا حکومت اس سلسلے میں کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مزید برآں صوبے بھر کی تمام پولیس لائنوں اور تھانہ جات کو پٹے پر دی جانے والی اراضی پر اس وقت موقع پر جو عمارتیں' دفاتر قائم ہیں ان کی ضلع وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

وزیر کالونیز، جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، جواب موصول نہیں ہوا۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! آپ خود اندازہ لگا رہے ہوں گے کہ جس دن سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے کوئی میرا سوال ایسا نہیں جس کا جواب آیا ہو۔ یہ سوال بڑے اہم اور specific ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اگر دو ماہ میں جواب نہیں آتا تو پھر یہ سسٹم کیسے چلے گا؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ اگلے سیشن میں اس کا جواب آ جائے۔ رانا صاحب! اس کو pend کر لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! صرف admit کرنا ہی نہیں بلکہ میں نے اس پر privilege motion move کرنی ہے۔ وزیر قانون صاحب نے بھی ہمیں قانون پڑھایا تھا کہ اس پر breach of privilege بنتا ہے۔ جناب! آپ ہاؤس میں kill نہ کریں بلکہ اس کو admit کریں اور میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر، اسے اگلے سیشن تک pend کر لیتے ہیں۔ جی، منسٹر کالونیز!

وزیر کالونیز ، جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ چونکہ اس سوال کی اہمیت کے پیش نظر محکمے نے اس کا جواب تیار کر لیا تھا اور وہ جواب دینا چاہتے تھے لیکن جس وقت میرے نوٹس میں آیا تو میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں تھا۔ میں نے دوبارہ ان سے کہا کہ آپ اس کا صحیح اور اچھے انداز میں جواب دیں، اس میں خواہ پولیس یا کوئی اور بندہ بھی involve ہو۔ ہم رانا صاحب کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ خواہ اس میں کوئی بھی فرد ہو، ہم قانون اور ضابطے کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ہم انشاء اللہ اس کا صحیح جواب put کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! جب آپ اس کا جواب ایک پولیس والے سے لیں گے تو وہ کیسے ٹھیک دے گا؟ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کا جواب غلط ہوگا۔ ہم اس کی

نشاندہی کریں گے تو اس پر یہ کوئی نہ کوئی action تو لیں گے۔

جناب سپیکر، جی' انشاء اللہ تعالیٰ درست جواب آئے گا۔ اگلا سوال مس زیب النساء قریشی صاحبہ!

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ ٹاؤن شپ میں قبرستان کا مسئلہ انتہائی سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے۔ وہاں پر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

نعلین مبارک کی گمشدگی

*274۔ محترمہ زیب النساء قریشی، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا بادشاہی مسجد لاہور کے محفوظ حصہ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کی گمشدگی خود ساختہ ہے اور یہ نعلین مبارک برونائی کے حکمرانوں کو تحفہ میں دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر ایسا نہیں تو ان کے واپس لائے جانے کے کیا عملی اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور کیا ان کے مرتکب افراد کو گرفتار کرنے کی سعی کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کی بادشاہی مسجد لاہور سے گمشدگی خود ساختہ نہیں بلکہ 31-7-2002 کی شب بوقت 10-9 بجے کے درمیان نعلین مبارک چوری ہوئے جس کی تھانہ ٹبی لاہور میں ایف۔آئی۔آر نمبر 044065-352 مورخہ 31-7-2002 کو درج ہوئی۔ جس میں محکمہ اوقاف مدعی ہے۔ یہ نعلین مبارک برونائی کے حکمرانوں کو تحفہ کے طور پر نہیں دیئے گئے۔

(ب) حکومت کے ذمہ دار ادارے اس پر متفق ہیں کہ برونائی سے تبرکات اپنی اصلی حالت میں بخیریت واپس آنے اور تین محکموں (کسٹم، آثار قدیمہ اور محکمہ اوقاف) کے افسران اور برونائی سے آئے ہوئے وفد کے ممبران کی موجودگی میں گنتی کے بعد مورخہ 6-9-2001 کو تبرکات گیلری بادشاہی مسجد میں حسب معمول عام زیارت کے لئے رکھ دیئے گئے۔ اس گنتی کے عمل کی تفصیل نشان (الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں تک مرتکب افراد کی گرفتاری کا تعلق ہے تو اس ضمن میں جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ نعلین مبارک کی چوری کے سلسلہ میں تھانہ بی لاہور میں ایف۔آئی۔آر درج کرائی جا چکی ہے اور پولیس کی طرف سے تفتیش جاری ہے۔ تاہم کسی کی گرفتاری تاحال عمل میں نہیں آئی۔ نعلین مبارک کی چوری کے سلسلہ میں محکمانہ سطح پر باقاعدہ انکوائری بھی کرائی گئی جو مسٹر قدرت اللہ طارق ڈائریکٹر اسٹیٹ اوقاف نے کی۔ انکوائری میں محکمہ کے ملازمین کے خلاف چوری کے حوالے سے کوئی ثبوت سامنے نہیں آ سکا۔ تاہم فرائض سے غفلت کے حوالے سے، اس انکوائری کے نتیجہ میں I۔ مسٹر غلام صابر ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد، II۔ مسٹر فہیم احمد صدیقی، اسسٹنٹ استقبالیہ III۔ مسٹر حفیظ الرحمان محافظ تبرکات IV۔ مسٹر ارشد محمود چوکیدار V۔ جان محمد چوکیدار کو بڑی سزا کے طور پر ملازمت سے برخاستگی کی سزا دی گئی۔

مورخہ 16-1-2003 کو جناب وزیر اعلیٰ نے وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو اس معاملے کی تحقیق کا حکم دیا ہے۔ معائنہ ٹیم درج ذیل امور پر تحقیق کرے گی:

I۔ نعلین پاک کے حفاظتی انتظامات۔

II۔ نعلین مبارک کی برونائی سے بخیر وعافیت واپسی اور بادشاہی مسجد میں ان کی وصولی۔

III۔ ان حالات کا جائزہ جن میں نعلین پاک چوری ہوئے۔

IV۔ اس چوری کے ذمہ دار کا تعین اور اس کے خلاف محکمانہ ایکشن۔

V۔ پولیس کی طرف سے تفتیشی امور میں پیشرفت۔

محکمہ اوقاف پولیس کی تفتیشی ٹیم کے ساتھ برابر رابطے میں ہے۔ سابقہ وزیر مذہبی امور ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی طرف سے فراہم کردہ تازہ معلومات

کی تصدیق کے لئے بھی محکمہ نے وزیر اعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں دفتر خارجہ کو مراسلہ نمبر ABM-1(42)A/2000 مورخہ 22-1-2003 کو لکھ دیا ہے۔

نشان (الف)

مورخہ 6-9-2001 کو برونائی سے واپسی پر' بادشاہی مسجد کی تبرکات گیلری میں جن محکمہ جات کے ذمہ دار افسران کی موجودگی میں تبرکات کو گنتی کے بعد ان کے اصل مقام پر رکھا گیا' کے اسماء حسب ذیل ہیں:

1۔ کسٹم حکام:

I۔ عمر مختار' اے۔سی کسٹم'

II۔ مبین احمد سپرنٹنڈنٹ کسٹم

III۔ محمد امین شیخ سپرنٹنڈنٹ کسٹم

IV۔اسلام الحق بخاری ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کسٹم ایئر پورٹ

V۔ محمد نعیم ڈرائیور کسٹم

2۔ محکمہ آثار قدیمہ:

I۔ محمد شہباز خان' ڈائریکٹر جنرل آرکیالوجی

II۔ انجم سلیم قریشی' سب ڈویژنل آفیسر

III۔ عتیق الرحمٰن سب ڈویژنل آفیسر

IV۔اصغر انجم سب انجینئر محکمہ آرکیالوجی

3۔ محکمہ اوقاف

I۔ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری' ڈائریکٹر مذہبی امور اوقاف'

II۔ غلام صابر ایڈمنسٹریٹر اوقاف بادشاہی مسجد

III۔ مولانا عبدالکبیر آزاد' نائب خطیب بادشاہی مسجد

IV۔امان اللہ سینئر کلرک بادشاہی مسجد

4۔ برونائی حکام:

I۔ حاجی اوانگ سہیل بن حاجی محی الدین ڈپٹی سٹیٹ مفتی برونائی دارالسلام

II۔ ایس زمان انٹرنیشنل سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ پرائم منسٹرز آفس برونائی

III۔ عبداللطیف بن حاجی ابو بکر ڈائریکٹر کنزرویشن (conservation) برونائی دارالسلام

IV۔ حاجی ایم محمد یوسف ریسرچ آفیسر برونائی دارالسلام

V۔ حاجی سید عنایت اللہ صدر پاکستان ایسوسی ایشن برونائی۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ زیب النساء قریشی، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب والا! ہماری انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہم ان نعلین مبارک کی حفاظت نہ کر سکے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی تک انہوں نے کیا انکوائری کی ہے؟ اور یہ انکوائری کس سطح پر ہے اور ہم کب تک توقع رکھیں کہ نعلین مبارک کی ہم دوبارہ سے زیارت کر سکیں گے اور آپ نے کیا تدابیر کی ہیں کہ آئندہ اس قسم کے حادثات نہ ہوں؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! میں نے جواب میں یہ پڑھا ہے لیکن میں محترمہ کی تسلی کے لئے یہ بتا دیتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے اس پر بڑی سختی سے اس کا نوٹس لیا اور سی ایم آئی ٹی کے تحت ایک انکوائری چل رہی ہے۔ ہمیں ایک انکوائری رپورٹ ملی ہے جس میں ہمارے سابقہ وزیر اوقاف مفتی صاحب نے کہا ہے کہ لندن میں ان کا ایک دوست ڈی آئی جی ہے جس نے کہا ہے کہ نعلین مبارک وہاں پر موجود ہیں تو اس سلسلہ میں ہم نے دفتر خارجہ سے بھی رابطہ کیا اور ہماری کوشش ہے کہ ہم ان سے رابطہ کریں۔ جناب والا! یہ بالکل درست ہے کہ یہ بہت بڑا ناخوشگوار واقعہ ہے۔ اس سے تمام مسلمان اضطراب اور غم وغصہ میں مبتلا ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمیں اس بارے میں جونہی اطلاع ملے تو ہم اس پر کارروائی کریں۔ ہم نے اس واقعہ پر وہاں کے پانچ بندے ملازمت سے برخاست کر دیئے اور ہم نے وہاں پر حفاظتی اقدامات کئے۔ وہاں پر ہم نے کیمرے لگوا دیئے ہیں اور اس کے اوقات بھی کم کر دیئے ہیں جو کہ پہلے عشاء تک تھے۔ یہ سب اس لئے کیا گیا ہے کہ آئندہ اس قسم کا واقعہ نہ ہو۔

جناب سپیکر، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! بعض اخبارات میں بھی یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سابقہ وزیر اوقاف نے یہ نعلین مبارک چوری کروا کر بیچ دیئے ہیں۔اس بارے میں محکمہ کا کیا خیال ہے؟

جناب سپیکر، جی۔ وزیر صاحب!

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! یہ ایک اخباری خبر ہے جو کہ میں نے بھی پڑھی تھی۔ جہاں تک محکمہ کا تعلق ہے تو جہاں تک سرکاری کارروائی ہو سکتی تھی وہ ہم نے کی۔ سی ایم آئی ٹی کی انسپیکشن ٹیم نے بھی اس کی انکوائری کی۔ اس کے علاوہ تھانہ جی میں بھی ہم نے ایف آئی آر درج کروا دی لیکن محکمہ کا یہ خیال نہیں ہے کہ اس چوری میں سابقہ وزیر اوقاف کی ملی بھگت شامل ہے۔

جناب سپیکر، جناب شفقت عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی ایڈووکیٹ، جناب سپیکر! اس ضمن میں سوال یہ ہے کہ چیف منسٹر انسپیکشن ٹیم جو اس واقعہ کی انکوائری کر رہی ہے کیا اس انکوائری کے لئے کوئی وقت مقرر کیا گیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ جن ملازمین کے خلاف آپ نے کارروائی کی ہے اس میں تین چوکیدار اور ایک محافظ کے خلاف کارروائی کی گئی ہے کیا حکومت مذہبی امور کے ڈائریکٹر کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! اگر اس ناخوشگوار واقعہ میں کوئی بھی اعلیٰ سرکاری عہدے دار یا کوئی غیر سرکاری آدمی ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر، اگلا سوال نمبر 282 راجہ ریاض احمد صاحب کا ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نگہبان پورہ ضلع فیصل آباد کا قبرستان

*282۔راجہ ریاض احمد، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے علاقہ نگہبان پورہ کے قبرستان کے لئے کئی ایکڑ جگہ مختص تھی۔ اس میں سے 34 کنال اراضی ناظم نے ملی بھگت سے اپنے عزیزوں کے نام انتقال کروالی ہے؟

(ب) اگر جز(الف) کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ضلع ناظم اور ان کے عزیزوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال،

(الف) بطابق رپورٹ عدہ مساۃ رشیدہ قمر سطانہ عارضی الاٹیہ رقبہ واقع چک نمبر 207 ر۔ب کو تابع احکام عدالت عالیہ مورخہ 06-11-2001 مصدرہ 11 رٹ پٹیشن نمبر 278-R-92 اور حکم عدالت عظمیٰ مورخہ 16-07-2002 مصدرہ سول پٹیشن نمبر 4121-L/2001 رقبہ 93 کنال 15 مرلہ مشتمل برمربع نمبر 44 کیلہ نمبری 2/2' 18 تا 13۔ 7-6-4-3 تقسیم ہوا۔ اسی رقبہ میں رقبہ تعدادی 44 کنال 18 مرلے مربع مذکور کے کیلہ نمبر 18 تا16۔14۔13 پر قبرستان موجود ہے۔ بقیہ رقبہ الاٹیہ کے زیر تسلط بشکل کاشتہ ہے۔ یہ اراضی متذ کرہ بالا احکام ہائی کورٹ' سپریم کورٹ و درخواست توہین عدالت نمبری CRL-ORGL No.534/W/2002 کی تعمیل میں الاٹ ہوئی ہے۔

(ب) جیسا کہ ضمن (الف) بالا میں وضاحت ہو چکی ہے کہ تابع احکام عدالت عالیہ و عدالت عظمیٰ رقبہ متذ کرہ تقسیم ہوا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا یہ سوال آپ کے شہر فیصل آباد کے علاقہ نگہبان پورہ سے متعلق ہے۔ اس میں 93 کنال جگہ قبرستان کے لئے تھی جبکہ اس 93 کنال میں سے 49 کنال جگہ ضلعی ناظم اور اس کے رشتہ داروں نے الاٹ کروالی ہے ۔ میرا وزیرموصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ قبرستان کی جگہ میں سے 49 کنال جگہ الاٹ کروا لی گئی ہے یہ الاٹمنٹ کس قانون اور کس طریقہ کار کے تحت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز ،جناب سپیکر! گزارش ہے کہ مورخہ 16/7/2002 کو سپریم کورٹ نے اس رقبہ کا فیصلہ پٹیشنر کے حق میں کیا۔ اس کے بعد یہ زمین پٹیشنرز کو الاٹ ہوئی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ جگہ الاٹ کی گئی ہے میں نے ان لوگوں کے بارے میں تفصیل سے پوچھا تھا' مجھے وہ نہیں بتایا گیا ہے۔ وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ جس وقت اس جگہ کا قبضہ لینے کے لئے جن کو الاٹ ہوئی ہے وہ لوگ موقع پر گئے تو اس وقت اس قبضہ کو روکنے کے لئے کتنی تعداد میں لوگ

جمع ہوئے اور پولیس وہاں پر بلائی گئی۔ اس واقعہ کی باقاعدہ ایف آئی آر درج ہے۔ وہ ان کے علم میں ہے یا نہیں؟

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے جو سوال پوچھا ہے ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اگر یہ کوئی اور information لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی سوال کی صورت میں پیش کریں۔ میں ان کا پرانا خدمت گار ہوں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے بھائی ہیں۔ یہ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں تمام دوستوں کی موجودگی میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ 93 کنال جگہ قبرستان کی تھی۔ وہاں 12/10 کنال پر قبریں ہیں اور 49 کنال جگہ ضلعی ناظم فیصل آباد چودھری زاہد نذیر نے اپنے رشتہ داروں کے نام الاٹ کی ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس کا قبضہ کبھی نہیں ہونے دیں گے۔مر جائیں گے لیکن قبضہ نہیں ہونے دیں گے۔ وزیر موصوف مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ یہ قبضہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر : انھوں نے بتایا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق ایسا ہوا ہے۔

راجہ ریاض احمد : جناب والا! اگر وزیر موصوف یقین دلا دیں کہ قبرستان کی جگہ غلط الاٹ ہوئی ہے اور ہم اس کی منسوخی کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کریں گے تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر : وہ اب سپریم کورٹ کے فیصلے کو تو چیلنج نہیں کر سکتے۔

راجہ ریاض احمد : جناب سپیکر! سپریم کورٹ قبرستان کی جگہ کس طرح الاٹ کر سکتی ہے۔ یہ ملی بھگت سے ہوا ہے۔ یہ review کے لئے سپریم کورٹ میں جا سکتے ہیں۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ محکمے نے اس کیس کو سپریم کورٹ تک fight کیا ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ محکمے کے خلاف آیا ہے۔ اس کے بعد بھی انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔بعد میں petitioner نے توہین عدالت move کی ہے۔ توہین عدالت کا فیصلہ آنے کے بعد مجبوراً یہ زمین الاٹ کرنا پڑی ہے۔ اس میں محکمے کی کوئی کوتاہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ راجہ صاحب کے اگر کوئی شکوک و شبہات ہیں تو وہ ہمارے نوٹس میں لائیں ہم ان پر قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کے لئے تیار

ہیں۔

راجہ ریاض احمد، وزیر موصوف اتنی بات فرمادیں کہ اس جگہ کا قبضہ لینے کے لئے محکمہ مال کی طرف سے موقع پر کوئی آدمی نہیں جائے گا۔ اس بات کی یقین دہانی کروا دیں۔

جناب سپیکر : جب عدالت قبضہ کے لئے کہے گی تو محکمے کو جانا پڑے گا۔

راجہ ریاض احمد : محکمہ سپریم کورٹ میں review کے لئے جائے اور اتنی دیر تک محکمہ مال ان کو قبضہ دینے کے لئے نہ آئے۔

وزیر کالونیز : میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ محکمہ نے اس کیس کو سپریم کورٹ تک fight کیا ہے۔ آئندہ بھی قانون کے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے جو کارروائی ہو سکے گی کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان ، کیا محکمہ یقین دہانی کراتا ہے کہ وہ review کے لئے سپریم کورٹ میں جائیں گے اور قبرستان کے لئے مختص شدہ زمین قبرستان کے لئے ہی رہے گی؟

جناب سپیکر : review کی تاریخ تو گزر چکی ہو گی۔

وزیر کالونیز، جناب والا! 16-7-2002 کو اس کا فیصلہ ہوا ہے ۔ اب review کا وقت گزر چکا ہے۔

جناب سپیکر : ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری محمود احمد صاحب کا ہے۔

چودھری محمود احمد : سوال نمبر 284 ۔ جناب والا ! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر : اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے ۔

وادھے خان کٹوال کی نمبر داری اور ولیھنا میں الاٹمنٹ کی تفصیل

*284۔چودھری محمود احمد، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) وادھے خان کٹوال کی نمبرداری اور ولیھنا میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاول پور نے تحصیل لیاقت پور میں 2000 میں کتنی الاٹمنٹ کی؟

(ب) جن لوگوں کو الاٹمنٹ ہوئی ہے ان لوگوں کے نام ایڈریس، شناختی کارڈ، رقبہ کے نمبرات اور چک کا نام فراہم کئے جائیں۔

(ج) کیا ان لوگوں کو ڈبل الاٹمنٹ تو نہیں ہوئی۔ کیا یہ لوگ واقعی چولستانی ہیں یا فرضی ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) وادھے خان کٹوال اور ولیھنا کی نمبرداری میں چولستان ترقیاتی ادارہ بہاول پور نے تحصیل لیاقت پور میں سال 2000 میں کوئی الاٹمنٹ رقبہ نہ کی ہے۔

(ب) جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

جناب سپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمود احمد: جناب والا! آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ چولستان میں جو الاٹمنٹیں ہوئی ہیں۔ ان میں بہت سے فرضی نام ہیں۔ محکمے نے وزیر صاحب کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ محکمے نے وزیر صاحب کو فہرست مہیا نہیں کی۔ بہت سے ایسے لوگوں کو زمین الاٹ ہو چکی ہے جن کے ابھی شناختی کارڈ بھی نہیں بنے۔ وزیر صاحب اپنے محکمے سے دوبارہ پوچھیں کہ انھوں نے کتنے آدمیوں کو الاٹمنٹیں کی ہیں۔

وزیر کالونیز : جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے محکمے نے اس کا جواب دیا ہے۔ میرے دوست کا سوال ہے کہ " وادھے خان کٹوال کی نمبرداری اور ولیھنا میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاول پور نے تحصیل لیاقت پور میں 2000 میں کتنی الاٹمنٹ کی؟ " محکمے نے اس کا جواب دیا ہے کہ " 2000 میں کوئی الاٹمنٹ نہیں ہوئی"۔ اگر کوئی الاٹمنٹ ہوئی ہے تو معزز رکن میرے نوٹس میں لائیں۔ ہم قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کو تیار ہیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ اگلا سوال بھی چودھری محمود احمد صاحب کا ہے۔

چودھری محمود احمد : سوال نمبر 285۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر : اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چک نمبر 140/A الف شمالی میں الاٹمنٹ کی تفصیل

*285۔چودھری محمود احمد۔ کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چک نمبر 140/A الف شمالی میں بہاول پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کتنی الاٹمنٹ کی ہے اور کن کن سالوں میں الاٹ کی ہے اور جن جن لوگوں کو الاٹمنٹ ہوئی ہے ان کے مکمل ایڈریس اور نام چک بتائے جائیں؟

(ب) اور ان چکوک میں کتنے تبادلہ رقبہ کیس منظور ہوئے ہیں جبکہ تبادلہ رقبہ پر بورڈ آف ریونیو نے پابندی لگا رکھی ہے؟

(ج) ان چکوک میں کتنے لوگ قابض ہیں؟ پوری تفصیل بتائی جائے۔

وزیر کالونیز

(الف) چک نمبر 140/A الف شمالی میں چولستان ترقیاتی ادارہ بہاول پور نے 763 ایکڑ کی الاٹمنٹ بحساب 100 کنال فی خاندان پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم تابع نوٹیفکیشن مورخہ 18-4-2002 مجریہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے تحت کی ہے اور یہ الاٹمنٹ صرف اور صرف ان چولستانی افراد کو کی گئی جن کی درخواستیں سال 1978 سے بقایا تھیں اور ان کے نام مرتب کردہ رجسٹر A/B کلاس میں درج تھے۔ دفتر ہذا میں ایسے افراد کے نام نمبرداری وار درج کئے گئے تھے۔ ان کے مکمل ایڈریس اور نام چک جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں*۔

(ب) اس چک میں 14 افراد کے تبادلہ رقبہ کی منظوری ہوئی جو جناب کمشنر صاحب بہاولپور ڈویژن بہاول پور کے حکم مورخہ 24-8-1989 کے تحت منظور ہوئے۔ ازاں بعد تبادلہ کنندگان نے رقبہ کے حقوق ملکیت و پٹہ ملکیت حاصل کر لئے جو جناب طارق جاوید آفریدی سابق مینجنگ ڈائریکٹر چولستان نے بغیر کلکٹر

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

اختیارات جاری کئے جن کی منسوخی کے لئے کیسز بورڈ آف ریونیو پنجاب میں زیر سماعت ہیں۔ ان کی تفصیل بھنڈی(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ج) اس چک میں جو قابض ہیں انہوں نے مختلف عدالتوں میں دعویٰ جات دائر کر رکھے ہیں اور عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر کے رقبہ پر ناجائز کاشت کر رہے ہیں۔ تاہم ان کیسوں کی عدالتوں میں باقاعدہ پیروی کی جا رہی ہے اور حکم امتناعی خارج کروانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ان کی تفصیل بھنڈی(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

جناب سپیکر کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمود احمد : جناب والا ' جز (ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس چک میں 14 آدمیوں نے کمشنر صاحب سے 24-8-89 کو رقبہ پر ملکیت حاصل کر لیا جبکہ ایم ڈی چولستان کو کلکٹر کے اختیارات ہی حاصل نہیں تھے۔ یہ ایک بہت بڑا فراڈ کیا گیا ہے۔ ارگیشن نے ان لوگوں کو تاوان بھی لگایا ہے۔ نہر میں ناجائز موگے بھی لگے ہوئے ہیں۔ یہ ساری الاٹمنٹ fictitious ہوئی ہے۔ ایم ڈی چولستان نے یہ بہت بڑا فراڈ کیا تھا۔ آرمی حکومت نے اسے take up کیا تھا۔ ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ 1989 سے لے کر آج تک وہ کیس بورڈ آف ریونیو میں پھنسا ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ بورڈ آف ریونیو جو یہ تاخیری حربے استعمال کر رہا ہے ان کو روکا جائے۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میرے بھائی نے طارق جاوید آفریدی' سابق مینجنگ ڈائریکٹر کے بارے میں جو بات کی ہے وہ درست ہے۔ انھوں نے قانون اور ضابطہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ الاٹمنٹ کی تھی۔ اس کے خلاف مقدمہ ممبر جوڈیشل۔ III بورڈ آف ریونیو میں زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ پیشی 15-4-03 مقرر ہے۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بابت قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر : اگلا سوال چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔

چودھری عبدالغفور خان : جناب والا اس سوال نمبر 353 کو دیئے ہوئے دو مہینے ہو چکے ہیں لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

موضع گنڈا سنگھ ضلع اوکاڑہ میں سرکاری زمین پر قبضہ

*353۔چودھری عبدالغفور خان، کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع گنڈا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں سرکاری اراضی کھیوٹ نمبر 101/97 کھتونی نمبر 441 خسرہ نمبر 71/18' 73 پر غیر قانونی طور پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقبوضہ زمین پر اس وقت گندم کی فصل محمد اقبال ولد نذر محمد قوم دھول اور دوسرے لوگوں نے کاشت کر رکھی ہے اور سرکاری پانی استعمال کرتے ہیں جس سے محکمہ کو لاکھوں کا نقصان اور دوسرے زمینداروں کی حق تلفی ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین پر راؤ محمد طارق پٹواری مال نے قبضہ کروا رکھا ہے اور غیر قانونی قابضین سے سالانہ ٹھیکہ وصول کرتا ہے جب کہ ریکارڈ میں زمین خالی ظاہر کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پٹواری نے سرکاری پانی جو مذکورہ سرکاری زمین کا حصہ ہے کو فروخت کر رکھا ہے؟

(ر) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ زمین قبضہ گروپ سے خالی کروانے' ان سے تاوان وصول کرنے اور مذکورہ پٹواری کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کالونیز : جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ گزارش کروں گا کہ اس سوال کا جواب محکمہ کو موصول ہوا تھا لیکن جب میں نے اس جواب کو پڑھا تو میں اس پر مطمئن

نہیں تھا۔ میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا اور سارے حقائق آپ کے سامنے لائے جائیں گے۔

جناب سپیکر : اس سوال کو اگلے اجلاس تک pend کیا جاتا ہے۔

میاں ماجد نواز : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! معزز رکن افسوس کر رہے ہیں کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر یہ تھوڑی سی محنت کر لیتے اور سوال کے پیچھے چلے جاتے، متعلقہ محکمے کے پاس چلے جاتے تو اس کا جواب دو مہینے سے پہلے ہی آ جاتا۔

شیخ اعجاز احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ فاضل ممبر نے دو ماہ پہلے سوال کیا لیکن ابھی تک اس کا جواب اس ایوان میں موصول نہیں ہوا۔ ادھر ابھی میرے ایک دوست نے بڑی غیر ذمہ داری کے ساتھ بات کی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے دوستوں کی معاونت کرتے وہ فرما رہے ہیں کہ آپ سوال کے پیچھے چلے جاتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ہاؤس کی پوزیشن خدا نخواستہ ایسی نہیں ہے کہ خود بخود یہاں جواب آئیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی چودھری عبدالغفور خان صاحب کا ہے۔

نعلین مبارک کی چوری

*354۔ **چودھری عبد الغفور خان**، کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بادشاہی مسجد لاہور سے نعلین مبارک چوری ہوئے ہیں؟

(ب) یہ نعلین مبارک کب چوری ہوئے اور اس کی ایف آئی آر کس تھانہ میں درج ہوئی؟

(ج) کیا نعلین مبارک کی چوری کے سلسلہ میں کوئی محکمانہ انکوائری بھی ہوئی تو یہ انکوائری کن کن افسران نے کی اور اس واقعہ کا ذمہ دار کن کن افراد کو ٹھہرایا گیا؟

(د) نعلین مبارک کی برآمدگی کے سلسلہ میں جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری عبد الغفور خان، اس کا جواب پڑھا جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف،

(الف) بادشاہی مسجد میں تبرکات گیلری میں نعلین مبارک کے تین اجزا سے ایک چوری ہوا ہے جبکہ بقیہ 2 جز موجود ہیں۔

(ب) مورخہ 31-7-2002 بوقت 9 اور 10 بجے شب کے دوران بادشاہی مسجد سے نعلین مبارک چوری ہوئے جس کی ایف آئی آر تھانہ ٹبی میں ایف آئی آر نمبر 044065-352 مورخہ 31-7-2002 کو درج ہوئی جس میں محکمہ اوقاف باقاعدہ مدعی ہے۔

(ج) نعلین مبارک کی چوری کے سلسلہ میں باقاعدہ محکمانہ انکوائری کرائی گئی جو مسٹر قدرت اللہ طارق ڈائریکٹر اسٹیٹ اوقاف نے کی۔ انکوائری میں محکمہ کے ملازمین کے خلاف چوری کے حوالے سے کوئی ثبوت سامنے نہیں آ سکا۔ تاہم فرائض سے غفلت کے حوالے سے اس انکوائری کے نتیجہ میں 1۔ مسٹر غلام صابر ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد' 2۔ مسٹر فہیم احمد صدیقی اسسٹنٹ استقبالیہ' 3۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن محافظ تبرکات' 4۔ مسٹر ارشد محمود چوکیدار' 5۔ جان محمد چوکیدار کو بڑی سزا کے طور پر ملازمت سے برخاستگی کی سزا دی گئی۔

(د) برآمدگی کے سلسلہ میں چونکہ محکمہ مدعی ہے اور پولیس مقدمہ درج کرنے کے بعد تفتیش کر رہی ہے تاہم ابھی تک برآمدگی نہ ہو سکی۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس سوال کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر، جی' یہ وہی سوال ہے اور تقریباً ملتا جلتا ہے۔

وزیر اوقاف، جناب والا! میں اپنے بھائی خان صاحب کو ensure کراتا ہوں کہ اس میں محکمہ جو کچھ بھی کر سکے گا وہ کرے گا۔ اگر اس میں اس ہاؤس کی بھی ہمیں مدد درکار ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی لیں گے اور اس میں جو بھی criminal شخص پکڑا گیا اس کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ یہ ہمارا ایک بڑا ہی touchy subject ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' عبد الغفور خان صاحب!

چودھری عبد الغفور خان، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے جواب سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی عام واقعہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا بڑا اہم واقعہ ہے اور میرا بالکل یہ یقین اور ایمان ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کے صدقے ہمیں پاکستان ملا۔ میں کہتا ہوں یہ جتنا بڑا واقعہ ہے اسی طریقے سے اسے take up کیا جائے یہ کوئی عام بات نہیں ہے کہ اسمبلی میں ایک سوال ہوتا ہے جواب آتا ہے کہ اس کو دیکھا جا رہا ہے۔ اس کو seriously take up کیا جائے کہ میں سمجھتا ہوں کہ،

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اس پر کافی بات ہو چکی ہے اور اب میں نے اگلا سوال بھی پکار لیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 484۔

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی' اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

اوقاف کی مساجد کے خطیب اور آئمہ حضرات کا تقرر اور مراعات

*484۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت کے زیر اہتمام جامع مسجد کے خطیب اور ائمہ کے لئے تنخواہ کا کیا گریڈ ہوتا ہے؟ انہیں کیا کیا مراعات حاصل ہوتی ہیں اور ان کی ریٹائرمنٹ کی عمر کیا ہے؟

(ب) ائمہ/خطیب کی تقرری کا کیا معیار ہے؟ تقرر کا کیا طریقہ کار ہے؟ کیا کچھ ائمہ/خطیب کنٹریکٹ (CONTRACT) پر بھی مقرر کئے جاتے ہیں؟

(ج) جامع مسجد مزار داتا گنج بخش اور بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب کون ہیں؟ انہیں کیا مالی مراعات اور دیگر سرکاری سہولیات حاصل ہیں؟ انہیں کب مقرر کیا گیا تھا اور کب ان کی ریٹائرمنٹ متوقع ہے؟ تقرر کے وقت ان ہر دو حضرات کو کن خصوصیات کی وجہ سے اس عہدہ پر تقرر کیا گیا تھا؟ ان ہر دو مساجد میں خطیب کے لئے تقرر کا اختیار کسے حاصل ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) اوقاف آرگنائزیشن نے مساجد کو ان کی اہمیت کے پیش نظر سات درجوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ہر درجہ کی مساجد کے خطیب امام کو محکمہ اوقاف کی طرف سے تنخواہ باقاعدہ سرکاری pay scale کے مطابق دی جاتی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	درجہ	اسامی	سکیل	اسامی	سکیل
1۔	خصوصی	خطیب	17-18	نائب خطیب	12
2۔	درجہ اول	خطیب	15	نائب خطیب	12
3۔	درجہ دوم	خطیب	14	نائب خطیب	9
4۔	درجہ سوم	خطیب	12	نائب خطیب	7
5۔	درجہ چہارم	-	-	نائب خطیب	12
6۔	درجہ پنجم	-	-	نائب خطیب	9
7۔	درجہ ششم	-	-	نائب خطیب	7

آئمہ/خطباء کو سرکاری ملازمین کی طرز پر درج ذیل سہولتیں میسر ہیں۔

i- رہائش موجود ہونے کی صورت میں رہائشی مکان / حجرہ / ملحقہ مسجد دیا جاتا ہے۔ جب کہ رہائش نہ ہونے کی صورت میں انھیں ضابطہ کے مطابق ہاؤس رینٹ دیا جاتا ہے۔

ii- دوسرے ملازمین کی طرح مساجد کے عملہ کو بھی پالیسی رولز کے مطابق طبی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

iii- آئمہ / خطباء کی ریٹائرمنٹ بھی دوسرے سرکاری ملازمین کی طرح ساٹھ سال عمر پوری ہونے پر کی جاتی ہے۔

(ب) آئمہ/ خطباء کی تقرری کے لئے اوقاف سروس رولز 1994 باقاعدہ قوانین مرتب شدہ ہیں جن کی عکسی نقل لف ہے۔ محکمہ میں فی الحال خطیب بادشاہی مسجد کے علاوہ کوئی خطیب contract پر تعینات نہ ہے۔ خطیب بادشاہی مسجد بھی موزوں امیدوار نہ ملنے کی وجہ سے کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام	انھیں کیا کیا مراعات اور دیگر سرکاری سہولیات حاصل ہیں	انھیں کب مقرر کیا گیا تھا اور کب ان کی ریٹائرمنٹ متوقع ہے؛	تقرر کے وقت ان ہر دو حضرات کو کن خصوصیات کی وجہ سے اس عہدہ پر رکھا گیا تھا؛	ان ہر دو مساجد میں خطیب کے لئے تقرر کا اختیار کسے حاصل ہے؛
1-	علامہ محمد مقصود احمد قادری خطیب مسجد داتا دربار لاہور گریڈ 18	خطیب موصوف کو سرکاری رہائش گھر کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق طبی سہولیات دی گئی ہیں	علامہ محمد مقصود احمد قادری کو خطیب جامع مسجد داتا دربار کی اسامی پر 16-11-87 سے تعینات کیا گیا تھا 01-09-2006 کو ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر ریٹائر ہوں گے	علامہ محمد مقصود احمد قادری کی تعیناتی مسجد داتا دربار میں ان کی موزونیت کے پیش نظر کی گئی تھی	چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف
2-	ڈاکٹر محمود الحسن عارف (اعزازی) خطیب بادشاہی مسجد لاہور	ڈاکٹر موصوف کو بطور اعزازی خطیب حکومت پنجاب کی منظوری سے ماہوار -10,000 روپے فی جمعۃ المبارک ایک سال کے لئے کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے۔ جن کی مستقل تعیناتی پنجاب یونیورسٹی میں بطور پروفیسر ہے۔ ان کا تقرر ان کی تعلیمی قابلیت اور بادشاہی مسجد کی اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔			چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف

(ج) جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش میں علامہ محمد مقصود احمد قادری خطیب مقرر ہیں۔ جبکہ بادشاہی مسجد لاہور میں ڈاکٹر محمود الحسن عارف صدر اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کنٹریکٹ پر ایک سال کے لئے بطور خطیب تعینات ہیں۔
دیگر استفسارات کا جواب لف ہے۔

جناب سپیکر، کوئی دوست اس سوال کا جواب پڑھنا چاہے تو اس کا جواب صفحہ 18 پر ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اوقاف کے زیر اہتمام کتنی ایسی جامع مساجد ہیں جن میں آئمہ اور خطیب کی تقرری نہیں کی گئی؟

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! محکمہ اوقاف کے under جو مساجد ہماری تحویل میں ہیں یہ محکمے کا فرض بنتا ہے کہ وہاں پر تمام مساجد میں امام nominate کرے لیکن یہ کوئی قانون یا اصول نہیں کہ تمام مساجد کو محکمہ اوقاف اپنی تحویل میں لے۔ محکمے کے under جو مساجد ہیں ان میں امام اور باقی سٹاف مامور ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میاں مناظر حسین رانجھا کے محکمے کے متعلقہ جتنے بھی سوالوں کے جواب نہیں آئے۔ انھوں نے دو سوالوں پر کہا ہے کہ میں نے خود روک لئے ہیں۔ میری رائے میں اگر وہ غلط جواب ہاؤس میں آنے دیتے تو یقینی بات ہے کہ یہ ہاؤس اس پر فیصلہ کرتا کہ بیورو کریسی نے کیوں غلط جواب بھیجا ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، تو اس پر گرفت ہو سکتی تھی تو کیا میاں صاحب ان کو بچانے کے لئے جواب روکتے ہیں؟

جناب سپیکر، نہیں۔ وہ اس لئے روکتے ہیں کہ صحیح جواب اس ایوان میں آنا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! صحیح جواب تو چار ماہ تک نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کیونکہ جواب انھوں نے دینا ہوتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب والا! اگر جواب غلط آنے دیں تو یقیناً ہاؤس اس سیکرٹری کے خلاف یا اس محکمے کے خلاف ایکشن لے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: اگر انھوں نے محسوس کیا کہ جواب غلط آیا ہے تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ انھوں نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟ کیونکہ دو تین سوال ہیں جن پر میاں صاحب نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ جواب درست نہیں تھا۔ چلیں یہ خود بتا دیں کہ انھوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر کالونیز: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے ضرورت نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔ جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ بادشاہی مسجد کے خطیب کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک وہاں پر مستقل خطیب کی تقرری عمل میں لائی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! اگر محکمے کی پالیسی میں یہ چیز موجود ہے کہ ہم نے وہاں پر permanent خطیب رکھنا ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ انھیں وہاں پر permanent رکھ لیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! ساری جگہوں پر اوقاف کے permanent خطیب ہیں۔ صرف بادشاہی مسجد کا آپ نے اقرار کیا ہے کہ وہاں پر کنٹریکٹ پر خطیب رکھے گئے ہیں۔ وہاں پر ہمیشہ permanent خطیب رہے ہیں۔ وہاں پر مولانا عبد القادر آزاد ایک مدت تک permanent خطیب تھے۔ اب موجودہ خطیب کو permanent کر دیں یا کسی کو کر دیں لیکن permanent خطیب تو مقرر کریں۔ اس کی کوئی یقین دہانی کرائی جائے۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! شاہ صاحب نے جو بات کی ہے ہم اس کو اگلی میٹنگ میں ہی take up کر لیتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ جلدی اس کا فیصلہ کریں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم Call Attention Notice take up کرتے ہیں۔

وزیر اوقاف، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رائے ونڈ میں محکمہ اوقاف کی اراضی کی تفصیل

*20۔جناب عبدالرشید بھٹی: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

رائے ونڈ ٹاؤن میں محکمہ ہذا کی ملکیت کتنی زمین تھی۔ اس میں سے کتنی الاٹ کر دی گئی ہے اور یہ کس کس کو کتنی قیمت پر الاٹ کی گئی ہے۔ یہ زمین کس قانون کے تحت الاٹ کی گئی ہے۔ اگر کوئی زمین غلط الاٹ کر دی گئی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی ہوگی' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف،

محکمہ اوقاف سرکل نمبر 2 لاہور کی کوئی وقف جائیداد رائے ونڈ شہر میں واقع نہ ہے۔ رائے ونڈ شہر کے مضافاتی دیہات جودھو دھیر جو چار پانچ کلومیٹر دور ہے وہاں39 کنال 10 مرلے زرعی اراضی واقع ہے جو باقاعدہ اخبارات میں مشتہر کر کے نیلام عام پر دی جاتی ہے۔ 2002-03 کے لئے بعد از وسیع تر مشتہری منادی مبلغ -/9000 روپے میں نیلام شدہ ہے۔

صوبے میں محکمہ اوقاف کا رقبہ

*81۔بیگم ریحانہ جمیل۔ کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب میں کس کس مقام پر محکمہ اوقاف کی زمین موجود ہے۔ زمین کا رقبہ' نام اور علاقہ کا نام بیان فرمائیں؟

(ب) کون کونسی زمین محکمہ اوقاف نے لیز یا ٹھیکہ پر دی ہے۔ لیز یا ٹھیکہ لینے والے افراد کے نام' رقبہ اور مقام بیان فرمائیں؟

(ج) غیر قانونی قابضین رقبہ محکمہ اوقاف کی تفصیل بیان فرمائیں۔ حکومت غیر قانونی قابضین کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) محکمہ اوقاف پنجاب کی اراضیات صوبہ بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کی مطلوبہ تفصیل نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) محکمہ اوقاف کی پٹہ پر دی گئی اراضیات' ٹھیکہ پر لینے والے افراد مع رقبہ / مقام کی تفصیل برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ج) محکمہ اوقاف کی اراضیات پر جن جن لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے ان ناجائز قابضین کے خلاف ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ جس کی تفصیل گوشوارہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

ضلع لاہور میں اوقاف کی زمین

*82۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی زمین کس کس کالوں میں اور صوبائی حلقہ میں موجود ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کون کونسی زمین ایسی ہے جہاں غیر قانونی تعمیر ہو چکی ہے۔ کیا حکومت غیر قانونی قابضین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

---

* تفصیل (الف)' (ب) گوشوارہ (ج) اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر اوقاف

(الف) تفصیلی جواب گوشوارہ برفنیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *۔

(ب) تفصیلی جواب گوشوارہ برفنیگ (ب) بھی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *۔

اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزاروں کی تفصیل

*485۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں کتنی مساجد اور مزارات کی دیکھ بھال محکمہ اوقاف کے ذمہ ہے؟

(ب) تمام مزارات سے کتنی سالانہ آمدنی محکمہ کو حاصل ہوتی ہے اور اس کا زیادہ تر مصرف کیا ہوتا ہے۔ اس آمدنی میں سے اوقاف کے ملازمین پر کتنا سالانہ خرچ ہوتا ہے؟

(ج) مساجد اور مزارات کو اپنی تحویل میں لینے کے لئے محکمہ اوقاف نے کیا معیار اور اصول طے کر رکھے ہیں۔ کیا ایسی قدیم اور تاریخی مساجد یا مزارات کو بھی اپنی تحویل میں محکمہ لینے کو تیار ہوتا ہے جہاں سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی؟

وزیر اوقاف:

(الف) صوبہ پنجاب میں 359 مساجد اور 466 مزارات ایسے ہیں جن کی دیکھ بھال محکمہ اوقاف کے ذمہ ہے۔

(ب) تمام وقف املاک بشمول مزارات زیر تحویل محکمہ اوقاف سے -/32,43,83,000 روپے سالانہ اوسطاً آمدن ہوتی ہے جس کے محاذان وقف املاک پر ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مدات پر مجموعی طور پر -/33,71,84,000 روپے سالانہ خرچ ہوتا ہے جبکہ مزارات پر متعین عملہ کی تنخواہ پر مجموعی طور پر -/6,62,56,174 روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں تنخواہ عملہ، بل، بجلی، سوئی گیس، ختم القران، خرید صفیں عرس گرانٹس، خرید شامیانے و دریاں اور سالانہ مرمت شامل ہوتے ہیں۔ گوشوارہ حسب ذیل ہے۔

---

* گوشوارہ جات (الف)، (ب) اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

گوشوارہ اخراجات

ترقیاتی	غیر ترقیاتی
کل -/76 435 ملین	(1) ایڈمنسٹریشن اخراجات -/112.227 ملین
	(2) اخراجات مذہبی امور 100 204 ملین
	(3) اخراجات سوشل ویلفیئر 11.491 ملین
	(4) اخراجات صحت 36.614 ملین
	کل 260 536 ملین
مجموعی ٹوٹل	-/336 971 ملین
بقیہ	NIL

(ج) ایسی مساجد یا مزارات تحویل میں لئے جاتے ہیں جن کی آمدن اخراجات کی نسبت زائد ہو اور ایسی مساجد جن پر فرقہ واریت کی بناء پر لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو یا تاریخی مساجد ہوں محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ عام طور پر ایسی تاریخی مساجد اور مزارات کو محکمہ تحویل میں نہیں لیتا جن کی کوئی آمدن نہ ہو کیونکہ حکومت کی طرف سے محکمہ کو کوئی مالی امداد نہیں ملتی اور محکمہ کو وقف املاک کی موصولہ آمدن سے ہی ان کا انتظام و انصرام کرنا ہوتا ہے۔

داتا دربار ہسپتال میں طبی مشینری کی خرید

*494۔جناب بلال یاسین: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1999 سے آج تک داتا دربار ہسپتال لاہور کو کون کون سی طبی مشینری فراہم کی گئی ان کے نام،قیمت خرید اور کمپنی کا نام کیا ہیں؟

(ب) متذکرہ عرصہ کے دوران اس ہسپتال کے کن کن طبی آلات کی مرمت کن کن فرموں، اداروں سے کتنی مالیت سے کروائی گئی؟

(ج) اس وقت اس ہسپتال میں کون کون سی جدید مشینری نصب ہے، ان کے نام کمپنی کا نام اور قیمت خرید کیا ہیں اور ان کو operate کرنے کے لئے عملہ کی تعداد، نام اور گریڈ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

(د) اس ہسپتال کو یکم جنوری 1999 سے کتنے لیزر مریضوں کو مفت فراہم کرنے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں اور یہ کن کن مریضوں کو لگائے گئے ہیں۔ کتنے لیزر چوری ہوئے اور اس چوری کے ذمہ دار افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ گریڈ اور ان کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) اس وقت اس ہسپتال کی کون کون سی طبی مشینری خراب پڑی ہے اور کب سے خراب پڑی ہے اور ان کی کب تک مرمت کروائی جا رہی ہے؟

وزیر اوقاف

(الف) داتا دربار ہسپتال، لاہور میں نصب مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) داتا دربار ہسپتال، لاہور میں موجود مشینری جن اداروں سے مرمت کروائی گئی اس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ج) داتا دربار ہسپتال، لاہور میں موجود مشینری اور دیگر تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(د) داتا دربار ہسپتال کے بجٹ سے مریضوں کو مفت لیزر فراہم نہ کئے جاتے ہیں تاہم بیت المال کی طرف سے غریب مریضوں کو لیزر لگائے گئے ان کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ * علاوہ ازیں علاقہ کے مخیر حضرات بھی وقتاً فوقتاً غریب مریضوں کو خود لیزر فراہم کرتے ہیں۔ ان کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔ جہاں تک لیزر چوری ہونے کا تعلق ہے تو ابھی تک دربار ہسپتال میں ایسا کوئی واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔

(ہ) شعبہ چشم میں آرگن لیزر جو کہ 1980 میں خرید کی گئی تھی جو اپنی مدت پوری کرنے کے بعد اب خراب حالت میں ہے اس کی مرمت کوئٹہ ریسرچ لیبارٹری کے انجینئر کیا کرتے تھے۔ اب انہوں نے پچھلے دو سال سے اسے ناقابل مرمت قرار دے دیا ہے۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

داتا دربار ہسپتال لاہور میں وارڈز اور بستروں کی تعداد

*495۔جناب بلال یاسین ، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور میں اس وقت کون کون سے وارڈ کس کس مرض کے علاج کے لئے وقف ہیں اور ہر وارڈ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) ہر وارڈ میں یکم جنوری 2002 سے آج تک کتنے مریض داخل ہوئے اور کتنے مریضوں کو بستر فراہم کئے گئے؟

(ج) کیا ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کے لئے بستروں کی تعداد پوری ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک مزید وارڈ اس ہسپتال میں تعمیر کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) داتا دربار ہسپتال میں درج ذیل وارڈز ہیں،

1۔ شعبہ چشم 2۔ شعبہ گائنی 3۔ شعبہ بچگان

شعبہ چشم میں بستروں کی تعداد،	50
شعبہ گائنی میں بستروں کی تعداد،	31
شعبہ بچگان میں بستروں کی تعداد،	15
ٹوٹل	96

شعبہ چشم۔ آنکھوں کے علاج معالجہ کے لئے

شعبہ گائنی ۔ زچہ بچہ کے علاج معالجہ کے لئے

شعبہ بچگان۔ اس وارڈ میں بچوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2002 تا 17۔جنوری 2003 داتا دربار ہسپتال، لاہور کے درج ذیل وارڈز میں مریضوں کو داخل کیا گیا اور ان کو بستر فراہم کئے گئے۔

آئی وارڈ،	5941
شعبہ گائنی،	1375
شعبہ بچگان،	466

(ج) دربار ہسپتال میں بستروں کی تعداد پوری ہے۔

بادشاہی مسجد چنیوٹ سے ملحقہ جائیداد کی آمدن و خرچ کی تفصیل

*555۔جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بادشاہی مسجد چنیوٹ سے ملحقہ جائیداد سے محکمہ اوقاف کو سالانہ کتنی آمدنی وصول ہوتی ہے؛

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ اوقاف نے بادشاہی مسجد چنیوٹ کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنی رقم خرچ کی ہے؛

وزیر اوقاف:

(الف) بادشاہی مسجد چنیوٹ سے ملحقہ جائیداد سے محکمہ اوقاف کو مبلغ -/12,49,500 روپے سالانہ آمدن ہوتی ہے۔

(ب) مسجد ہذا کی خصوصی مرمت/ درست حالی کا کام 1972 میں شروع ہوا اور دسمبر 1977 میں مبلغ -/10,76,000 روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔ وقت گزرنے اور شور کی وجہ سے کچھ کام ضروری ہوا جو 95-1994 میں تقریباً -/1,80,000 روپے کی لاگت سے کیا گیا۔ جس میں نقاشی کی مرمت' تازہ کاری' وائرنگ کی مرمت اور وضو کے پانی کے لئے 10 ہارس پاور انجیکٹر پمپ کی تنصیب شامل ہے۔
گزشتہ پانچ سالوں میں اس مسجد کی مرمت پر کچھ خرچ نہیں ہوا تاہم سالانہ خرچ مبلغ -/3,29,400 روپے ہے۔ یہ وضاحت ضروری ہے کہ مرمت کا تمام کام محکمہ آثار قدیمہ کے ذمہ ہے' جب کہ اس کا خرچ محکمہ اوقاف اٹھاتا ہے۔

محلہ مصطفےٰ آباد چنیوٹ اوقاف کے قبرستان کی صورت حال

*556۔جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

محلہ مصطفیٰ آباد سر گودھا روڈ چنیوٹ سے ملحقہ اوقاف کے قبرستان کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس وقت موقع پر کتنا رقبہ قبرستان کے لئے موجود ہے اور کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے؟

وزیر اوقاف:

محلہ مصطفیٰ آباد قبرستان / قبرستان ماچھیانوالہ کا کل رقبہ 19 کنال 01 مرلہ ہے۔ اس میں قبرستان کا رقبہ 17 کنال 03مرلے' جنازگاہ 10مرلے غیرممکن سڑک کا رقبہ 18 مرلے اور غیرممکن آبادی 10مرلے پرمشتمل ہے۔ غیرممکن آبادی میں 12 دکانات تعمیر شدہ تھیں۔ دکان نمبر 6 تا 12 کل 7 عدد دکانات مشتمل بر رقبہ 1592 مربع فٹ میونسپل کارپوریشن نے برائے توسیع سڑک گرا دی تھیں بقیہ 5 دکانیں موجود ہیں وہ محکمہ کے کرایہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ موقع پر کوئی ناجائز تجاوز نہ ہے۔

دربار بابا فرید پاکپتن کی آمدن و اخراجات

*678۔چودھری جاوید احمد: کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پاکپتن شہر میں بابا فرید گنج شکر کی زیر تعمیر مسجد / کمپلیکس کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ب) بابا فرید گنج شکر دربار کی گزشتہ سال کتنی آمدن ہوئی اور اس کو کہاں پر خرچ کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت بابا فرید شکر گنج / چن پیر دربار کی آمدن کو غریب / نادار لوگوں کی علاج و بہبود کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا حکومت ان درباروں کی آمدن سے پاکپتن شریف شہر میں غریبوں کے لئے علاجی مرکز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ر) کیا حکومت ان درباروں کی آمدن سے شہر کے ہسپتالوں کے غریب' بے بس و لاچار مریضوں کے علاج کے لئے بابا فرید شکر گنج / چن پیر کے نام علاجی مرکز

جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر جاری ترقیاتی منصوبہ کو مزید وسعت نہ دی گئی تو موجودہ منصوبہ انشاء اللہ 30۔اپریل 2003 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) گزشتہ سال 2001-2002 میں دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر سے مبلغ -/1,29,64,495 روپے سالانہ آمدن ہوئی جس میں سے دربار شریف کی توسیع کے لئے جنوبی جانب دو کنال کا پلاٹ خریدا گیا۔ جس پر مبلغ -/1,07,01,535 روپے لاگت آئی۔ جب کہ ملازمین کی تنخواہوں، شفاخانہ، لنگر، عرس مبارک اور بل بجلی وغیرہ پر مبلغ -/24,43,403 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر پر جاری تعمیراتی منصوبہ مکمل ہونے کے بعد خواتین کے لئے ایک ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ تاہم دربار حضرت چن پیر کا بوجہ عدالتی کارروائی قبضہ محکمہ اوقاف کے پاس نہ ہے۔

(د) دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر پر جاری ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل کے بعد یہاں پر خواتین کے لئے ایک ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے جو کہ عوام خصوصاً خواتین کی ویلفیئر کے لئے ہو گا۔

(ر) وقف کی آمدن بنیادی طور پر وقف کے مقاصد پر ہی استعمال کی جاتی ہے۔ تاہم دربار حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر پر غریب، بے بس اور لاچار مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے فری شفاخانہ کام کر رہا ہے اور دربار شریف پر خواتین کے لئے ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ علاوہ ازیں دربار شریف پر عظیم الشان پبلک لائبریری بھی قائم ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ضلع لاہور میں آبادی اور رقبہ بڑھنے کی وجہ سے مزید اضلاع بنانے کی تجویز

13۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا لاہور ضلع کی آبادی اور رقبہ کے بہت زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے کراچی کی طرح اس کے مزید اضلاع بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔ اگر جواب نہ میں ہے تو کیوں؟

(ب) لاہور میں جو ٹاؤن حکومتیں بنائی گئی ہیں ان کا سٹیٹس تحصیل کی سطح کا ہے لیکن کسی ٹاؤن حکومت میں صرف 13 یونین کونسلیں ہیں جب کہ کسی میں 30 سے بھی زائد یونین کونسلیں ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ تمام ٹاؤنز میں یونین کونسل برابر تقسیم کی جائیں؟

وزیر مال:

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی آبادی 1998 کی مردم شماری کے مطابق بڑھ چکی ہے لیکن ضلع لاہور کے رقبہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے لاہور ضلع کو ریونیو معاملات کے لئے دو تحصیلوں (سٹی تحصیل اور کینٹ تحصیل) اور انتظامی معاملات کے لئے چار سب ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ سٹی سب ڈویژن 2۔ صدر سب ڈویژن

3۔ کینٹ سب ڈویژن 4۔ ماڈل ٹاؤن سب ڈویژن

اس طرح لوگوں کے مسائل اپنے اپنے علاقے ہی میں حل ہو جاتے ہیں اور پبلک کی طرف سے لاہور ضلع کو مزید اضلاع میں تقسیم کرنے کا کوئی مطالبہ موصول

نہیں ہوا ہے اور نہ ہی حکومت پنجاب کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے۔

(ب) سوال کا یہ حصہ لوکل گورنمنٹ اور رورل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے اور انہی سے اس کا جواب طلب کیا جائے۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! میں نکتہ ذاتی وضاحت پر گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! میں نے پچھلی میٹنگ میں گزارش کی تھی

[**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیں۔ پریس والے حضرات سے بھی گزارش ہے کہ یہ الفاظ پیپرز میں نہیں آنے چاہئیں۔ دستی صاحب! اس دن کافی بات ہو گئی تھی۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! آپ بات سنیں۔ میں نے اپنی پوزیشن واضح کرنی ہے۔ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، میری ان گزارشات کے جواب میں لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ میری اور دستی صاحب کی سوچ میں فرق ہے۔ یعنی ان کی سوچ محب وطن کی سوچ ہے اور میری سوچ وطن کے خلاف ہے۔ ان کی سوچ پارٹی کے منشور کے مطابق ہے۔ ان کی سوچ لیڈر کی سوچ کے مطابق ہے اور میری سوچ اپنے لیڈر کی سوچ کے خلاف ہے۔ تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میری سوچ کی وزیر اعلیٰ صاحب نے تائید کی تھی اور انھوں نے بیان دیا تھا۔ میں اخبار ساتھ لایا ہوں کیونکہ پھر یہ زبانی طور پر کہہ دیں گے کہ میری سوچ غلط ہے۔

جناب سپیکر، آپ بتا دیں کہ کونسا اخبار ہے؟ پڑھ لیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار امجد حمید خان دستی: آپ میری ساری بات سن لیں۔ اس کے بعد میں آپ کو bore نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار امجد حمید خان دستی: لیکن میرا یہ حق ہے کہ میں اپنی عزت محفوظ کرنے کے لئے آپ سے بات کروں۔

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی: تو یہ 18 تاریخ کو وزیراعلیٰ کا بیان ہے کہ گیس لائن کی حفاظت کے لئے پولیس کو خصوصی اختیارات دیں گے۔ صوبوں میں اختلافات نہیں۔ چیک پوسٹیں قائم کی جائیں گی اور خاص طور پر آپ نوٹ فرمائیں کہ تخریبی کارروائیوں کی پشت پناہی کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔ میں نے یہی گزارش کی تھی [**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ معزز ممبر ابھی بات کر رہے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: میری بات ختم ہونے دو۔ بولنے کا میرا حق ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی: تو انھوں نے اختلاف کیا [**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: [**********]

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار امجد حمید خان دستی، [**********]

جناب سپیکر، یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ جی، شکریہ تشریف رکھیں۔

سردار امجد حمید خان دستی ، تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر میری سوچ اور چیف منسٹر کی سوچ ایک ہے تو لازماً اس کو اپنے الفاظ واپس کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

سردار امجد حمید خان دستی ، [**********]

جناب سپیکر، اب میں نے floor وزیر قانون کو دیا ہے۔ پلیز، دستی صاحب! تشریف رکھیں اور آپ کے یہ الفاظ بھی میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ وزیر قانون کو میں نے floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی ، کلام نرم و نازک بے اثر.....

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب والا میں personal explanation پر ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس دن میں نے یہ گزارش کی تھی کہ دستی صاحب کی کسی کے متعلق سوچ اپنی ہو سکتی ہے۔ میری اپنی ہو سکتی ہے۔ کسی کو پابند نہیں کیا جا سکتا کہ سب کی سوچ یکساں ہو لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں نے اس حوالے سے اعتراض کیا تھا اور ابھی معزز رکن اپوزیشن نے بھی اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ جو شخص اپنی یہاں پر صفائی نہ دے سکتا ہو اس کو اس ایوان میں یکطرفہ طور پر غدار قرار دینا کچھ مناسب نہیں ہے۔ اس لئے میری آپ سے یہ استدعا ہو گی کہ یہ الفاظ نہ صرف اسمبلی کے اجلاس سے حذف کئے جائیں بلکہ پریس کو بھی گزارش کی جائے کہ یہ بات باہر رپورٹ نہ ہو۔

جناب سپیکر، پریس والوں سے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے اور اب دوبارہ بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ بات اخباروں کی زینت نہیں بننی چاہئے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری اعجاز احمد سماں ،پوائنٹ آف آرڈر۔میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، اس سلسلے میں کافی بات ہو گئی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ اس پر اب ہم نے کوئی بحث تو نہیں کرنی۔ تشریف رکھیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ نمبر 1 جناب ارشد محمود بگو!

سردار امجد حمید خان دستی ، جناب والا! میں نے وزیر قانون صاحب کی بات نہیں سنی۔ اگر یہ اپنی بات پر اصرار کر رہے ہیں تو کل میں پھر ان کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر، جی نہیں۔ وہ اصرار نہیں کر رہے آپ تشریف رکھیں ۔(قطع کلامیاں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب ارشد محمود بگو،جناب والا! میں نے Call Attention Notice move کیا تھا۔

جناب سپیکر، یہ پہلے پورا پڑھ لیں۔

جناب ارشد محمود بگو ،جناب والا! کیا یہ درست ہے کہ چند دن قبل سیالکوٹ کے رہائشی ایک کاروباری شخص کے بیٹے کو چند افراد نے اغواء کر لیا۔۔۔

سردار امجد حمید خان دستی ، جناب والا! میں نے وزیر قانون صاحب کی بات سنی نہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز ۔ دستی صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث کلو، جناب والا! میں دستی صاحب سے معذرت خواہ ہوں۔ پلیز آپ غصہ تھوک دیں۔ اس طرح بدمزگی ہو گی۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

سیالکوٹ میں اغوا برائے تاوان اور قتل

جناب ارشد محمود بگو،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند دن قبل سیالکوٹ کے رہائشی ایک کاروباری شخص کے بیٹے کو چند افراد نے اغوا کر لیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اغوا کرنے والے افراد نے اس بچے کے والدین سے فون پر رابطہ قائم کرکے لاکھوں روپے تاوان اس بچے کی رہائی کے بدلے میں طلب کیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اغوا کرنے والے افراد نے اس بچے کے والدین سے تاوان نہ ملنے کی صورت میں اس بچے کو قتل کر دیا اور لاش ویرانے سے برآمد ہوئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیالکوٹ میں اغواء برائے تاوان کی ایک ماہ میں یہ چوتھی یا پانچویں واردات ہے جو کہ اس ضلع میں تعینات پولیس افسران اور اہلکاران کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے؟ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ناکامی کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے؟ اگر اس کی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون، شکریہ جناب سپیکر!

(الف) اغوا کی حد تک یہ درست ہے جس پر مقدمہ نمبر 37 مورخہ 13-2-2003 بجرم 365 اے / 302 ت پ تھانہ نیکا پورہ میں رجسٹر ہوا۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ ایک ماہ میں اغواء برائے تاوان کی یہ چوتھی یا پانچویں واردات ہے۔ دراصل سال 2003 میں اغواء برائے تاوان کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ متعلقہ پولیس افسران نے فوری طور پر کارروائی کرکے وقوعہ میں ملوث پانچ

ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ ضلع ہذا میں تعینات پولیس افسران ذمہ داری سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ جن ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں ناصر ولد یوسف مسیح قوم عیسائی سکنہ بھیکو کو۔ یعقوب ولد یونس قوم عیسائی سکنہ چک بھمرہ فیصل آباد، شہباز ولد اللہ دتہ قوم عیسائی سکنہ چک بھمرہ فیصل آباد، طارق سراج ولد سراج مسیح قوم عیسائی سکنہ رائے پور گوگی ضلع سیالکوٹ، مشیر عرف گوگا ولد نسیم مسیح قوم سکنہ آکو مال تھانہ مودھرا ضلع سیالکوٹ۔

دوران تفتیش مرکزی ملزم ناصر مسیح نے انکشاف کیا کہ دو سال قبل مقتول مغوی کے چچا نے ان کے خلاف ایک مقدمہ درج کرایا تھا جس پر ان کی کثیر رقم خرچ ہوئی۔ یہاں تک کہ ان کا مکان بھی فروخت ہو گیا۔ اس رنج کا بدلہ لینے کی خاطر دیگران کے ساتھ منصوبہ بندی کر کے مقتول کو برائے تاوان اغواء کیا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ یہ اغواء برائے تاوان کی پہلی کارروائی ہے بلکہ واردات ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرا جو پچھلے اجلاس میں سوال تھا کہ کیا سیالکوٹ کے محمد لطیف نامی کسی شخص کو اغوا کیا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا تھا کہ "ہاں" اس کو اغوا کیا گیا تھا لیکن جو 80 لاکھ روپیہ دیا گیا تھا وہ انہوں نے دیا تھا، پولیس نے نہیں دیا تھا۔ اسی سیالکوٹ میں ایک بچے کو اغوا کیا گیا۔ پچاس لاکھ روپیہ انہوں نے تاوان مانگا اور پولیس ہی پچاس لاکھ روپیہ لے کر پشاور گئی اور وہ پچاس لاکھ روپیہ بھی غائب ہو گیا اور بچے کو گھر والوں نے بڑی مشکل سے recover کرایا۔ تو میں اپنے محترم وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ سیالکوٹ جو ہے وہاں پر افراتفری کا عالم ہے۔ جو industrialist اور کاروباری لوگ ہیں وہ وہاں پر پریشان ہیں اور یہاں پر اب اجمل چیمہ صاحب میرے دوست بیٹھے ہیں وہ میری اس بات کی تائید کریں گے کہ یہ پہلی اغوا کی واردات نہیں ہے بلکہ یہ پانچویں اغوا کی واردات ہے جس میں تین کے خلاف پرچہ درج ہوا تھا جو ریکارڈ میں موجود ہے اور جو دو ہیں ان کا ابھی تک پرچہ درج نہیں ہوا تو یہ سیالکوٹ میں روزانہ ہو رہا ہے۔ خدارا! میں اپنے محترم وزیر موصوف سے کہوں گا کہ ذرا تھوڑی سی توجہ دیں۔

ایس ایس پی اور افسران جو وہاں پر موجود ہیں یا جو عملہ ہے اگر وہ اس کام کو سنبھال نہیں سکتے تو کسی اور کو کسی اچھے پولیس افسر کو وہاں پر تعینات کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! جہاں تک جو مقدمات درج ہوئے ہیں اور ان کی تعداد کا تعلق ہے معزز رکن نے جس بات کی نشاندہی کی ہے میں اس کا نوٹس لوں گا اور اگر غلط اعداد وشمار فراہم کئے گئے ہیں تو اس شخص کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن میں ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کہ جو جواب مجھے دیا گیا ہے وہ باقاعدہ آئی جی آفس سے آیا ہے اور اس میں میرے یقین کے مطابق غلط بیانی نہیں ہو سکتی۔ بہر حال اگر غلط بیانی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سیالکوٹ میں اس قسم کی سنگین وارداتیں جو ہو رہی ہیں اور حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کر رہی ہے تو میں نے پہلے بھی اس ایوان میں یہ گزارش کی تھی کہ موجودہ حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد اس بات کی کوشش کی ہے کہ سنگین جرائم میں ملوث لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے محکمہ پولیس کی بریفنگ کے دوران heinous crimes کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک علیحدہ سیل قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جلد عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

دوسری بات ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورک کی بہتری کے لئے بھی وزیراعلیٰ صاحب نے خصوصی طور پر فنڈز دیئے اور اس کے علاوہ وزیراعلیٰ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پورے صوبے میں جو جرائم سے متعلق صورت حال ہے یا لاء اینڈ آرڈر کی جو صورت حال ہے اس کو مانیٹر کرنے کے لئے مانیٹرنگ سیل وزیر اعلیٰ صاحب نے کل قائم کیا ہے۔ مانیٹرنگ سیل کے ذمہ یہ بات لگائی گئی ہے کہ وہ day to day basis پر، daily basis پر صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو مانیٹر کرے گا۔ اس کے علاوہ معزز رکن چونکہ وکیل بھی ہیں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی صوبے میں پہلے ایک سیل موجود تھا جو دہشت گردی کے خلاف عدالتوں میں ہمارے

مقدمات کی پراسیکیوشن کو مانیٹر کیا کرتا تھا لیکن کچھ عرصے سے وہ redundant ہو گیا تھا۔ اس کو بھی re-activate کرنے کے لئے وزیراعلیٰ صاحب نے احکامات جاری کئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جب اس قسم کے جس طرح یہ پانچ ملزمان اس مقدمے میں گرفتار ہوئے ہیں اگر ان کے خلاف کارروائی جو فوری طور پر کی گئی ہے' گرفتار ہونے تو اب ان کے مقدمے کی پیروی بھی اگر مانیٹر کی جائے' پراسیکیوشن کو مانیٹر کیا جائے' انہیں جلد سے جلد قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قسم کے مقدمات کے لئے deterring ثابت ہو سکتا ہے۔ میں اپنے معزز رکن اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اپنے اس فرض سے غافل نہیں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور ہم اپنے اس فرض کو پورا کریں گے۔ شکریہ

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سابقہ اجلاس میں جب لاء اینڈ آرڈر پر بات ہوئی تھی تو فیصل آباد کے حوالے سے میں نے ذکر کیا تھا کہ شیخ عبدالرؤف صاحب میرے عزیز ہیں۔ ماڈل ٹاؤن فیصل آباد میں ان کی رہائش تھی۔ وہ فیکٹری سے واپس آ رہے تھے انہیں پنج پیلیاں روڈ پر روکا' انہوں نے resistance کی تو ڈاکوؤں نے انہیں on the spot گولی مار دی۔ ان کے بچے یتیم ہو گئے اور شہر میں بڑا شور و غل رہا۔ اس واقعہ سے تاجروں کے اندر بڑی سراسیمگی پائی جاتی ہے۔ جب میں نے کہا کہ ہمیں کوئی practical exercise کرنی چاہئے تو اس سلسلے میں ہمارے محترم وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ میں اور آئی جی پنجاب بذات خود آپ سے tie up کر کے فیصل آباد میں آئیں گے اور اس ساری صورت حال کا جائزہ لیں گے۔ اس کے علاوہ کل تاجروں کا ایک وفد میرے پاس آیا تھا جو کہ حمید کیمیکلز والوں کے ساتھ واقعہ ہوا ہے۔ اس کی ایف آئی آر نمبر 16 ہے---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ چیمبر میں لاء منسٹر صاحب سے مل کر ساری تفصیل بتا دیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں ان سے چیمبر میں بھی مل لوں گا۔ میں وزیر قانون صاحب سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کے floor پر وعدہ کیا تھا

کہ وہ خود فیصل آباد جائیں گے۔ وہاں تاجروں کے مسائل یعنی وہاں جو ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور نان سٹاپ قتل عام ہو رہا ہے اس کے بارے میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ وزیر قانون صاحب ذرا یہ فرما دیں کہ انہوں نے آئندہ کیا پروگرام بنایا ہے؟ شکریہ۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ میں نے اس معزز ایوان میں یہ گزارش کی تھی اور جیسے پہلے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے سی ایم صاحب کو ایک سمری بھیجی تھی اور اسی کے نتیجے میں سی ایم صاحب نے مانیٹرنگ سیل کو بھی بحال کیا ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ آج یا کل معزز ممبر کو تاریخ بھی بتا دوں گا۔

جناب سپیکر، شیخ امجد عزیز صاحب!

باغبان پورہ لاہور میں شہزاد نامی نوجوان کا قتل

شیخ امجد عزیز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شراب فروشی سے منع کرنے پر شہزاد نامی ایک شخص کو باغبان پورہ میں خنجروں کے وار کر کے مورخہ 16-02-2003 کو قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شراب فروشوں کے اس گروہ اور قاتلوں کو باقاعدہ پولیس کی سرپرستی حاصل ہے اور وہ علاقہ میں پولیس کی سربراہی میں غنڈہ گردی اور منشیات فروشی کا کاروبار کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ کے لوگوں کی متعدد شکایات کے باوجود پولیس نے اس گروہ اور اس کے سرغنہ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جس کے نتیجے میں قتل کی یہ واردات ہوئی؟ کیا پولیس نے قتل کے ان مجرمان کو گرفتار کر لیا ہے، تو ان کے نام اور ایف آئی آر کی کاپی فراہم کی جائے۔ اگر گرفتار نہیں کیا تو اس کی وجوہات اور متعلقہ پولیس ذمہ داران کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کی وضاحت کریں؟

جناب سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شراب فروشی سے منع کرنے پر کسی شہزاد نامی شخص کو علاقہ باغبان پورہ میں خنجروں سے وار کر کے مورخہ 16-02-2003 قتل کیا گیا۔

(ب) یہ بات بھی درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ اس قسم کی کوئی شکایت زبانی یا تحریری کسی پولیس افسر کو موصول نہ ہوئی ہے اگر موصول ہوتی تو بروقت اور موثر کارروائی عمل میں آتی۔ شہزاد نامی شخص کے قتل کا مقدمہ تھانہ باغبان پورہ میں درج نہ ہوا اور نہ ہی کوئی شہزاد نامی شخص علاقہ تھانہ ہذا میں قتل ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں نے سارا ریکارڈ ملاحظہ کروایا ہے۔ شہزاد نامی شخص تھانہ باغبان پورہ میں قتل نہیں ہوا۔ شاید کوئی غلط فہمی ہو۔ اگر معزز رکن اس سلسلے میں مزید معلومات فراہم کریں تو میں ان کی تسلی کروانے کے لئے تیار ہوں لیکن ہمارے ریکارڈ کے مطابق اس نام کا کوئی آدمی اس علاقے میں قتل نہیں ہوا۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! یہ تو بہت اچھی بات ہو گئی کہ جناب وزیر موصوف نے بالکل درست کہہ دیا کہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ جب کہ 17 تاریخ کے نوائے وقت میں آپ ساری رپورٹنگ دیکھ سکتے ہیں کہ کیا قتل ہوا اور شہزاد نامی شخص ہی قتل ہوا۔ وزیر موصوف کی یہ بات واقعی درست ہے کہ اس قتل کی ایف آئی آر تک درج نہیں کی گئی۔ وہی تو میں نے منگوائی تھی اور اسی سلسلے میں' میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! پورے پنجاب میں یونین کونسل لیول پر یا صوبائی حلقے کے لیول پر بھائی اور دادا قسم کے لوگوں کے جو بدمعاش گروپس ہیں' جو سرگرم ہیں۔ آپ روزانہ پڑھتے ہیں کہ کہیں کسی خاتون کو چھیڑنے سے منع کرنے پر قتل کر دیا گیا' کہیں کسی کو ہیروئن بیچنے سے منع کرنے پر قتل کر دیا گیا' کہیں کسی کو شراب بیچنے سے منع کرنے پر قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ ایک جگہ کا نہیں ہے۔ یہ واقعات پورے پنجاب میں روزانہ ہر جگہ پر اور مسلسل ہو رہے ہیں۔ میری سب سے پہلی گزارش یہ ہے کہ Call Attention Notice کا تو مقصد ہی فوت ہو گیا۔ ہم Call Attention Notice دیتے تھے کہ اس بات

کا جواب چیف منسٹر صاحب دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب ان کے behalf پر ہی جواب دیں گے۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! گزارش یہ ہے کہ اس پورے سیشن میں یا آئندہ کبھی بھی اگر چیف منسٹر صاحب نے اس بات کا جواب نہیں دینا تو اس Call Attention Notice کا کیا فائدہ؟

جناب سپیکر، لاء منسٹر صاحب کا جواب چیف منسٹر صاحب کا ہی جواب ہے۔

شیخ امجد عزیز، بالکل ٹھیک ہے لیکن ہمارے قائد ایوان یہاں پر تشریف فرما ہوتے تو ان کو اس بات کا پتا چلتا۔ جب کہ مجھے اس بات پر سو فیصد یقین ہے کہ قائد ایوان کو اس بات کا بالکل علم نہیں ہوگا کہ ایک قتل ہوا اور اس کی ایف آئی آر آج تک درج نہیں ہوئی۔ وزیر صاحب جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک بات ہے۔ مجھے اس سلسلے میں وزیر موصوف صاحب یقین دلائیں کہ میں ان کے وارثین کو لے کر ان کے پاس آؤں تو جو اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کو اسی وقت suspend ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! معزز رکن نے دو تین باتیں کی ہیں۔ ان کا پہلا فرمان یہ ہے کہ Call Attention Notice دینے کا مقصد ہی فوت ہو گیا ہے۔ Call Attention Notice دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی توجہ کسی خاص واقعہ کی طرف مبذول کروائی جائے۔ جب یہ نوٹس دیتے ہیں تو ان کا مقصد اسی وقت ہی پورا ہو جاتا ہے اور وہ معاملہ حکومت کے نوٹس میں آجاتا ہے۔ دوسری بات انہوں نے میرے جواب دینے سے متعلق کی ہے۔ میں رولز کے مطابق جواب دے رہا ہوں۔ Call Attention Notice سے متعلقہ جو رولز آف پروسیجر کی شق ہے اس میں ہے کہ Chief Minister or any Minister جس کو چیف منسٹر صاحب authorise کریں۔ تیسرے نمبر پر میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں نے باقاعدہ تحقیق کی ہے کہ اس نام کا آدمی باغبان پورہ میں قتل نہیں ہوا۔ یہ تو محکمے کا جواب تھا۔ یہ تو اخباری خبر پر مبنی تھا لیکن میں نے اس سے پہلے بھی معزز رکن کی خدمت میں یہی گزارش کی تھی کہ اگر حقیقت میں اس واقعہ سے متعلقہ افراد

جن کا کوئی عزیز قتل ہوا ہے معزز رکن ان کی طرف سے ایک درخواست دیں۔ ایف آر درج کروانا اور ان کے خلاف کارروائی کروانا ہمارا کام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر نہیں۔ قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب Call Attention Notice کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جناب مشتاق احمد ایڈووکیٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مشتاق احمد ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! مریدکے میں اس وقت کوئی ڈی ایس پی نہیں ہے۔ ہمیں بتایا جائے وہاں پر ڈی ایس پی کیوں نہیں تعینات کیا جا رہا؟ ملک بھر اور پنجاب بھر میں اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جا رہا ہے؟ اشتہاری ملزمان دندناتے پھرتے ہیں حتیٰ کہ وزیر موصوف کی کار تک چوری ہو گئی ہے۔ وہ ہمیں بتائیں کہ اس سلسلے میں آج تک کیا ہوا ہے؟

رکن اسمبلی کی درخواست رخصت

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر

SECRETARY ASSEMBLY: It is submitted that Doctor Syed Waseem Akhtar, MPA PP 271 has intimated over telephone today that due to some urgent engagement, he will not be able to attend the session of the Assembly for today. He has requested for the leave.

جناب سپیکر: مطلوبہ رخصت منظور ہے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر، اب ہاؤس کی کارروائی وقفۂ نماز برائے عصر 20 منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلے پر نماز عصر کے لئے اجلاس 20 منٹ کے لئے ملتوی کیا گیا)
(نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 18 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 13 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پیش ہو چکی تھی اور اس کا جواب وزیر تعلیم نے دینا ہے۔ وہ ابھی تشریف نہیں لائے اس لئے پہلے دوسری تحریک کو لے لیتے ہیں' بعد میں یہ کر لیں گے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 1' چودھری عبدالغفور خان کی ہے۔

اے ایس پی گلبرگ کا ایم پی اے کے ساتھ گستاخانہ رویہ

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر ' میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں اے ایس پی ' ایس ایچ او گلبرگ کے دفتر میں گیا تو اے ایس پی صاحب اپنی گاڑی میں سوار ہو کر تھانہ کی عمارت سے باہر جا رہے تھے۔ گیٹ پر ان کی گاڑی کو روک کر میں نے بڑے ادب سے اپنا تعارف کروایا اور مسئلہ بیان کیا اور اپنے کام کے سلسلے میں مزید بحث کے لئے ان سے وقت مانگا لیکن انھوں نے میرے ساتھ گستاخانہ رویہ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ آپ ایم پی اے اور ایم این اے حضرات ہم جیسے تمام افسران کا فضول وقت ضائع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایم پی اے اور ایم این اے کے بارے میں متعدد نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر ! یہی مسئلہ میں پہلے وزیر قانون صاحب کے علم میں بھی لا چکا ہوں۔ ہم سب اس سسٹم کا حصہ ہیں۔ اگر اپوزیشن کے کسی ممبر کے ساتھ کسی کے کہنے پر ایسا ہوتا ہے تو پھر I don't care about that. لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر I think it is not good. میں وہاں پر گیا ہوں' وہ باہر نکل رہے تھے ۔ میں اپنی گاڑی سے نیچے اُتر کر اسے ملا ہوں۔ میں ایمانداری سے بتاتا ہوں۔ میں حلفاً کہتا ہوں ' اس میں ایک لفظ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہے۔ میں اپنی گاڑی روک کر اسے جا کر ملا ہوں۔ اس نے اپنی گاڑی کا آدھا شیشہ اتارا ۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ نے گجر گ کے ایک بندے کو پکڑا ہے' میں اسی کے بارے میں آیا ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ جا کر ایس پی سے بات کریں۔ میں نے کہا کہ میں اس حلقے کا ممبر ہوں۔ میں آپ کے پاس آیا ہوں لہذا آپ میری بات سنیں۔ ایم این اسے لیاقت بلوچ صاحب بھی دس منٹ تک یہاں پہنچ رہے ہیں' میری ان سے بات ہوئی ہے ۔ اس لئے آپ ذرا دس منٹ کے لئے رُک جائیں اور میری بات سن کر جائیں۔ کہنے لگا کہ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ میں آپ کی بات سننے کے لئے یہاں پر رُکوں۔ اس کے بعد اس نے اپنی گاڑی کا شیشہ بند کیا' گاڑی چلائی اور چلا گیا۔ جناب والا ' یہ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ' یہ تحریک استحقاق مجھے ابھی کچھ دیر پہلے ملی ہے۔ جب میں یہاں سے اٹھ کر اپنے چیمبر میں گیا تو مجھے یہ تحریک وہاں ملی ہے۔ اس لئے محکمہ کی طرف سے تو کوئی جواب فی الحال موصول نہیں ہوا۔ چونکہ یہ آج ہی ہمیں موصول ہوئی ہے لہذا جواب کل تک ہی ملے گا۔ لیکن جواب کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ میں اپنے معزز بھائی کی کسی بات سے انکار نہیں کرتا۔ میں نے تحریک استحقاق پڑھنے کے بعد ہی متعلقہ حکام کو کہا ہے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ تو سات بجے متعلقہ اسے ایس پی صاحب میرے پاس آ رہے ہیں ۔ میں معزز رکن کی خدمت میں بھی عرض کروں گا کہ چونکہ وہ سات بجے آ رہے ہیں اس لئے آپ بھی میرے پاس تشریف لے آئیں تو ہم بیٹھ کر ان کی بات سنتے ہیں اور پھر جیسے میرے بھائی کہیں گے اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی پوری تسلی کروائی جائے گی۔

چودھری عبدالغفور خان : راجہ صاحب! بہت مہربانی' میں آپ کا ممنون ہوں۔ میں آپ کے جواب سے بھی مطمئن ہوں لیکن میں صرف یہی عرض کروں گا کہ اس طرح کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔ باقاعدہ طور پر کوئی ایسا circular جاری کریں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایس پی کو ملنے جاتے ہیں تو باہر کانسٹیبل کھڑا ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آپ پہلے کارڈ دیجئے۔ اس کے بعد ہم پوچھیں گے۔ پھر آپ اندر جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ بھی درست نہیں ہے۔ اس کے لئے انھیں brief کیا جائے۔ باقی جیسے آپ نے فرمایا جب وہ اسے ایس پی صاحب آتے ہیں تو آمنے سامنے بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر : تو کیا آپ اس کو press نہیں کرتے؟

وزیر قانون: میں اپنے بھائی کی تسلی کرواؤں گا۔ لہذا آپ اسے press نہ فرمائیں۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہوں گے تو جو کارروائی آپ کہیں گے میں وہی کروں گا۔

چودھری عبدالغفور خان : اب راجہ صاحب کی بات کو میں رد نہیں کر سکتا کیونکہ ---

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

چونکہ راجہ صاحب میرے بھائی ہیں اس لئے میں ان کے کہنے پر اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر : محرک press نہیں کرتے۔ تحریک dispose of ہوئی۔

راجہ ریاض احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے آپ دیکھ رہے ہیں' آپ ماشاءاللہ کافی دفعہ اس اسمبلی کے ممبر رہے ہیں لیکن جو کچھ اس دفعہ اسمبلی میں ہو رہا ہے وہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آئی جی پولیس صاحب اس اسمبلی میں تشریف لانا اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔ ہوم سیکرٹری بھی تشریف نہیں لاتے۔ چیف سیکرٹری صاحب بھی یہاں آنا اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح یہ سارے معاملات چل جائیں گے؟

چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا ایم پی اے کے ساتھ ناروا سلوک۔۔۔(بحث جاری)

جناب سپیکر: شکریہ۔ انشاء اللہ معاملات کو چلانے کی کوشش کریں گے ۔ اگلی تحریک شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے ۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ وزیر تعلیم اس کا جواب دیں گے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر، میں اپنے فاضل رکن ، محرک سے مودبانہ گزارش کروں گا کہ وہ اس پر assert نہ کریں۔ آپ سے بھی گزارش ہے کہ اس تحریک استحقاق کو reject کیا جائے۔ چونکہ انھوں نے on oath بات کی تھی اس لئے سارے مسئلے کی میں نے تحقیق کی ہے لیکن مجھے افسوس ہوا کہ یہ سارا معاملہ ان کے خلاف گیا۔ میں نہیں چاہتا کہ میں ریکارڈ کے حوالے سے کوئی ایسی بات کروں جو انہیں نازیبا گزرے۔ صرف یہی گزارش کروں گا کہ اس تحریک کو معزز رکن press نہ کریں۔ اسے dispose of کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی شیخ صاحب! آپ کیا فرماتے ہیں؟

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ ضرور ایسی بات کریں۔ اسمبلی کے علم میں وہ بات آنی چاہئے۔ ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے مجھے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا؟ دوسرا میں چیئرمین سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کی ایک اور بات عرض کروں گا۔ چار روز قبل اخبار میں ایک خبر چھپی تھی جو کہ تمام ممبران نے پڑھی ہو گی۔ چیئرمین نے خبر لگوائی کہ شیخ امجد عزیز کا استحقاق مجروح نہیں ہوا بلکہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ خبر "جنگ" ، "نوائے وقت" اور دوسرے بڑے بڑے اخبارات میں چھپی ہے۔ اس نے تو ایک مرتبہ پھر میرے استحقاق کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ میرے خلاف جو معاملات ہوتے ہیں وہ اس ہاؤس کے سامنے ضرور لائے جائیں تاکہ سارے ہاؤس کے علم میں آسکیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں یہاں پر ریکارڈ کی بات کروں گا۔ یہ سارا معاملہ ایک بی اے، بی ایس سی کی ڈگری کا ہے۔ ہمارے فاضل رکن جو کہ محرک ہیں ان کا اپنے مد مقابل امیدوار کے ساتھ ایک معاملہ چل رہا ہے۔ انھوں نے ان پر یہ الزام لگایا کہ ان کی جو ڈگری ہے وہ جعلی ہے۔ تحریک استحقاق بھی اسی ڈگری کے حوالے سے ہے۔ یہ چیئرمین لاہور

بورڈ کے پاس گئے۔ بقول معزز ممبر، ان کی اُن کے ساتھ تُوں تُوں میں میں بھی ہوئی۔ محرک اس لئے گئے تھے کہ ٹیکنیکل بورڈ کے حوالے سے انھیں کوئی information چاہئے تھی لیکن ان کا کوئی کام نہ بن سکا۔ بہرحال میں نے شیخ صاحب کی ڈگری کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی سے ریکارڈ حاصل کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر، آپ نے وزیرموصوف کا رویہ دیکھا ہے۔ معزز رکن نے ایک تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ وزیر صاحب کا موقف ہے کہ ان کی ڈگری جعلی ہے۔ جبکہ فاضل رکن کہتے ہیں کہ ان کی ڈگری ٹھیک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ یہاں اس بحث میں نہ پڑیں۔ آپ کے پاس ایک کمیٹی ہے۔ آپ اس سارے معاملے کو اس میں بھیجیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس ایوان کے کچھ ایسے ارکان ہیں جنھوں نے اپنی سیاسی وفاداریاں صرف اس لئے تبدیل کی ہیں کیونکہ ان کے پاس جعلی ڈگریاں ہیں۔ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ ہم سب ممبران نے اپنا اپنا bio-data دیا ہوا ہے۔ اس میں بی اے کی ڈگری بھی ہے۔ ہاؤس کمیٹی اسے verify کروا سکتی ہے۔ یہ تو ایک controversy چل نکلی ہے۔ معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ میری ڈگری ٹھیک ہے جبکہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ غلط ہے۔ آپ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کریں۔ کمیٹی اس کی چھان بین کرے گی۔ یہاں ہاؤس میں الجھنے یا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔ وہاں معزز ممبر خود ہی اپنا دفاع کر لیں گے۔

وزیر تعلیم . جناب سپیکر، رانا آفتاب صاحب بات کو الجھا رہے ہیں۔ اگر آپ نے ممبران کی ڈگریوں کو چیک کروانے کے لئے ہاؤس کی کوئی کمیٹی بنائی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ بے شک مجھے ہی یہ کام سونپ دیں میں کر دوں گا۔ لیکن یہ ایک دوسرا معاملہ ہے۔ تحریک استحقاق کا issue مختلف ہے۔ فاضل ممبر نے ایک تحریک اس ہاؤس میں پیش کی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی بات کو honour کریں۔ میں نے ان کی بات کو as a word of honour accept کیا۔ میں نے ان کے کہنے پر اس تحریک کو دو

اجلاسوں میں pend کروایا اور اس سارے معاملے کی تحقیق کی۔ ابھی تو میں نے ڈگری کے حوالے سے بات ہی نہیں کی' ابھی تو میں نے یہ کہا ہی نہیں کہ ان کی ڈگری جعلی ہے۔ میں نے ان سے اجازت لی ہے میں نے کہا ہے کہ ریکارڈ کے حوالے سے میں فاضل رکن کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا۔ فاضل رکن نے کہا کہ آپ کو اجازت ہے آپ ضرور کریں تو اب میں ان کے کہنے پر پنجاب یونیورسٹی کا ریکارڈ۔۔۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! کیا یہ کیس عدالت میں بھی زیر سماعت ہے؟

شیخ امجد عزیز، جناب والا! ڈگری کے معاملے میں یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔

وزیر تعلیم، جناب والا! میری یہی گزارش ہے کہ یہ تحریک استحقاق کو assert نہ کریں آپ اس کو reject کر دیں۔ بے شک یہ اپنا معاملہ کورٹ میں لڑتے رہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں اپنے محکمے کا موقف پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور وہ ان کے خلاف جاتا ہے۔

جناب سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس میں جو بحث چل رہی ہے۔ عجیب حیرانگی ہے کہ وہ میرٹ کی بات کر رہے ہیں کہ وہ عدالت میں ہے اور وہاں پر pending ہے۔ بات تو صرف یہ ہے کہ شیخ امجد عزیز صاحب اپنی ڈگری یا اپنے کسی مسئلے کے سلسلے میں وہاں پر گئے۔ ان کے ساتھ ان کا جو رویہ تھا' انھوں نے اس رویے کے خلاف یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ اس میں ڈگری کے میرٹ اور عدالت میں جانے یا نہ جانے کا مسئلہ کہاں سے آ گیا؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس میں ڈگری کا حوالہ دیا ہوا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! وہ ڈگری کا کام تھا یا کوئی اور کام تھا جب یہ وہاں پر گئے تو ان کا رویہ درست نہیں تھا' تو اس رویے کے خلاف انھوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ جب کوئی ممبر ' کوئی نمائندہ' ویسے تو عام شہری بھی جائے تو گورنمنٹ سرونٹ کی یہ ڈیوٹی ہے اور وہ اس بات کی تنخواہ لیتا ہے کہ وہ اسے انسان سمجھے' اسے شہری سمجھے لیکن ہمارے سرکاری ملازمین خود کو عوام کے آقا سمجھتے ہیں تو اس کے اس رویے کے خلاف ان کو شکایت ہے اور اس پر انھوں نے تحریک استحقاق دی ہے۔ اب جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جب یہ اس کے پاس گئے اس وقت اس کا رویہ کیسا ہو گا؟ تو آپ اس پر بس

سٹیٹمنٹ سے اندازہ لگا سکتے ہیں جو موصوف نے باقاعدہ پریس کانفرنس کی یا انھوں نے اخبار میں پریس سٹیٹمنٹ دی کہ میرے خلاف جو تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اس کے پیش کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ چیئرمین صاحب موصوف نے اخبار میں یہ پریس سٹیٹمنٹ دی ہے۔ اب اس میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ اس کے رویے میں کیا شائستگی تھی جو وزیر موصوف اسے defend کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب! تحریک استحقاق میں لکھا ہوا ہے کہ افسر موصوف نے مجھ سے نہایت ترش لہجے میں بات کی اور کہا کہ آپ بہت فراڈیے لوگ ہیں، جعلی سندیں رکھتے ہیں۔ غلط تصاویر لگا کر امتحان دیتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ بات تو وہی آئی۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سیکنڈری بورڈ لاہور کے چیئرمین نے کورٹ میں اور ٹیکنیکل بورڈ میں یہ بات میرے خلاف لکھ کر دی کہ امجد عزیز نامی شخص رولنمبر 1419 کے تحت نقل کرتا ہوا پکڑا گیا اور تین سال کے لئے اسے امتحان سے نکال دیا گیا۔ جب میں اس کے پاس گیا تو اس وقت سارا ریکارڈ اس کی میز پر موجود تھا۔ اس وقت جو الفاظ اس نے کہے وہ میں نے تحریک استحقاق میں لکھے ہیں۔ وہ امجد عزیز ولد عبدالعزیز کوئی اور سٹوڈنٹ تھا۔ اس کی رجسٹریشن اور تھی اور اس کا رولنمبر اور تھا۔ اس کا سیشن اور تھا۔ اس کا ڈسٹرکٹ اور تھا۔ میں نے اس وقت یہ ساری بات اس کو point out کی تب اس نے مجھے اس کے جواب میں ایوان کے سب لوگوں کے بارے میں کہا کہ آپ سب لوگ فراڈیے ہیں۔ اس کے بعد اس نے میرے خلاف لکھ کر ہائی کورٹ میں دیا۔ بعد میں جب میں نے سارے ریکارڈ کے ساتھ اس کو ثابت کیا تو اس نے اپنے بیان کو تبدیل کیا اور اپنی غلطی کو تسلیم کیا کہ واقعی چیئرمین غلط ہے اور میرا موقف درست ہے۔ وزیر موصوف عمران مسعود صاحب کا بیان نکال کر دیکھ لیں۔ انھوں نے یہاں اسمبلی کے floor پر کہا ہے کہ شیخ امجد کی ڈگری genuine ہے۔ اب یہ B Sc کی ڈگری کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو B Sc کی ڈگری تک گیا ہی نہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ سیکنڈری بورڈ کے چیئرمین کے حوالے سے بات کی جائے کہ اس کا رویہ کیا تھا۔ میں BSC کی ڈگری کے بارے میں بھی اسمبلی کے floor پر جانا چاہتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ شیخ امجد عزیز کا رزلٹ

کارڈ جعلی ہے اور انھوں نے Forensic Laboratory سے چیک کروایا۔ checker اور لکھنے والا کہتے ہیں کہ یہ ہمارے دستخط ہیں لیکن وزیرموصوف اور ان کے محکمے والے کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ صورت حال ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب والا! محترم رانا صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میں بالکل اپنے آپ کو تحریک استحقاق تک ہی restrict رکھوں گا۔ اگر رولز آف پروسیجر کی بات کریں گے تو اس معاملے کا تھوڑا سا background ذہن میں ضرور رکھنا پڑے گا۔ میں ایک دفعہ پھر اپنے فاضل رکن سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کو assert نہ کریں اور جناب والا اس کو dispose of کر دیں' reject کر دیں کیونکہ میرے پاس سارا ریکارڈ ان کی بی ایس سی کی ڈگری کے بارے میں' ان کے ڈپلومہ کے بارے میں' ان کے میٹرک کے بارے میں موجود ہے۔ وہ سارا ریکارڈ ان کے خلاف جاتا ہے۔ مجھے جو محکمانہ رپورٹ حاصل ہوئی ہے میں نہیں چاہتا کہ میں اس کو ہاؤس میں پڑھوں۔ وہ ان کا ایک ذاتی معاملہ ہے کہ اگر یہ کہیں کورٹ میں لے جانا چاہتے ہیں لیکن اس کی background یہ ہے کہ انھوں نے ایک تحریک استحقاق چیئرمین لاہور بورڈ کے خلاف پیش کی دوسری ---

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کو سن لیں۔

وزیر تعلیم، انھوں نے دوسری تحریک استحقاق چیئرمین ٹیکنیکل بورڈ کے خلاف دے رکھی ہے۔ انھوں نے تیسری تحریک استحقاق یونیورسٹی کے عملے کے خلاف دے رکھی ہے۔ تو میں نے ان ساری چیزوں کا جائزہ لیا ان کی کوشش یہ ہے کہ تحریک استحقاق کے ذریعے ان افسران کو دباؤ کا شکار کر دیا جائے تاکہ وہ کسی فورم میں جا کر ان کے خلاف کوئی ایسی بات نہ کریں۔ میں نے چیئرمین لاہور بورڈ سے کہا کہ فاضل رکن نے on oath بات کی ہے کہ آپ نے ان کے ساتھ نازیبا سلوک کیا تو انھوں نے کہا کہ میں بھی on oath بات کر رہا ہوں کہ میری ان سے کوئی تلخ کلامی نہیں ہوئی لیکن اگر آپ ریکارڈ چیک کریں' میں پھر ان سے request کرتا ہوں کہ براہ مہربانی آپ اس کو assert مت کریں۔ مجھے

مت مجبور کریں کہ میں یہاں پر پڑھوں۔ یہ ایک stamped document ہے آپ اس کو کسی بھی court of law میں پیش کر سکتے ہیں۔ The entire document goes against the honourable Member and the document says کہ ان کی جعلی ڈگری کے سارے ثبوت یہاں پر موجود ہیں۔ جب یہ الیکشن کمیشن میں کاغذات جمع کرانے گئے تو انھوں نے ایف آئی آر درج کروائی کہ میرا سارا اصلی ریکارڈ گم ہو گیا ہے لہذا رزلٹ کارڈ پر میری درخواست کو منظور کر لیں تو الیکشن کمیشن نے ان کی درخواست منظور کر لی اور انھوں نے ایف آئی آر بھی کٹوائی کہ میرے پاس صرف رزلٹ کارڈ ہے۔ اس رزلٹ کارڈ کو لے کر تحقیق کروائی گئی تو وہ بھی جعلی نکلا۔ ان کی بی ایس سی کی ڈگری بھی جعلی نکلی۔ میں ان کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ پنجاب یونیورسٹی نے میرے کہنے پر یہ رپورٹ دی ہے کیونکہ میں نے انھیں کہا تھا کہ ہاؤس میں ایک matter آیا ہوا ہے۔ آپ مجھے اس کی اصل صورت حال بتائیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار یا وائس چانسلر ان سب نے یہ کہا کہ:

> "Having scrutinized the record of the Punjab University, a conclusion has been drawn that the result intimation card attached by Amjad Aziz with his nomination papers was never issued by the Punjab University. This is a bogus document on which signatures of the two University officials have been forged."

Sir, in next section it is mentioned :

> "In so far as the situation has arisen in which a notification issued by the Punjab University has been fraudulently manipulated it is a fit case in which disciplinary action is to be initiated against responsible officials."

جناب والا! ہمارے سامنے تو یہ ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا جن اشخاص نے ان کو بوگس ڈگری جاری کی ہے اب ہمیں انھیں بھی پکڑنا پڑے گا لیکن افسوس کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں تو یہ چاہتا تھا کہ یہ مسئلہ یہاں پر take up نہ کروں کیونکہ ہمیں ان کا بڑا احترام ہے لیکن I am so sorry to say and sorry to announce میں نے ان کے اصرار پر announce کیا کہ ان کی بی ایس سی کی ڈگری جو انھوں نے ڈبل میتھ اور سٹیٹ میں حاصل کی' انھوں نے 1000 نمبر میں سے 690 نمبر لے کر پہلی فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ڈبل میتھ سٹیٹ کے ساتھ تو ارسطو بھی فیل ہو گیا تھا aristotle بھی پاس نہیں ہو سکا تھا تو ان کے بارے میں 'I am so sorry to say this' آپ اس کو dispose of کر دیں' باقی ان کا matter کورٹ میں ہے' یہ جانیں اور کورٹ جانے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز: اگر وزیر موصوف فیل ہو گئے ہیں تو میں ان کی لائقی اور نالائقی پر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہتا۔ میری گزارش یہ ہے کہ انھوں نے جو ڈگری کے بارے میں سارا بیان دیا ہے یہ ہاؤس کے ریکارڈ میں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں اسے غلط ثابت کروں گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لوگ مجھے خریدنا چاہتے ہیں لیکن میں بکنا نہیں چاہتا اور انشاء اللہ تعالیٰ میں ثابت قدم رہوں گا اور میں ثابت کروں گا۔ اگر میری ڈگری جعلی ہوتی تو میں سیکنڈری بورڈ کے چیئرمین کی منتیں کر رہا ہوتا۔ میں ٹیکنیکل بورڈ کے چیئرمین کی منتیں کر رہا ہوتا۔ یہاں پر سردار موکل صاحب اور ساری کمیٹی گواہ ہے کہ ان سب نے مجھ سے معافی مانگی ہے۔ میں نے ان سے معافی نہیں مانگی۔(نعرہ ہائے تحسین) یہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کے forged signature ہیں۔ یونیورسٹی کے ریکارڈ کے مطابق جب کمیٹی نے ان دونوں آدمیوں کو بلایا تو ان دونوں آدمیوں نے لکھا کہ یہ ہمارے دستخط ہیں۔ انھوں نے پھر Forensic Laboratory بھجوا دیا۔ وہاں سے رپورٹ آئی کہ لگتا ہے کہ جعلی ہیں۔ میں نے آج کورٹ میں کہا ہے کہ وہ سارے سو کے سو منگوائیں! گراس کاپی میں اس سیریل نمبر پر رزلٹ نہ ہو تو میں خود مستعفی ہو جاؤں گا۔

جناب والا! وزیر موصوف کو سمجھائیں۔ وزیر موصوف نے مجھے دس دفعہ کہا کہ شیخ صاحب ہم اسے کمیٹی کے سامنے پیش کریں گے۔ میں نے اس پر یہ کر دیا ہے' وہ کر دیا ہے۔ میں نے اس پر بھی یہاں پر کوئی بات نہیں کی لیکن میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ اس طرح کا کردار' اس طرح کا الزام اور وہ بھی ایک ممبر کے ساتھ اگر ان کا اس طرح سے سلوک ہے تو عام لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا؟ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا۔

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! میں معزز رکن کا احترام بھی کرتا ہوں اور ان کی عزت بھی کرتا ہوں۔ اسی floor of the House پر بھی میں نے بات شروع کرنے سے پہلے اجازت لی۔ میں نے آپ سے بھی اجازت لی کہ میں یہ document یہاں پر نہیں پڑھنا چاہتا۔ یہ ان کا ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔ وہ جائیں اور بورڈ جائے لیکن انہوں نے مجھے مجبور کیا۔ یہ میں ایک اور پیرا گراف آپ کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں۔ ان کی انٹرمیڈیٹ کے بارے میں یہ رپورٹ ہے۔ پڑھوں یا چھوڑ دوں؟

جناب سپیکر، چھوڑیں۔

وزیر تعلیم ، جناب والا! پھر میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو dispose of کر دیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

محترمہ نشاط افزاء ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ تین مہینے سے یہ ایوان سجایا جا رہا ہے۔ آپ بھی سن رہے ہیں اور ہم بھی یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم سوالات بھی کرتے ہیں اور جوابات بھی آتے ہیں۔ یہاں آپ کے جتنے وزراء موصوف تشریف فرما ہیں۔ آپ کو بھی علم ہے اور سارا ایوان بھی سنتا ہے کہ ہمارے سوالات کے جوابات اتنے irrelevant ہوتے ہیں They come unprepared in the Assembly (قطع کلامیاں) پلیز میری بات ختم ہونے دیں۔

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ نشاط افزا، براہ مہربانی میری بات کو ختم ہونے دیں۔ میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ یہ تو ایک ہی بات کر رہے ہیں ہمیں تو تمام کے تمام وزراء حضرات کی ڈگریاں جعلی معلوم ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ بریگیڈئر صاحب!

بریگیڈئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جو یہ الزام لگایا ہے کہ وزراء حضرات جو جواب دیتے ہیں وہ irrelevant ہوتے ہیں۔ کیا وہ کوئی مثال دینا چاہیں گی کہ ان کو کوئی غیر متعلقہ جواب ملا؟ دوسرا میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو وزراء بنائے جاتے ہیں وہ کافی چھان بین کے بعد بنائے جاتے ہیں اور ان کی ڈگریاں بہت پہلے چیک ہو چکی ہوتی ہیں۔ اگر کسی اپوزیشن کے ممبر کی ڈگری جعلی نکلنے سے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو اس میں ہاؤس کا کوئی قصور نہیں ہے اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہ کیا جائے کیونکہ یہ معاملہ عدالت میں ہے اور عدالت کا کام ہے فیصلہ کرنا کہ کیا یہ ڈگری جعلی تھی یا نہیں؟

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! جب اپوزیشن والے بات کرتے ہیں تو ہاؤس کا وقت ضائع ہوتا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ اب اس میں بڑا blunt اور واضح موقف دونوں طرف سے آیا ہے۔ منسٹر صاحب نے بھی یہ کہتے ہوئے کہ میں یہ پڑھنا نہیں چاہتا، میں یہ پڑھوں کہ نہ پڑھوں، انہوں نے اس کو flatly refuse کیا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ دونوں فریقین کا موقف سامنے ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے اس جائز کام کے سلسلے میں وہاں پر گیا ہوں اور وہاں پر انہوں نے یہ جو تین لائنیں لکھی ہیں، یہ میں آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔ آپ ذرا اس کو ملاحظہ فرمالیں۔ جہاں تک

اس بات کا تعلق ہے کہ ڈگری جعلی ہے یا نہیں؟ ثابت ہوگی یا نہیں ہوگی؟ یہ کورٹ میں evidence جائے گی وہاں پر معاملہ ہوگا۔ وہ مزید کہہ رہے ہیں کہ افسر موصوف نے مجھ سے نہایت ترش لہجے میں بات کی اور کہا کہ آپ بہت فراڈیے لوگ ہیں۔ جعلی سندیں رکھتے ہیں۔ غلط تصاویر لگوا کر امتحان دیتے ہیں۔ آپ نے بھی دیگر ایم پی ایز اور سیاست دانوں کی طرح ایسا ہی کیا ہوا ہے۔ اب اس میں پوری اسمبلی کو اور پوری ایک کمیونٹی کو involve کرنے والی بات ہے۔ دونوں طرف سے بڑا blunt موقف سامنے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اسے dispose of کریں گے تو اس کا impression بہتر نہیں جائے گا۔ آپ اس کو کمیٹی میں جانے دیں۔ دونوں فریقین کا موقف سامنے آ جائے گا۔ وہاں کون سی اس کو سزائے قید ہو جاتی ہے۔ وہاں پر بھی انہوں نے دیکھنا ہے کہ کس فریق کا موقف درست ہے؟ وہاں پر جا کر یہ معاملہ resolve ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ،جناب والا! میں نے معزز رکن سے یہ کہا تھا کہ اگر کوئی بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر کسی بھی breach of privilege میں involve ہوگا تو ہم اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔ یہ میرے الفاظ تھے اور یہ میں نے کہا تھا لیکن رانا صاحب اور باقی دوستوں نے جو یہ کہا کہ وزیر تیاری نہیں کر کے آتے۔ جناب! یہ تیاری کے بعد ہی سب کچھ ملا۔ میں نے ان کی تسلی کے لئے ایک ایک document دیکھا۔ میں نے ایک ایک افسر سے خود بات کی۔ جوں جوں ریکارڈ ملتا گیا توں توں حالات خراب ہوتے گئے۔ میری یہی گزارش ہوگی کہ یہ تحریک استحقاق کا matter نہیں بنتا اور نہ ہی ان کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جائے اور اس کو کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، وزیر قانون!

شیخ امجد عزیز ، جناب والا! اس سلسلے میں میری گزارش بھی سن لیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! میں نے ابھی وزیر قانون کو floor دیا ہے' ان کی بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز۔

شیخ امجد عزیز ، جناب والا! مجھے آخری بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر، بات تو میں نے سن لی ہے۔ پہلے وزیر قانون کی بات سن لیں۔ اب میں نے floor وزیر قانون کو دے دیا ہے۔ جی' راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

راجہ ریاض احمد ، میں بولوں گا تو پوائنٹ آف آرڈر کا پتا چلے گا۔

جناب سپیکر، آپ بولیں۔

راجہ ریاض احمد ،جناب سپیکر! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ امجد عزیز صاحب کے مقابلے میں ہمایوں اختر کا بھائی ہارون اختر تھا اور وہ جب ان سے الیکشن ہار گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی' وزیر قانون! (قطع کلامیاں) میں نے floor وزیر قانون کو دیا ہے' آپ ان کی بات سنیں۔

چودھری محمد شفیق انور ،جناب والا! آپ بات تو سن لیں۔ میں آپ کو بورڈ کے چیئرمین کی ایک مثال دیتا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں وزیر قانون کی بات سن لوں پھر آپ کی بات بھی سنوں گا۔

وزیر قانون ،جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ تحریک استحقاق گزشتہ اجلاس میں بھی پیش ہوئی تھی اور اس میں بھی وزیر موصوف نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ mover کی تسلی کرائی جائے گی اور اگر ان کا استحقاق مجروح ہوا تو متعلقہ افسر کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس پر دو تین میٹنگیں ہوئیں' اس پر ڈیپارٹمنٹ کا موقف آیا۔ وزیر صاحب نے وہ موقف ایوان میں پیش کیا۔ اس کے بعد mover نے اپنا موقف اختیار کیا اور جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ دونوں طرف سے اتنا سخت موقف اختیار کر لیا گیا ہے کہ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پر یہ معزز ایوان جو کہ اس معزز رکن کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور دوسری طرف ہمارے پیش نظر یہ بات بھی

ہے کہ کسی افسر کے خلاف بھی بلا وجہ کارروائی نہ کی جائے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اب اس میں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ بات ہے کہ محرک کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں؟ irrespective of the facts کہ اس کی ڈگری جعلی ہے یا نہیں؛ وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن دوسری طرف وزیر موصوف کا موقف یہ ہے کہ ان کا استحقاق اس لئے مجروح نہیں ہوتا کیونکہ اس کی back ground یہ ہے کہ ان کی ڈگری جعلی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے ان کو جواب دیا ہے۔ اس سلسلے میں میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ جس طرح پہلے دن ہم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے اس ایوان کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور اس ایوان کے ہر رکن کا جو استحقاق ہے وہ ہمارا استحقاق ہے۔ اس لئے ہم نے کسی کے استحقاق کو مجروح نہیں ہونے دینا۔ ساتھ ہی یہ بھی جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ان کے موقف کو بھی سننا ہے اور ہم نے اس بات کو بھی ensure کرنا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کے کام میں غیر ضروری طور پر کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ محرک، متعلقہ وزیر، میں اور جناب قائد حزب اختلاف آپس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ ایک موقع دیں۔ میں آپ کو ensure کراتا ہوں کہ ہم اس مسئلے کو resolve کر لیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شیخ صاحب! ٹھیک ہے؟

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں اس سے agree کرتا ہوں لیکن میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر قانون، آپ اب اس مسئلے کو press نہ کریں۔ ویسے بھی یہ sub-judice ہے۔ آپ بس اس مسئلے کو چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! بات ہو گئی!

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میں صرف اسمبلی کے علم کے لئے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر انہی افسر موصوف نے میرے حق میں نہ لکھا ہوا ہو اور آدھے گھنٹے کے اندر میں گھر سے وہ کاغذ نہ لا کر دکھاؤں تو میں resign لے کر آؤں گا تاکہ متعلقہ وزیر کو پتا چل سکے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ تو یہ تحریک استحقاق اگلے اجلاس تک pending ہوتی ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 1 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔

پلاٹوں کے نام پر عوام کو لوٹنے والوں کے خلاف کارروائی

شیخ امجد عزیز: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ انور ڈویلپرز اینڈ پلانرز دفتر فاروق سنٹر، لاہور ہوٹل، لاہور سادہ لوح عوام کو جعل سازی، دھوکہ دہی سے لوٹ رہا ہے۔ اس پرائیویٹ گروپ کے سینئر فیلڈ منیجر علی رضا یوسف کے ایما پر فیلڈ انسپکٹر مسٹر شبیر جان ایک بیوہ خاتون مسماۃ غلام فاطمہ ساکن کوٹ کمبوہ خورد، عنقور پارک بند روڈ لاہور کو دھوکہ دہی سے فائل دے کر مطلوبہ فیس لے کر رفو چکر ہو گیا (ثبوت لف ہے) حالانکہ اس خاتون نے مذکورہ دفتر میں کسی قسم کی کوئی درخواست برائے حصول مکان یا پلاٹ نہ دی تھی جس کا دفتر والوں نے فائل میں درج کیا ہوا ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ اس پرائیویٹ گروپ نے عوام کو بے وقوف بنا کر جعل سازی اور دھوکہ دہی کے ذریعے لوٹنے کے لئے کچھ اہلکاران لاہور کے مختلف علاقوں خاص طور پر ایسے پسماندہ، غیر ترقی یافتہ یا کرایہ داران کی اکثریت والے علاقوں میں بھیج دیے ہیں۔ یہ گروہ دو یا تین افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور اپنے آپ کو فیلڈ انسپکٹر ظاہر کر کے گھریلو خواتین سے دھوکہ دہی سے رقم ہتھیا لیتا ہے۔ اس گروہ کو جہاں واردات کرنا مقصود ہوتی ہے تو یہ پہلے ہی سے اس گھر کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لیتا ہے اور واردات اس انداز سے کرتا ہے کہ ذہین سے ذہین خاتون خانہ بھی دھوکہ دہی کا شکار ہو جاتی ہے۔ چونکہ گھر کے مرد حضرات

کام کے لئے گھر سے باہر ہوتے ہیں اور صرف خواتین ہی گھر پر موجود ہوتی ہیں تو اس وقت واردات کرتے ہیں۔ جائے واردات پر پہنچ کر یہ گروہ خاتون خانہ سے کہتا ہے کہ آپ کے نام پلاٹ یا مکان قرعہ اندازی میں نکل آیا ہے لہذا آپ مطلوبہ فیس برائے فائل ادا کریں۔ چونکہ اس گروہ نے پہلے ہی سے فائل پر نام و پتا لکھا ہوا ہوتا ہے تو اس وقت خاتون خانہ یہ سمجھتی ہے کہ شاید میرے خاوند یا بیٹے نے درخواست دی ہو تو وہ بغیر تصدیق دھوکہ دہی کا شکار ہو جاتی ہے۔

جناب والا! اس قسم کے واقعات نت نئے طریقے سے ہوتے رہتے ہیں یہ کہاں ممکن ہے اس مہنگائی کے دور میں شالامار باغ سے صرف پندرہ منٹ کی مسافت پر 75000 روپے ایڈوانس دے کر دو ہزار روپے ماہوار قسط پر تعمیر شدہ مکان مل جائے۔ یہ سب وارداتیں دھوکہ دہی کے لئے کی جاتی ہیں۔ یہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل ہے کہ لاہور شہر میں یہ پرائیویٹ گروپ دھوکہ دہی سے عوام کو لوٹ رہا ہے۔ اس کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے اور یہ سب کچھ محکمہ ہاؤسنگ کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ فوری سدباب کر کے لاہور کے شہریوں کو ان جعلسازوں' دھوکہ بازوں سے بچایا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے ایک پرائیویٹ ڈویلپرز کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ اگر اس تحریک التوائے کار کا پورا متن دیکھا جائے تو اس میں ٹوٹل شکایات صرف اور صرف انور ڈویلپرز کے خلاف ہیں۔ معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ وہ عوام کو لوٹ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی شخص کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی ہے یا جعلی طور پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لیٹرز دیے ہیں تو ان کے پاس قانونی چارہ جوئی کا راستہ موجود ہے۔ وہ متعلقہ پولیس کے پاس رپورٹ درج کروا سکتے ہیں لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو حکومت اس سلسلے میں بارہا اس بات کی تنبیہہ کر چکی ہے کہ اس قسم کے پرائیویٹ ڈویلپرز کالونیز میں ڈویلپمنٹ کرتے ہیں۔ اگر وہ ان میں پلاٹ خریدے تو وہ اپنی risk and cost پر خریدتا ہے اس میں حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جہاں

کام کے لئے گھر سے باہر ہوتے ہیں اور صرف خواتین ہی گھر پر موجود ہوتی ہیں تو اس وقت واردات کرتے ہیں۔ جائے واردات پر پہنچ کر یہ گروہ خاتون خانہ سے کہتا ہے کہ آپ کے نام پلاٹ یا مکان قرعہ اندازی میں نکل آیا ہے لہذا آپ مطلوبہ فیس برائے کاغذ ادا کریں۔ چونکہ اس گروہ نے پہلے ہی سے فائل پر نام و پتا لکھا ہوا ہوتا ہے تو اس وقت خاتون خانہ یہ سمجھتی ہے کہ شاید میرے خاوند یا بیٹے نے درخواست دی ہو تو وہ بغیر تصدیق دھوکہ دہی کا شکار ہو جاتی ہے۔

جناب والا! اس قسم کے واقعات نت نئے طریقے سے ہوتے رہتے ہیں یہ کہاں ممکن ہے اس مہنگائی کے دور میں شالامار باغ سے صرف پندرہ منٹ کی مسافت پر 75000 روپے ایڈوانس دے کر دو ہزار روپے ماہوار قسط پر تعمیر شدہ مکان مل جائے۔ یہ سب وارداتیں دھوکہ دہی کے لئے کی جاتی ہیں۔ یہ معاملہ فوری اہمیت کا حامل ہے کہ لاہور شہر میں یہ پرائیویٹ گروپ دھوکہ دہی سے عوام کو لوٹ رہا ہے۔ اس کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے اور یہ سب کچھ محکمہ ہاؤسنگ کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ فوری سدباب کر کے لاہور کے شہریوں کو ان جعلسازوں' دھوکہ بازوں سے بچایا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے ایک پرائیویٹ ڈویلپرز کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ اگر اس تحریک التوائے کار کا پورا متن دیکھا جائے تو اس میں ٹوٹل شکایات صرف اور صرف انور ڈویلپرز کے خلاف ہیں۔ معزز رکن نے یہ فرمایا ہے کہ وہ عوام کو لوٹ رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی شخص کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی ہے یا جعلی طور پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لیٹرز دیے ہیں تو ان کے پاس قانونی چارہ جوئی کا راستہ موجود ہے۔ وہ متعلقہ پولیس کے پاس رپورٹ درج کروا سکتے ہیں لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو حکومت اس سلسلے میں بارہا اس بات کی تنبیہہ کر چکی ہے کہ اس قسم کے پرائیویٹ ڈویلپرز کالونیز میں ڈویلپمنٹ کرتے ہیں۔ اگر وہ ان میں پلاٹ خریدے تو وہ اپنی risk and cost پر خریدتا ہے اس میں حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جہاں

تک ایل ڈی اے کا تعلق ہے۔ انور ڈویلپرز نے جو سکیمیں شروع کی ہیں وہ ایل ڈی اے سے approved نہیں ہیں اور محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ان کو باقاعدہ disown کرتا ہے۔ اسی طرح حکومت پنجاب کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں معزز رکن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر کوئی شہری یہ سب کچھ ہونے کے باوجود کسی کے دھوکے میں آتا ہے تو یہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے' حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ جس طرح منسٹر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا کہ جو سکیمیں بغیر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ یا محکمہ ایل ڈی اے کی approval کے شروع ہوتی ہیں ان پر قانونی کارروائی کے لئے اقدامات کر رہے ہیں تاکہ وہ محکمے کا نام استعمال نہ کریں لیکن پرائیویٹ سیکٹر میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے میں معزز رکن سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کے نوٹس میں ایسا خاص واقعہ ہے کہ کسی کے ساتھ دھوکہ دہی ہوئی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کے لئے ہم تیار ہیں۔ حکومت کی طرف سے انہیں جو بھی assistance چاہئے ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ وہ فراہم کی جائے گی لیکن as such میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس تمام صورتحال کا مورد الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے۔ اس لئے میں معزز رکن کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک التوائے کار کو press نہ فرمائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' شیخ صاحب!

شیخ امجد عزیز: یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ میں نے اس تحریک التوائے کار میں صرف ایک بندے کا نام لکھا ہے۔ اگر وزیر صاحب مجھے وقت دیں تو لاہور میں کم از کم سو ایسے گروہوں کا انکشاف کر سکتا ہوں جو کہ سرگرم عمل ہیں۔ اس میں میڈم شبنم نام کی ایک خاتون ہے اور گڑھی شاہو میں اس کا دفتر ہے۔ اس طرح اور بہت ہیں۔ میں نے انور ڈویلپرز کی بات صرف اس لئے کی ہے کہ اس ٹیلیفون نمبر پر اس بندے سے میں نے خود بات کی ہے۔ وہ سب چیزیں خاتون کو دے کر جاتے ہیں۔ خاتون سے زیادہ فیس نہیں لی۔ فیس تقریباً پانچ سو روپے ہی لی ہے لیکن اس طرح پانچ پانچ سو روپے کر کے پتا نہیں کتنے لوگوں سے پیسے لے لئے ہیں۔ لوگ تھانے اس لئے نہیں جاتے کہ پانچ سو کا نقصان

ہو گیا ہے اور فراڈ ہو گیا ہے کوئی بات نہیں لیکن لاہور کو روزانہ سو گروہ لوٹنے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ ہماری سادہ لوح عوام کب تک کوآپریٹو اداروں کے نام پر' بولی کی کمیٹی کے نام پر' پرائز بانڈوں کے جعلی کاروبار کے نام پر لٹتی رہے گی۔ میری یہ گزارش ہے کہ جناب وزیر صاحب اس بات پر توجہ دیں۔ وہ توجہ دیں گے تو سادہ لوح عوام کا فائدہ ہو گا اور ہم انشاء اللہ ان کو appreciate بھی کریں گے۔

جناب سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی انہیں assurance دی ہے کہ انشاء اللہ وہ حکومت کے نوٹس میں جو بھی بات لائیں گے اس پر کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر، آپ جو بھی ان کے نوٹس میں بات لائیں گے منسٹر صاحب ضرور توجہ دیں گے۔ شیخ صاحب! آپ press نہیں کرتے؟

شیخ امجد عزیز، نہیں۔

جناب سپیکر، محرک press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ، جناب والا! ہمارا تعلق پنجاب کے آخری ضلع رحیم یار خان سے ہے جو کہ یہاں سے سات سو کلومیٹر دور ہے۔ ہمیں آج کے اجلاس کی کوئی باضابطہ اطلاع نہیں آئی اور نہ ہی ٹیلیفون اور نہ ہی کوئی اسمبلی کی طرف سے تحریری پیغام آیا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمیں اخبار پڑھ کر آنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر، اخبار میں بھی آیا تھا اور غالباً ٹی وی پر بھی آیا ہے۔

میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ، جناب والا! نہ ٹیلیفون آیا ہے۔ ہمارے ضلع سے کافی ایم پی ایز نہیں آئے۔ باضابطہ طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جناب سپیکر، ابھی دو دن پہلے گورنر صاحب نے آرڈر کیا ہے اور دو دن میں رحیم یار خان میں ڈاک پہنچانا تو بہت مشکل ہے۔ اخبار میں بھی آ گیا تھا اور ٹی وی پر بھی دے دیا گیا

ہے۔ دوسری تحریک محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کی ہے۔ جی!

بچوں کے اغواء کو روکنے کے لئے اقدامات

محترمہ شہلا راٹھور، جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے پہلی دفعہ شہلا کو بولنے کا موقع دیا ہے۔

میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزانہ اخبارات میں ایسی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ داتا دربار کے اردگرد علاقوں' ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹینڈز کے ملحقہ علاقوں سے چند جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے جو گمشدہ بچوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان سے بھکاریوں کے مکروہ دھندہ کا کاروبار کراتے ہیں جبکہ ہمارے مذہب میں ان افراد کے خلاف بھی سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔

آئے دن کی ایسی ہولناک خبریں پڑھنے سے عوام اور والدین میں سخت مایوسی' بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا ان جرائم پیشہ افراد کے خاتمے اور گمشدہ بچوں کو ان کے والدین تک پہنچانے اور ان کی دیکھ بھال اور نگہداشت کی خاطر اس اہم مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے اور میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون : جناب سپیکر! میں محترمہ کا مشکور ہوں کہ انھوں نے ایک اہم مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی اور اس معزز ایوان کے توسط سے حکومت کی توجہ مبذول کروائی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس تحریک کو اس حد تک oppose کرتا ہوں کہ محترمہ نے فرمایا ہے کہ یہاں جرائم پیشہ کوئی گروہ گرفتار ہوا ہے۔ وہاں پر کوئی گروہ گرفتار نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی گروہ اس قسم کی منظم کارروائی میں ملوث ہے۔ البتہ میں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کرتا کہ کبھی کبھار ایک آدھ ایسا واقعہ اخبارات کی حد تک ضرور سامنے آ

جاتا ہے کہ جس میں کہا جاتا ہے کہ وہاں سے کوئی بچہ گم ہو گیا یا کوئی آدمی اس قسم کا گرفتار ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے جو متعلقہ محکمہ سے رپورٹ لی ہے اس کے مطابق سختی کے ساتھ اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہاں پر جو اس قسم کے جرائم میں ملوث لوگ ہیں انھیں اس علاقے میں نہ آنے دیا جائے لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر درست ہے کہ پورے ملک سے زائرین وہاں پر آتے ہیں اور کبھی کوئی بچہ گم بھی ہو جاتا ہے لیکن مقامی پولیس اس کا بھرپور طریقے سے نوٹس لیتی ہے اور بچے کا مطلوبہ پتا اگر مل جائے تو والدین کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اگر والدین کا پتا نہ ملے تو متعلقہ بچہ ایدھی فاؤنڈیشن یا اس قسم کے فلاحی کام کرنے والے اداروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ والدین کے ملنے کی صورت میں انھیں والدین کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی حساس معاملہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں محترمہ نے جو کوشش کی ہے وہ ایک بہتر کوشش ہے کہ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔ میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اس سلسلے میں اپنا فرض پورا کرے گی اور متعلقہ محکمے کو ہم ہدایت کریں گے کہ وہ پہلے سے بہتر طور پر یہاں کام کریں اور اگر گمشدہ بچے وہاں سے ملتے ہیں تو انھیں فوری طور پر ایدھی سنٹر یا اس طرح کے فلاحی اداروں میں پہنچایا جائے اور وہاں پر سکیورٹی کے انتظام کو بھی سخت کیا جائے تاکہ جرائم پیشہ لوگ اپنے مکروہ دھندے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ شہلا راٹھور، جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے اس سلسلے میں جو فرمایا ہے اس میں، میں تھوڑا سا اختلاف کروں گی کہ چند ایک واقعات نہیں ہیں بلکہ آئے دن اخبارات میں تلاش گمشدہ کے پورے کالم بنے ہوتے ہیں۔ جن میں بچوں کی تصویریں بھی دی گئی ہوتی ہیں۔ بچے تو بچے وہاں پر بڑوں کی تصاویر تلاش گمشدہ میں ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں، میں یہ کہوں گی کہ یہ واقعات کافی عام ہیں۔ خصوصاً بڑے شہروں میں جیسے لاہور ہے جہاں دیہاتوں کے لوگ سیر و تفریح کے لئے بھی بچوں کو یہاں پارکوں میں

لے کر آتے ہیں یا یہاں درباروں پر زائرین آتے ہیں۔ ان کے ساتھ اس طرح کے واقعات بہت دفعہ رونما ہو چکے ہیں۔ بہرحال منسٹر صاحب نے اقدامات کا یقین دلوایا ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس پر بالکل عمل ہوگا۔ ایدھی فاؤنڈیشن اگر اپنے طور پر یہ کام کر رہی ہے تو یہ اس کی بہت بڑی سروس ہے لیکن گورنمنٹ کے ادارے ہونے چاہئیں اور انھیں ایدھی فاؤنڈیشن پر انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ ایسی جگہوں کے ساتھ گورنمنٹ کے ادارے یا پولیس چوکیاں ہونی چاہئیں جو ایسے واقعات پر کڑی نظر رکھیں۔ وہاں پر ایسے گروہ موجود ہوتے ہیں۔ ہم نے خود observe کیا ہے۔ اس معاملے میں گورنمنٹ کو بہت سے اقدامات خود کرنے چاہئیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایدھی فاؤنڈیشن اور پرائیویٹ سروس این جی اوز دے رہی ہیں۔ ان کی بڑی مہربانی ہے۔ ویسے منسٹر صاحب نے جو اقدامات فرمائے ہیں، میں ان پر یقین رکھتی ہوں۔ اس لئے میں اس کو مزید press نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: محرک press نہیں کرتیں۔ اس لئے تحریک dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 3 بھی محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کی ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز موضع و ڈاکہ سندھواں ڈسکہ کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینا

محترمہ شہلا راٹھور: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع وڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا تھا اور حکومت پنجاب نے اس کے لئے سال 1999 کی ADP میں فنڈز بھی مختص کئے تھے لیکن تاحال اس کی کوئی عملی طور پر شکل نظر نہ آ رہی ہے۔ سب سے اہم اور بڑا گاؤں ہونے اور اس پورے علاقے میں ہائر سیکنڈری سکول نہ ہونے کی وجہ سے بچوں کو حصول تعلیم کے لئے دیگر شہروں ڈسکہ، پسرور، گوجرانوالہ وغیرہ جانا پڑتا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے میٹرک تک مفت تعلیم کا

اعلان کیا ہے جس سے یقیناً ہمارے صوبے کی شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا۔ براہ کرم میرے علاقے کے طلباء کو حصول تعلیم میں آسانی پیدا کرنے کی خاطر گورنمنٹ ہائی سکول وڈالہ سندھواں کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دے کر علاقے کے عوام کے اضطراب اور پریشانی کو ختم کرنے کی خاطر عوامی مفاد کی اس تحریک کو اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے بحث کے لئے منظور فرما کر مشکور فرمائیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! اس کو pend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک اگلے اجلاس تک pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 4 مہر اشتیاق احمد صاحب کی ہے۔

نوناریاں چوک سے خدا بخش روڈ کی تکمیل

مہر اشتیاق احمد، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے نوناریاں چوک سے خدا بخش روڈ کا افتتاح کیا اور سڑک پر بجری پتھر ڈال کر چلے گئے ہیں اور مذکورہ سڑک کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا رہا۔ اس صورت حال سے علاقہ کے مکینوں کو سخت دشواری پیش آ رہی ہے اور چلنے پھرنے میں بڑی رکاوٹیں سامنے آتی ہیں۔ مذکورہ سڑک کو فوری طور پر پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ متعلقہ سڑک جس کا معزز رکن نے ذکر کیا ہے اس پر بحالی کی سکیم کے ٹینڈر مورخہ 15-11-2002 کو طلب کئے گئے تھے۔ متعلقہ ٹھیکیدار نے پتھر بھی ڈالا، رولنگ بھی کی اور ان کی کٹائی وغیرہ بھی کی تھی۔ جس طرح

معزز رکن نے فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کام بند کر دیا گیا تھا لیکن محکمہ متعلقہ کی رپورٹ کے مطابق اس کو فائنل نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ دو ہفتے کے اندر اندر اس سڑک کا کام مکمل کرے۔ اگر وہ کام مکمل نہیں کرتا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اس کے risk and cost پر دوبارہ ٹینڈر طلب کر کے اس کام کو مکمل کروایا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! وہاں پر کہا جا رہا ہے کہ آپ نے ہمیں ووٹ نہیں دیئے تھے اس لئے یہ سڑک بھی نہیں بنی۔

جناب سپیکر: ابھی تو منسٹر صاحب نے on the floor of the House commitment کی ہے۔ معزز رکن اس کو press نہیں کرتے۔ اس لئے تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 5 بھی مہر اشتیاق احمد کی ہے۔

چوک یتیم خانہ لاہور کی کشادگی کے لئے اقدامات

مہر اشتیاق احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چوک یتیم خانہ جو انتہائی مصروف چوک ہے' کو وسیع اور کشادہ کرنے کا پروگرام تھا جو اب سرخ فیتے کی نذر ہو گیا ہے۔ اس مصروف چوک پر ٹریفک کئی کئی گھنٹے پھنسی رہتی ہے حتیٰ کہ انتہائی ایمرجنسی کی حالت والی ایمبولینس بھی پھنس جاتی ہے۔ کئی لوگ عدالتوں اور دفتروں سے لیٹ ہو جاتے ہیں۔ یہ معاملہ فوری طور پر اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت جو چار سال پہلے شہباز شریف صاحب کی تھی---

جناب سپیکر: آپ نے تحریک پڑھ دی ہے۔ اس پر آپ سٹیٹمنٹ نہیں دے سکتے۔ جی'

وزیر قانون!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! جواب موصول نہیں ہوا۔ جیسے ہی جواب موصول ہو گا میں ایوان کے سامنے پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر، اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا تو اسے اگلے اجلاس تک pend کر لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 6 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے--- تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ نمبر 7 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 8 چودھری محمد ایاز صاحب کی ہے۔ جی، فرمائیں۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مغل آباد راولپنڈی کے لئے عمارت کی فراہمی

چودھری محمد ایاز، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے مالی سال کے دوران گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مغل آباد راولپنڈی جو ڈبل شفٹ میں کام کر رہا ہے، کے لئے ایک کروڑ روپے برائے تعمیر بلڈنگ مختص کئے گئے تھے مگر یہ سکول پرائیویٹ زمین پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ رقم lapse ہو گئی ہے اور اس سکول کی بلڈنگ کرایہ پر ہے جس کا rental agreement جون 2003 میں ختم ہو رہا ہے اور حکومت اس سکول کو کسی دوسرے سکول میں ضم کرنے پر غور کر رہی ہے جس کی وجہ سے اس سکول میں زیر تعلیم طالبات اور ان کے والدین اور میرے حلقہ پی پی 9 کے عوام میں پریشانی اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے کیونکہ غریب لوگ دور دراز کے سکول میں بچیوں کو پڑھا نہیں سکتے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میرے فاضل رکن نے اس تحریک التوائے کار میں جو مسئلہ

پیش کیا ہے ان کی تشویش ہم نے بالکل ریکارڈ کر لی ہے۔ انشاء اللہ کوئی بھی قدم ایسا نہیں اٹھایا جائے گا جس سے کہ علاقے کے لوگوں اور طالبعلموں کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی' چودھری صاحب!

چودھری محمد ایاز، میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس مسئلے پر غور کیا۔ میں ان کی اطلاع کے لئے تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ یہ سکول 1965 سے یہاں پر قائم ہے اور تقریباً ایک لاکھ نفوس پر یہ آبادی مشتمل ہے۔ اس کی موجودہ بلڈنگ کرائے پر ہے اور اتنی خستہ حالت میں ہے کہ وہاں پر جانی نقصان کا بھی خدشہ ہے۔ میری محترم وزیر صاحب سے یہ درخواست ہوگی کہ یہ مہربانی فرما کر اس کے لئے فنڈز allocate کریں تاکہ وہاں پر جگہ خرید کر اس سکول کی بلڈنگ تعمیر کی جاسکے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ press نہیں کرتے؟

چودھری محمد ایاز، نہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ان کا حکم مل گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر، مہربانی۔ محرک press نہیں کرتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (پہلی ترمیم) لاہور آرٹس کونسل مجریہ 2003

جناب سپیکر، اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔ جی' وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW: Sir, I lay the Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003

MR SPEAKER: The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a bill introduced in the House under rule 91 sub rule (6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Special Committee No 1 constituted by the Assembly in its session dated 29 January 2003 with the direction to submit its report within two days.

اب ہاؤس وقفۂ نماز کے لئے آدھے گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز مغرب کے لئے اجلاس آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6 بج کر 58 منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ائیر مارشل مصحف علی میر کے فضائی حادثہ پر تعزیت

گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج صبح ائیر مارشل جناب مصحف علی میر کے طیارے کا حادثہ میرے لئے اور اس ملک کے لئے انتہائی غمگین اور دکھ بھرا واقعہ ہے۔ اگرچہ ہمارے عقیدے کے مطابق دفنانے کے بعد دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ائیرکریش ہوا ہے اس میں کچھ وقت لگے گا۔ اس میں بہت قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

ائیر مارشل مصحف علی میر سے میرا ذاتی تعلق 18۔اگست 1965 سے ہے۔ وہ ایک نہایت محنتی اور ان تھک انسان تھے۔ اس عہدے پر پہنچنے کے بعد بھی میں نے انہیں 20/20 گھنٹے کام کرتے دیکھا ہے۔ وہ نہ تھکتے تھے اور نہ ہی وہ کسی کام سے انکار کرتے تھے۔ میر صاحب کی بیگم صاحبہ اور دیگر قیمتی جانیں بھی اس حادثے میں ضائع ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ میں اس ایوان میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اور پورے ایوان سے میری یہ درخواست ہے کہ "اس حادثے میں اس ملک کے دفاع

کے دوران جتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شہادت کا رتبہ دے اور اس طرح کے جن لوگوں کی اس ملک کو ضرورت ہے اللہ تعالیٰ انہیں لمبی زندگی دے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمیں اچھی لیڈر شپ عنایت ہو۔ " میں آخر میں دوبارہ آپ کی وساطت سے غمگین خاندانوں سے' اپنے دوستوں سے اور ان کی اولاد سے انتہائی دلی تعزیت پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ کل ساڑھے تین بجے ائیر فورس بیس پر ان کے جنازے میں شریک ہو کر ان سب کے خاندانوں کے غم میں شریک ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیانی صاحب کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ دعائے مغفرت تو بعد میں کی جائے گی لیکن آج کا سانحہ اس قوم کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ ان کے احترام کے لئے ہاؤس میں دو منٹ کی خاموشی کی جائے تو بہتر ہو گی۔ اس کے بعد وزیر قانون صاحب اور اپوزیشن بنچوں کی طرف سے بھی جو اس سانحہ کے متعلق بولنا چاہے وہ بات کریں گے۔

(اس مرحلے پر ائیر چیف مارشل جناب مصحف علی میر کا طیارہ ائیر کریش ہونے پر بحکم جناب ڈپٹی سپیکر دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون، شکریہ۔ جناب سپیکر! جناب مشتاق کیانی صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلاشبہ یہ جذبات پورے ایوان کے جذبات ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ائیر مارشل مصحف علی میر ایک پروفیشنل سولجر تھے اور ان کی اس ملک کے لئے خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں اور نہ ہی وہ خدمات یہاں پر گنوائی جا سکتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مرحوم اس ملک کے لئے ایک اثاثہ تھے۔ ان کے شہید ہونے کے بعد جو ایک خلا پیدا ہوا ہے اسے پُر کرنا ناممکن ہو گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم' ان کی مرحوم رفیقہ حیات اور اس حادثے میں دیگر شہید ہونے والے افراد کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اس حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا حادثہ قوموں میں ایک عظیم نقصان کا باعث بنتا ہے کیونکہ ایسا خلا بہت مشکل سے پورا ہوتا ہے

لیکن جہاں تک ائیر مارشل مصحف علی میر صاحب کی ذاتی حیثیت' ان کی شرافت' ان کی دیانت داری اور ان کی صلاحیتوں کا تعلق تھا میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف دوست بلکہ دشمن بھی ان کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ ایک انتہائی اعلیٰ درجے کے ہوا باز تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی موجودگی میں پاکستان نہ صرف فضائی لحاظ سے اپنے آپ کو مضبوط سمجھتا تھا بلکہ دفاع کے حوالے سے پوری قوم کو اس لحاظ سے اطمینان حاصل تھا کہ پاکستان کا دفاع ایک مضبوط ہاتھ میں ہے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ پورا ایوان متفقہ طور پر یک زبان ہو کر مرحوم کے خاندان اور دیگر شہید ہونے والے افراد کے خاندانوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کرتا ہے' افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ شکریہ۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی ایڈووکیٹ، جناب سپیکر! وزیر قانون نے بجا فرمایا کہ اس سانحہ کے متعلق اس ایوان میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ یہ بہت بڑا حادثہ ہے' بہت بڑا سانحہ ہے جس میں ساری قوم غم کی حالت میں ہے اور یہ صرف پاکستان ائیر فورس کا نقصان نہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے پاکستان کا نقصان ہے کہ ایک ائیر چیف پروفیشنل ہونے کے ناتے اس عہدے پر پہنچنے تک پوری قوم کی بے شمار قربانیاں اس میں شامل ہوتی ہیں اس لحاظ سے یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ ہم مصحف علی میر کی فیملی اور دیگر شہداء کی فیملیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ انہوں نے ایک سولجر کی حیثیت سے اور ایک ائیر چیف کی حیثیت سے جو خدمات انجام دی ہیں اور خصوصاً چائنا کے تعاون سے ائیر فورس کو ترقی دینے کے ان کے کارنامہ کو یہ قوم ہمیشہ یاد رکھے گی۔ میں گزارش کروں گا کہ کل جب ان کی تدفین ہو تو اس میں پنجاب اسمبلی کی نمائندگی کرتے ہوئے وہاں چیف منسٹر جائیں گے اور اس طرح اپوزیشن کے لیڈر صاحبان بھی پنجاب اسمبلی کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے وہاں اکٹھے ہو کر جائیں۔ شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آج کا حادثہ پاکستان کی تاریخ میں ایک بہت بڑا سانحہ

ہے۔ آپ نے دیکھا ہے پاکستان ائیر فورس دنیا کی one of the best air force ہے۔ جس پر ہم سب پاکستانیوں کو فخر ہے۔ پاکستان ائیر فورس کا ایک یہ بھی اعزاز ہے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو ملک کی سیاست میں ملوث نہیں کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ اس ملک کی سالمیت اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ اور خصوصاً 1965 کی جنگ میں بہت خدمات انجام دی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک پائلٹ بہت دیر سے بنتا ہے اور اس میں جتنی جانیں ضائع ہوئی ہیں اس پر naturally تحقیقات ہوں گی اور اس کی اصل حقیقت کا پتا چلے گا۔ مگر پاکستان کو سوچنا چاہئے کہ یہ کس دور سے گزر رہا ہے۔ بین الاقوامی سیاست میں اس وقت جو تبدیلیاں آ رہی ہیں وہ ہمیں کس طرف لے کر جا رہی ہیں۔ ہم لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہیں کیا ہم نے اپنا راستہ متعین کیا ہے؟ اس ہاؤس میں ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے اور ہمیں اکٹھے ہونا ہے یہ بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس پر ہمیں دلی دکھ اور صدمہ ہے۔ آج پوری قوم پریشان اور بڑی دکھی ہے۔ جب ہمیں اطلاع ملی تو ہر ایک کا دل ڈول گیا۔ یہ بہت بڑا واقعہ ہوا ہے۔ ہم ان سب کے خاندانوں کے ساتھ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ان کا متبادل ایسا آئے جو ملک کے لئے اور ہم سب کے لئے بہتر ہو، شکریہ۔

سید عبدالعلیم شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ ہمارے دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ویسے ہی جذبات ہمارے بھی ہیں کہ یہ سانحہ معمولی سانحہ نہیں ہے۔ یہ ایک قومی نقصان ہے۔ جس کی ہم جتنی بھی تلافی کرنا چاہیں نہیں ہو سکتی۔ میں آج پنجاب اسمبلی کے تمام دوستوں سے جو حکومتی بنچوں سے ہیں یا اپوزیشن کے بنچوں سے ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ آج قومی یکجہتی کے اس مظاہرے پر آج کا اجلاس کل تک ملتوی کر دیا جائے تاکہ آج جو ساری قوم غم میں شریک ہے، پنجاب اسمبلی میں پنجاب کے لوگ اس قومی سانحہ پر ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری قوم کو اس قسم کے سانحوں سے بچا کر رکھے اور ہم اپنی قوم اور پاکستان کی خدمت کر سکیں۔ میری تجویز ہے کہ اجلاس کو کل تک ملتوی کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

محترمہ نسیم لودھی، جناب سپیکر! یہ جو حادثہ ہوا ہے یہ اتنا دلخراش ہے کہ اس کی وجہ سے پوری قوم غم میں ڈوب گئی ہے۔ ہماری ائیرفورس کا جو نقصان ہوا ہے شاید اس کو ہم پورا نہ کر سکیں۔ اس تمام سانحہ میں جو جانیں ضائع ہوئی ہیں ان کے گھر والوں کے ساتھ ہم تمام ممبران بہنیں ان کے غم میں برابر کی شریک ہیں اور خدا سے دعا کرتی ہیں کہ خدا ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور میں ہاؤس کی طرف سے گزارش کروں گی کہ اس سانحہ کی جلدازجلد تفتیش کے لئے کمیٹی قائم کی جائے اور یہ پتا لگایا جائے کہ یہ حادثہ کیوں اور کس طرح ہوا کیونکہ یہ معمولی نہیں بلکہ بہت بڑا قومی نقصان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آج جو سانحہ ہوا ہے اس پر ہمارا دل بھی رو رہا ہے۔ پاکستان فضائیہ پاکستان کے لوگوں کی محبت کا محور ہے۔ لوگوں کو اس ادارے کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ انھوں نے ہمیشہ پاکستان کے دفاع کے لئے عظیم الشان کردار ادا کیا ہے۔ جیسا کہ میرے بھائی نے فرمایا ہے کہ پاکستان فضائیہ کا یہ بھی ایک امتیاز ہے کہ اس کے اعلیٰ افسران ملکی سیاست میں کبھی ملوث نہیں ہوئے اور ہمیشہ ایک پروفیشنلزم کے ساتھ اور اپنے اس عہد کے ساتھ پوری وفا کی ہے کہ وہ ملک کی سرحدوں کے محافظ ہیں۔

صحرا است یا دریا است

تہ بال و پر ما است

ان کا جو نعرہ ہے۔ اس پر ہمیشہ انھوں نے عمل کیا ہے۔ میں اس موقع پر اس ہاؤس کی طرف سے' اپنے ساتھیوں کی طرف سے ان کے اہل خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ ان کی وفات کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے۔ ان کی مغفرت فرمائے اور پاکستان فضائیہ کا جو اتنا بڑا نقصان ہوا ہے اللہ تعالیٰ اس کا compensation ہمیں عطا فرمائے۔ میں یہ بھی صرف توجہ دلانے کے لئے عرض کروں گا کہ مصحف علی میر' ائیر چیف مارشل ایک مسلمان تھے۔ مسلمان کی حیثیت سے ہمیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے' دو منٹ کے لئے خاموشی کرنا ایک مسلمان کے لئے

شرعی طور پر جائز نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی روایت موجود ہے۔ میں نے صرف توجہ دلانے کے لئے یہ عرض کیا ہے۔ ویسے میں اس سانحہ پر دلی دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہوں اور ان کے اہل خاندان اور پوری پاک فضائیہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان ، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو آج انتہائی المناک حادثہ ہوا ہے اس پر پوری قوم غمزدہ ہے۔ ائیر چیف ایک پروفیشنل سولجر تھے اور محب وطن تھے۔ ان کے وہ خیالات جو وہ افغانستان کے معاملے پر رکھتے تھے' بے شک وہ ایک پروفیشنل سولجر کے تھے اور کوئی باقاعدہ سٹیٹمنٹ یا پریس کانفرنس تو نہیں کی لیکن پوری قوم اس بات سے آگاہ ہے کہ ان کے جو اس وقت جذبات تھے' وہ کیا تھے۔ وہ پاکستان سے اور اسلام سے اور مسلمانوں سے محبت کرتے تھے۔ میری جماعت ہر اس نوجوان افسر اور مسلح افواج کے ہر اس فرد کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے احترام کرتی ہے جو پروفیشنلزم پر ایمان رکھتا ہے اور ملک کے دفاع کے لئے اس نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ مصحف علی میر' ائیر چیف مارشل اور ان کے جو ساتھی اس حادثے میں شہید ہوئے ہیں ہم ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع نہیں ہے کہ ہم اس تفصیل میں پڑیں کہ یہ حادثہ کیوں ہوا لیکن ہمارا حکومت سے یہ مطالبہ ضرور ہے کہ اس چیز کا بروقت پتا لگنا چاہیے۔ یہ بات منظر عام پر آنی چاہیے کہ یہ حادثہ کیوں ہوا اور اتنی قیمتی جانوں کا زیاں ہوا ہے' وہ کس طرح سے ہوا اور اس کا کون ذمہ دار ہے؟میرے بھائی علیم شاہ صاحب نے تجویز دی ہے کہ ہم ان خاندانوں کے غم میں شریک ہونے کے لئے اجلاس کی باقی ماندہ کارروائی کو ملتوی کر دیں۔ اگر لاء منسٹر صاحب اس بات پر متفق ہوں تو ہمیں اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیں لیکن زمیندار کے لیے irrigation کا بڑا اہم معاملہ ہے۔ اسے کسی اور دن ڈسکشن کے لئے ضرور رکھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون : جناب سپیکر! مجھے اس تجویز سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن حادثہ آج تقریباً گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ہوا ہے۔ اس کے بعد اجلاس تین بجے شروع ہوا۔ اب ساڑھے سات بجنے والے ہیں۔ اس وقت تک تو اجلاس جاری رہا ہے۔ آپ جیسے مناسب سمجھیں فیصلہ کریں۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس طرح رانا آفتاب صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر irrigation کی بحث کو کل پر لے کر جانا چاہتے ہیں تو بے شک کل پر لے جائیں۔

ایک معزز ممبر، جناب سپیکر! بہتر یہ ہو گا کہ کل جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے اجلاس کو دوپہر کے بعد تک ملتوی کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، بہتر تو یہی ہے کہ یہ حادثہ جتنا بڑا ہے اسی طرح کا ردعمل پوری قوم کی طرف سے آ رہا ہے اور آنا بھی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ردعمل کہ ہم آج اجلاس کو ملتوی کرتے ہیں اور اس سے جو پیغام ان کے خاندانوں کو اور پوری قوم کو دیتے ہیں یہ بہت بڑا پیغام ہو گا۔ ظاہر ہے کہ جنازہ تو پڑھنا ہی ہے' کل جنازہ بھی ہو جائے گا لیکن میری بھی یہ تجویز ہے کہ یہ چھوٹا حادثہ نہیں ہے پوری قوم کا سانحہ ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ ایک گھنٹہ اور اجلاس چلے گا اور ویسے ہی آٹھ بجے اجلاس ختم ہونا ہے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! یہ سانحہ بہت بڑا ہے۔ ائیر فورس ہمیشہ ملکی سیاسی حالات میں neutral رہی ہے۔ اس پر آج بالکل بحث نہیں ہونی چاہئے۔ میری یہ تجویز ہے کہ کل کی بجائے آپ پرسوں اجلاس رکھ لیں' بے شک اسے رات بارہ بجے تک چلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تجویز مثبت تجویز ہے۔ اس بات کو طے کر لیا جائے کہ کل ساڑھے بارہ بجے تک اجلاس ہو گا۔ اس کے بعد نہیں چلے گا۔ ہم کل ساڑھے بارہ بجے تک اجلاس اس لئے کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم جنازے میں شرکت کر سکیں اور مرحوم اور جتنے بھی افراد ان کے ساتھ شہید ہوئے ہیں' ان کے خاندانوں کے ساتھ اظہار تعزیت کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی رائے سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ تجویز ہماری طرف سے نہیں آئی۔ اگر یہ تجویز نہ آتی تو کل کے متعلق فیصلہ ہو جاتا۔ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ جس طرح اس حادثے میں ملکی نقصان ہوا ہے اور لوگ شہید ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب اگر یہ تجویز آ گئی ہے۔ اس پر اعتراض ہم نے بھی نہیں کیا اور لاء منسٹر صاحب نے بھی نہیں کیا تو پھر میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس ہاؤس کو ایک گھنٹے کے لئے اور چلا لیں تو کوئی اچھا impression نہیں جائے گا۔ تو پھر بہتر یہی ہے کہ اسے آج بھی ملتوی کر دیا جائے اور کل بھی ان کے جنازے کے وقت کا پتا چلا کر ہاؤس کو ملتوی کر دیں گے اور پھر ان کی تدفین کے بعد دعائے مغفرت بھی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! چونکہ یہ بہت بڑا قومی سانحہ ہے۔ علیم شاہ صاحب نے بھی کہا تھا اور اب سارے ہاؤس کی رائے بھی یہی بن رہی ہے کہ اجلاس کو ملتوی کر دیں۔ اب آپ جو فیصلہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اجلاس کی کارروائی خصوصاً جو ارگیشن محکمہ کے بارے میں تھی ہم اس کو ملتوی کرتے ہیں اور باقی ٹائم میں اگر آپ اسے تعزیتی اجلاس بنا لیں تو جن دوستوں نے بولنا ہے وہ بول لیں اور اس کے بعد ہم ملتوی کر دیتے ہیں۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' محترمہ بولیں گی۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں اس چیز کو نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ ہر بات appropriate وقت پر ہی اچھی لگتی ہے۔ کیونکہ یہ حادثہ آج ہوا ہے۔ اگر یہ اجلاس آج ملتوی کیا جائے تو یہ بروقت ہو گا اور مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی! میں نے اس کو تعزیتی اجلاس میں convert کر دیا ہے۔

اگر کچھ دوست اس پر بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔ اس کے بعد ہم اسے منتوی کر دیں گے۔ جی!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ایک عظیم قومی سانحہ ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمائے۔ یہ ہماری قوم کی تاریخ میں دوسرا حادثہ ہے کہ جس میں ہماری افواج پاکستان کے بڑے جرنیل اس حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر۔ آرڈر۔ ایک تعزیتی اجلاس ہو رہا ہے۔ میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ خاموش ہو جائیں کیونکہ احترام میں خاموشی بہتر ہے' گفتگو نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ دوسرا عظیم سانحہ ہے جس میں افواج پاکستان کے سربراہ ایک حادثے کا شکار ہوئے ہیں۔ جہاں ان کی مغفرت کے لئے میری دعا ہے وہاں میری یہ بھی دعا ہے کہ ہماری قوم کو اور اس ملک کی افواج کے سربراہوں کو اللہ تعالیٰ آئندہ ایسے حادثات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ واقعی یہ بہت بڑا قومی المیہ اور قومی سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آنے والے وقت میں اس ملک اور قوم کو ایسے حادثات سے محفوظ رکھے۔ اس پر جتنا دوسرے لوگوں کو دکھ ہو سکتا ہے' یقیناً ہمیں بھی اور پنجاب کے لوگوں کو بھی اتنا ہی افسوس ہے۔ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ایک اور گزارش میں ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کئی مرتبہ موت کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں کم از کم اس کو یاد رکھنا چاہئے۔ مجھے بھی اور ہر اس آدمی کو جو چھوٹا ہے یا کسی بھی منصب پر فائز ہے' ایسے حادثے یا عزیزوں کی جو شہادتیں یا اموات ہوتی ہیں یہ اصل میں مسلمانوں کے لئے ایک درس ہوتی ہیں۔ اس میں یاددہانی دلائی جاتی ہے کہ جو بھی اس دنیا میں آیا ہے اس نے واپس جانا ہے۔ لہذا ایسے حالات سے ہمیں یہ سبق ضرور حاصل کرنا چاہئے کہ ہم نے بھی

جانا ہے۔ جس طرح آج میر صاحب کو لوگ خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ جو بھی جس وقت جائے لیکن جانے کے بعد لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ظالم، جابر، ڈکٹیٹر، آمر یا بڑا ہونے کے بعد اس کا رویہ غلط ہو گیا تھا۔ ہمیں بھی اس سے درس حاصل کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح بھی کرنی چاہئے۔ آخر میں، میں پھر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فرزانہ صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آج اس حادثے پر میں اور پورا ہاؤس خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک normal موت نہیں ہے۔ میر صاحب بہت بے باک، نڈر اور تجربہ کار فوجی تھے اور انہیں پاکستان سے والہانہ محبت تھی۔ انہوں نے ایئرفورس میں جو ترامیم کی تھیں وہ بھی قابل فخر ہیں۔ میں ہاؤس کی طرف سے ان کو خراج عقیدت پیش کرتی ہوں اور ان کے ساتھ جو لوگ شہید ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے رشتے داروں کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صبغت اللہ صاحب!

جناب صبغت اللہ چودھری ایڈووکیٹ: کل من علیھا فان ۝ ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۝ میں اور اس معزز ہاؤس کے معزز ممبران الحمدللہ سبھی مسلمان ہیں اور آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا ہیں۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

انہوں نے اپنی زندگی مبارکہ میں زندگی اور موت کا فلسفہ بیان فرماتے ہوئے شہداء کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا تھا اور قرآن پاک میں یہ بات موجود ہے کہ شہداء کو مردہ نہیں کہا جا سکتا۔ حالانکہ ان کے اعضاء بکھرے ہوئے ہوتے ہیں، خون کہیں اور لوتھڑے کہیں ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والذین ھاجروا فی سبیل اللہ واموات فاحیاء عندہ

ربھم ولھم یرزقون ٥ ہماری مسلح افواج کے یہ افسران جو اس دلخراش واقعہ میں ہمیں یہ صدمہ دے کر حیات ابدی حاصل کر چکے ہیں' ان کو شہداء کہنا ان کے منصب کے عین مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ارواح مبارکہ پر لاکھوں برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ سکون عطا فرمائے۔ قوم کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ واقعہ ہمارے ملک میں تقریباً دو دفعہ ہو چکا ہے۔ پہلے فضائی حادثے میں ہماری مسلح افواج کے سربراہ شہید ہوئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس طریقہ سے گھوڑے کی پیٹھ کے اوپر بیٹھے ہوئے واپس بلا لیا ہے۔ یہ زندگی خدا کی امانت تھی۔جب اموات سے انسان دل گرفتہ ہوتا ہے تو قوموں کی تاریخ میں ایسے واقعات آتے ہیں۔ بلا امثال و تمثیل میں یہ ذکر کروں گا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت تمام امت مسلمہ ورطہ حیرت میں مبتلا تھی تو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کو کیا ہوا ہے۔ یہ تو ایک حقیقت تھی۔ کل نفس ذائقۃ الموت٥ آپ اس صدمہ سے باہر نکلیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمے سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جو یہ درس دیا تھا وہ ہمارے سامنے ہے۔ علامہ اقبال نے موت کے صدمہ کے اسی واقعہ کے پیش نظر ہی فرمایا تھا۔

امن الناس بر مولانے ما
آں کلیم اول سینہ ما

انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آج ہمیں خود صبر کا دامن ہاتھ میں رکھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو اسی نوعیت کے ' اسی caliber کے ' اسی کردار کے مالک ایک نئے افسر بھی عنائت فرما دیں اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اب وزیر صحت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میری ملاقات ایئر چیف مارشل صاحب سے تین چار دفعہ ہوئی تھی۔ میں ایوان کے سامنے اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کروں گا۔ جب میری ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی تو اس وقت ہم نے ہیلاٹانس کے بارے میں بات چیت کی۔ میری ایک

خواہش تھی کہ ہم اس بیماری کے خلاف ایک مہم چلائیں اور اس مہم میں جتنے بھی لیڈرز ہیں ان کو involve کیا جائے۔ تو جب میری ان سے اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تو وہ ذاتی طور پر اس مہم میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے تھے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب آپ آئندہ راولپنڈی یا اسلام آباد آئیں گے تو ہم ہیپاٹائٹس واک کا انتظام کریں گے اور اس واک میں' میں آپ کے ساتھ شامل ہوں گا۔ یہ ان کی ایک اچھی سوچ تھی ۔ گو کہ یہ نقصان پاکستان کا ہے اور ایئر فورس کا ہے لیکن میری جو ان سے آخری ملاقات ہوئی تھی' اس لحاظ سے اس موذی بیماری کے خلاف ہم جو مہم چلانا چاہ رہے ہیں اس لحاظ سے وہ بھی ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ آج صبح تقریباً دس بجے جب اس سانحہ کی خبر ملی تو مجھے بہت صدمہ ہوا اور میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ انہوں نے ہیلتھ کے شعبے میں جو ہمارا ساتھ دینا تھا اس کمی کو کون پورا کرے گا؟ مجھے بار بار وہی مصرع یاد آ رہا تھا کہ "شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے"۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اب مخدوم اشفاق احمد کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! آج جو حادثہ ہوا ہے پوری قوم اس غم میں مبتلا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن پر سرکاری طور پر رپورٹ آئے گی لیکن ابتدائی طور پر جو معلومات موصول ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ ملک کے کچھ حصوں میں موسم ٹھیک ہو چکا ہے ۔ ملک کے باقی حصوں میں ابھی تک ہوائیں اور ہوا کے بگولے چل رہے ہیں۔ پائلٹ اپنے راستے سے دو کلومیٹر ہٹ کر جہاز اڑا رہا تھا شاید اس لئے کہ ان تیز ہواؤں سے بچ کر اپنے مشن پر پہنچے۔ اس میں سوار سب لوگ پیشہ ور فوجی تھے اور جان کی پروا کئے بغیر اپنے مشن کی طرف رواں دواں تھے لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ یہ حادثہ ہو گیا۔ آج کے اس حادثہ نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ اپنا اپنا فرض نبھائیں۔ ہر شخص ' ہر پاکستانی ! اگر یہ چاہتا ہے کہ یہ ملک مضبوط ہو تو ہر شخص کو چاہئے کہ اپنا اپنا فرض نبھائے۔ چاہے اس کے لئے جان کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔اسی طرح ہم لوگ اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں' قوم کے نمائندے ہیں اور قوم نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ اب یہاں پر ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ایوان

کا تقدس پامال نہ کریں اور وقت ضائع نہ کریں اور جس قدر جلدی ہو سکے ہم قانون سازی کریں ہر فیلڈ میں قانون سازی کریں۔ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب اور یہ سیاسی حکومت جو منتخب ہوئی ہے اس کی یہ خواہش ہے کہ ہم ہر شعبے میں ترقی کریں اور ہر شعبہ کو درست کریں۔ اپنی خامیوں کو قبول کریں اور ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے قانون سازی ہو گی۔ ہر محکمہ کے لئے قانون سازی ہو گی اس کے بعد ہم پلاننگ کریں گے۔ ترقیاتی فنڈز رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپوزیشن کے بھائیوں کو ساتھ لے کر پوری قوم کی خدمت کریں گے۔ آج کا حادثہ یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم سب پاکستانی مل کر اس ملک کو مضبوط بنائیں چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کریں گی۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! آج جو حادثہ پیش آیا ہے اس پر نہ صرف یہ ایوان بلکہ پورے پاکستان کے عوام خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ اس عہدہ تک پہنچنے کے لئے کتنی محنت اور کتنی جدوجہد، کتنی کوشش اور سرمایہ لگتا ہے اور اس قوم کو، اس ماں باپ کو ان سپوتوں پر کتنا فخر ہوتا ہے جو ان عہدوں پر پہنچتے ہیں۔ ہماری فوج نے ہمیشہ ہی پاکستان کا دفاع کیا ہے۔ ایئر فورس کے جتنے بھی لوگ شہید ہوئے وہ نڈر، بے باک اور بہادر سپاہی تھے ان پر پوری قوم کو ناز ہے۔ کہتے ہیں کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جناب سپیکر! سالوں کے بعد کوئی ایک بہت بڑا جنرل ایئر مارشل بنتا ہے، چیف مارشل بنتا ہے۔ یہ ایوان ان تمام لوگوں کے لئے جو اس حادثہ میں شہید ہوئے ہیں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ!

محترمہ شاہینہ اسد، جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس موقع پر

تھوڑا سا وقت دیا۔ بعض اوقات قوموں کی زندگی میں ایسے مراحل بھی آتے ہیں کہ وہ ایک عجیب قسم کے ملال میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ آج کا دن میں سمجھتی ہوں کہ وہی دن ہے جب میر مصحف علی جو کہ ایک سپاہی کے طور پر اوپر آتے ہیں اور ترقی کرتے ہوئے چیف ایئر مارشل بن جاتے ہیں۔ یہ افراد جو بلندی پر چلے جاتے ہیں قوم کے لئے ہیرے اور جواہرات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ ہماری قوم کا وہ سرمایہ تھا کہ جو ہم سے چھن گیا ہے اور تقدیر نے ہم سے لے لیا ہے۔ ہم اس موقع پر پوری قوم کی حیثیت سے ان کے اہل خانہ کے ساتھ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور میں دعا گو ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ان کا صحیح متبادل عطا فرمائے لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسے گوہر مایہ بہت کم نصیب ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب کرنل شجاعت صاحب اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ میں بہت حد تک impressed ہوں کہ اپوزیشن بنچز اور ہماری طرف سے بھی جس بھرپور طریقہ سے اس مغفرت کی دعا میں ہم سب شامل ہو رہے ہیں اور جن جذبات کے ساتھ ہم حادثہ میں شہید ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں یہ بہت تسلی بخش بات ہے اور یہ بات ان لوگوں کے لئے ایک پیغام بھی ہے جو اچھے کام کرتے ہیں اور اپنا نام پیدا کرتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ہم مغفرت کا ذریعہ اپنا رہے ہیں بلکہ ہم باقی لوگوں کے لئے ایک پیغام بھی چھوڑنا چاہتے ہیں کہ جو بھی اچھا کام کرے اس کی یاد میں اس طرح کچھ نہ کچھ ہوتا رہے تو انشاء اللہ ہم میں سے بہت سے لوگ اچھے کاموں کی طرف آتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک اصغر علی قیصر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

ملک اصغر علی قیصر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! واقعتاً یہ بہت بڑا حادثہ ہے اور جہاں تک میرے علم کے مطابق تین چار سو امیدوار ہوتے ہیں ان میں سے چار یا پانچ لوگ سلیکٹ کئے جاتے ہیں اور جب وہ بھرتی ہوتے ہیں تو ان میں سے دو تین آدمی گراؤنڈ ہو جاتے ہیں یا ایروناٹیکل انجینئرنگ میں چلے جاتے ہیں۔ اور میرے خیال کے مطابق

cream of the nation پاک فضائیہ میں جاتی ہے۔ فلائٹ لیفٹیننٹ کے بعد ایئر چیف کے عہدے تک پہنچنے کے لئے بہت سے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ہمیں اس حادثے کا دلی رنج اور افسوس ہے۔ یہ اس ملک اور قوم کا ایک بہت بڑا نقصان ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہوں گا کہ وہ واقعی عظیم آدمی تھے' اسی لئے ہم ان کے بارے میں یہاں اچھے کلمات کہہ رہے ہیں۔ ہم ہمیشہ ان لوگوں کی عزت' تعظیم اور تکریم کرتے رہیں گے جو سرحدوں اور ملک کا دفاع کریں گے لیکن وہ لوگ جو جمہوری اسمبلی کو توڑ کر اپنے ہی ملک کو فتح کرتے ہیں ان کے لئے ہم ایسے جذبات نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No controversy at this stage Please sit down یہ تعزیتی اجلاس ہو رہا ہے۔ جی' جوزف حاکم دین صاحب آپ فرمائیے۔

جناب جوزف حاکم دین: جناب سپیکر! میں پاکستان ایئر فورس کے ایک چیف وارنٹ آفیسر (ریٹائرڈ) ہونے کی حیثیت سے اپنے چیف صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ اس کے خاندان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں کہ خداوند کریم اس کے خاندان اور پسماندگان کو تسلی و تشفی عطا فرمائے۔ میں ایئر فورس میں رہا ہوں۔ 18 سال پڑھایا ہے۔ 9 سال ISSB میں رہا ہوں۔ 9 سال ایجوکیشن انسٹرکٹر رہا ہوں۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ پاکستان ایئر فورس کے پائلٹ کس طرح بنتے ہیں۔ ان کو کس طرح ISSB میں thrash-out کیا جاتا ہے اور وہ کس طرح اس منزل تک پہنچتے ہیں۔ پہلے select ہوتے ہیں' پھر ان کا میڈیکل ہوتا ہے۔ پھر انھیں ایک بہت لمبے process سے گزرنا پڑتا ہے۔ پاکستان ایئر فورس کا معیار دنیا کی دوسری ایئر فورسز سے بالکل کم نہیں ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنی پہلی تقریر میں یہ کہا تھا کہ،

> "A country without a strong Air Force is at the mercy of an aggressor Pakistan must build up her Air Force as quickly as possible. It must be an Air Force second to none."

ہماری ایئر فورس واقعی second to none ہے۔ ہم دوسرے درجہ کی ایئر فورس نہیں رکھتے۔ یہ جو سانحہ ہوا ہے اس کے خلاء کو بڑی مشکل سے پُر کیا جا سکے گا۔ ایک جنرل ڈیوٹی پائلٹ آسانی سے نہیں بنتا۔ ان کو بڑے process سے گزرنا پڑتا ہے۔ جی ڈی پائلٹ وہ بنتا ہے جس کا intelligence grade کافی اونچا ہوتا ہے۔ چونکہ میں ان مراحل سے خود گزرا ہوں اس لئے مجھے اس بارے میں خوب علم ہے۔ پائلٹ کے بعد دوسرے درجہ پر انجینئرز آتے ہیں' تیسرے اور چوتھے پر باقی لوگ آتے ہیں۔ میں ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے دعا گو ہوں کہ خداوند کریم ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پرویز رفیق ، جناب سپیکر ، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ پاکستان اور خصوصاً پنجاب کی اقلیتوں کی طرف سے میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس اجلاس کی کارروائی کو تعزیتی اجلاس میں تبدیل کیا۔ آج کے سانحہ میں جتنے بھائی شہید ہوئے ہیں ان کے دکھ میں پاکستان کی تمام اقلیتیں برابر کی شریک ہیں۔ پاکستان کی ایئر فورس کے حوالے سے ہمیں بھی فخر رہا ہے کہ 1965 کی جنگ میں ایئر فورس کو 32 ستارہ جرأت ملے جن میں سے 8 ستارہ جرأت مسیحیوں کو ملے تھے۔ ہم اس سانحہ پر نہایت دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کی دعا ہے کہ خداوند کریم ہمارے ان شہید بھائیوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ بہت شکریہ۔

جناب محمد وارث کلو : محترم سپیکر صاحب ' سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ " کلّ نفسٍ ذائقة الموت " سب لوگ اداس ہیں' سب سوگوار ہیں ' پورا ملک سوگوار ہے۔میری بھی دعا ہے کہ مصحف علی میر صاحب ' ان کی اہلیہ اور ان کے ساتھ جتنے بھی لوگ شہید ہوئے اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ایسے حادثوں ' ایسے حالات میں وسوسے آتے ہیں ' قدرتی طور پر ذہن میں آتے ہیں ۔ اللہ کرے ایسے حادثات کم سے کم ہوں۔ ابھی دوستوں نے ذکر کیا کہ دوسری دفعہ اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے۔ ہماری فورسز بڑی arranged and managed ہیں۔ خصوصاً ہم اپنی صفائیہ پر بہت اتراتے رہے ہیں ۔ شاید یہ کوئی فنی خرابی کے باعث ہوا یا موسم کی خرابی

تھی؛ ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسا حادثہ ہوجاتا ہے تو اس کے بارے میں کمیٹیاں بنتی ہیں ' انکوائریاں ہوتی ہیں لیکن اس کی تہہ تک نہیں پہنچا جاتا ۔ میری اس ایوان کے ذریعے مرکزی حکومت سے استدعا ہے کہ چیک کیا جائے کہ ایسے حادثات کیوں ہو رہے ہیں؟ اگر جہازوں میں کوئی خرابی ہے یا جو بھی وجہ ہے وہ سب کچھ قوم کے سامنے آنا چاہئے۔ میں ایک دفعہ پھر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محترمہ لیلیٰ مقدس، جناب سپیکر ! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ویسے تو ہر جان قیمتی ہے لیکن کچھ لوگ اپنے کام کی وجہ سے بے مثال ہو جاتے ہیں۔ ان کا ہم بدل ڈھونڈنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس حادثے میں جو جانیں ضائع ہوئی ہیں وہ بھی کچھ ایسے ہی لوگ تھے جن کی مثال ڈھونڈنا بہت ہی مشکل اور ناممکن بات ہے۔ عام طور پر جب کوئی موت واقع ہوتی ہے تو اس کا نقصان کسی ایک خاندان کو ہوتا ہے لیکن ان جانوں کا نقصان پورے ملک اور قوم کا نقصان ہے۔ ہمیں اس سانحے کو بہت seriously لینا چاہئے اور ہمیں اس کے تدارک کے لئے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا ہے کہ آئندہ اس قسم کے ناقابل تلافی نقصان ہماری قوم کو نہ پہنچیں۔ لیکن میں یہ کہوں گی کہ ایسی قیمتی جانوں کی حفاظت کے لئے ہمیں مناسب انتظامات کرنے چاہئیں۔ میں دوسری بات یہ کہنا چاہوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار استغفار کرنے کے لئے کہا ہے اور بطور مسلمان ان کے افسوس میں خاموشی اختیار کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خاموشی اختیار کرنے کی بجائے ایک مرتبہ پھر فاتحہ پڑھ لینی چاہئے تھی۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی : جناب سپیکر ! میں ایئر مارشل مصحف علی میر کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور ان کے لئے ہم آج بہت زیادہ غمگین ہیں۔ ایئر مارشل کوئی چھوٹی چیز نہیں ہوتا۔ بہت shining بچے ایئر فورس میں جاتے ہیں۔ آج پوری قوم ان کی وجہ سے سوگوار ہے۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے چند سال پہلے جب جنرل ضیاء الحق کا جہاز اسی طرح crash ہوا تھا تو ہم بہاولپور میں اپنے صحن میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ جب ہم نے یہ خبر سنی تو سب گھر والوں نے چائے چھوڑ دی ۔ ایسے لگا جیسے کہ کسی اپنے بہت ہی قریبی

رشتہ دار کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ جنرل یا آرمی کے لوگوں کی ہم بڑی عزت اور قدر کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کے درجہ کو قبول کرے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آج پوری قوم سوگوار ہے۔ خداوند کریم انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' شیخ امجد عزیز صاحب!

شیخ امجد عزیز: شکریہ جناب سپیکر!

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا
وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے
اس جان کی کوئی بات نہیں

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اس تعزیتی اجلاس میں مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج پورا ملک ' جناب ایئر مارشل اور ان کے 17 ساتھیوں کی شہادت پر سوگوار ہے۔ ہمارے چہرے ' ہمارے دل انتہائی شدت سے پرملال ہیں کہ آج پھر وہ واقعہ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے آرمی چیف کے ساتھ ہوا تھا اور آج یہ ایئر مارشل کے ساتھ ہوا ہے۔ ہم سب ان تمام آفیسرز کے اہل خانہ اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شہدا کا رتبہ عطا فرمائے لیکن آج میں اس اسمبلی کے فورم پر ایک لمحہ فکریہ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ جب اسی طرح آرمی چیف کا انتقال ہوا تھا تو اس وقت Military Regime نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ دو سینئر آفیسرز ایک جہاز میں سفر نہیں کریں گے تو آج کیا وجہ ہے کہ دوبارہ پھر اسی طرح کے لوگ' اتنے عظیم لوگ جن پر پاکستان کا اتنا قیمتی سرمایہ اور ہماری ساری محبتیں ان کے ساتھ شامل ہیں وہ اتنی بڑی تعداد میں ایک طیارے میں سفر کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ پا گئے۔ اس پنجاب اسمبلی کی طرف سے متفقہ طور پر ایک قرار داد جانی چاہئے کہ جس طرح آرمی چیف کے حادثے کی آج تک رپورٹ عوام کے سامنے نہیں آسکی لیکن اس حادثے کی صحیح رپورٹ عوام تک پہنچائی جائے۔ اس کا حقیقت پر مبنی جائزہ لے کر

صحیح کارروائی عوام کے سامنے پیش کی جائے اور آئندہ کے لئے یہ بات ensure کی جائے کہ آئندہ ہمارے اتنے عظیم سپوت، ہماری اتنی قیمتی جانیں ایک ساتھ ایک جہاز میں سفر نہ کریں تاکہ یہ واقعہ دوبارہ سرزد نہ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب اسلم صاحب!

میاں محمد اسلم ایڈووکیٹ، جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ ایک قومی المیہ ہے۔ آج ہماری پوری قوم اور ملک غمگسار ہے۔ اس خبر کو سن کر دلی صدمہ ہوا اور سکتہ طاری ہو گیا کہ ہماری ایئر فورس کے 17 آفیسرز جن میں مایہ ناز ایئر مارشلز بھی شہید ہو گئے۔ میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے ورثاء کو بھی صبر کی توفیق دے۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ جناب سپیکر! آج جو المناک سانحہ ہوا ہے اس پر پوری قوم سوگوار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنا بڑا سانحہ ہے اس کے مقابلے میں جو الفاظ ہیں وہ میرے ذہن کی غلام گردشوں میں گویا یوں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں جیسے کسی شاہ کے دربار میں لونڈیاں۔ کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو اس واقعہ کی compensation کر سکے۔ کوئی جذبہ ایسا نہیں ہے جو ان شہداء کو واپس لا سکے۔ جیسا کہ میرے فاضل دوستوں نے اپنی تقاریر میں یہ فرمایا کہ شہید جو ہوتے ہیں وہ قوم کی حیات ہوا کرتے ہیں اور آج جس طرح ہمارے اس مقدس ایوان کے اندر پوری یکجہتی، پورے خشوع وخضوع اور پورے احترام کے ساتھ اپنے شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا۔ جب چند روز گزریں گے تو ہمارے اس معزز ایوان میں، پاکستان کے دوسرے معزز ایوانوں میں اور ہماری آرمی میں اور ہمارے تمام شہروں میں ایک ہی بات ہو گی کہ،

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
کہ جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

یہ احباب جو ہم میں سے رخصت ہو گئے۔ آج پوری قوم صدمے سے نڈھال ہے

اور ہم تمام اسمبلی کے floor سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پوری قوم کو اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔ میں اسمبلی کے floor کی وساطت سے اپنی وفاقی حکومت سے گزارش کروں گا کہ امید ہے کہ کل کو اس اہم ترین اور اس المناک ترین واقعہ پر ایک اہم کمیشن قائم ہو گا۔ یہ نہیں ہو گا کہ جیسے پہلے ہمارے جو سپوت ہم سے بچھڑ گئے لیکن آج تک ان کا پتا نہیں چلا کہ اس سازش کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اس پر جو کمیشن قائم ہو وہ قوم کے سامنے حقائق لائے کہ اس میں کیا بات تھی؟ ہم تو یہی کہیں گے کہ یہ تقدیر کا فیصلہ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر پورے ذمہ دارانہ طریقے سے رپورٹ قوم کے سامنے آنی چاہئے۔ میں ایک مرتبہ پھر اپنے تمام ساتھیوں سمیت جو اپوزیشن بنچز اور جو حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم تمام ممبران ان کے لواحقین اور اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ شکریہ۔

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کھیار، جناب سپیکر! یہ جو حادثہ ہوا یہ ایک بہت بڑا قومی نقصان ہے۔ یہ ایک اتنا بڑا حادثہ ہے کہ ہمارے ملک کی تاریخ میں اسے second most significant incident declare کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کی زندگی risk سے بھرپور ہوتی ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک دفعہ جنگ کے دوران بریگیڈئر شامی مورچے سے باہر کھڑے تھے اور دشمن کی ایئر فورس strafing کر رہی تھی تو کسی نے کہا کہ بریگیڈئر صاحب مورچے کے اندر تشریف لے آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے hit کرنے کا کتنے فی صد risk ہے؟ تو کسی نے کہا کہ جب air strafing ہوتی ہے تو 10 فی صد risk ہوتا ہے تو انھوں نے کہا کہ This much risk I am ready to accept.

جناب والا! یہ ہیروز اتنا risk لیتے ہیں تو تب ہی یہ اس سٹیج پر پہنچتے ہیں۔ جو آدمی زندگی میں risk لے ہی نہ تو میرے خیال میں مشکل ہے کہ وہ اتنی peak پر پہنچے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ ان کے souls کو peace میں رکھے۔ جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر دے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، قدسیہ لودھی صاحبہ!

محترمہ قدسیہ لودھی، جناب سپیکر! آج جتنے ہم سب غمگین اور سوگوار ہیں اس میں الفاظ تو کچھ کام نہیں کر سکتے کیونکہ وقت کے ساتھ ان خاندانوں کے افراد کے لئے یہ مرہم بنے گا لیکن جب ہم کسی قوم کے لئے مضبوط مسلح افواج کا ذکر کرتے ہیں اور جس ملک کی defenders بہت مضبوط مسلح افواج ہوتی ہیں اس میں آرمی، فضائیہ اور نیوی برابر آتی ہیں۔ میں آج خاص طور پر فضائیہ کا اس لئے بھی تذکرہ کروں گی کہ ان کے کمانڈر کی ناگہانی سانحہ میں شہادت ہوئی ہے اور جدید دور میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جو کردار فضائیہ کا ہے وہ بہت اہم ہے۔ یہ بات 1991 میں Gulf war میں بھی سامنے آئی اور ابھی افغانستان پر حملے کی صورت میں بھی۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ پاکستان فضائیہ نے بہت عظیم سپوت پیدا کئے ہیں۔ 1971 میں راشد منہاس شہید اور اب مصحف علی میر شہید۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے صرف اس بات پر میں اپنی یہ بات ختم کرتی ہوں کہ غم سے میرے پاس مزید الفاظ نہیں ہیں۔

ان صورتوں کو ترسے گی چشم جہاں کہ
آج کمیاب ہیں تو کل ہمیں نایاب دیکھنا

جناب ڈپٹی سپیکر، محمد قمر حیات کاٹھیا!

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب سپیکر! آج کے المناک حادثے کے بارے میں پورے ایوان نے جو اجلاس ملتوی کرنے کی تجویز دی تھی وہ بڑی اچھی تجویز تھی اور سب سے اچھا فیصلہ آپ نے کیا کہ اسے تعزیتی اجلاس میں تبدیل کر دیا جائے، جس کی وجہ سے ہم ان کا غم منا رہے ہیں۔ اس المناک حادثے کی وجہ سے پوری قوم اس وقت غم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ ملک کے لئے، فوج کے لئے یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ میری دعا ہے کہ جو ان کی جگہ منصب سنبھالیں خدا انہیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ خدا ہماری فوج کو اور مضبوط کرے۔ ایسے حادثات سے ہمیں اللہ تعالیٰ بچائے اور محفوظ رکھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔

محترمہ عابدہ جاوید : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! آج کا یہ حادثہ درد ناک' المناک اور افسوس ناک ہے۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جو قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ میں بس اتنا ہی کہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو بلند درجات میں جگہ دے۔

محترمہ صبا صادق : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب والا پاک فضائیہ نے ہمیشہ قوم اور ملک کی سربلندی کے لئے اپنی خدمات قربانیوں کے ساتھ پیش کی ہیں۔ آج جو سانحہ ہوا وہ بہت بڑا قومی نقصان ہے اور اس national loss میں' میں یہی چاہوں گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہماری جو اس وقت صورت حال ہے اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بندہ دے جو پاک فضائیہ کی کمانڈ سنبھالتے ہوئے ایک بار پھر سے اسی قربانی' سرحدوں کی حفاظت' دشمنوں کے دانت کھٹے کرنے کے لئے پلاننگ اور ساتھ ہی ساتھ ملک و قوم کی سربلندی کے لئے اپنا کردار بھرپور طور پر سر انجام دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے اور ان سوگوار خاندانوں کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ یہ غم صرف ان خاندانوں کا نہیں بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک قومی غم ہے۔ قومی اور المناک حادثہ ہے اور اس حادثے کو بھر پور طور پر میں چاہوں گی کہ ہاؤس کی وساطت سے کہ جو انکوائری کمیشن بنے وہ کمیشن رپورٹ صحیح معنوں میں اور حقیقتاً عوام کے سامنے لے کر آئے تاکہ جو بھی صورت حال ہو اس سے ہم لوگ بھی aware ہوں اور قوم بھی aware ہو اور پتا چل سکے کہ اس کی background کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا رتبہ دے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ بہت بہت شکریہ۔

محترمہ شہناز سلیم : جناب سپیکر! آج کے اس المناک حادثہ سے پورے پاکستانیوں کو دلی دکھ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ مرحومین کو شہادت کا رتبہ عطا فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو اور قوم کو صبر جمیل عطا کرے۔ یہ لوگ ملک و قوم کے لئے انتہائی قیمتی تھے۔ ان کی حفاظت کا معقول انتظام ضروری ہے۔ میں تمام شہداء کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔

چودھری عبدالغفور خان : جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ

پوری پاکستانی قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔ جب بھی کوئی سپاہی فوج میں بھرتی ہونے کے لئے جاتا ہے تو اس کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں کہ غازی یا شہید۔ یہ لوگ اپنے فرائض منصبی کے دوران جس حادثے کا شکار ہوئے یقیناً یہ شہادت ہے اللہ کریم قران کریم میں فرماتے ہیں کہ،

ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

جناب سپیکر! یہ واقعتاً ہماری قوم کا ایک بہت بڑا نقصان ہے اور یہ بہت بڑا حادثہ ہے۔ پاکستانی فوج کے اندر بہت سے شہدا اپنی یادیں چھوڑ گئے۔ مجھے آج میجر شبیر شریف شہید کا واقعہ یاد آتا ہے کہ جب آپ بچپن میں تھے اور سکول میں پڑھتے تھے۔ سکول سے جب بھی واپس آتے تو بچوں میں لڑائی جھگڑے کے دوران کچھ نہ کچھ ہوا ہوتا اور ماں جب بھی پوچھتی کہ بیٹا یہ کیا ہوا؟ کبھی قمیض کے بٹن ٹوٹے ہیں' کبھی منہ سے خون نکل رہا ہے تو یہی کہتے کہ ماں کچھ نہیں بس ذرا لڑائی ہو گئی تھی اور جب میجر صاحب کو شہادت نصیب ہوئی اور انہیں واپس ان کے گھر پر لایا گیا تو سفید چادر کے اوپر میجر صاحب کو لٹایا گیا تو وہی بٹن ٹوٹے ہوئے تھے اور منہ سے خون نکل رہا تھا اور ماں ان کے سرہانے کھڑی ہوئی تھی اور بالکل ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے ماں پوچھ رہی ہو کہ شبیر کیا ہوا؟ اور ایسے لگتا تھا' جیسے شبیر کہہ رہا ہو' کچھ نہیں ماں بس ذرا لڑائی ہو گئی تھی۔ ہمیں ان لوگوں پر فخر ہے اور یہ لوگ پاکستان کا سرمایہ ہیں۔ انہی لوگوں نے پاکستان کی حفاظت کرنی ہے۔ آج اس موقع پر اس ایوان کی وساطت سے ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اللہ کریم کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ کریم انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آخر میں ایک شعر کے ساتھ کہ۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت مزید 15 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! یقیناً یہ حادثہ بہت بڑا حادثہ ہے۔ بہت بڑا المیہ ہے اور میری نگاہ میں یہ حادثہ صرف ائیر فورس کا حادثہ نہیں ہے' یہ حادثہ افواج پاکستان کا حادثہ

نہیں ہے' یہ حادثہ پورے ملک کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے اور حیران کن بھی ہے۔ مجھ سے پہلے کچھ ممبران نے پہلے بھی اس پر بات کی ہے اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس جدید دور میں جدید ٹیکنالوجی کے دور میں ہمارا ائیر چیف مارشل ایک ایسے حادثے میں شہید ہو گیا ہے۔ ضیاء الحق صاحب کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا تھا اس کی تحقیقات آج تک سامنے نہیں آسکیں۔ ہم امید کرتے ہیں اور پورا ہاؤس آپ کی وساطت سے اس چیز کی امید کرتا ہے کہ اس حادثے کی تحقیقات مکمل کی جائیں اور پھر پورے ملک کے سامنے اس حادثے کی تحقیقات کی رپورٹ کو بھی پیش کیا جائے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں آپ کے اس فیصلے پر کہ آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا کہ آج کی کارروائی کو معطل کیا اور اظہار یکجہتی کے لئے فاضل ممبران کو ٹائم دیا۔

جناب سپیکر! میں بھی یہ درخواست کروں گا کہ شہداء کے لئے دعائے مغفرت ضرور مانگی جائے اور دوسری گزارش میں یہ کرتا ہوں کہ آج کی جو کارروائی معطل کی گئی ہے اس کے وقت کا بھی بتا دیجئے کہ کس وقت اس کارروائی کو جگہ دیں گے۔ شکریہ۔

جناب عامر عثمان عادل: جناب سپیکر! آج کے اس افسوس ناک واقعہ پر فضائے وطن سوگوار ہے۔ وہ اس لئے کہ آج وطن کے وہ شاہین ہم سے بچھڑے ہیں جن کے دم قدم سے ہمارے وطن کی فضاؤں کی پاسبانی ہوا کرتی تھی۔ یہ وہ جیالے سپوت تھے جو جاگتے تھے تو پوری قوم سکھ چین کی نیند سویا کرتی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس سانحہ پر کس کس پہلو پر آنسو بہائے جائیں۔ آج ہماری آنکھیں اشکبار اور پورا وطن سوگوار ہے۔ صرف کتنی مائیں اپنے سپوتوں سے نہیں بچھڑی ہیں' کتنی سہاگنوں کے سہاگ نہیں اجڑے ہیں' پاک فوج اپنے پیشہ ور قابل افسروں سے محروم نہیں ہوئی ہے سب سے بڑا نقصان میں سمجھتا ہوں کہ اس پاک دھرتی کا ہوا ہے کہ اس دھرتی کے جیالے سپوت جنہوں نے یہ قسم کھائی تھی کہ ہم اس ارض پاک کی حرمت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور آج انہوں نے اپنی اس قسم کو پورا کر دیا' اپنے وعدے کو سچ کر دکھایا۔

جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں آج میرا پورا وطن خون کے آنسو رو رہا ہے۔ پورے وطن کی ایک ہی فضا ہے جو سوگوار ہے تو

وہاں پوری قوم کے دل کی آواز یہ بھی ہے کہ خدارا! اس مرتبہ تو کم از کم قوم کو اندھیرے میں نہ رکھا جائے۔ کم از کم اس مرتبہ اس سانحے کے بعد قوم کو یہ حقیقت بتلا دی جائے کہ آیا وطن عزیز اس وقت تاریخ کے جس نازک موڑ پر کھڑا ہے اور جو بین الاقوامی صورت حال بن رہی ہے کیا ہمارے ساتھ یہ کوئی گہری سازش تو نہیں؟ کیا اس کے پیچھے ہمارے ازلی دشمن کا ہاتھ تو نہیں؟ کیا اس گھڑی جب پاک وطن کو اور پاک وطن کی فضاؤں کو ان جیالے سپوتوں کی کڑی اور اشد ضرورت تھی تو یہ میرے دل کی آواز ہے کہ اس سانحے کی تحقیق کے لئے جو بھی کمیشن بیٹھے وہ پوری قوم کے سامنے یہ حقیقت لائے کہ یہ صرف حادثہ تھا یا کوئی گہری سازش تھی۔ آخر میں ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ ان تمام شہداء کے لئے اس پورے ایوان کی طرف سے متفقہ طور پر یکجہتی کے افسوس کے اظہار کے لئے ائیر چیف مارشل اور ان کے دیگر ساتھیوں کی قبروں پر پنجاب اسمبلی کی طرف سے علامت کے طور پر پھولوں کی چادر چڑھائی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شگفتہ انور: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میرے بھی کم و بیش وہی جذبات ہیں جن کا اظہار میرے سن بھائی پہلے کر چکے ہیں۔ میں اس میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہوں گی کہ جب بھی کوئی نوجوان آرمی یا فورسز کو join کرتا ہے تو اس کے پیش نظر دو چیزیں ہی ہوتی ہیں کہ وہ یا تو غازی بنے گا یا شہید۔ میں سمجھتی ہوں کہ شہادت وہ بڑا رتبہ ہے جس کی ولیوں اور نبیوں نے بھی خواہش کی۔ اس رتبے پر وہی فائز ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی پسندیدہ بندوں میں شامل ہو۔ ائیر چیف صاحب جو اس وقت ہم میں موجود نہیں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند کرے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بہت پسندیدہ لوگوں میں سے تھے اور انہوں نے یقیناً اپنے اس جذبے کی معراج کو شہادت کی صورت میں پا لیا ہے جس کے تحت کوئی بھی جوان فورسز کو join کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ان کی فیملی کے لئے یہ بہت کڑا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے۔ پوری قوم اس وقت صدمے سے نڈھال ہے۔ یہ زخم وقت کے ساتھ ساتھ مندمل

ہو گا اور میرے پاس تو اپنے جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ بھی نہیں ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بوسن صاحب!

جناب محمد حسنین خان بوسن، جناب سپیکر! آج ہمارے ملک میں جو سانحہ پیش آیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ پہلے بھی اس طرح کا ایک حادثہ ہو چکا ہے۔ میں صرف دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ سوگوار خاندانوں کو صبر دے اور اس حادثے میں شہید ہونے والوں کو جنت میں جگہ دے۔ میں اس سارے ایوان کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ یہ سانحہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر پورے ملک میں بھٹی ہونی چاہئے تاکہ قوم پوری طرح اس غم میں شامل ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس سے پیشتر کہ میں wind up کے لئے جناب مشتاق کیانی صاحب کو floor دوں میں اپنی طرف سے بھی جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس سانحے پر میں نے بھی ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آپ نے بات کرنی ہے تو پہلے آپ فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے 1971 کی جنگ دیکھی ہے اور 1965 کی جنگ کے بارے میں بھی سنا ہے۔ ہماری ائیر فورس جیسی دنیا میں کسی کی ائیر فورس نہیں۔ میرے بڑے بھائی نے مجھے خود بتایا کہ جب 1965 میں ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا اور سیالکوٹ کی چھاؤنی cross کر کے اندر آ گیا تو صرف ہماری ائیر فورس نے بری فوج کے اوپر cover کر لیا اور انہوں نے یہ جنگ اس طرح لڑی کہ پوری دنیا پاکستانی ائیر فورس کی کارکردگی پر عش عش کر اٹھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں معزز ممبران سے کہوں گا کہ فی الحال سیٹیں مت چھوڑیں اور اجلاس کے اختتام پر جائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! مصحف علی میر صاحب ایسے لوگ تھے کہ جب انڈیا نے ایک سال پہلے اپنی فوجیں ہمارے بارڈر پر لگا دیں اور انڈین آرمی چیف نے کہا کہ ہم پاکستان کو مزا چکھائیں گے۔ تو اس شہید ائیر مارشل نے یہ تاریخی جملہ بولا کہ پاکستانی ائیر فورس میں اتنی طاقت اور سکت ہے کہ یہ پانچ منٹ کے اندر اندر انڈیا کے اندر ایک کر سکتی

ہے تو یہ وہ لوگ تھے کہ جب بھی وطن نے انہیں پکارا تو یہ لوگ اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر قوم اور ملک کی حفاظت کے لئے پہنچ گئے۔

جناب سپیکر! سننے میں آیا ہے کہ ائیر چیف صاحب کے ہمراہ تین لوگ ان کے بعد سینئر ترین تھے تو میری یہ درخواست ہے کہ ائیر مارشل مصحف علی میر صاحب کی فیملی اور دیگر 17 شہیدوں کے پسماندگان تک پوری پنجاب اسمبلی کے جذبات تعزیت کے طور پر پہنچنے چاہئیں کہ پوری قوم اس غم میں ان کے ساتھ ہے اور پوری قوم ان کی فیملی کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم ، جناب سپیکر! پاکستانی قوم نے ہمیشہ اپنے ان سپوتوں پر ناز کیا جنہوں نے اس ملک کے لئے قربانی دی ہے۔ ہر وہ شخص جس نے شہادت حاصل کی' چاہے وہ بری فوج کا ہو یا ائیر فورس یا نیوی کا' پاکستانی قوم نے کبھی بھی اپنے محسنوں اور ان قومی ہیروز کو نہیں بھلایا۔ آج کے اس واقعہ سے تمام لوگ بہت ہی افسردہ ہیں۔ اس خبر نے لوگوں کے دل ہلا دیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا قومی نقصان ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نقصان سے پاک فوج کے نوجوانوں کے حوصلے اس وقت پست ہوں گے تو میری تو یہ دعا ہے کہ ان لوگوں کو اس سروس اور اس یونیفارم میں شہادت نصیب ہوئی ہے۔ ان کے پسماندگان' بیواؤں اور یتیم بچوں کو اللہ تعالیٰ حوصلہ اور صبر دے۔ میں یہ بھی چاہوں گا کہ اس وقت جن نوجوانوں کے حوصلے پست نظر آ رہے ہیں ہمارے اس تعزیتی اجلاس سے اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بلند رکھے۔ یہ ایوان آج کے اس تعزیتی اجلاس کے حوالے سے ان شہداء کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' انصاری صاحب!

بابو نفیس احمد انصاری، جناب سپیکر!

شہید کی جو موت ہے
وہ قوم کی حیات ہے

جناب سپیکر! میرے معزز بھائیوں نے اس تعزیتی اجلاس میں جو کچھ کہا ہے

وہ ان شہداء کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے بہت کچھ ہے۔ ائیر چیف صاحب اور ان کے دیگر 17 ساتھیوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ موت آنی جانی چیز ہے لیکن جس مشن سے وہ عہدہ برآ ہوئے ہیں وہ ضرور کسی نہ کسی مشن پر ہوں گے۔ وہ ہماری سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ اس لئے ہم ان کے خاندانوں کے ساتھ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ پوری قوم ان کے ساتھ ان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ ہم ان کی شہادت کے رتبے کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقت مزید پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جی' محترمہ خالدہ منصور صاحبہ!

محترمہ خالدہ منصور: شکریہ۔ جناب سپیکر! بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ میں اتنا ہی کہوں گی کہ یہ ساتھ پاکستان کی تاریخ کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس قربانی کے بارے میں کہہ سکوں کہ جو ہمارے افسران دے گئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر فوجی کا عہد ہوتا ہے کہ وہ شہید ہو اور شہادت کا بہت اونچا رتبہ ہوتا ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ شہید کبھی فنا نہیں ہوتا۔ میں اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ آج ہماری قوم کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پاکستان میں یہ دوسرا بڑا واقعہ ہوا ہے کہ جب ہمارے بہت بڑے افسران جو اگلی قیادت میں ہوتے ہیں ان کے جہاز کے ساتھ حادثہ پیش آیا۔ یہ ہماری قوم کے لئے سوچنے کی بات ہے اور لمحہ فکریہ ہے۔ یہ اتنا بڑا نقصان ہے کہ اس کو پورا ہونے میں کئی سال لگیں گے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ ہم شہدا کے خاندانوں کے ساتھ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل وقت میں ان کی مدد کرے اور ہم ان کے ساتھ ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' چودھری زاہد پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ان شہداء کو خراج عقیدت کے طور پر مجھے کچھ الفاظ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران کا بہت دانشمندانہ فیصلہ تھا کہ انھوں نے روٹین کی کارروائی معطل کرائی اور پھر آپ نے بھی بہت اچھا فیصلہ کیا کہ آپ نے اس ہاؤس کو تعزیتی اجلاس میں بدل دیا۔ جیسا کہ تمام معزز ممبران نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے کہ

ساری قوم افسوس میں ڈوبی ہوئی ہے۔ میرے بھی جذبات کچھ اسی طرح ہیں کہ مجھے بھی انتہائی دکھ ہوا۔

جناب والا! مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔ 1988 میں آپ بھی ادھر ممبر تھے اور میں بھی تھا۔ اس وقت جب شہیدوں کی بات چلتی تھی تو دونوں طرف سے ایک طوفان برپا ہو جاتا تھا لیکن آج متفقہ طور پر حکومتی بنچوں والوں نے اور اپوزیشن بنچوں والوں نے بھی ان کے لئے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت میں جگہ نصیب فرمائے۔(آمین) جیسا کہ ہمارے دوست نے کہا ہے کہ۔

شہید کی جو موت ہے
وہ قوم کی حیات ہے

وہ ابدی زندگی پا گئے ہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ زندہ ہیں کیونکہ شہید کبھی بھی نہیں مرتا اور اللہ سے رزق پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت میں جگہ نصیب فرمائے۔(آمین) شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر شفیق صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر! جن احساسات و جذبات کا اظہار تمام ساتھیوں نے کیا ہے۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے میں فقط اتنا عرض کروں گا کہ ائیر چیف مارشل مصحف علی میر صاحب ایک سپاہی تھے اور وہ اپنے مورچے کے اندر تھے کیونکہ ہوائی فوج کا مورچہ اس کا جہاز ہوا کرتا ہے۔ انھیں جہاز کے اندر شہادت نصیب ہوئی۔ اس سے ہماری غازی آبدوز اور دوسرے جو اس طرح کے سانحے ہوئے ان کی یاد آتی ہے کہ جس طرح سے سرفروشوں نے اپنی جان مادر وطن کے لئے قربان کی۔ ایک سپاہی ہونے کے ناتے سے ہوائی فوج کے سربراہ کی حیثیت سے انھوں نے شہادت کی منزل پائی ہے۔ میں بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاؤں گا کہ آج جو اسمبلی کا وجود ہے یقیناً اس میں صدر صاحب نے اپنے دیئے ہوئے road map کو طے کیا اور اپنے وعدے کو پورا کیا۔ میں اس میں مصحف علی میر صاحب کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ وہ ان نادان ساتھیوں میں سے نہیں تھے کہ جنھوں نے خدانخواستہ آرمی چیف کو غلط راستے پر لگایا ہو یا صدر صاحب کو غلط

مشورے دیئے ہوں کیونکہ جنرل یحییٰ خان کے دور میں ہم نے دیکھا کہ ان کے ساتھی ان سے زیادہ اقتدار پرست تھے جس کے نتیجے میں ملک کا زیادہ نقصان ہوا۔ انھوں نے ایک بااصول سپاہی' ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے اپنا جمہوری کردار بھی ادا کیا کیونکہ وہ حکمرانی کے عمل میں شامل تھے۔ اگر ان جیسے اور لوگ ان کو غلط مشورے دیتے تو عین ممکن تھا کہ یہ اسمبلی' دوسری اسمبلیاں اور نیشنل اسمبلی وجود میں نہ آتیں۔ آج جس طرح ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے بھی دل کے ساتھ اس قومی سانحے کو تسلیم کرتے ہوئے اس میں شرکت کی ہے اس سے یہ پیغام ہمارے دشمنوں تک بھی چلا جاتا ہے کہ پاکستانی قوم اپنے مسائل کو بہتر طور پر سمجھتی ہے اور یہ ایک ہے۔ اس کے اندر جو بھی اختلاف ہے وہ سلیقے اور طریقے کا اختلاف ہے لیکن تضاد نہیں ہے کیونکہ قوموں کے اندر جو خرابی آتی ہے یا تباہی آتی ہے وہ ہمیشہ تضاد کی وجہ سے آتی ہے' اختلاف کی وجہ سے نہیں آتی۔ آخر میں' میں پھر مصحف علی میر شہید کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور سبزہ نورستہ ان کی قبر کی نگہبانی کرے۔ آخر میں جیسا کہ علامہ اقبال حکیم الامت نے بہتر انداز میں بات کہی ہے کہ،

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

اور میر صاحب اس کی بہترین مثال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔(آمین)

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر مظفر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

ہمارا یہ جو قومی ایئر چیف صاحب کی شکل میں نقصان ہوا ہے اور جس نے ان کے ساتھ زندگی کے عہد و پیماں کئے تھے اور مرنے میں بھی ان کا ساتھ ان کی بیگم نے دیا۔ ان کے ساتھ اور جو ہمارے قیمتی افسران تھے ان کے لئے ہم سب کے جذبات ایک جیسے

ہیں۔ سب سے زیادہ خوش آئند بات یہ ہے کہ پورا ایوان اس سانحہ پر اس غم میں دلی طور پر برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری قوم کو اس سانحہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) کیونکہ یہ ہم سب کا نقصان ہے۔ یہ کسی ایک خاندان کا نقصان نہیں ہے۔ جیسا کہ میرے بھائیوں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس سانحہ کی اعلیٰ سطحی تحقیق کرکے اس مرتبہ خدارا قوم کے سامنے حقیقت ضرور لائی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب محمد عظیم گھمن صاحب!

جناب محمد عظیم گھمن، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس قومی المیے اور سانحہ کے حوالے سے سب اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کے دوستوں نے متفقہ طور پر اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت بھی کی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ کل کے اجلاس میں متفقہ طور پر اظہار تعزیت کی قرارداد آ جائے اور میرا خیال ہے کہ نماز جنازہ بھی کل ہے۔ اس وقت تو دعا ہو نہیں سکتی۔ میں سب دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے آج اس سلسلہ میں اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس سے پہلے کہ میں wind up کرنے کے لیے مشتاق کیانی صاحب سے کہوں اور اس کے بعد میں لاءمنسٹر صاحب سے بھی گزارش کروں کہ اگر وہ اپوزیشن کے دوستوں کے ساتھ مشورہ کر کے آج ہی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو پیش کی جا سکتی ہے۔ میں اپنے بھی جذبات کا کچھ اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

موت برحق ہے اور موت کا ایک وقت متعین اور مقرر ہے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ لوگ آتے ہیں اور لوگ چلے جاتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جن کی یادیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ آج کا جو المناک حادثہ ہوا ہے اس نے اپنی ایک یاد چھوڑی ہے۔ صبح ہم پارلیمانی اجلاس کے لئے اکٹھے ہوئے تھے اور جب یہ اطلاع ملی تو یقین جانیے کہ مجھے ہر چہرہ افسردہ نظر آیا۔ ہر کوئی محسوس کرتا تھا کہ جیسے اس کا ذاتی نقصان ہوا ہے۔ واقعی ذاتی نقصان ہوا ہے کیونکہ اپنے دوستوں اور احباب سے ائیر چیف مارشل کے کردار کے بارے میں ہم نے جو کچھ سن رکھا تھا' اس کے علاوہ ان کے دیگر ساتھی جنھوں نے آج ان کے ساتھ

اپنی جان دی' یہ ہم سب کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

1971 کی جنگ کے بعد واہگہ بارڈر پر جو stone نصب ہے مجھے وہ یاد آیا کہ We have given our today for your tomorrow. ہمیشہ ہماری افواج خواہ وہ بحری فوج ہو' ایئر فورس ہو یا بری ہو' انہوں نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس ملک کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری افواج پاکستان نے شب و روز محنت کر کے جتنی دفعہ بھی مشکل وقت آیا ہے وہ پیچھے نہیں ہٹے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا المیہ بڑا ہی افسوس ناک ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں جو ایئر مارشل کے ساتھ تھے' وہ کسی مقصد یا کسی مقصد کے لئے جا رہے ہوں گے اور اس مقصد میں آج کا یہ المناک واقعہ شہادت کے برابر ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جہاز 8 بج کر 36 منٹ پر land ہونا تھا اور 8 بج کر 33 منٹ پر یہ المناک واقعہ ہوا۔ ان کی آخری آواز یہ تھی کہ ہم land کر رہے ہیں اور وہ 5000 فٹ نیچے descend کر چکے تھے اور یکدم یہ واقعہ ہوا۔ اس میں جتنا بھی افسوس کیا جائے اتنا کم ہے۔ مجھے آج کے ماحول سے اتنا اطمینان ہوا ہے کہ آج واقعی ہماری پنجاب اسمبلی میں ایک mature اسمبلی کی حیثیت سے آپ نے اپنے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ خواہ وہ افسوس کے رنگ میں تھا لیکن یہ اس دشمن کے لئے ایک واضح اشارہ ہے کہ قوم میں ہزار اختلافات ہوں لیکن جہاں قومی ہیروز کا سوال ہے' قوم اور ملک کا سوال ہے یا پاکستان ایک ہے' پاکستان ایک ہے' پاکستان ایک ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جہاں آج آپ کے اتفاق کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان شہداء کے لئے' جملہ ایئر فورس کے بہادر افراد خصوصاً میر صاحب اور ان کے خاندان کے لئے اس سے زیادہ خراج تحسین ہم پیش نہیں کر سکتے۔ میں یہاں اپنی اور اپنے خاندان کی طرف سے اور آپ سب دوست' باقی ممبران ہاؤس پورے ایوان کی طرف سے ان تمام افراد سے اظہار تعزیت کرنا چاہتا ہوں جو آج بہت بڑے واقعہ سے گزرے ہیں اور جن پر آج کا دن قیامت صغریٰ بن کر گزرا ہے۔ ہم ان تمام شہداء کے خاندان' میر صاحب اور باقی 17 آدمیوں کے ساتھ اور ایئر فورس کے ملازمین بھی جو جہاز کو اڑا رہے تھے اور خصوصاً جنرل صدری صاحب کے ساتھ بھی جن کے وہ بہنوئی تھے' پہلے ان کی والدہ صاحبہ فوت ہوئی ہیں اور اب ان کی

بہن فوت ہوئی ہیں اور ان کے بہنوئی فوت ہوئے ہیں۔ ہم سب بیک آواز ہو کر ان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے ایک چھوٹی سی تجویز دیتا ہوں کہ اگر آپ حکومتی بنچز اور اپوزیشن کے ممبران آپس میں اتفاق کریں تو میں کل کا اجلاس ان کے احترام میں ملتوی کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پرسوں ان کا اجلاس رکھیں گے اور کل کا ایجنڈا بعد میں take up کر لیں گے۔ اگر ہمیں ایک دن اور بڑھانا پڑا تو ہم بڑھا دیں گے لیکن کل کا اجلاس میں احتراماً ملتوی کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ سب متفق ہیں تو میں floor دینے سے پہلے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ کل کا اجلاس شہداء کے احترام میں ملتوی کیا جاتا ہے اور پرسوں 10 بجے ہاؤس دوبارہ meet کرے گا۔ میں اب مشتاق کیانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ wind up کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ، جناب سپیکر! میری اس سلسلہ میں ایک تجویز ہے کہ نماز جنازہ کے لئے کوئی conveyance کا بندوبست ہو جائے تاکہ اسمبلی کی طرف سے نمائندگی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بھی ایک جائز بات ہے کہ Opposition and Government should go together for Janaza tomorrow at 3 30 p.m

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، معزز سپیکر صاحب! آج آپ سب لوگوں نے یکجہتی سے ایئر فورس کے ساتھ محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے پارٹی میٹنگ میں بھی دیکھا کہ میرا آج تقریر کرنے کو دل ہی نہیں کر رہا تھا۔ لیکن مصحف علی میر جیسے انسان کو بھلانا میرے لئے کم از کم ناممکن ہے۔ It is an association of 37 years that we joined Air Force on 18th August 1965 and I still remember that we used to carry sticks چھڑیوں سے ہم چوکیداری کرتے تھے۔ ابھی تک ہمیں وردی نہیں ملی تھی۔ لیکن مصحف علی میر میں بات ہی کچھ اور تھی۔ پھر ہم نے 1971 کی جنگ میں دیکھا۔ میں flying سے ground ہو گیا تھا اور اس وقت ہم سرگودھا میں تھے۔ جیسا کہ

انگلش میں کہتے ہیں کہ He was a flying hawk اس کو اپنے جہاز سے پیار اور محبت تھی۔ وہ ہر وقت فضاؤں میں رہتا تھا۔ جب کوئی پائلٹ ہو تو یہ موت بڑی بے بسی کی موت ہوتی ہے۔ I cannot imagine ہم سارے passenger رہے ہیں تو میرے بھائیو! میں ہر ایک فرد کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میرے لئے یہ قومی سانحہ ضرور ہے لیکن میرے اپنے لئے یہ بہت بڑا نقصان ہے جو میرا خیال ہے کہ It will take time for me to recover out of this. دونوں میاں بیوی بہت مخلص تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ کو ویلفیئر کرنے کا خاص طور پر اپنے ایئر فورس کے جوانوں کا اتنا جذبہ تھا کہ وہ ہر اچھے کام میں اپنے خاوند کا ساتھ دیتی تھیں۔ last week میں یہاں پر تھا جب اجلاس ختم ہوا۔ وہ اتنے اچھے انسان تھے کہ جب میں نے ویسے ہی ٹیلیفون کیا تو فوراً لائن پر آ گئے۔ وہ کہتے تھے کہ "یار توں میرے نال کیوں نہیں چلدا میں دہلی جا رہیا آں" تو آج میں سوچ رہا تھا کہ ہمارے دوستوں نے کہا ہے کہ اتنے سارے VIPs کو اکٹھا نہیں چلنا چاہئے۔ یہ بالکل درست بات ہے۔ میں خود سوچ رہا تھا کہ میری فیملی اور ان کی فیملی بھی تھی۔ خدانخواستہ کچھ ہو جاتے تو یہ بہت بڑا سانحہ ہو جاتا۔ I think we must now recommend اور میرا خیال ہے جو اتھارٹیز ہیں انہیں معلوم ہے کہ سینئر لوگوں کو اکٹھا نہیں سفر کرنا چاہئے۔ وہ خواہ گورنمنٹ میں ہوں خواہ فوج میں ہوں۔ وہ ایک خلا سا پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے ساتھ بہت تجربہ کار ساتھی ہیں۔ میرے ایک دوست ایئر وائس مارشل رزاق صاحب ٹریننگ کے انچارج تھے۔ دوسرے ایئر وائس مارشل سلیم نواز صاحب ان کا سارا کنبہ فوج میں ہے۔ ان کے والد بھی ایئر مارشل تھے' ان کے دوسرے بھائی ایئر مارشل تھے۔ وہ صحیح فوجی خاندان اور بڑے dedicated لوگ تھے۔ یہ جو Principal Staff Officers ہیں۔ دو کا تو مجھے علم ہے۔ میں یہیں ہوں مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ہے۔ لیکن سپیکر صاحب کی information بالکل صحیح ہے۔ Look at the dedication of the Air Chief that he must have started to work at 7.30. ساڑھے آٹھ بجے کوہاٹ پہنچنا تھا۔ وہ بہت محنتی انسان تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ اب آپ ہاتھ کچھ ہلکا رکھیں اور کام تھوڑا کیا کریں آپ رات بارہ بارہ بجے تک میٹنگ کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا کریں یہ میری عادت ہے اور 37 سال سے میں اس عادت کو اپنائے ہوئے ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ان آخری سیشنز میں ان میں جو تبدیلی دیکھی تھی کہ وہ بہت زیادہ humble تھے۔ یہ چیز ہر کسی میں نہیں ہوتی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے ساتھ جتنا بھی معاف ہے اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کرے۔ ان سب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

آخر میں، میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس یکجہتی کا ثبوت دیا میں فرداً فرداً ہر بھائی کا مشکور ہوں۔ خصوصی طور پر میں نے چیف منسٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے کل کا جو اجلاس منعقد کیا ہے۔ یہ ان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان ایئر فورس پنجاب اسمبلی کو کبھی بھی نہیں بھولے گی۔ یہ لاہور شہر خصوصی طور پر شاہینوں کا شہر ہے کیونکہ لاہور والے ایئر فورس کو کبھی بھی نہیں بھولے۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید ایئر فورس کو لوگ بھول چکے ہیں لیکن جو جذبات آپ لوگوں نے دیئے ہیں خدا کی قسم میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے قدم چوم لوں۔ آپ کتنے اچھے لوگ ہیں اور یہ آپ کی اچھائی ہے جو آج ہمارے سامنے آ گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں بہت پر امید ہوں کہ آنے والا وقت پنجاب اسمبلی کے لئے بہت اچھا ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب وزیر قانون صاحب کیا آپ اپوزیشن کے ساتھ مل کر کوئی متفقہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون، جناب والا! جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قائد حزب اختلاف کے ساتھ مل کر ہم ایک تعزیتی قرارداد لے کر آئیں گے کیونکہ وہ اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں اور ہم متفقہ قرارداد لانا چاہتے ہیں۔ پرسوں جب اجلاس ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب سے پہلی کارروائی یہی قرارداد ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیانی صاحب آپ کل جنازہ کا وقت بتا دیں۔

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی، جناب والا! کل ساڑھے تین بجے پی ایف ایف بیس پر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اجلاس کی کارروائی مورخہ 22۔ فروری 2003 بروز ہفتہ صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22 ۔فروری 2003

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

1۔ سرکاری کارروائی

2۔ آبپاشی پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس)

ہفتہ' 22 ۔فروری 2003

(یوم السبت' 20۔ ذوالحج 1423ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا
تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ
الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾

سورۃ البقرہ ' آیات، 153 تا 156

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے o اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں' انہیں مُردہ نہ کہو (نہیں) بلکہ وہ زندہ ہیں البتہ تم ادراک نہیں کر سکتے o اور ہم تمہاری آزمائش کرتے رہیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور مال اور جان اور پھلوں کے کچھ نقصان سے اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے o کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف واپس ہونے والے ہیں o

وما علینا الاالبلاغ o

ایئر چیف مارشل مصحف علی میر اور ان کی اہلیہ کی نماز جنازہ کے لئے اجلاس کا التواء

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ آج ایئر چیف مارشل مصحف علی میر (شہید) اور ان کی اہلیہ کی نماز جنازہ 11-00 بجے ہے۔ نماز جنازہ کے لئے اجلاس دو گھنٹے تک adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ائیر چیف مارشل مصحف علی میر اور ان کی اہلیہ کی نماز جنازہ کے لئے اجلاس دو گھنٹے کے لئے adjourn کر دیا گیا)

(دو گھنٹے کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 12 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: ہاؤس کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 3 ڈاکٹر مظفر علی شیخ کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ایلیٹ فورس کے اہلکاران کی رکن اسمبلی سے بدتمیزی

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پرسوں رات اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد میں واپس اپنے گھر حافظ آباد جا رہا تھا۔ میرے گھر سے تقریباً 30 گز کے فاصلہ پر ایلیٹ فورس والوں نے رات تقریباً پونے ایک بجے ناکہ لگایا ہوا تھا۔ انہوں نے میری گاڑی روکی جسے میں خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ ایک کانسٹیبل میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ گاڑی چیک

کرائیں۔ میرے پوچھنے پر کہ گاڑی چیک کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے' وہ مشتعل ہو گیا۔ اسی دوران دوسرا کانسٹیبل آ گیا اور وہ بھی انہی الفاظ اور لب و لہجے میں گاڑی چیک کرانے کا کہنے لگا۔ اس تکرار کے دوران ایک تیسرا کانسٹیبل جس نے چہرے کو کالے نقاب سے چھپایا ہوا تھا' مجھ سے پوچھنے لگا کہ آپ کی تعریف کیا ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ میرا نام ڈاکٹر مظفر علی شیخ ایم پی اے سٹی حافظ آباد ہے۔ دوران گفتگو ایک چوتھا آدمی ایلیٹ والوں کی گاڑی سے چھلانگ لگا کر اترا اور مجھے (پنجابی میں) کہنے لگا کہ تم کون ہو اور گاڑی کیوں نہیں چیک کرا رہے؟ (کافی اونچی آواز میں)۔

میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں تو ڈاکٹر مظفر علی ایم پی اے ہوں۔ اتنا کہنا تھا کہ وہ انتہائی مشتعل ہو گیا اور کہنے لگا کہ میرا نام ارشد سکھو ہے اور میں پھلوکی لائن کا رہنے والا ہوں اور میں تم جیسے ایم پی ایز کو جانتا ہوں۔ تم چار چار ووٹ لے کر اکڑتے پھرتے ہو۔ تم جیسے ایم پی اے کو تو میں اپنی جوتی کی نوک پر لکھتا ہوں' تم ایم پی اے کیا چیز ہوتے ہو؟ میں اس ایلیٹ فورس کا انچارج ہوں۔ اس طرح بلا تکان مجھے گندے اور الٹے سیدھے الفاظ / مغلظات سنانے لگا جو ایوان میں بیان کرنے کے قابل نہیں۔ اس تمام کارروائی کے دوران دو آدمی مسلسل مجھ پر گنیں تان کر کھڑے رہے۔ میں نے اسی وقت ڈی آئی جی گوجرانوالہ ملک اقبال صاحب سے اپنے موبائل فون پر رابطہ کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آدمی میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ انہوں نے خود اپنے کانوں سے اس کی غلیظ زبان سنی اور مجھے ایس پی حافظ آباد سے ملنے کے لئے کہا۔ جناب والا! اس سے پہلے بھی تین مرتبہ اسی فورس نے میرے ساتھ اس طرح کے ناخوش گوار واقعات کئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ایم پی اے کی حیثیت سے کسی سوچی سمجھی سازش کے تحت نہ صرف مجھے بلکہ اس تمام مقدس ایوان کو نشانہ تضحیک بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ ان لوگوں کے ذریعہ مجھ پر قاتلانہ حملہ کرانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ لہذا اس واقعہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس تمام مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

اس لئے اس پر فوری سخت کارروائی کرتے ہوئے میری تحریک کو استحقاق کمیٹی یا سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ کے دوران مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں کیا کروں؛ میں نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی ڈی آئی جی گوجرانوالہ ملک اقبال کو ٹیلی فون کیا اور ان سے اس آدمی کی زیادتی کے بارے میں کہا۔اس وقت بھی وہ آدمی اونچی اونچی آواز میں واہی تباہی بک رہا تھا۔ میں نے ڈی آئی جی کو کہا کہ یہ سب کچھ آپ میرے ساتھ کروا رہے ہیں کیونکہ آپ نے ان لوگوں کو اجازت دی ہوئی ہے کہ اپنا تعارف کروانے کے باوجود بھی یہ مجھے گالیاں دے رہا ہے اور ان گالیوں کی آواز بھی آپ فون پر سن رہے ہیں کہ یہ ابھی تک مجھے گالیاں دے رہا ہے۔ ڈی آئی جی صاحب نے مجھ سے معذرت بھی کی اور کہا کہ اس آدمی کی مجھ سے ٹیلی فون پر بات کرواؤ۔ میں نے فون پر اس کی بات کروائی تو اس کے بعد وہ آدمی ٹھنڈا ہو گیا اور پھر معذرت کرنی شروع کر دی۔ اس کے بعد ڈی آئی جی نے مجھے کہا کہ آپ ایس پی صاحب سے ملیں۔ میں رات تین بجے ایس پی صاحب سے ملا۔

جناب والا! یہ واقعہ اتنا شرمناک ہے کہ اگر وہ آدمی ڈاکٹر مظفر شیخ کی بے عزتی کرتا تو شاید وہ میرے لئے برداشت کے قابل ہوتی لیکن مجھے اس طرح کی کوئی سیٹ نہیں چاہئے کہ جس میں ایک ایم پی اے کو' میرے اس مقدس ایوان کو ' پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی ایک فورس کے ہاتھوں اس طرح کی بے عزتی کی جائے ' اس عوام کو مخاطب کر کے بے عزتی کی جائے ۔ ایک ایم پی اے کا لفظ سننے کے بعد بے عزتی کی جائے ۔

جناب والا! میں حافظ آباد میں اٹھارہ سال پرائیویٹ پریکٹس میں رہا ہوں۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں' مجھ پر اللہ کا عذاب نازل ہو کہ اگر میں نے اپنے مریضوں کی خدمت نہ کی ہو' ان کے ساتھ بے لوث ہو کر نہ چلا ہوں۔ میں نے آج تک روزانہ اٹھارہ گھنٹے کام کیا ہے۔ خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کیونکہ آج نہیں تو کل میں نے اپنے خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری جو ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے وہ میں نے پوری کرنی

ہے۔ میں نے اپنی اٹھارہ سالہ عملی زندگی میں کسی سے ایک لفظ بھی نہیں سنا۔ مگر آج جب میں ایم پی اے بنا ہوں تو میرے ساتھ چار واقعات ہو چکے ہیں۔ میرے بڑے بھائی کو انہی ایلیٹ فورس والوں نے ایک مہینہ پہلے موٹر سائیکل پر سے زبردستی نیچے اتار کر بےعزت کیا۔ میرا ڈرائیور بچوں کو چھوڑنے کے لئے جا رہا تھا تو اسے زبردستی نیچے اتار کر بے عزت کیا گیا۔ اس گاڑی میں میری گن پڑی تھی جس کا لائسنس بھی اس میں موجود تھا۔انہوں نے میرے گن مین کو بےعزت کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے کے سارے واقعات میرے ایم پی اے بننے کی وجہ سے ہوئے ہیں نہ کہ ڈاکٹر مظفر ہونے کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ایم پی اے کے نام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ میرے اس مقدس ایوان کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ میری اس حکومت کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ چند نادیدہ ہاتھ' چند نادیدہ چہرے یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ نظام نہ چلے اور اب تو مجھے یہ خدشہ بھی ہے کہ یہ لوگ مجھ پر قاتلانہ حملہ بھی کروائیں گے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ میری یا میرے اس ایوان کی بے عزتی ہو سکتی ہے اور یہ بے عزتی اس فورس کے ہاتھوں کہ جو لوگوں کی محافظ بننے کی ذمہ دار ہوتی ہے اور جن کو دیکھ کر لوگوں میں تحفظ کا احساس ہونا چاہئے۔اس کے بعد کل صبح لوگوں نے مجھے بارہ واقعات سنائے ہیں کہ ایم پی اے صاحب آپ کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے تو آپ مچل پڑے ہیں۔ مگر یہ لوگ تو روزانہ ہی ہمارے ساتھ یہی سلوک کرتے ہیں۔ہم لوگ کس کے پاس جائیں؟

جناب والا! میں آپ سے یہ التماس کروں گا کہ اس مقدس ایوان کا تقدس بچانے کے لئے ' اس کی عزت بچانے کے لئے ' اپنے ہر ایم پی اے بھائی کی عزت بچانے کے لئے چاہے وہ اپوزیشن سے ہو یا ٹریژری بنچز سے ہو' ان کی عزت و ناموس بچانے کے لئے اس واقعہ کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ یہ واقعات آئندہ بھی دہرائے جائیں گے۔آج میرے ساتھ ہوا ہے تو کل میرے کسی اور ایم پی اے بھائی کے ساتھ ہو گا تو ان واقعات کی روک تھام کے لئے ان لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور میری یہ تحریک' استحقاق

کمیٹی یا کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ میں اس کے لئے جناب کا تہہ دل سے مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون صاحب! آپ فرمائیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ اپنے معزز بھائی کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پرسوں کا واقعہ ہے۔ انہوں نے جہاں ڈی آئی جی کو ٹیلی فون کر کے مطلع کیا اگر وہ مجھے حکم دیتے تو شاید میں اس وقت ایوان میں اس پوزیشن میں ہوتا کہ میں بتا سکتا کہ ہم نے اس متعلقہ اہلکار کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جس نے میرے بھائی کا استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب سپیکر! خواہ حالات کچھ بھی ہیں، میں اپنے معزز رکن کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے اس بات کا برملا اعلان کرتا ہوں کہ میں اس تحریک استحقاق کو contest نہیں کرتا اور میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن خیالات کا اظہار معزز رکن نے کیا ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور میں نے بارہا اعادہ کیا ہے کہ خواہ ممبر کا تعلق ٹریژری بنچز سے ہو یا اپوزیشن بنچز سے، استحقاق سب کا برابر ہے اور اس استحقاق کا تحفظ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو زیادہ لمبا نہ کیا جائے اور استحقاق کمیٹی کو 24 گھنٹے کا وقت دیا جائے تاکہ یہ کمیٹی اس سلسلہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے اور ایک مثال قائم ہو سکے کہ اگر کوئی سرکاری اہلکار کسی معزز رکن کا استحقاق مجروح کرتا ہے تو پھر یہ ایوان اس کا نوٹس بھی لیتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، شکریہ' جناب سپیکر! میں نے پرسوں بھی عرض کی تھی اور آج دوبارہ عرض کروں گا کہ وزیر قانون صاحب نے یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کی ہے۔ میں ان کا مشکور ہوں لیکن میں نے پرسوں بھی ایک سوال کیا تھا اس وقت آپ غصے میں تھے۔ آپ نے مجھے کہا کہ بیٹھ جائیں تو میں بیٹھ گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ آپ اور ہم پچھلی دفعہ جب ممبر تھے تو اس وقت اگر کوئی تحریک استحقاق آتی تھی تو کسی ایس پی کے خلاف آتی تھی ' کسی ڈی آئی جی کے خلاف آتی تھی مگر اب تحریک استحقاق سپاہیوں کے خلاف آنی شروع ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! آپ میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر، آپ کا شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، "اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔" ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب' ماشا اللہ ہم ان کو اسمبلی میں دیکھ رہے ہیں۔ ان کا ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔ جناب وزیر موصوف نے جو کہا ہے کہ چوبیس گھنٹے بھی زیادہ ہیں۔ اس پر ایکشن اس طرح ہونا چاہئے کہ پورے پنجاب کے لئے یہ مثال بن جائے کہ کوئی شخص چاہے وہ کسی ایلیٹ فورس سے تعلق رکھتا ہو یا کسی پرائیویٹ فورس سے اس کا تعلق ہو اس کو یہ سبق مل جائے کہ کسی پارلیمانی ممبر کے ساتھ اس طرح کا رویہ جو اختیار کرے گا اس کا انجام یہی ہوگا۔ میری درخواست ہے کہ اس کو چوبیس گھنٹے میں نہ ٹالا جائے اس کو جلد ہی سمیٹ لیں۔ حافظ آباد کوئی زیادہ دور نہیں ہے۔ وہاں ٹیلی فون پر بھی بات ہو سکتی ہے۔ اس کی مکمل رپورٹ اسی اجلاس کے دوران آنی چاہئے۔ پھر پتا چلے کہ راجہ بشارت

صاحب ہمارے دوستوں کے ساتھ کس طریقے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ میں یہ تحریک استحقاق سپیشل کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔ سپیشل کمیٹی پہلے ہی 29۔جنوری کو تشکیل دی جا چکی ہے اور سپیشل کمیٹی سے میری گزارش ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ:جناب سپیکر! اس کا جو رویہ تھا وہ mentally اس جاب کے لئے فٹ نہیں ہے۔ آج اس نے میرے ساتھ کیا ہے تو کل وہ فورس کا یا کسی آدمی کا بھی نقصان کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! وہ کمیٹی دیکھ لے گی۔

سابق سپیکر جناب سعید احمد خان منیس کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں آپ سے بڑی مودبانہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان کے سابق سپیکر جناب سعید احمد خان منیس صاحب کے سگے بھائی فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک بھتیجا یہاں ممبر بھی ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے۔

قائد حزب اختلاف، میری گزارش ہے کہ ان کی نماز جنازہ ہو چکی ہے اور میں ایوان سے کہوں گا کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کر لی جائے۔

جناب سپیکر، ابھی ان کی تدفین نہیں ہوئی۔ ابھی ان کو دفن نہیں کیا گیا۔ ہم ابھی جنازے سے آ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف، میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ وہ تو جس حالت میں ان شہیدوں کے اعضاء ملے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، جی' دعا کریں۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔

گنے کے کاشتکاروں سے مل مالکان کا ظالمانہ رویہ

---(بحث جاری)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں یہاں پر سردار صاحب کی ایک تحریک التوائے کار sugarcane growers کے سلسلے میں تھی۔ اس پر کافی بحث ہوئی اور بحث کے بعد وزیر موصوف چودھری اقبال صاحب کو کہا گیا کہ کمیٹی بنائی جائے۔ اس کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں کافی معزز اراکین اسمبلی بھی گئے اور شوگر ملز ایسوسی ایشن کے اراکین بھی وہاں پر تشریف لائے۔ جب شوگر ملز ایسوسی ایشن کے چیئرمین صاحب تشریف لائے تو میں سمجھا کہ شاید یہ بھی کوئی سول بیورو کریٹ ہیں۔ ان کا آنا فرعونیت کی طرح تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ۔

"I do not think there was any need. We are not supposed to be here. This is not a competent forum. We should sit down, because you have a Cane Commissioner. He is a person from whom you can get all the information I think it is proper if the formal meeting starts you can express your opinion."

انہوں نے کہا کہ ہمارے فاروق سہگل صاحب تشریف لا رہے ہیں' وہ آ جائیں۔ اس کے بعد وزیر موصوف نے ساڑھے گیارہ بجے میٹنگ شروع کر دی تو میں نے سب سے پہلے فصل کی کٹوتی کی بات شروع کی اور یہ کہ یہ لوگ گنا کم تولتے ہیں' ادائیگی وقت پر نہیں دیتے اور زمینداروں کو ان کی فصل کا پیسا نہیں ملتا۔ کھاد کا بھی مسئلہ ہے۔ میری اس بات کی تائید چودھری اصغر علی گجر صاحب اور دوسرے دوستوں نے بھی کی۔ جب بات ان کی طرف گئی تو انہوں نے محسوس کیا کہ جیسے کوئی تھرڈ ریٹ سٹیزن بیٹھے ہیں۔ وہاں پر I felt that it was sort of a humiliation not only to me but to the Members of Government of the Punjab. اگر آپ نے اس قسم کی کمیٹیاں بنانی ہیں اور اپنے ممبران کی تضحیک کروانی ہے تو خدارا! ایسی کمیٹیاں نہ بنایا کریں۔ ان کا رویہ یہاں پر آپ دیکھ رہے ہیں اور اگر میری بات غلط ہو تو چودھری اعجاز صاحب اور چودھری اصغر علی گجر صاحب سے کہوں گا کہ وہ explain کر دیں۔ لیکن اگر ایسی کمیٹی بنانی ہے تو ہمیں ممبر نہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جی' چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ' جناب سپیکر! رانا آفتاب صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کمیٹی میں شریک تھا اور ہمارے کئی ساتھی بھی موجود تھے تو میٹنگ کے دوران جو محسوس کیا گیا کہ شوگر ملز ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے جیسے یہاں آ کر ہم پر کوئی احسان کیا ہے بلکہ انہوں نے کئی بار ہمیں تنبیہہ بھی کی اور اگر چودھری صاحب پریذائیڈ نہ کر رہے ہوتے اور ہمیں یہ منع نہ کرتے تو ہو سکتا تھا کہ وہاں کوئی بدمزگی پیدا ہو جاتی کیونکہ وہ اس حد تک مغرور اور rash تھے کہ میٹنگ ختم ہونے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ ایسی باتیں نہ کیا کریں کیونکہ ہم آپ کے ایوان کے ممبر نہیں ہیں اور نہ ہم پابند ہیں' ہم تو courtesy کے لئے آ گئے ہیں لہذا ہمارے ساتھ صحیح رویہ رکھیں۔ الغرض کہ انہوں نے عجیب عجیب باتیں کیں اور انتہائی توہین آمیز باتیں کیں جن پر چودھری اقبال

صاحب کی وجہ سے ہم نے صبر کیا۔ اسی لئے تمام ممبران خاموش رہے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان کے اس رویہ کو بدلنا چاہیئے۔ وہ ہماری بات کیا سنیں گے اور ہمارے مطالبات کیا مانیں گے کیونکہ وہ تو ہمیں اچھا محسوس ہی نہیں کرتے۔ شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں بھی اس کمیٹی کا ممبر تھا اور میٹنگ کے دوران واقعی شوگر ملز مالکان کا رویہ انتہائی غلط تھا اور اس دوران انہوں نے جو رویہ روا رکھا وہ چودھری صاحب کی عقل مندی سے ہم نے برداشت کیا اور ماحول خراب نہ ہوا لیکن کسی بھی ممبر کا ضمیر اس چیز کی اجازت نہیں دے رہا تھا کہ اس کمیٹی میں ایک منٹ بھی بیٹھا جائے۔

جناب سپیکر ، جی، شکریہ۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کا بڑا احترام کرتا ہوں۔انہوں نے وہاں بڑا اچھا contribute کیا۔ وہاں ان کے صرف نمائندے آئے تھے۔ باقی سارے مل مالکان تو تھے نہیں اور ہم کوئی بیس کے قریب تھے ۔ بڑے خوش گوار ماحول میں میٹنگ ہو رہی تھی اور بڑی اچھی آراء آئیں جنہیں انہوں نے concede بھی کیا اور انہوں نے ہمارے رویے کو سراہا کہ جو بھی تکالیف ہیں ان کا ازالہ کیا جائے گا لیکن آخر میں ہمارے ایک فاضل دوست، میں نام نہیں لینا چاہتا، انہوں نے ذرا تلخ لہجے میں بات کی، جس پر انہوں نے react کیا۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ صاحب ہمیں snub کر رہے ہیں۔ ہم دو آدمی آئے ہیں اور آپ اتنی بڑی تعداد میں ہیں۔ ہم یہاں کوئی مقابلہ کرنے تو نہیں آئے ۔ آپ کی جو problems ہیں وہ ہم ایسوسی ایشن میں پیش کریں گے۔ میں نے کہا کہ آپ کے آدمیوں نے صحیح رویہ نہیں رکھا اس لئے آپ اس چیز کا نوٹس لیں تاکہ آپ کو کل کوئی گلہ نہ ہو۔ حکومت پنجاب ایکشن لے گی تو پھر آپ کہیں گے کہ ہم سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ آپ انہیں sort out کریں، اگر ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں بتائیں، ہم ان کا

علاج کریں گے ۔ اس کے علاوہ دو تین مز کا ذکر ہوا جو اچھا رویہ نہیں رکھ رہیں، جن کا کردار بھی غلط ہے ۔ اس پر انہوں نے کھل کر کہا کہ ہماری ایسوسی ایشن آپ کو بالکل resist نہیں کرے گی۔ ان کے خلاف جو ایکشن لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میٹنگ بڑے اچھے ماحول میں ختم ہو رہی تھی کہ آخر میں تھوڑی سی بات ضرور غلط ہوئی کہ ہمارے فاضل نوجوان دوست نے بڑے جذباتی انداز سے بات کی، جس کا انہوں نے برا منایا اور میٹنگ ختم ہونے کے بعد کہا کہ جناب منسٹر صاحب! اگر آپ نے ہمیں بلایا ہے تو ہمیں humiliate نہ کریں۔ آپ ان کی بات ضرور سنیں اور ہماری بھی، اگر ہمارے دو بندے دیکھ کر اس طرح رویہ رکھنا ہے تو یہ صحیح نہیں، اس کو ختم ہونا ضروری ہے تو میں فاضل دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس مسئلے کو بڑے اچھے طریقے سے حل کر رہے ہیں۔ ان کو بلانے کا مقصد یہ تھا کہ پہلے ان سے بات کر لی جائے تاکہ بعد میں پھر ان کی ایسوسی ایشن شکایت نہ کر سکے۔ میرے بھائیوں کے جو خدشات ہیں انشاء اللہ ہم ان کا پورا ازالہ کریں گے۔ میرے دوستوں کو کوئی فکرمندی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ نے جو حکم دیا ہے اس کی پوری تعمیل ہو گی اور کچھ حد تک تعمیل ہوئی بھی ہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات کو زیادہ آگے نہ بڑھایا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر صاحب ماشاء اللہ بڑے دھیمے مزاج کے آدمی ہیں۔ یہاں پر حیدر باری صاحب بیٹھے ہیں۔ شاہد خالد نبی صاحب بھی ہوں۔ احمد خان صاحب بھی ہوں گے۔ ان سب سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ ان کا میٹنگ میں آنے سے لے کر آخر تک رویہ very arrogant and hostile تھا۔ جب ہم نے انھیں کہا کہ فلاں فلاں مل ایسے ایسے کر رہی ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ ملیں تو ہماری ممبر نہیں ہیں۔ خالد نبی صاحب نے کہا کہ فلاں فلاں ملوں کے کنڈے درست نہیں ہیں تو انھوں نے کہا کہ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، آپ عدالت میں جا کر کیس کریں۔ اگر انھوں نے کسی بات کا مثبت جواب دینا ہی نہیں تو پھر میٹنگ کا فائدہ کیا ہوا؟ بے شک وہ بھی بیس ملوں

والے آ کر میٹنگ میں بیٹھ جاتے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم کوئی لڑائی کے لئے تھوڑا گئے تھے۔ہم تو مسائل کو amicably resolve کرنے کے لئے گئے تھے۔ جناب والا! جب آپ کے علاقے جھمرے کی شوگر مل کی بات ہوئی تو انھوں نے کہا کہ یہ تو ہمارا ممبر ہی نہیں ہے۔ اگر وہ کسی کام کی ذمہ داری قبول ہی نہیں کرتے تو پھر زمیندار کو کیسے فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ آپ وفاقی حکومت کو کہہ کر ہماری ساڑھے چار لاکھ ٹن چینی فروخت کروا دیں تو پھر ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ یہ مسئلہ صرف زمیندار کا تو نہیں ہے۔ ہاؤس کے تقریباً سارے ممبران اس بارے میں clear consensus رکھتے ہیں۔ لہذا وزیر صاحب واضح بات کہہ دیں کہ ہم ان کسانوں کی مدد نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر : رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کو بلانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ مل مالکان کو warn کر دیا جائے۔ ان کو بتا دیا گیا ہے۔ اب کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے گی اس پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔ زیادہ شکایت اس بارے میں تھی کہ گنا کم تولا جاتا ہے۔ اس بارے میں کمیٹی جب فیصلہ کرے گی تو اس کے مطابق کنڈے چیک کئے جائیں گے اور جو کم تولتے ہیں انھیں پکڑا جائے گا اور قانون و ضابطے کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ پہلے مل مالکان کو warn کر دیا جائے۔ وزیر صاحب نے اس بارے میں بڑا واضح بتا دیا ہے اور انھوں نے یقین دہانی بھی کروائی ہے کہ انشاء اللہ کمیٹی کے فیصلوں پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! مل مالکان کو انھوں نے کیا warn کرنا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ وہ ہمیں warn کر کے گئے ہیں کہ ہمارا ایک بڑا vicious circle ہے۔ ہم جب چاہیں زمیندار کو خرید سکتے ہیں۔

جناب سپیکر : رانا صاحب! کمیٹی ان کی bound تو نہیں ہے۔ کمیٹی نے اپنے فیصلے خود

کرنے ہوتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ! میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی کا کوئی فائدہ ہی نہیں ' جواز ہی نہیں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ کمیٹی کی کوئی اتھارٹی ہی نہیں ہے۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر ! چند ماہ کا سیزن ہے۔ پھر یہ سیزن ختم ہو جائے گا۔ جب ہم نے ان کے ساتھ گنے کی کٹوتی کی بات کی تو انھوں نے یہ کہا کہ یہ بیج انڈین ہے' مقامی ورائٹی کا ہے' اس لئے ہم اس کی یہ قیمت نہیں دے سکتے۔ کیا ملک کے اندر جو گنے کی قیمت مقرر کی گئی ہے اس میں varieties کا ذکر کیا گیا ہے ؟ نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ گنے کی قیمت چالیس روپے من ہو گی۔ لہذا انہیں چالیس روپے من گنا لینا چاہئے۔ وہ کس حیثیت میں سو سو من' ڈیڑھ ڈیڑھ سو من گنا کاٹتے ہیں؟ اس کٹوتی کا انھوں نے ہمیں کوئی مثبت جواب نہیں دیا بلکہ یہ کہا کہ اس میں چینی کم ہے تو یہ لوگ جو سو من گنا فی ٹرالی کاٹتے ہیں یہ ایک طرح کی ڈکیتی ہے۔ ان کے خلاف اس بارے میں پرچہ درج ہونا چاہئے۔ کمیٹی کو اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ کرنا چاہئے کہ آپ کسی حالت میں بھی گنے کی کسی قسم پر کٹوتی نہ کریں۔ ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ کاشت کرنے کے وقت کسانوں کو بتایا جائے کہ ایسی اقسام کا گنا کاشت نہ کریں۔

چودھری خالد محمود ایڈووکیٹ، جناب سپیکر ! رانا آفتاب صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ یقیناً facts پر مبنی ہیں۔ میں نے دو تین شوگر ملوں کو point out کیا تھا کہ ان کا کنڈا کم تول رہا ہے لیکن اس کے جواب میں شوگر ملز ایسوسی ایشن کے صدر نے جو رویہ اختیار کیا وہ توہین آمیز تھا۔ انھوں نے کہا ہم آپ کی کسی بات کو سننے کے لئے پابند نہیں ہیں۔ جب وہ ہماری بات سننے کے پابند نہیں تو پھر میں وزیر صاحب سے معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ایسی کمیٹی کیوں بنائی گئی ہے؟ اگر ایسوسی ایشن والے ہماری بات سننا گوارا نہیں کرتے تو پھر ان کے ساتھ میٹنگ کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان ایڈووکیٹ، جناب سپیکر! جہاں تک رانا آفتاب صاحب کی بات کا تعلق ہے یہ واقعی حقیقت ہے کہ ان کا رویہ غلط تھا۔ As long as the meeting went جو ہم نے react کیا وہ ان کے رویئے پر react کیا۔ جو وہ جواب دے رہے تھے ہم نے اس پر react کیا۔ وہ کسی specific issue کی بات پر نہیں تھا بلکہ ایک broad line policy پر تھا۔ ہم نے انھیں ذکر کیا کہ گورنر صاحب نے یہ کہا تھا کہ شوگر مل مالکان اس بات کے پابند ہیں کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر کاشتکار کو ادائیگی کریں گے۔انھوں نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے' ہم پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ پرانا Cane Act review ہو چکا ہے۔ اب Cane Commissioner یا حکومت ہمیں پابند نہیں کر سکتی۔ یہ ہمارا فنکشن نہیں ہے کہ ہم پندرہ دن کے اندر پیسے دیں۔ ایک reaction تو اس بات پر تھا۔ دوسرا پوری میٹنگ کے دوران تمام issues پر بات ہوئی۔ رانا آفتاب صاحب نے جو بات کہی' ملک احمد سعید خان صاحب نے جو کچھ کہا' فضل احمد رانجھا صاحب نے جو بات کی ہر بات کا انھوں نے ایک ہی جواب دیا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ انھوں نے نئی incentive schemes کا ذکر کرنا شروع کر دیا کہ Why don't you give us buffer zones? آپ ہمیں پہلے تین سو کروڑ روپیہ دے دیں ہم سیزن ختم کرنے تک کاشتکاروں تک یہ پیسے پہنچا دیں گے۔ اس کے بعد ہم حکومت کو یہ رقم repay کر دیں گے اور پھر اس رقم پر کوئی interest بھی نہیں ہونا چاہئے۔ This was the attitude of that meeting. ہم کٹوتی کی بات کر رہے تھے اور وہ buffer zone بنانے کے لئے کہہ رہے تھے۔

جناب محمد یار ممونکا : جناب سپیکر! بہاول نگر کو بھی وقت دے دیا کریں۔

جناب سپیکر : جی فرمائیں!

جناب محمد یار ممونکا : جناب والا! آپ 19 تاریخ کا اخبار دیکھ لیں۔ اس میں وزیر

خوراک کا بیان ہے کہ کین کمشنر کو اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ اب گنے کی پوری ادائیگی ہو گی۔ کمیٹی کا حال زار آپ نے سن لیا ہے۔ میری بھی یہ تحریک تھی، گو اس کمیٹی میں مجھے ممبر نہیں رکھا گیا۔ آدم شوگر مل بہاولنگر کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جب وزیر صاحب کا بیان آیا تو میں نے انھیں دکھایا اور بتایا کہ ہاؤس کی کمیٹی نے گنے کی قیمت کا تعین کر دیا ہے۔ وہاں ان کے اہلکاروں کا جواب یہ تھا کہ پھر کین کمشنر صاحب ہی آپ کو پیسے دلوائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ صرف گنے کے تول کے بارے میں معاملہ تھا۔ اس میں گنے کے نرخوں کے حوالے سے بھی تحریک تھی کہ شوگر ملز مالکان کاشتکاروں کو چالیس روپے فی من کی بجائے پچیس تیس روپے من دے رہے ہیں اور چالیس روپے پر دستخط کروا رہے ہیں۔ اب کچھ دنوں کے لئے انھوں نے 35 روپے کئے تھے لیکن اب اس کمیٹی کے بننے کے بعد مجھے خدشہ ہے کہ آئندہ وہ پھر 32 روپے فی من کر دیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی : جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزراء صاحبان سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ چار مہینے سے آپ یہ ایوان سجا رہے ہیں۔ "ہوتا ہے شب و روز تماشا میرے آگے" آج تک ہمارے وزراء کی بات اس سے آگے نہیں بڑھ پائی کہ جی، کر رہے ہیں، سوچ رہے ہیں، ہو جائے گا، ہو رہا ہے۔ عملی طور پر انھوں نے کچھ نہیں کیا۔

They are just talking but practically they are not doing anything. تو میری ان وزراء سے جو کہ زبانی کلامی اپنی خوش بیانیوں سے ہماری تشفی کرنے کی کوشش کرتے ہیں گزارش ہے کہ کچھ عملی طور پر بھی کر کے دکھائیں۔ ہم ان کی طرح مدرسوں سے ڈگری یافتہ نہیں ہیں۔ ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

جناب سپیکر : محترمہ! شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی چودھری صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! محترمہ کو اپنے علم پر بڑا ناز ہے حالانکہ میرے خیال میں ان

کو یہ بھی علم نہیں ہو گا کہ گنا کب بویا جاتا ہے؟ کس طرح بویا جاتا ہے؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کس قسم کا ماحول پیدا ہو رہا ہے؟ بات یہ ہے کہ دونوں فریقین کی بات سن کر کوئی فیصلہ کرنا مناسب ہوتا ہے۔ آپ خود زمیندار ہیں اس وقت مل مالکان بھی crisis میں ہیں۔ میں نے آج تک انھیں ہاؤس کے اندر defend نہیں کیا۔ میں نے صرف اپنے کاشتکار بھائیوں اور اپنے محترم دوستوں کی بات کی ہے۔ ان دنوں شوگر مل مالکان بہت زیادہ بحران کا شکار ہیں۔ ان کی چینی فروخت نہیں ہو رہی ' export نہیں ہو رہی۔ اس بارے میں وہ وزیراعلیٰ صاحب کو ملے ہیں ' وزیراعظم صاحب کو مل رہے ہیں ' صدر پاکستان کو ملے ہیں کہ ہمیں چینی export کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ اس کی disposal ہو سکے اور ہم ادائیگی کرنے کے قابل ہو سکیں۔ انھوں نے اپنے سارے مسائل مجھے بتائے ہیں' اعلیٰ حکام کو بھی بتائے ہیں۔ ہم ان سب مسائل کا حل کر رہے ہیں اور بڑے احسن طریقے سے کر رہے ہیں تاکہ معاملہ آگے بڑھ سکے۔ اگر ہم نے اس میں تلخی ہی پیدا کرنی ہے تو رانا صاحب کوئی تجویز دیں ہم اس پر عمل صبح سے ہی شروع کر دیتے ہیں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ معاملات مل بیٹھ کر ہی حل ہوں گے۔ محترمہ کا تو خیال ہے کہ شوگر مل مالکان کو گولی مار دی جائے تب ہی یہ مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر : چودھری صاحب ! آپ اس مسئلے کا کوئی جلدی حل نکالیں۔ شکریہ' اگلی تحریک التوائے کار نمبر 9 ' رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! مجھے اجازت دی جائے' میں نے صرف ایک جملہ کہنا ہے۔

جناب سپیکر، بعد میں سن لیں گے۔ ابھی میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 9 میں بورڈ آف گورنرز اور ٹیکنیکل

ایجوکیشن اتھارٹی کے متعلق بڑا important subject ہے۔

جناب سپیکر، پہلے آپ پڑھ دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! میں اسے pend کرانا چاہتا تھا کیونکہ I am waiting for facts اگر آپ اسے next day کے لئے pend کر لیں۔

جناب سپیکر، کب تک pend کر لیں' اگلے اجلاس تک کر لیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! آپ next working day تک کر لیں۔ کل اجلاس نہیں ہو گا۔ غالباً منگل کو ہو گا تو اسے next sitting تک pend کر لیں۔

جناب سپیکر، اس تحریک التوائے کار کو next sitting تک pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10 بھی آپ کی ہے۔

محکمہ تعلیم کے اہلکاروں کی تساہل پسندی سے طالبات میں سراسیمگی

رانا ثناء اللہ خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے تعلیمی سہولتوں کے فقدان اور ناکافی تعداد طلباء و طالبات (low enrollment) کے حامل سکولز کے لئے Merger of School Policy بنائی اور اس زمرہ میں خالی کرنے کے لئے کسی بھی سکول سے متعلق ایک واضح معیار طے کیا اور اس مطابقت سے تمام Directorates of Education سے سفارشات طلب کیں جن کی بنیاد پر 167 سکولز کو مناسب بلڈنگ' تعلیمی سہولتیں و تعداد طلباء نہ ہونے کی بنا پر بروئے Notification No. S.O (S-W) 3-12/99 ضم کر دیا گیا۔ یہ ایک بہت اچھی کوشش (Exercise) تھی لیکن افسوس یہاں بھی مقامی نااہل اہلکاروں کی روایتی تساہل

پسندی اور موقع پر (on the spot) معاملات کا جائزہ نہ لینے کا رجحان جس سے ہر اچھی پالیسی بے نتیجہ رہتی ہے آڑے آیا اور متعدد جگہ جو سکولز merge ہونے والے تھے انہیں چھوڑ دیا گیا اور جو نہ ہونے والے تھے انہیں کر دیا گیا جس کی ایک مثال Merger of GGPS - Sadar Din + GGPS - D-Type Colony Faisalabad into GGE/S 224-R.B Faisalabad - ہے جس کا اعتراف خود محکمہ نے کیا اور مقامی ڈائریکٹر سکولز (ای) نے بذریعہ چٹھی نمبر 4-46/99-11-9-2000 حکومت پنجاب کو لکھا کہ متذکرہ ادغام بوجہ غلط رپورٹ ہوا ہے اسے denotify کر دیا جائے اور غلط رپورٹ کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک غلط فیصلہ جس کی وجہ سے سینکڑوں طالبات اور ان کے خاندان گزشتہ چار سال سے متاثر چلے آ رہے ہیں محکمہ کے اپنے اعتراف کے باوجود نہ صرف برقرار ہے بلکہ کسی متعلقہ ذمہ دار اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہ ہوئی ہے۔ اس سے متاثرین میں بالخصوص اور عوام میں بالعموم غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، شکریہ، جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کی تسلی کے لئے ایک چھوٹا سا written text پڑھنا چاہوں گا۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے لیٹر نمبر PA/ASG/Misc/98 مورخہ 08-06-98 کے تحت وضع کردہ پالیسی کے عین مطابق گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صدر دین اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کو گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 224/R.B میں ضم کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ اس تجویز کو موزوں سمجھتے ہوئے محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 20-05-99 تجویز کردہ دونوں سکولوں کو گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 224/RB میں ضم کر دیا۔ ان سکولوں کے merger سے طالبات اور معلمات متاثر نہ ہوئیں کیونکہ پہلے ہی یہ دونوں سکول گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری

سکول 224/R.B سے متصل چل رہے تھے بلکہ ایک ہی احاطہ میں تین مختلف انتظامی سربراہوں کے ذریعے کام کرنے کی وجہ سے انتظامی امور بخوبی سر انجام نہ پاتے تھے۔ اب بھی طالبات ایک ہی احاطہ میں پہلی سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور ایک انتظامی سربراہ کے زیر انتظام سکول کا نظم و ضبط بہتر ہوا ہے۔ میں نے یہ تھوڑی سی ابتدائی رپورٹ محکمہ سے منگوائی ہے۔ میں نے اس کا سارا background بھی معلوم کیا ہے۔ یہ تینوں گرلز سکول ایک ہی احاطہ میں کام کر رہے تھے لیکن ان تینوں سکولوں کے علیحدہ علیحدہ سربراہان تھے۔ جب حکومت پنجاب کی merger پالیسی بنی تو ان دو سکولوں کو ایک سکول میں merge کر دیا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میرے خیال میں موصوف کی جیب میں موبائل فون چل رہا ہے۔ یہ اسے بند کر دیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میرے پاس تو موبائل ہے ہی نہیں۔ حکومت نے کوئی موبائل دیا ہی نہیں۔

جناب والا! موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اب ان تینوں سیکشنز کی یعنی مڈل سکول کی ایک ہیڈ مسٹریس انچارج ہیں۔ اس وقت اس سکول میں 1201 سٹوڈنٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر سیکشن میں 45 سے 50 بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ ٹوٹل 23 ٹیچرز ہیں۔ ایک اسامی خالی ہے۔ پورے سکول کا رقبہ 11 کنال پر مشتمل ہے جس میں 13 کمرے ہیں۔ ہم نے یہ کوشش کی کہ اگر یہ merger غلط ہوا ہے جس سے بچوں کو کوئی administratively ایسا نقصان ہو رہا ہے یا بچوں کی enrollment گر گئی ہے تو ایسی کوئی صورت حال نظر نہیں آئی۔ جہاں تک رانا صاحب نے ڈائریکٹر ایجوکیشن کے ایک خط کی بات کی کہ انھوں نے حکومت کو ایک خط لکھا کہ یہ merger ٹھیک نہیں ہوا۔ میں اس

کے متعلق مزید انکوائری کروا رہا ہوں۔ معلوم یہ ہوا ہے کہ ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنھوں نے یہ خط جاری کیا تھا وہ فوت ہو گئے ہیں۔ موجودہ ڈائریکٹر جس نے خط لکھا ان سے بھی رابطہ ہو رہا ہے۔ اگر رانا صاحب سمجھتے ہیں کہ اس سکول میں کوئی کمی ہے تو ہم انشاء اللہ دور کر دیں گے لیکن جو denotify کے نئے لیٹر کی بات تھی اس میں ہمیں کوئی ایسی اہم بات نہیں ملی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے وزرا صاحبان کو سیکرٹری صاحبان یا نیچے کا عملہ جو [**********]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

رانا ثناء اللہ خان، یہ اس بات کو خاطر میں ہی نہیں لاتے کہ میں نے جو تحریک پیش کی ہے میں نے اس میں باقاعدہ نوٹیفکیشن نمبر لکھا ہے' اس کی تاریخ لکھی ہے۔ جس اتھارٹی نے وہ لیٹر لکھا میں نے اس کا نام لکھا ہے لیکن ان کی بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے محکمے کے ریکارڈ کا یہ عالم ہے کہ ان کے پاس ریکارڈ ہی موجود نہیں ہے۔ میرے پاس اس کی کاپی ہے۔ یہ تو کہہ رہے ہیں کہ جو لکھا تھا اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایسی بات کیسے نہیں ہے؟ میرے پاس اس لیٹر کی کاپی ہے۔ یہ چار لائنیں ہیں' میں پڑھ دیتا ہوں۔

> "De-notification of merger of Govt Girls Primary School, Sadar Din and Govt Girls Primary School, D-Type Colony It has been reported that these schools merged into Govt Girls Elementary School Chak No 224-RB. Faisalabad are independent

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

Schools having sufficient enrollment beyond 200 each and having independent boundary walls "

تینوں کی ایک ہی boundary wall بنائی جا رہی ہے۔ یہ ڈائریکٹوریٹ کی رپورٹ ہے۔

"The schools were proposed for merger by AEO due to misunderstanding You are, therefore, directed to put up proposal for denotification of these schools as independent institutions Your proposal should reach in this office within 7 days

اب یہ لیٹر کب لکھا گیا ہے؟ یہ لیٹر 24-7-2000 کو لکھا گیا ہے۔ یہ محکمہ کی کارکردگی ہے۔ آگے پھر اس پر دوبارہ 11-09-2000 کو To the Director Public Instruction ان کو پھر ڈائریکٹوریٹ فار ایلیمنٹری ایجوکیشن کے ڈائریکٹر کی طرف سے لیٹر لکھا گیا کہ

"It is submitted that the schools as per subject have been merged vide Govt notification No so and so dated so and so on the recommendation of the AEO, Deputy DEO , DEO concerned due to misunderstanding Now the Deputy Education Officer , Faisalabad has submitted her recommendations for denotification "

یہ لیٹر انہوں نے ڈی پی آئی کو لکھا ہے یعنی پنجاب سیکرٹریٹ میں یہ معاملہ 11-09-2000 کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد دوبارہ جب لوگوں نے اس پر protest کیا' یہ علاقہ بھی پہلے میرے حلقے میں تھا تو یہ ایک لیٹر 15-11-1999 کا ہے۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ جو سکول غلط merge ہو چکے ہیں لیکن وہ merge ہونے کے قابل نہیں تھے' جنہوں نے اس سکول

کی رپورٹ کی ہے ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔یعنی یہ ساری proceedings چلی ہیں۔اب اس میں یہ ہے کہ کوئی سکول اس میں fall کرتا ہے یا نہیں کرتا' اس میں باقاعدہ جب گورنمنٹ نے یہ پالیسی بنائی تو اس پالیسی میں باقاعدہ انہوں نے ایک statistics involve کی۔ ایک معیار کا تعین کیا کہ جناب اس کے اتنے سو سے کم طلباء ہوں گے۔ اس میں بلڈنگ insufficient ہو گی۔ اب اگر ایک علاقے میں دو institutions ہیں تو انہیں ان دو کا فائدہ پہنچنا چاہئے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے کہ ایک غلطی سے انہوں نے یہ کر دیا ہے۔ 2000 میں یہ ساری خط و کتابت چلی ہے۔ اب یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جناب کوئی سیاسی اثر و رسوخ ہو گیا اور اس وجہ سے انہوں نے کسی کے کہنے پر کر دیا۔ اب یہ جو ساری proceeding ہوئی ہے' اب محکمے کی تساہل پسندی اور ان کی ہوشیاری دیکھیں کہ انہوں نے وزیر موصوف کو اس لیٹر کا' کسی بات کا بتایا ہی نہیں۔ انہوں نے ان کو ایک نئی رپورٹ لکھ کر دے دی ہے کہ آپ یہ ہاؤس میں جا کر پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر بالکل یہ لیٹر لکھا گیا ہے جس میں آفیسر نے یہ کہا کہ اس کے merger کی کوئی ضرورت نہیں لیکن اس لیٹر کا جب میں نے back ground پتا کرنا چاہا تو یہ تین سکول ایک ہی احاطہ میں کام کر رہے تھے' تینوں سکولوں کے علیحدہ علیحدہ سربراہان تھے' وہاں پر کچھ ایسا سٹاف تھا جو merger نہیں چاہتا تھا۔ اس سٹاف نے اس اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو influence کیا۔ یہ حلقہ پہلے رانا صاحب کا بھی تھا' رانا صاحب کا بھی اس افسر پر بڑا پریشر تھا کہ آپ نے یہ غلط merger کیا ہے اور یہ merger نہیں ہونا چاہئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ merger سے آیا اس سکول کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے' تعداد کم ہو رہی ہے یا اس کا کوئی رزلٹ بہتر نہیں آ رہا' یہ ساری چیزیں چیک کروانی ہیں۔ وہ سکول properly function کر رہا ہے۔ رانا صاحب کی بات بالکل بجا ہے کہ اس آفیسر نے یہ لیٹر لکھا ہے۔ اس آفیسر نے کہیں بیٹھ کر یہ commit کیا ہے کہ I was

under a lot of pressure اور میں نے اس pressure کے تحت لکھا ہے لیکن ہم نے اس پر انکوائری یہ کی کہ اگر تو اس کا غلط merger ہوا ہے پھر تو ہم بھی We are going to take those officers to task اور اگر یہ merger صحیح ہوا ہے اور بچے بھی صحیح تعلیم حاصل کر رہے ہیں' رزلٹ اس کے ہمیں صحیح مل رہے ہیں' enrollments ہماری صحیح چل رہی ہے۔ رانا صاحب کی بات اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن یہ سکول properly function کر رہا ہے تو میری استدعا ہو گی کہ رانا صاحب اس پر زیادہ زور نہ دیں۔ اس کے علاوہ ہم مزید یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایسے سکول جو کہ آپس میں merge ہو گئے ہیں' جہاں پر کوئی بہتری کی گنجائش ہے' اگر ان کو کوئی فنڈز بھی چاہییں ہوں اور سٹاف بھی ان کو دینا ہو تو ایسے سکولوں کو محکمہ support کر رہا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان : جناب والا! ان کے جواب سے دو تین مسئلے پیدا ہو گئے ہیں۔ وزیر موصوف نے پرسوں بھی اپنی اہلیت کی بنیاد پر یہاں ہاؤس میں ایک مسئلہ پیدا کر دیا تھا اور اس پر بھی اگر کسی دن میرے خیال میں بات ہو گی تو آپ اس بات کا نوٹس لیں گے کہ وزیر موصوف جو بات ہاؤس میں ایک دن کرتے ہیں اس کے دوسرے دن اس کے برعکس بات کر دیتے ہیں۔اب انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ جی وہ ایک ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر تھا۔ اس پر رانا صاحب کا بھی بڑا پریشر تھا۔ اس نے یہ کہا کہ میں under pressure تھا اور اس لئے میں نے وہ رپورٹ اس طرح بنا دی۔میں نے ہاؤس میں تاریخیں بھی پڑھی ہیں لیکن وزیر موصوف' مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ گجرات کے لوگوں کو ہو کیا گیا ہے کہ وہ کسی بات کو خاطر میں نہیں لاتے؟

جناب سپیکر، بڑے اچھے لوگ ہیں گجرات کے۔

رانا ثناء اللہ خان ،جناب سپیکر! یہ 24-07-2000 کی بات ہے اور میں اس وقت جیل

میں تھا۔ میں وہاں سے اس ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر پر پریشر ڈال رہا تھا' انہوں نے براہ راست میرے اوپر یہ الزام لگایا ہے۔ جناب سپیکر! یہ معاملہ تو تحریک استحقاق کا ہے کہ موصوف نے میرے اوپر یہ الزام عائد کیا ہے کہ میں نے پریشر ڈال کر یہ غلط رپورٹ محکمے سے لکھوائی ہے۔ اب 24-07-2000 کو جو میرا پریشر بنتا تھا وہ انہوں نے کہا ہے کہ اس نے مجھے کہا ہے' وہ آفیسر استحقاق کمیٹی میں آکر ثابت کرے کہ اس وقت میں کہاں تھا اور کہاں سے پریشر ڈال رہا تھا؟ اس میں جیل سپرنٹنڈنٹ بھی involve ہوگا۔ باقی بھی سارے involve ہوں گے۔ پھر یہ بتائیں کہ یہ 24-07-2000 کا لیٹر ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس پر پریشر ڈال کر یہ لیٹر لکھوایا ہے۔ جہاں تک ان کی اس بات کا تعلق ہے کہ کوئی عملہ خلاف تھا اور کوئی حق میں تھا۔ پورا سال لیٹر بازی ہوتی رہی ہے۔ اگر عملہ خلاف تھا تو اس وقت یہ لوگ کہاں تھے؟ ہم تو نہ گورنمنٹ میں تھے اور نہ ہی ہم کسی پوزیشن میں تھے کہ ہم کسی کو pressurize کرتے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ نہ صرف اس معاملہ کو جو منسٹر صاحب نے سٹیٹمنٹ یہاں دی ہے' اس سٹیٹمنٹ کو آپ استحقاق کمیٹی کو refer کریں اور استحقاق کمیٹی اس بات کا تعین کرے کہ وہ ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر جس نے منسٹر صاحب کو یہ بات کہی ہے کہ 24-07-2000 کو رانا ثناء اللہ کا مجھ پر پریشر تھا اور اس پریشر کی بنیاد پر میں نے یہ غلط لیٹر لکھا تھا۔ وہ بھی یہ ثابت کرے اور پھر یہ بھی اپنی بات ثابت کریں اور میں بھی اپنی بات ثابت کروں گا۔ جہاں تک functioning کا تعلق ہے تو وہ صحیح نہیں ہو رہی تھی۔ انہوں نے یہ سارا کچھ لکھا ہے۔ یہ تاریخیں ہی کم از کم دیکھ لیں جو میں نے ان کو بتائی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر موصوف سے میں گزارش کروں گا کہ رانا ثناء اللہ صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ جو دو پرائمری سکول ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے' ان کا موقف یہ ہے کہ ان کی location علیحدہ علیحدہ ہے اور مڈل سکول کی location بھی علیحدہ ہے۔ آپ کا موقف یہ ہے کہ یہ تینوں ایک ہی location میں fall کرتے ہیں لیکن جو گرلز پرائمری سکول

ہیں' جن دونوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ location کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ fall کرتے ہیں۔ یہ لکھا ہوا ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صدر دین۔ ایک تو صدر دین کوئی محلہ جو بھی ہوگا' دوسرا گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ذی ٹائپ کالونی علیحدہ ہے اور جو ایلیمنٹری سکول مڈل ہے' وہ ہے 224 آر بی۔ یہ ادھر فیصل آباد کے ساتھ ہی ایک گاؤں ہے' یہ وہ ہے۔ تحریک التوائے کار میں اس لیٹر کے حوالے سے جو mention کیا گیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ location ان کی علیحدہ علیحدہ ہے۔ لیکن چونکہ محکمے نے جو جواب بھیجا ہے وہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔ اس لئے آپ اس کی انکوائری کروالیں اور اس کو ہم دو چار دن کے لئے موخر کر دیتے ہیں۔

وزیر تعلیم ، شکریہ' جناب سپیکر! کسی بھی وزیر کی ہرگز یہ کوشش نہیں ہوتی اور خاص طور پر میری کہ کسی بھی معزز رکن نے اگر کوئی بات کی ہے تو وہ غلط بات ہے۔ رانا صاحب جو بات کر رہے ہیں وہ بالکل درست بات کر رہے ہیں۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس merger کے پیچھے spirit کیا تھی؟ What is the spirit behind this merger? آیا یہ merger غلط ہوا ہے یا یہ صحیح ہوا ہے اور اس merger کے کیا نتائج مل رہے ہیں؟ رانا صاحب کا جو بنیادی اور جو سب سے پہلے پوائنٹ انہوں نے raise کیا وہ یہ تھا کہ ایک ایسے آفیسر نے اس merger کے خلاف رپورٹ لکھی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جو منتخب لوگ ہوتے ہیں وہ اپنے علاقے میں سکولوں کی بہتری کے لئے' ہسپتالوں کی بہتری کے لئے' کام کرتے ہیں۔ ان پر پریشر ضرور ہوتا ہے۔ میں نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ رانا صاحب نے اسے pressurize کیا ہے۔ ہر ممبر کا یہ اپنا ایک prerogative ہوتا ہے کہ وہ اپنے حلقے میں کوئی بھی غلط کام نہیں ہونے دیتا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان پر علاقے کا پریشر ہوگا کہ یہ سکول ختم نہ ہوں بلکہ یہیں پر رہیں بلکہ 224/R.B. والا یہاں ذی ٹائپ میں آجائے۔ تو اس میں میری یہی گزارش ہے کہ اگر تو رانا صاحب یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس سکول کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے' طلباء کی تعداد کم ہوگئی ہے یا اس کے رزلٹ ٹھیک نہیں آ رہے

تو اس کے بارے میں ہم دوبارہ انکوائری کروا لیتے ہیں لیکن تحریک التوائے کار کے حوالے سے point of contention اس آفیسر کی رپورٹ ہے تو اگر یہ ہمیں تھوڑا سا موقع دیں تو ہم اس کی باقاعدہ طور پر انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! ہم کسی غلط کام کو کبھی بھی defend نہیں کریں گے۔ میں یہ ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے پرسوں کی بات کا حوالہ دیا کہ منسٹر صاحب ایک بات کرتے ہیں اور پھر اس بات سے پھر جاتے ہیں۔ ایسی بالکل کوئی بات نہیں۔ میں یہاں پر جو بھی بات کروں گا وہ ریکارڈ کی بات کروں گا۔ میں محکمے کے ریکارڈ پر بھی کوئی اتنا base نہیں کروں گا۔ میں اپنی بھی انکوائری کرواؤں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ معزز ممبر کی تسلی بھی ضرور ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ہماری بات کو rebut بھی کرتے ہیں اور پھر سامنے ثبوت بھی پیش کر دیتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ رانا صاحب نے جو کہا کہ پرسوں میں نے جو بات کی تھی وہ غلط بات ہے کہ منسٹر صاحب پھر جاتے ہیں۔ جناب والا! یہ تو ابھی پھر گئے ہیں۔ انہوں نے categorically کہا کہ جس ڈی ای او نے رپورٹ کی ہے اس نے کہا کہ رانا صاحب نے مجھے pressurize کر کے یہ رپورٹ کروائی ہے اور اب انہوں نے کوئی اور ہی بات کر دی ہے تو اس میں بنیادی چیز یہ discuss ہو رہی ہے کہ ہمارے محکمہ جات کو یہ علم ہے کہ یا تو انہوں نے پہلے رپورٹ غلط کی کہ جناب! یہ merge ہونے چاہییں یا پھر انہوں نے بعد میں رپورٹ غلط کی کہ جناب! یہ merge نہیں ہونے چاہییں تھے۔ تو جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہی بات inquire کرنے والی ہے۔ وہ فرما رہے ہیں کہ inquire کروا لیتے ہیں اس کے بعد صحیح صورت حال سامنے آ جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بس وہ آپ کے کہنے پر بادل نخواستہ تیار ہوئے ہیں۔ تو چلو ٹھیک ہے انکوائری کروا لیتے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! مجھے رانا صاحب کا بھی بڑا احترام ہے اور آپ نے بھی حکم دیا ہے۔ ہم اس مسئلے کی انکوائری کروا لیتے ہیں اور میں رانا صاحب کو ذاتی طور پر مل کر بھی اس سارے مسئلے کے بارے میں آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب آپ کو چیمبر میں مل لیں گے۔ آپ ان کی تسلی کروا دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس انکوائری کا رزلٹ ایوان میں آنا چاہئے اور وزیر موصوف یہاں آ کر کہیں گے کہ اس ڈی ای او نے ہمیں غلط کہا تھا یا۔۔۔

جناب سپیکر، یہ پورا inquire کروا کر اس کی رپورٹ دے دیں گے۔ یہ اگلے اجلاس تک pend کی جاتی ہے۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ رانا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر سے صرف کہا تھا کہ آپ یہ کر دیں۔ میں نے pressurize نہیں کیا تھا نہ میں اس وقت 24-07-2000 کو pressurize کرنے کی پوزیشن میں تھا تو میری عرض صرف یہ ہے کہ رانا صاحب نے اب جتنا یہاں pressurize کرنا شروع کر دیا ہے تو وہ ایجوکیشن آفیسر اس کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ رانا صاحب نے اپوزیشن میں بیٹھ کر since the inception of the Assembly اس پوری اسمبلی کو جتنا pressurize کیا ہوا ہے اس سے اس اسمبلی کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا؟ ان کے مقابلے میں ایک ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر کیا چیز ہے؟

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم شیم۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ملک احد صاحب!

جناب احد ملک، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ

انہوں نے میاں شہباز شریف کی صحت یابی اور ان کی واپسی کے لئے دعا کی تھی۔ اسحاق ڈار صاحب یہاں پر موجود ہیں وہ ان سے مل کر آئے ہیں اور انہوں نے پیغام بھیجا ہے کہ سارے ہاؤس کا میری طرف سے شکریہ ادا کریں اور کہیں کہ وہ میری واپسی کے لئے مزید بھی دعا کرتے رہا کریں اور جناب سپیکر! یہ خصوصاً آپ کو کہا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ دل و جان سے ضرور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے درمیان جلدی سے جلدی لے آئے۔ وہ آپ کے لیڈر ہیں اور ان سب کے بھی لیڈر ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، انشاء اللہ تعالیٰ' ہم ہر وقت دعا کرتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرے محترم دوست نے اٹھ کر ایک تو میرے متعلق یہ بات کی کہ میں نے یہ کہا کہ میں نے انہیں pressurize نہیں کیا تھا' میں نے صرف کہا تھا۔ پتا نہیں انہوں نے یہ بات کہاں سے لے لی؛ میں تو کہہ رہا ہوں کہ 24-07-2000 کو میں تو جیل میں تھا۔ میں نے اسے کہاں سے pressurize کرنا تھا۔ جہاں تک ان کی اس بات کا تعلق ہے کہ میں نے اسمبلی کو since inception pressurize کیا ہوا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ [**********]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ پریس والوں سے میری گزارش ہے کہ یہ اخباروں میں نہیں آنا چاہئے۔ جی' محترمہ فرزانہ راجہ!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ وزیر تعلیم صاحب ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک بات کر رہے تھے۔ میں وزیر تعلیم صاحب کی توجہ بھی چاہوں گی۔ انہوں نے لفظ غلط "غلط" کر کے کوئی بارہ دفعہ بولا ہے۔ اس کا صحیح تلفظ غلط ہے۔ ہم سب یہ بات کرتے رہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن وہ وزیر تعلیم ہیں ہم ان سے یہ توقع

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

نہیں کرتے کہ وہ غلط تلفظ بولیں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر اسد معظم!

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! آپ نے ماشاء اللہ فہم و فراست سے پڑھ کر بتایا کہ وہ تینوں سکول مختلف premises اور مختلف جگہ واقع تھے۔

جناب سپیکر، میں نے کہا ہے کہ یہ اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی location مختلف ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب سپیکر! اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وزیر تعلیم موصوف نے بغیر پڑھے سٹیٹمنٹ دی ہے۔ یہاں میری بہن نے بھی کہا کہ وہ تلفظ غلط کہہ رہے تھے۔ اس حوالے سے میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ آپ وزیر تعلیم کو کسی وقت ہمارے پاس بھجوائیے۔ آپ انہیں تھوڑی سی تعلیم بھی دے دیں۔

جناب سپیکر، آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیے گا۔ وہ آپ سے رہنمائی حاصل کر لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میری بہن نے کہا ہے کہ محترم وزیر تعلیم کا تلفظ ٹھیک نہیں تھا اور یہ تعلیم کا محکمہ انہیں دیا گیا ہے۔ {**********

**********]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ irrigation ایک انتہائی اہم موضوع ہے اور پچھلے تین دن سے اس پر بحث pending چلی آ رہی ہے۔ آج بھی تقریباً ڈیڑھ بج رہا ہے اور ہم نے ابھی تک اس پر بحث شروع نہیں کی۔ لہذا میری استدعا ہوگی کہ جو تحاریک

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

التوائے کار آ چکی ہیں انہیں pend کیا جا سکتا ہے۔ میری استدعا ہے کہ irrigation پر بحث شروع کی جائے تاکہ ہم جلد از جلد اسے نمٹا سکیں۔

جناب سپیکر، ویسے بھی تحاریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو رہا ہے

سردار حسن اختر موکل، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، حسن اختر موکل صاحب! رپورٹ پیش کریں

مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ

(جو پیش کی گئی)

سردار حسن اختر موکل، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"مسودہ قانون (ترمیم اول) لاہور آرٹس کونسل مجریہ 2003 کے بارے میں رپورٹ جیسا کہ مجلس خصوصی نمبر 1 نے پیش کی ہے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"مسودہ قانون (ترمیم اول) لاہور آرٹس کونسل مجریہ 2003 کے بارے میں رپورٹ جیسا کہ مجلس خصوصی نمبر 1 نے پیش کی ہے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور کی گئی)

سردار حسن اختر موکل، میں مسودہ قانون (ترمیم اول) لاہور آرٹس کونسل مصدرہ 2003 کے بارے میں رپورٹ جیسا کہ مجلس خصوصی نمبر 1 نے پیش کی ہے پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جس وقت الیکشن ہوئے تھے۔ نئے پاکستان پیپلز پارٹی

پارلیمنٹیرین کے پلیٹ فارم سے الیکشن لڑا۔ اس کے بعد ہمارے کچھ دوست ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور انھوں نے پاکستان پیپلز پارٹی (پیٹریاٹ) گروپ بنایا۔ ان کی آپ نے نشستیں علیحدہ کی ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ نشستیں آپ نے ان کی تحریری درخواست پر علیحدہ کی ہیں یا زبانی درخواست پر؟ اگر تحریری درخواست پر علیحدہ کی ہیں تو ہمیں اس کی کاپی مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! ہم نے ان کی نشستیں علیحدہ نہیں کی ہیں؟

راجہ ریاض احمد، میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ آپ نے جو باہر لسٹ لگائی ہوئی ہے' اس پر پیٹریاٹ کی سیٹیں علیحدہ کی ہوئی ہیں۔ اگر آپ نے ان کی سیٹیں علیحدہ نہیں کیں تو جو لسٹ پر پیٹریاٹ لکھا ہوا ہے' میں ابھی اتار کر لے آتا ہوں۔

جناب سپیکر، ہم نے کوئی سیٹیں علیحدہ نہیں کیں۔ لسٹ کو ٹھیک کر لیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب! آپ کی رولنگ آ گئی ہے۔ آگے بات سنیں کہ وہ جو ہم سے علیحدہ ہو کر بیٹھ رہے ہیں ان کے بارے میں آپ وضاحت کر دیں کہ وہ اپنی سیٹوں پر کیوں نہیں بیٹھتے اور دوسری طرف کیوں بیٹھتے ہیں؟

جناب سپیکر، وہ آپ کے حسن سلوک کی وجہ سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ اس میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! رولنگ چاہیے۔

جناب سپیکر، میں رولنگ reserve رکھتا ہوں۔ جی' وزیر آبپاشی!

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے راجہ ریاض کی بات کو ایسے ہی لے لیا

ہے۔ یہ بڑی serious constitutional اور Rules of Procedure کی بات ہے۔ اگر آپ seating کے بارے میں Rules of Procedure میں دیکھیں تو اس میں واضح ہے کہ آپ نے اس سیٹ پر بیٹھنا ہے اور بات کرنی ہے۔ آپ نے ہماری پارٹی کو 75 فی صد نیچے سیٹیں دی ہیں اور 25 فی صد اوپر سیٹیں دی ہیں۔ کیا حکومتی بنچوں کا رکن اپوزیشن کی سیٹوں پر آ کر بول سکتا ہے اور کیا آپ کسی کی زبانی درخواست پر اس کی سیٹ تبدیل کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، میں نے یہ رولنگ reserve کی ہے۔

MS EMBESAT KHAN: Mr Speaker' I want to give an explanation Patriot is a registered organization It is a registered political party now It was registered about two months back. The opposition benches are already looking for me and I know that they have lost a voice in me. because I do not sit with them any more I am sorry to compromise with their behaviours, with their political campaign they are doing.

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ایک ماہ سے محکمہ خارجہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جانب سے تمام ایم پی ایز کو ایک پرچہ ہفتہ وار یا دس دنوں کے بعد ملتا ہے۔ اس میں' میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کے لئے یہ بہت اہم ہے۔ اس میں دو issues ایسے ہیں جو میرے اس دیس کو جو کہ پہلے ہی بہت سارے مسائل کا شکار ہے' مزید بڑی صورتحال

سے دوچار کر سکتے ہیں۔ یو ایس اے ایمبیسی کی طرف سے جو پمفلٹ آتا ہے۔اس میں عراق کے خلاف لکھا ہوتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں تین چار لائنیں پڑھ دیتا ہوں کہ جس سے فرقہ وارانہ صورت حال خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون ، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ کسی ایسے document کو ہاؤس میں پڑھ کر نیا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اس کی کاپی مجھے دیں۔ میں اس کو دیکھوں گا۔ اس کے بعد یہ بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ایم پی ایز کے پتوں پر بھیجے گئے ہیں۔ اگر ہم یہاں بات نہیں کریں گے تو کہاں بات کریں گے؟

جناب سپیکر، یہاں بات نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرے فاضل دوست ایک ہی بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ یہ ایم پی ایز کے پتے پر پوسٹ ہو کر آ جاتا ہے۔ جو کوئی بھی ڈاک کسی ایم پی اے کے پتے پر چلی جائے گی کیا اس کو پڑھنے کی اجازت اس ہاؤس میں دی جا سکتی ہے؟ کیا ہاؤس کی طرف سے آپ کو suggest کیا ہوا ہے کہ آپ کو یہ لیٹر بھیجا جائے۔ میری طرف سے تجویز ہے کہ کوئی ایسا document یہاں پڑھنے کی روایت ختم کی جائے کہ جو کسی ایم پی اے کے ذاتی پتے پر خط یا میٹریل آ جاتا ہے۔ یہ ایک غلط روایت ہے کہ اس کو ہاؤس میں پڑھ دیا جائے۔ اس کو ختم کیا جائے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان ، |**********

|**********

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ اخباروں میں quote نہیں ہونے چاہییں۔ اب ایک بج کر 40 منٹ ہو چکے ہیں۔ میں نماز ظہر کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر نماز ظہر کے لئے اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2-15 پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر : وزیر آبپاشی بحث کا آغاز کریں گے۔

آبپاشی پر عام بحث

وزیر آبپاشی و قوت برقی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر ! میں آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آبپاشی پر بحث کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ یہ محکمہ آبپاشی ایک اہم شعبہ ہے اور آج کل کے حالات و واقعات کے پیش نظر اس کی اہمیت اور بھی بڑھ چکی ہے۔ ہمارے ملک میں اور خاص طور پر صوبہ پنجاب میں زراعت کا انحصار آبپاشی پر ہے۔ یہ نظام 14 بیراجوں اور 23 ہزار میل لمبی چھوٹی بڑی نہروں اور راجباہوں پر مشتمل ہے۔ یہ نظام دنیا کے بہترین نظاموں میں سے ایک ہے۔ یہ دو کروڑ پچاس لاکھ ایکڑ زمین کو آبپاشی کی بنیادی سہولتیں مہیا کرتا ہے۔ سیم و تھور سے بچاؤ کے لئے سیم نالیاں اور ٹیوب ویل اس کے علاوہ ہیں۔ چونکہ ہمارا ملک ایک زرعی

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ملک ہے اس لئے زراعت کے حوالے سے اس نظام کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ ہماری فصلات اور خام مال کی تیاری بھی اسی نظام سے منسلک ہے۔ پچھلے چند سالوں سے خشک سالی اور قحط نے ملک کو گھیر رکھا ہے۔ اس وجہ سے اس نظام کی ضرورت اور اہمیت آج بہت زیادہ ہے۔ بلاشبہ یہ نظام عرصہ دراز سے develop ہوتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے بھی مسائل میں مزید اضافہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر ۔ جو معزز اراکین بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے نام کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی جناب والا! سب سے پہلے میں یہ ذکر کرتا چلوں کہ پانی کی دستیابی کا مسئلہ اس وقت اہم مسئلہ ہے۔ 1950 میں پانی کی دستیابی 5 ہزار کیوبک میٹر فی کس کے حساب سے تھی جو کہ 2003 میں کم ہو کر 11 سو کیوبک میٹر فی کس رہ گئی ہے۔ اب ماہرین کی یہ رائے ہے کہ یہ مقدار اور بھی کم ہو کر 1000 کیوبک میٹر فی کس رہ جائے گی۔ اگر یہ پانی کی مقدار اس سے بھی کم ہو گئی تو آنے والے وقت میں پانی کی شدید کمی ہو گی اور زراعت اور فصلات کو خاصا نقصان ہو گا۔

اس کے علاوہ دریاؤں کا بہاؤ اور موسمی اثرات بھی اس نظام کو disturb کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ چونکہ ہمارے پاس صرف اور صرف دو ایسے آبی ذرائع ہیں جو کہ storage and reservoirs کے حوالے سے اس نظام کو پختہ کر رہے ہیں جن میں تربیلا اور منگلا ڈیم شامل ہیں۔ اس وقت زیادہ اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم پانی کی storage کے لئے ایسے ذرائع پیدا کریں، ایسے اقدامات کریں جن سے پانی زیادہ سے زیادہ store ہو سکے۔ ہم reservoirs بنائیں، ہم ایسے ڈیموں کی تعمیر کی طرف توجہ دیں جن سے پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔ پانی کو store کر کے ہم اپنی فصلات اور باغات کو مہیا کر سکیں۔ خاص طور پر جب ربیع کا سیزن آتا ہے تو اس وقت پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یہی reservoir اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ 1974 کے بعد یہاں پر کوئی بھی ایسا

reservior نہیں بنایا گیا نہ ہی کوئی ایسا ڈیم تعمیر ہوا جس سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا۔ ہمارے پرانے تربیلا اور منگلا ڈیموں میں بھی silt یعنی sand اکٹھی ہونے کی وجہ سے وہاں پر پانی کے اکٹھا ہونے کی مقدار بھی کم ہو چکی ہے۔ یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ ہماری اسمبلی اس پر بھی بات کرے۔ ان کی آراء سامنے آئیں جن پر ہم کوئی ایسا کام کر سکیں جس سے اس نظام میں بہتری آ سکے۔

جناب والا! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ربیع کے سیزن میں پانی کی کمی 2000-2001 میں 43 فی صد تھی۔ 2001-2002 میں یہ کمی 51 فی صد ہو گئی۔ ہمیں اس سال بھی یہ کمی 70 فی صد تک نظر آ رہی تھی لیکن خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حالیہ بارشوں نے ہماری عزت رکھ لی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب یہ کمی 34 سے 40 فی صد ہو گی اور آئندہ آنے والی گندم کی فصل انشاء اللہ تعالیٰ بہتر طریقے سے ہو گی اور ہمیں اس میں خود کفالت ہو گی۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنے گا اور ہمارے دلوں کے راز جانتے ہوئے ہم پر رحم فرمائے گا۔ اگر پچھلے تین سالوں کی طرح خشک سالی رہتی تو پھر پچھلے سال مئی میں جو ڈیموں کی خطرناک صورت حال تھی اس سال وہ ہمیں فروری کے مہینے میں ہی درپیش آ جاتی تھی۔ میں تو پھر بھی یہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص عنایت کی اور وہ کمی پوری ہوئی اور اس وقت ہمارے تربیلا اور منگلا ڈیموں میں پانی کی سطح خاطر خواہ بہتر ہوئی بلکہ دریائے چناب میں تو سیلابی ریلا بھی آیا ہے لیکن میں پھر بھی یہی عرض کروں گا کہ ہمارا جو پانی ضائع ہو رہا ہے اسے بچانے کے لئے، اس کی storage کے لئے ہمیں ضرور ایسے اقدامات کرنے ہوں گے۔ آج اللہ تعالیٰ نے مدد کی لیکن پھر بھی اس طرح سے پانی store نہیں ہو سکا جس طرح ہونا چاہئے تھا۔ اس میں میری رائے ہو گی کہ ہمیں ایسے reservoir ضرور بنانے چاہییں تاکہ جو پانی کی کمی ہو رہی ہے اس سے بچا جائے۔

جناب والا! جب یہ نظام بنا تھا اس وقت یہ 60 سے 70 فی صد رقبے کی آبپاشی کے لئے بنا تھا لیکن اس وقت سالانہ آبپاشی کی شرح 120 سے 150 فی صد زیادہ ہو چکی

ہے۔ یعنی آبپاشی کی ضروریات 60 سے 70 فی صد نہیں بلکہ 120 سے 150 فی صد زیادہ ہو چکی ہیں' اس وجہ سے بھی پانی کی demand میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس اضافے کی وجہ سے بھی ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگرچہ ٹیوب ویلوں وغیرہ سے آبپاشی کے لئے پانی مہیا کیا جا رہا ہے لیکن ٹیوب ویلوں کے لگنے سے ہمارے پانی کی سطح بہت نیچے چلی گئی ہے۔ جہاں پر کھارا پانی میسر نہیں وہاں پر بھی خاصی مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔ ہم نے اس بارے میں بہت ساری proposals سامنے رکھی ہیں اور ہمارے محکمے کے لوگ experiment کے طور پر examine بھی کر رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں لیکن میں چاہوں گا کہ معزز اراکین اس پر بھی کھل کر بحث کریں تاکہ جب میں اپنی wind up تقریر کروں تو ان کی آراء سے مستفید ہو سکوں اور ہمارا محکمہ بھی فائدہ اٹھا سکے۔

جناب والا! آج سے پہلے جو اس کے لئے دن رکھا گیا تھا تو میں نے یہاں پر پورے ہاؤس میں vision and strategy کے حوالے سے ایک بروشر تقسیم کیا تھا۔ ہم نے اس میں اپنی مشکلات کا ذکر کیا ہے اور جب سے میں نے اس وزارت کا قلمدان سنبھالا' پچھلے ڈیڑھ دو ماہ سے ان کا جو حل تلاش کیا وہ بھی اس میں درج ہے۔ جو چیزیں میرے ذہن میں آئیں' میرے دوستوں نے مجھے آراء دیں یا اراکین اسمبلی نے مشکلات سے آگاہ کیا یا محکمے کے سامنے جو باتیں آئیں تو ہم نے اس حوالے سے اس میں رکھا اور اس کی strategies کو رکھا کہ یہ یہ اقدامات کئے جائیں تو بہتری ہو گی۔ مجھے امید ہے کہ معزز اراکین اسمبلی اس کو پڑھ کر آئے ہوں گے۔ میں چاہوں گا کہ اس پر بھی دیکھیں کہ ہم نے اپنی مشکلات اور ان کا جو حل تلاش کیا ہے آیا وہ حل بہتر ہے یا ان کے ذہن میں اس سے اور بھی بہتر حل ہے تو براہ مہربانی ایسا حل ضرور دیں جس سے ہم اس نظام کی بہتری کی طرف جا سکیں۔

جناب والا! میں ایک اور اہم مسئلے کی طرف بھی آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ نہروں میں جانوروں کے مسلسل گزرنے اور زرعی مشینری کے گزرنے سے پرانا نہری نظام جس

کے بارے میں آپ کو پتا ہو گا کہ کسی زمانے میں وہاں ان کے کنارے بنے ہوتے تھے لیکن آج جانوروں اور زرعی مشینری کے گزرنے سے وہ کنارے بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یہ بھی پانی کی کمی کا ایک سلسلہ بن رہا ہے اور کنارے ختم ہونے سے نہروں کی اصلی حالت بھی بہت خراب ہو چکی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں بھی کچھ اقدامات کئے ہیں اور ڈویلپمنٹ سکیموں کے حوالے سے بھی کچھ proposals لی ہیں۔ میں نے اس ڈویلپمنٹ کے حوالے سے بھی ایک کاپی ایوان میں تقسیم کی ہے جس میں یہ سکیمیں درج ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان پر بھی تفصیلاً بات ہو تاکہ جب میں wind up کروں تو میں آپ کی آراء کی روشنی میں ایک واضح پالیسی اختیار کر سکوں۔

جناب والا! نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے زیر زمین پانی کی سطح اتنی نیچے گر گئی ہے جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ پچھلے تین چار سالوں میں خشک سالی کے دوران زیر زمین پانی 10 سے 15 فٹ نیچے گر گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس حوالے سے اور بہت سارے مسائل جنم لیں گے۔ پانی نکالنے کے اخراجات بڑھ جائیں گے۔ کھارے پانی سے میٹھے پانی کا متاثر ہونا بھی اس میں شامل ہے اور اس طرح کھارے پانی کے استعمال سے زراعت کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

جناب والا! اس وقت اس محکمے کو جو مسئلہ درپیش ہے میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ماحولیاتی خرابیوں کی وجہ سے نہری پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ نہری پانی اور زیر زمین پانی کی آلودگی کی وجہ سے بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ میونسپل اور صنعتی پانی سے نہروں کا پانی اور پینے کا پانی بھی خراب ہو رہا ہے جس وجہ سے ہماری صحت کو بھی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ سارے علاقے میں جو پانی آلودہ ہو رہا ہے اس پر بھی ہمیں خطرات کا سامنا ہے۔ میں نے اس حوالے سے بھی ایک سکیم تیار کی ہے اور جو کاپی ہاؤس میں تقسیم کی ہے اس میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر بھی واضح طور پر بحث ہو سکے۔

جناب والا! اب میں چند انتظامی مسئلوں کی طرف آنا چاہوں گا جن میں سرفہرست پانی چوری کا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ نہروں کی غیر تسلی بخش دیکھ بھال ہے۔ اس کے علاوہ اس محکمے کے بارے میں عوام کی شکایات بہت زیادہ ہیں۔ میں جہاں بھی گیا ہوں اس محکمے کے متعلق لوگوں کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان کا بھی ازالہ کیا جائے۔ میں نے اپنا بھی پروگرام بنایا ہے جس کا میں ذکر کروں گا لیکن میں چاہوں گا کہ آپ بھی ان کے ازالے کے لئے تجاویز دیں۔

جناب والا! اسی طرح آبیانہ کی مساوی تقسیم پر لوگوں کی کچھ آراء اور شکایات سامنے آئی ہیں۔ ہم نے اس حوالے سے بھی ایک پالیسی وضع کی ہے اور ہم نے اس کو examine کیا ہے کہ آیا آبیانہ کے موجودہ نظام کی خامیوں کو ہی دور کر کے بہتر طریقے سے رائج کریں یا اس کو تبدیل کر کے اسے اس طریقے سے لائیں تاکہ آبیانے کا مسئلہ حل ہو سکے۔ میں چاہوں گا کہ آپ آبیانے کی تخصیص پر بھی کھل کر بات کریں کہ ہم اس نظام کو کس طرح وضع کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نے اس نظام کی بدولت پٹواری کلچر سے نجات حاصل کرنی ہے۔ کیونکہ پٹواری صحیح طور پر لوگوں کو slips بھی نہیں دیتے لیکن میرے دل میں آیا اور میں نے اس دفعہ آرڈر جاری کیا کہ پرچی سسٹم کو رائج کیا جائے تاکہ زمیندار کسان بھائی کو پتا ہو کہ اس کا یہ آبیانہ ہے کیونکہ اگر محکمے نے بعد میں بھی آبیانہ ڈال دیا اور پھر اس کے بعد تاوان ڈال دیا تو لوگ مسائل کا شکار رہیں گے۔ اس حوالے سے بھی میں چاہوں گا کہ یہاں پر بات ہو۔ اس کے علاوہ قانونی اور مالی بے ضابطگیوں کی شکایات اور عملے کا نامناسب رویہ بھی ان مسائل میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے اوپر بھی میں چاہوں گا کہ روشنی ڈالی جائے۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ water resources development کے حوالے سے ہمیں خصوصی توجہ دینی ہو گی۔اس سلسلے میں میں چاہوں گا کہ اگر یہ معزز ایوان متفقہ طور پر کوئی ایسی قرارداد پاس کر دے جس سے کہ وفاقی

حکومت کو پرزور سفارش کی جائے کہ ہمارے آئندہ آنے والے وقتوں میں جو مسائل درپیش ہوں گے۔ مثلاً پانی کی سٹوریج کا' reservoir کا اور سیلابی پانی کو ذخیرہ کرنے کا' اس کے حوالے سے ہم کوئی ایسی متفقہ طور پر قرارداد پاس کریں جس میں وفاقی حکومت کو پرزور سفارش کی جائے کہ وہ یہاں پر ایسے ڈیمز اور ایسے reservoir تعمیر کرنے کی اجازت دے جس سے نہ تو سیاسی عمل کو نقصان ہو بلکہ متفقہ طور پر unity کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے ہم کوئی ایسا قدم اٹھائیں جس سے اس مسئلے کا بھی حل ہو سکے۔ چونکہ 1974 میں تربیلا ڈیم کے بعد یہاں کوئی ایسا ڈیم تعمیر نہیں ہو سکا جبکہ ہمارے پڑوس ملکوں میں' چین میں 253 ڈیم بنے ہیں۔ ترکی میں 113 ڈیم بنائے گئے ہیں۔ جاپان میں 97 ڈیم' ایران میں 52 ڈیم بنائے گئے ہیں اور ہمارے پڑوسی ملک بھارت میں 28 ڈیم بنائے گئے ہیں۔ ہمارے ہاں صرف دو ہی ڈیم ہیں اور اس کے بعد ہم نے اس سارے مسئلے کو سیاسی الجھنوں میں ڈال دیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ باقی صوبے شاید اس سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ میں کہوں گا کہ ہمیں ایسا ضرور کردار ادا کرنا چاہئے کہ جس سے ہمارا سیاسی نقصان بھی نہ ہو' فیڈریشن کا نقصان بھی نہ ہو اور یہ مسئلہ حل بھی ہونا چاہئے کیونکہ یہ پنجاب کا مسئلہ نہیں ہے پورے پاکستان کا مسئلہ ہے بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی پانی کی کمی ہے اور اس سے زمینداروں کو خاصی پریشانیاں آ رہی ہیں۔ کسانوں کو پریشانیاں آ رہی ہیں۔ اللہ کرے کہ اتفاق رائے پیدا ہو اور پانی کے سٹوریج کے معاملات حل ہو سکیں۔

جناب والا! نظام آبپاشی کی بحالی اور اصلاح کے لئے ہم نے اہم اقدامات کئے ہیں۔ اس ضمن میں منصوبہ بندی کی جا رہی ہے اور میں چند ایک منصوبوں پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ میں نے اس سلسلے میں کاپیاں بھی تقسیم کی ہیں لیکن میں پھر بھی چاہوں گا کہ مختصراً ان پر تھوڑی سی روشنی ڈال دوں۔

نظام آبپاشی کی بہتری اور بحالی کے لئے ہم نے ارگیشن سسٹم rehabilitation project بنایا ہے۔ یہ ہم نے وفاقی حکومت کو سفارش کی ہے اور وفاقی حکومت نے بھی

اس پر خاصی مہربانی کی ہے۔ اس کے لئے 21۔ارب روپے کا تخمینہ لگایا ہے اور یہ پراجیکٹ پنجاب کی تمام نہروں کو بہتر حالت میں اور سابقہ حالت میں جو پہلے حالت تھی لانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب والا! اسی طرح پنجاب میں بیراجوں کی ری ماڈلنگ کا منصوبہ بھی ہم نے بنایا ہے اس کی feasibility study ہو رہی ہے اور اس پر تقریباً 30 ارب روپے خرچ آئیں گے۔ اگر یہ منصوبہ بھی ہمارا وفاقی حکومت کے تعاون سے مکمل ہو گیا تو اس سے ہمارے بیراجوں کی ری ماڈلنگ ہو گی اور یہ بھی بہت زیادہ ضروری اور اہمیت کا حامل منصوبہ ہے۔ اس مرحلہ پر تونسہ، بلوکی، سلیمانکی اور ہیڈ اسلام ورکس کی خاص طور پر ری ماڈلنگ ہو گی اور ہم نے خانکی کے مقام پر ایک نیا بیراج بنانے کی بھی سفارش کی ہے کیونکہ بیراج کی بھی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ نیشنل ڈرینیج پروگرام کے تحت ہم نے لوئر چناب کینال کی ری ماڈلنگ کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے۔ اس کے تحت این ڈی پی یعنی نیشنل ڈرینیج پروگرام کے تحت سیم نالوں پر structure کی تعمیر اور کھالوں اور راجباہوں کی لائننگ بھی اس میں شامل ہے کیونکہ اگر لائننگ ہو گی تو جو پانی ضائع ہو رہا ہے وہ بھی بچ سکے گا۔ اس پر بھی ہم کوشش کر رہے ہیں اور میں نے آتے ہی کہا ہے کہ کم از کم ہمیں اگر وفاقی حکومت سے کوئی ایسی گرانٹ یا فنڈز نہیں ملتے جس سے ہم reservoir بنا سکیں لیکن کم از کم جو wastage of water ہو رہی ہے اس کو تو روکیں اور اس سلسلے میں، میں نے محکمے کو ہدایت کی ہے کہ آپ سکیمیں بنائیں۔ اپنے معزز ممبران سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ بھی اپنے حلقے کی ایسی سکیمیں ہمیں دیں جس سے کہ ہم راجباہوں کی لائننگ کر سکیں اور wastage of water کو بھی روک سکیں۔اس منصوبے پر 31۔ارب روپے خرچ ہو گا اور اس پروگرام کے تحت ہم تقریباً 8900 میل لمبی راجباہوں، ماتھروں کی پختگی یعنی کہ لائننگ کریں گے اور یہ بھی ہم نے مرکزی حکومت سے امداد لینی ہے۔ اگر یہ آ گئی اور یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا تو اس سے

بھی ہم wastage of water کی بچت کر سکیں گے اور وہ جو ہمارا معاملہ ہے وہ بھی کافی حد تک solve ہو سکے گا۔ اس طرح ہم کم از کم پانی کی بچت پر بھی توجہ دے سکیں گے۔

جناب والا! اس کے علاوہ ہمارے کچھ نئے منصوبے منظور ہو چکے ہیں' میں ان پر بھی روشنی ڈالوں گا' جن میں گریٹر تھل کینال پراجیکٹ اور چشمہ رائٹ بنک کینال شامل ہیں۔ گریٹر تھل کینال کا منصوبہ جس کی لاگت 30 ارب 50 کروڑ روپے ہے۔ یہ واپڈا کی زیر نگرانی مکمل کیا جائے گا اور اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہ منصوبہ سات سال میں مکمل ہوگا۔ اس سے خوشاب' بھکر' لیہ اور جھنگ کے اضلاع فائدہ اٹھا سکیں گے۔ 15 لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت آنے کا اور اسی طرح چشمہ رائٹ بنک کینال پراجیکٹ بھی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور اس سے ڈی جی خان کا تقریباً 2 لاکھ 40 ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو سکے گا۔ یہ ایک اہم منصوبہ ہے اور اس سے ہمارا ڈی جی خان' لیہ' بھکر یعنی کہ یہ وہ علاقے ہیں جہاں پر پانی کا بہت سارا مسئلہ ہے۔ ہمارا ساؤتھ کا ایریا ہے' رحیم یار خان' ڈی جی خان' بہاولپور' یہ وہ زون ہیں جہاں پر پانی کا بے حد مسئلہ ہے اور میرے ارکان اسمبلی اکثر و بیشتر مجھے جب بھی ملے ہیں وہ اسی شکایت کے لئے ملے ہیں کہ وہاں پر پانی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ end پر ہیں' tail پر ہیں تو اس مسئلے کے حل کے لئے یہ پراجیکٹ بنائے گئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس سے کافی خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

جناب والا! اس کے علاوہ بھی میں چاہوں گا کہ باقی اضلاع پر بھی آج روشنی ڈالیں تاکہ وہاں کے معاملات کو بھی ہم ایوان میں زیر بحث لا کر ان کی کوئی اچھی آراء شامل کر سکیں۔ اسی طرح جو پوٹھوہار کا علاقہ ہے یعنی کہ راولپنڈی' اٹک اور وہاں پر جو بارانی ایریا ہے وہاں پر بھی 31 ڈیم اس وقت ہیں۔ زرعی مقاصد کے علاوہ وہاں پر وہ پانی پینے کے لئے بھی استعمال میں لایا جاتا ہے یعنی ان کو چھوٹے ڈیم کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بھی میں نے آتے ہی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ کی ہے اور خود ذاتی طور پر اس

بارانی ایریا میں بھی گیا ہوں۔ وہاں پر میٹنگ بھی کی اور وہ جو 31 ڈیم ہیں' ان کی اس وقت کیا پوزیشن ہے' کیا حالت ہے کیونکہ اس میں ایک دو ڈیم ایسے تھے کہ پانی وہاں پر موجود تھا لیکن آبپاشی کا نظام درست نہیں تھا۔ ان کے پانی کا level اونچا تھا اور وہ پورا نہیں ہو رہا تھا تو وہاں پر ہم نے سکیم بنائی اور وہ منظور ہو گئی ہے اور اس پر کام شروع بھی ہو گیا ہے۔ ہم نے لفٹ چینل سسٹم کے تحت وہ پانی شاہ پور ڈیم کا چالو حالت میں کیا ہے جس سے کہ راولپنڈی' اسلام آباد اور ارد گرد کے جو علاقے ہیں ان کو میٹھا پانی بھی مہیا ہو گا اور ان کو زراعت کے لئے بھی پانی مہیا ہو سکے گا۔ وہاں پر میں نے یہ بھی دیکھا کہ پانی موجود ہے لیکن وہ زراعت کے لئے استعمال نہیں کر رہے کیونکہ اس علاقے کے لوگوں کا زراعت پر انحصار نہیں ہے۔ وہ لوگ جانور پال کر زیادہ خوش ہوتے ہیں تو ان لوگوں کو بھی ہم نے سوچا ہے کہ پڑھایا جائے' ان کو سکھایا جائے کہ وہ کس طرح زرعی حوالے سے آبپاشی کے نظام کو چلا سکتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! فیصل آباد سے وکلاء کا ایک وفد اسمبلی کے باہر آیا ہوا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ فیصل آباد میں ہائی کورٹ کا بنچ بنایا جائے۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ ہاؤس سے ایک کمیٹی بنا دی جائے جو ان سے جا کر مل لے کیونکہ وہ جلوس لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر، ارشد خان لودھی صاحب' راجہ ریاض صاحب اور مخدوم اشفاق صاحب باہر جا کر وکلاء کے وفد کی بات سن لیں۔

کرنل (ر) سلطان سرفراز اعوان، جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف سال ڈیمز کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ وہاں کے لوگوں کو ان سال ڈیمز کے پانی کے استعمال کا پتا نہیں

ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پچھلے چند سالوں میں کوئی ڈیم نہیں بنایا گیا۔ میں انہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ہمیں پانی دیں کیونکہ وہاں زمینداروں کو پانی ملتا ہی نہیں ہے لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پانی استعمال نہیں کرتے۔

جناب سپیکر، جی' چیمہ صاحب!

وزیر آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! میں جیسے بتا رہا تھا کہ 31 ڈیم پہلے تیار تھے۔ اب ہم نے ایک ماسٹر پلان بنایا ہے جس میں دس ڈیموں کا پیکج منظوری کے لئے تیار ہے۔ جن میں سے اٹک کے بوسال ڈیم کا کام شروع ہو چکا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اگلے مرحلے میں جہلم میں نہری اور چکوال میں میان ڈیم پر کام شروع کریں گے۔ اسی طرح سیم نالوں کی بحل صفائی کے اہم منصوبے پر مرحلہ وار عمل درآمد ہو رہا ہے۔

جناب والا! جس طرح آج irrigation پر بحث ہونی ہے تو میں چاہوں گا کہ آپ لوگ ہمارے نہری نظام کے structure and improvement پر بھی بات کریں تاکہ اسے بہتر کیا جا سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس نظام میں کسانوں کی شمولیت کو یقینی بنائیں یعنی کھال پنچائت اور نہری پنچائتیں بنائیں۔ ایسی پنچائتیں کئی جگہ پر بنانی شروع بھی کر دی ہیں جس سے کسان کی شمولیت ہو اور محکمے کی بلیک میلنگ سے لوگ بچ سکیں۔ ایکسیئن' ایس ڈی او' ضلع دار اور نچلے لوگوں کی بلیک میلنگ سے لوگ بچ سکیں۔ میں چاہوں گا کہ آپ لوگ مجھے ایسی تجاویز دیں تاکہ اس پر میں اپنا mind build up کر سکوں تاکہ پنچائت سسٹم کے تحت ہم کوئی اچھا طریقہ لا سکیں۔

جناب والا! اسی طرح میں چاہوں گا کہ نہری پانی کی وارا بندی پر بھی آج کھل کر بات ہو۔ میری تجویز تو یہ ہے کہ محکمہ زراعت' ضلعی حکومتوں کے نمائندوں اور کاشتکاروں پر مشتمل canal water evaluation committees بنائی جائیں۔ اسی طرح میں چاہوں گا کہ آپ لوگ پانی کی چوری کے مسئلے پر بھی واضح باتیں کریں کیونکہ tail تک پانی پہنچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ جو لوگ صدیوں سے tail پر پانی کو ترس رہے ہیں تو ان

لوگوں کا کیا قصور ہے اور بڑے زمیندار یا بڑے لوگ جن کے پاس وسائل ہیں وہ پانی لے رہے ہیں اور غریب کاشتکار پانی کو ترس رہا ہے اس چیز پر بھی آپ تفصیلاً بات کریں۔ میں آپ کو point دینا چاہتا ہوں کہ آپ اس پر بھی کوئی نہ کوئی واضح طور پر بات کریں تاکہ اس پر ہم کوئی اچھا سلسلہ بنا سکیں۔

جناب والا! اسی طرح میں چاہوں گا کہ ہمارے محکمے میں جو ڈویلپمنٹ سکیمیں جاری ہیں اس کے حوالے سے بھی چیک اینڈ بیلنس کا ایک ایسا سسٹم لایا جائے اس کے لئے میں نے Vigilance Cell بنانے کے لئے احکامات جاری کئے ہیں جس میں ہونہار لوگوں کو شامل کر کے ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ quality and quantity کو چیک کریں کہ کام واقعی صحیح ہو رہا ہے کیونکہ اگر اس محکمے میں کسی کوتاہی کی وجہ سے کام صحیح نہیں ہو گا تو اس سے لاکھوں لوگوں کو نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر development of work صحیح نہیں ہو گا تو ہزاروں بلکہ لاکھوں کھیت برباد ہو سکتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اپنے اپنے حلقوں میں اس development work کو چیک کریں اور پوائنٹ آؤٹ کریں کہ آیا بیراجوں اور دوسرے نہری نظام پر کام صحیح ہو رہا ہے یا نہیں؛ کیونکہ جب تک quality and quantity بہتر نہیں ہو گی تو ان development works پر جو کروڑوں روپیہ لگ رہا ہے اس کا ضیاع ہو گا اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں چاہوں گا کہ محکمانہ کارکردگی کے بارے میں بھی کھل کر باتیں ہوں جس میں محکمے کے عملے کے بارے میں آپ کھل کر بات کریں تاکہ اس سے کوئی ٹرانسفر، پوسٹنگ پالیسی بن سکے یا ان کی چیکنگ اور مانیٹرنگ ہو سکے کیونکہ ان کا عوام کے ساتھ ڈائریکٹ رابطہ ہوتا ہے۔ ان کا رابطہ اس کسان اور کاشتکار کے ساتھ ہوتا ہے جو آج پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہا ہے اور یہ لوگ اسے برے طریقے سے استعمال کر کے اسے مزید تنگ کر رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ اس پر بھی آج واضح باتیں ہوں۔

جناب والا! چونکہ یہ محکمہ ارگیشن اینڈ پاور ہے اس لئے اب تک پاور پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہمیشہ سے پاور ونگ کا تصور یہی آتا ہے کہ اوقاف کا ایک محکمہ ہے کیونکہ واپڈا کے حوالے سے شاید یہ سمجھا جاتا ہے۔ واپڈا ایک کمپنی ہے اور 1952ء سے پہلے بجلی کے حوالے سے صوبوں پر ہی انحصار ہوتا تھا۔ واپڈا کے منصہ بعد یہ انحصار اس کے پاس چلا گیا۔ آج کے حالات آپ کے سامنے ہیں اور آپ لوگ اخبارات میں پڑھتے ہوں گے۔ اس حوالے سے بھی میں چاہوں گا کہ آپ ایسی تجویزیں لائیں جن سے ہم اپنے پاور ونگ کو بھی بہتر کر سکیں۔ ہم نے پاور ونگ کے انسپکٹروں کے ابدیدی اختیارات ختم کر دیئے ہیں اور لوگوں کی شکایات کو ختم کرنے کے لئے میں پرائیویٹ سیکٹر کو involve کیا ہے۔ جب میں نے یہ وزارت سنبھالی تو جناب وزیراعلیٰ صاحب نے بھی مجھے ایک بات کہی کہ آپ نہروں کی falls پر چھوٹے بجلی گھر بنانے کا منصوبہ لائیں۔ میں اس پر بھی کام کر رہا ہوں کہ ہم ان falls پر چھوٹے بجلی گھر بنائیں تاکہ ہم سستی بجلی مہیا کر سکیں۔ جناب وزیراعلیٰ نے کاشتکار کو بلوں میں ریلیف دینے کے لئے بھی بات کی ہے اور اس حوالے سے واپڈا سے ہمارے مذاکرات ہو رہے ہیں کہ ہم off peak hours یعنی رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک ٹیوب ویلوں کے بلوں پر کوئی سبسڈی لائیں تاکہ اس سے کوئی رعایت ہو سکے۔ اس سلسلے میں ہم نے واپڈا سے بات کی ہے اور وہ مسئلہ بھی ابھی زیر غور ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر بھی آپ کی بات کریں۔ اس طرح مجھے پوری امید ہے کہ آج کی اس بحث کے دوران معزز اراکین کی تجاویز کے بعد محکمے کی کارکردگی کو بہتر کرنے میں اور آئندہ بننے والی پالیسیوں کے بارے میں اہم کردار ادا ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج ایک اہم محکمے کو ٹائم دیا اور اس پر بحث کے لئے دن مقرر کیا۔ اس کے علاوہ میں چاہوں گا کہ آج سب کو کھل کر بات کرنے دی جائے تاکہ ان کی آراء اور ان کے مشوروں سے ہم فائدہ اٹھا

سکیں اور اس محکمے کی ترقی اور بہتری کے لئے کوئی کردار ادا کر سکیں کیونکہ یہ محکمہ ترقی کرے گا تو پنجاب ترقی کرے گا اور پنجاب ترقی کرے گا تو پاکستان ترقی کرے گا۔ یہی میری استدعا ہے کہ سب کو کھل کر بات کرنے دی جائے اور سب کو کھل کر تنقید کرنے دی جائے تاکہ جو اچھی چیزیں سامنے آئیں ان پر عمل کرنے کا ہمیں موقع مل سکے گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اپوزیشن لیڈر ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے۔ ان کی جگہ رانا آفتاب احمد خان صاحب بات کریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا بڑا مشکور ہوں کہ انھوں نے ہمیں یہ بریفنگ دی۔ ان کی تقریر کے بعد ایک شعر یاد آیا ہے کہ

بجھ گئے ہیں چراغ دیر و حرم
دل جلاؤ کہ روشنی کم ہے

ان کی تقریر سے مجھے جو مایوسی سی نظر آ رہی تھی۔ میں ان کو بتاتا چلوں کہ پنجاب کا جو اریگیشن سسٹم ہے۔ This is one of the oldest irrigation systems اور جو Canal and Drainage Act 1875 کے تحت ہے۔ اس سسٹم کے تحت آپ کی نہریں 23184 میل لمبی ہیں۔ یہ مختلف علاقوں سے گزرتی ہیں اور cultivation ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں جو رپورٹ دی تھی یہ رپورٹ ریاض احمد خان جو میرے خیال میں آج کل اسلام آباد میں چیئرمین فلڈ کمیشن ہیں یا کیا ہیں' وہ سیکرٹری ہوتے تھے اور ایک سیکشن آفیسر نے کاپی نکالی تھی۔ اس کی کاپی in verbatim میرے پاس 1993ء کی بھی پڑی ہوئی ہے۔ وہ میں آپ کو پیش کر دوں گا۔ 'ECNEC committee (Executive Committee of the National Economic Council) میں جتنے پراجیکٹ جاتے ہیں اس کی کاپی آتی ہے۔ وہ یہ چھاپ دیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم 8900 میل لمبی راجباہ کریں گے اگر حکومت ہمیں پیسہ دے دے۔ Sir, beggars

are never choosers. آپ کو ملنے کی بات نہیں ہے۔ آپ کے پاس پہلے ہی جو موجود سسٹم ہے ہم اس پر بات کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ زمیندار کے لئے پانی کی اہمیت یہ ہوتی ہے کہ زمین ملکیت نہیں ہوتی بلکہ پانی ملکیت ہوتا ہے۔ زمیندار کے لئے اس کی جو main blood artery ہے وہ خون نہیں پانی ہے۔ جس زمین کو پانی نہیں ملے گا۔ وہاں آپ کچھ نہیں اگا سکتے۔ انھوں نے یہ فرمایا تھا کہ equally /adequately sustained irrigation system کے برابر پانی مل جائے۔ I can say on oath کہ پنجاب کی ایک نہر کو بھی equality basis پر پانی نہیں دیا جا رہا کیونکہ جو علاقے head reach پر ہیں وہ زیادہ پانی لے رہے ہیں' middle reach پر کم پانی مل رہا ہے اور جو tail reach پر ہیں ان کا آپ کو پتا ہے کہ کوئی حال نہیں ہے۔ جب یہ سسٹم originally designed کیا گیا تھا کہ پانی tail تک جائے گا تو اس میں intensity یہ تھی کہ آپ ایک فصل سال میں لیتے تھے اور آدھی زمین چھوڑ دیتے تھے۔ آبادی کے بڑھنے سے اور خوراک اور ضروریات میں اضافے سے سال میں دو فصلیں شروع ہو گئیں۔ آپ کا جو سسٹم بنا تھا That was on the basis of 60% اور آپ کی percentage has gone to now 200% اب اس میں کیا کیا گیا کہ نہریں اس وقت کی ڈیزائن کی ہوئی ہیں۔ اس میں آپ نے remodelling or redesigning نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی جتنی نہریں تھیں وہ گہری کر دی گئیں اور موگہ جات اونچے کر دیے گئے۔ اس طرح naturally پانی رکے گا اور اس میں گڑبڑ ہوگی۔ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ لاہور میں نہر کو urban elite enjoy کرتی ہے مگر یہ زمیندار کا خون پیتے ہیں۔ آپ لائنوں سے enjoy کرتے ہیں۔ There is a law that 120' on each side there should not be anything اب آپ فیصل آباد میں دیکھیں کہ ان کی زمین پر اڈے بن گئے ہیں۔ انھوں نے polluted water کی بات کی ہے۔ آپ دیکھیں یہ جو نہر جا رہی ہے اس میں کتنا pollution ہے' اس میں کتنا chemical water آ رہا ہے' اس میں کتنی

گزبڑ ہو رہی ہے؟ ان کے سامنے ہے۔ مگر وہاں پر elite رہتی ہے اور زمیندار کا کوئی احساس نہیں ہے اور اس پر یہ چپ ہیں۔

جناب سپیکر! انھوں نے ربیع اور خریف میں پانی کی کمی کی بات کی ہے۔ ٹھیک ہے کہ یہ کمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر کیا اس کمی کو زمیندار پر برابر کیا ہے؟ پانی جو دیا گیا ہے اس پر جو آبیانہ لے رہے ہیں کیا وہ جو پانی آپ دے رہے ہیں اس پر لے رہے ہیں؟ آبیانہ پورا لے رہے ہیں۔ مگر جو پانی مہیا کر رہے ہیں اس کو assess کون کرتا ہے؟ کوئی چوری محکمے کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتی۔ یہ gauge reader جن کو پنسالی کہتے ہیں They are the people involved ان کو پتا ہوتا ہے۔ جب پانی کی باری آتی ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ لالٹین پکڑ کر زمیندار پھر رہا ہوتا ہے۔ یہ محکمے والے موٹر لگا کر پانی چوری کروا دیتے ہیں۔ ان کے محکمے والے کرتے ہیں۔ کیا یہ کارکردگی ہے؟ اس کا administrative system کیوں بہتر نہیں ہو رہا؟ بدبختی یہ ہے کہ یہ اتنا ٹیکنیکل محکمہ ہے۔ اس میں جب بھی آپ دیکھیں گے کہ سیکرٹری کون لگتا ہے۔ پہلے فوج میں ہوتا ہے' فوج سے سول میں ڈپٹی سیکرٹری کہیں لگ گیا اور آخر کار وہ سیکرٹری آ جاتا ہے۔

He does not know what is the alphabetics of the irrigation system

کچھ عرصے کے بعد وہ سیکھتا ہے اور اسے سمجھ آتی ہے تو اس کو ٹرانسفر کر دیتے ہیں۔ وہ سیکرٹری ایک کام ضرور کرتا ہے۔ سیکرٹری آبپاشی بننے کے بعد وہ زمیندار بن جاتا ہے۔ باغ لگا لیتا ہے اور اس سے enjoy کرتا ہے۔ میں وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ آپ کے پاس جو سیکرٹری آتے ہیں' non technical لوگ آتے ہیں۔ جن انجینئرز کی تیس تیس سال کی نوکری ہے' ان کے اوپر ان non technical لوگوں کو مسلط کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے آپ کو کیا دیا ہے؟ اب سیکرٹری صاحب ٹی وی پر تقریر فرما رہے ہیں کہ ہیڈ مرالہ سے ہیڈ خانکی پانی چھ گھنٹے میں جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ وزیراعلیٰ صاحب کے حلقے میں پانی آنے سے چھ ٹرک دریا برد ہو گئے۔ ان کو یہ علم نہیں تھا۔ یہ جو کمپیوٹر کا دور

ہے اس کے فائدے بھی بڑے ہیں لیکن نقصانات بھی بہت ہیں۔ آپ کوئی چیز پتا کرنا چاہیں تو web site پر جائیں اور Who has to improve the irrigation system? لکھیں گے تو آپ کے سامنے آ جائے گا' وہ آپ کو پڑھا دیں گے۔ You have to give a good administrative reshuffle آپ ٹیکنیکل لوگوں کو لائیں۔ جیسے وزیر صحت نے کہا تھا کہ جس آدمی کا زراعت سے تعلق ہی نہیں ہے اور اس کو آبپاشی کا پتا ہی نہیں ہے۔ اس کو یہ نہیں پتا کہ What is cusec? What is water allowance? What is delta? جب آپ non technical لوگوں کو ان posts پر لگا دیتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ سیکھتے ہیں اور اس کے بعد وہ posting کرا لیتے ہیں اور کسی ایمبیسی میں چلے جاتے ہیں۔ This is the most important thing کہ جب بھی کوئی ٹیکنیکل آدمی آیا ہے اور جب اس نے اس سسٹم کو improve کرنے کی کوشش کی ہے تو He has been transferred

وزیر زراعت، جناب سپیکر! آپ کے احکامات کے تحت میں' مخدوم صاحب اور راجہ صاحب باہر گئے ہیں۔ وہاں فیصل آباد ڈویژن کے وکلاء حضرات کا ایک وفد آیا ہوا تھا۔ ان میں سارے ضلعوں کے نمائندے ہیں۔ انھوں نے very kindly disperse کیا ہے اور وہ ہائی کورٹ چلے گئے ہیں لیکن انھوں نے دس بارہ آدمی نامزد کئے ہیں۔ ہم ان کو کمیٹی روم میں لے آئے ہیں۔ انھوں نے آخر کار یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس سے پہلے شاید وہ راجہ صاحب سے مل چکے ہیں اور راجہ صاحب کی طرف سے انھیں کہا گیا تھا کہ میں اور سپیکر صاحب سوا تین بجے آپ کی بات سنیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ commitment ہو چکی ہے۔ اس لئے اگر اجازت دیں تو ہم ان سے بات کر لیں۔ میں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ بیٹھیں اور چائے پیئیں۔ لاء منسٹر صاحب اور سپیکر صاحب آ جائیں گے۔ ان کو پندرہ منٹ بعد اپنی یادداشت دیں اور وضاحت کریں۔ ہم بھی جائز بات کو support کریں گے اور وہ بھی کریں گے۔ اس لئے وہ پرامن طور پر یہاں پر بیٹھیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شکریہ۔ جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: اب میں اس طرف آؤں گا کہ---

What is water allowance? Supply of water on thousands of acres in cusec is known as water allowance.

آپ دیکھیں کہ اس وقت Increase or decrease in the water allowances is always through the legislaiton only and under the Canal Drainage Act اس (ایل سی سی) لوئر چناب کینال میں واٹر الاؤنس 3.73 کیوسک ہے اور اپر چناب کینال کا واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک ہے۔ اس ہاؤس میں کافی زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کیوسک کیا ہے one cubic foot per second یہ rationale ہے کہ Fundamental Rights کے آرٹیکل 4 میں بھی ہے کہ To provide equal rights زمیندار تو ادھر کا بھی وہی ہے۔ بلوچستان اور ڈی جی خان کا بھی وہی ہے۔ آپ ان کو equal شیئر نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے اب انہوں نے کہا ہے کہ ڈیم ہمارے لئے بہتر ہیں ان کو اتفاق رائے سے بنانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ Due to lesser design and intensity of water allowance ہم نے اس پر پیسا لگایا ہی نہیں ہے۔ نہ remodelling اور نہ redesigning پر پیسا لگایا ہے۔ ہم نے جس پر پیسہ لگایا ہے that was the re-habilitation آپ کو جتنی انٹرنیشنل ایجنسیز سے گرانٹ آ رہی ہے اس میں سے کسی پر بھی today's requirement پر کام نہیں کر رہے کیونکہ یہ rehabilitaion میں ٹھیکے اور کمیشنز ہوتے ہیں۔ جیسے آپ دیکھیں کہ چیف انجینئر فلڈ کے پاس سب سے زیادہ بجٹ جاتا ہے۔ بارش آئی نہیں مگر پیسے کھا جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بند بنا دیا ہے۔ Where that money is re-appropriated. اس پر وزیر صاحب کچھ سوچ سمجھ لیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ We have to change the design parameters

now. ڈیزائن parameters کیسے تبدیل کرتے ہیں؟ جیسے اب ہمارے پاس پانی نہیں آ رہا تو What is delta? Sir! delta is from the sowing to the maturity water required. اب آپ دیکھیں کہ اگر آپ کے پاس پانی نہیں ہے تو اس کے لئے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ You have to change the cropping pattern (شور وغل)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان : جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ you have to make sure کہ cropping pattern کیسے تبدیل کرتے ہیں؟ Let us say کہ اگر ایک فصل زیادہ پانی لیتی ہے اور آپ کے پاس پانی نہیں ہے تو آپ اس جگہ پر کیا cropping pattern تبدیل کرتے ہیں؟ ایگریکلچر منسٹر یہ بھی دیکھیں کہ پوری دنیا میں پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ کیونکہ اگلی جنگیں پانی پر ہونی ہیں۔ یہ جو پاکستان میں population explosion ہے یہ پاکستان کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور آدمی وہ بچے گا جس کے پاس گندم ہو گی۔ وہ زمیندار جس کی گندم کے بل بوتے پر آپ کھاتے ہیں He is the most neglected community in Pakistan زمیندار کو تو 70 فیصد بنیادی سہولتیں ہی نہیں مل رہیں۔ پینے کا پانی' دوائی اور تعلیم کی سہولتیں نہیں مل رہیں اور سارے کام زمیندار کے بل بوتے پر چل رہے ہیں۔ سب سے بڑی چیز پانی ہے' وہ بھی ان کو polluted ملتا ہے جو urban elite سے جا رہا ہے۔ اس کی مرضی ہے چاہے وہ مل کا پانی ڈال دے' اس کو کوئی نہیں روکے گا۔ جس طرح قانون ہے کہ کسی بھی نہر میں بھینسیں وغیرہ نہیں جا سکتیں۔ مگر آپ دیکھیں کہ آپ کے شہر میں انہوں نے بھینسوں کے نہانے کے لئے آفیشل tanks بنا دیئے ہیں۔ ہمارے دیہات میں ساڑھے بارہ بارہ ایکڑ رقبہ پر یہ ponds ہوتے تھے جہاں پر جانوروں کو نہلاتے تھے' کپڑے بھی دھو لیتے تھے۔ مگر پانی ان کو مہیا نہ کرنے کی وجہ سے وہ ponds encroach ہو گئے۔ اب وہ پانی کہاں جا رہا ہے؟ اب یہ باغوں کا جو پانی

منظور کرتے ہیں یہ دیکھتے ہیں کہ there is a sufficient water اور یہ کس کوٹے سے آگے بھیج رہے ہیں؛ جس کا کوئی ایکسیئن واقف ہے تو وہ اس کو manage کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ایک سول جج نے ہمیں stay دے دیا ہے اور وہ بیچارہ دس سال stay پر ہی لگا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر the misuse of the department's rest houses. ہے۔ 13 میل پر ریسٹ ہاؤس اس لئے بنا تھا کہ محکمے کے آفیسر جائیں گے، وہاں رکیں گے اور باقاعدہ آپ جانتے ہیں کہ ادھر جانے کے لئے کینال بنک سے ایک پرچی ملا کرتی تھی۔ اب وہ ریسٹ ہاؤسز استعمال ہو رہے ہیں That is not for the purpose of officers. وہاں پر پتا نہیں اب عدالتیں بن گئی ہیں یا انسداد دہشت گردی کی عدالتیں بن گئی ہیں۔ If they cannot look after their own property, how can they look after the interest of the poor farmers? اگر یہ اپنی ملکیت پر اڈے بنا لیتے ہیں، ریسٹ ہاؤسز لے لیتے ہیں تو اس پر بھی ذرا غور فرمائیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ نہر پر ہر دوسرے دن ایک نیا پل بن جاتا ہے۔ جب پل سے پانی گزرتا ہے تو flow of water resist کرتا ہے۔ That is also a loss of water. اس پر جناب وزیر صاحب اگر موقع دیں تو میں ان کو بتاتا ہوں کہ میں ایک دفعہ چائنا گیا تھا۔ سب سے اہم چیز teeming of the river ہوتی ہے کہ آپ اپنا پانی کیسے بچاتے ہیں؛ جو پانی آتا ہے اس کو کیسے سٹور کرتے ہیں؛ انہوں نے بڑی اہم بات کی تھی کہ ہم بجلی گھر چاہتے ہیں۔ میں نے 1994-95 سے محکمے میں ایک study بھیجی تھی۔ To have small power generating units not on the run of the river. مگر بدقسمتی سے وہ مجھے نہیں پتا کہ وہ کس وجہ سے نہیں چلا؛ اس کو بھی study کر لیں۔ That can be helpful to you. اس پر آپ اس کو آگے چلا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر، اجلاس مزید دو گھنٹے کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ water level is the most important thing اور یہ 15 سے 20 فٹ نیچے چلا گیا ہے۔ اب انہوں نے objectives میں لکھا ہے کہ Due to drought and drier of river some 500,000 K.V pumps 33 M.A from underground aquifers آپ دیکھیں کہ اس level پر چلے گئے ہیں جہاں پر کھارا پانی ہے۔ زمیندار وہ تو نہیں لے سکتا۔ جو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے ان کا کسی کو بھی نہیں پتا کہ وہ کس purpose That was to control salinity. کے لئے اور کہاں چلائے جائیں؟ You have to have new remodelling, redesigning according to the intensity of your requirement آپ remodelling اور redesigning نہیں کرتے تو You cann't improve it اگر آپ theft یا آبیانے کی بات کرتے ہیں تو آپ دیکھیں کہ British Eastindia Company آئی، انہوں نے آ کر ایک چیز مسلط کی اور یہاں پر حکومت کر کے چلے گئے۔ اب اسی شکل میں پنجاب ایگریکلچر ڈرینیج اتھارٹی آ گئی ہے اور زمیندار کو پتا نہیں کہ اب وہ وقت آ رہا ہے جب ان کا آبیانہ دس گنا کر دیا جائے گا۔ جب آپ زمیندار کو آبیانہ بھی دس گنا کر دیں گے، کھاد بھی دو نمبر دیں گے، بجلی بھی مہنگی دیں گے اور اس کے بعد اس کو pesticides بھی adulterated دیں گے تو اس کی فصل پھر اگر کینال والے کے پاس آ جائے گی۔ اس کے بعد پھر اس کا استحصال ہوگا۔ آپ دیکھیں کہ اگر پاکستان بچے گا تو صرف زمیندار کی وجہ سے بچے گا کیونکہ زمیندار کے بغیر آپ کو کھانے کو نہیں ملے گا۔ زمیندار کی کمزوری ہے کہ وہ چھوٹا ہوتا جا رہا ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ زمیندار وڈیرے ہیں۔ اب وڈیرا کوئی نہیں رہا، چند ایک ہی ہوں گے۔ ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر زمیندر اور کاشتکار جو آپ کو کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرتا ہے اس کو اس کا پیسا بھی نہیں ملتا۔ آپ دیکھیں کہ یہ ان پر 20 فیصد تاوان لگا دیتے ہیں۔ پوری کوئی چودھری صاحب کر لیتے ہیں اور اس کے حصے دار بیچارے پھنس جاتے ہیں۔ وہ بیچارہ درخواست دے کہ ایکسیشن

کے پاس بیٹھا ہوتا ہے۔ آپ کو پنجاب ارریگیشن اینڈ ڈرینیج اتھارٹی کی ضرورت کیا ہے؟ آپ نے جو ایف ڈی اے وغیرہ بنائی تھیں ultimately آپ کو ختم کرنی پڑی ہیں۔ اب کمیونٹی participation کے لئے آپ یہ کر سکتے ہیں کہ ان کے لئے ایک طریقہ بنائیں جہاں پر وہ خود اکٹھے بیٹھ کر اپنے آپ اس کا حل کریں۔ آپ کے لئے زمیندار کو پانی مہیا کرنا ممکن ہے with the remodelling, redesigning of the canal system.

You have to change the cropping pattern. اگر cropping pattern تبدیل نہیں کرتے ہیں تو آپ کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ You will have a drought. آپ پر قحط ہوگا، خوراک نہیں ہوگی۔ اللہ کرے گندم دوبارہ ہو جائے گی مگر یہاں پر خریدنے والا نہیں ہوگا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ اگر بیچارے زمیندار کی فصل زیادہ ہو جائے تو اس سے کوئی لیتا نہیں ہے اور اگر کم ہو جائے تو تحصیلدار بھیج کے لے لیتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس وقت پانی کی equal distribution کسی جگہ نہیں ہوئی۔ ہر جگہ unequal distribution ہے۔ اس کے بعد تاوان غلط لگا رہے ہیں۔ پھر آپ intensity کے مطابق نہیں چل رہے ہیں۔ آپ کا Administrator is the biggest flop. Non technical people sitting at the helm of affairs جب وہ پہلے دن آیا تھا اس کو نہیں پتا تھا کہ یہ کونسا سیکرٹری آ گیا ہے؟ مگر یہ چیف انجینئر اور بڑے بڑے سینئر لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ جس دن وہ کام سیکھتا ہے وہ کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ We have to think very seriously on this. کہ زمیندار کو پانی مہیا کیا جائے۔ یہ اس کی long term planning کریں short term planning نہ کریں اور انہوں نے جو سکیمیں دی ہیں یہ سکیمیں پہلے بھی بنی ہیں۔ Let's do something constructive زمیندار کو بتائیں کہ تمہیں اتنا پانی ملنا ہے۔ جب آپ زمیندار کو مساوی حقوق دیں گے، جب آپ زمیندار کو اس کا حق دیں گے تو وہ آپ کو پیسا بھی دے گا اور تاوان کے لئے بھی نہیں جائے گا۔ پیڈا (PIDA) پر آپ نہ جائیں۔ This is going

to be another colonial rule in your country. میں اس کو oppose کرتا ہوں۔ آپ اس پر مت جائیں۔ آپ اس کے power wing کے متعلق کہتے ہیں تو اس کے متعلق already سٹڈیز ہوئی ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ دیکھیں کہ کیا موگہ جات قانون کے مطابق ہیں؟ جب ایکسیئن یہ دیکھتا ہے کہ وہ تھوڑا سا غریب ہو گیا ہے تو وہ موگہ اونچا کر دیتا ہے اور جب آپ اسے دس ہزار روپے دیتے ہیں تو موگہ نیچے ہو جاتا ہے۔ جب کھالا جات کی بات کی جاتی ہے تو lining of canals, re-modelling , re-designing اور اس کا infrastructure آپ کو اگلی صدی کو مدنظر رکھ کر تبدیل کرنا چاہئے' یہ نہیں کہ ہمیں دو یا چار سال کے لئے اسے تبدیل کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ میری ان گزارشات پر سوچیں گے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! چودھری اصغر علی گجر صاحب ہمارے پارلیمانی لیڈر ہیں' میری گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے ان کو وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' چودھری اصغر علی گجر صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ بڑی مہربانی کرتے ہیں کہ آپ ہر سیشن میں ایک پینل آف چیئرمین بناتے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ پینل اخبار کی حد تک رہ جاتا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آج آپ راجہ ریاض صاحب کو تھوڑا سا وقت دیں اور دیکھیں کہ یہ وہاں پر بیٹھ کر کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر، مہربانی۔ وہ تو یہاں پر تشریف ہی نہیں رکھتے۔

چودھری اصغر علی گجر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! آج آبپاشی پر بحث ہے اور یہ محکمہ آبپاشی زراعت کے لئے بہت ضروری ہے اور پانی سے ہی زراعت ممکن ہے۔

پاکستان میں آبپاشی کانظام بہت پرانا ہے اور بہت اچھا نظام ہے اور دنیا کے بہترین سسٹم میں سے ایک ہے۔دنیا میں ہندوستان ' پاکستان اور مصر کے اندر جو بہترین سسٹم ہے یہ سسٹم ان میں سے ایک ہے لیکن پاکستان میں شروع سے جو سسٹم بنا تھا جتنی آبادی کے لئے یہ بنایا گیا تھا اور جتنے ایریا کے لئے یہ بنایا گیا تھا مگر بڑھتی ہوئی آبادی کے حساب سے اس کو خاطر خواہ طریقے سے بڑھایا نہیں گیا۔ آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور یہ سسٹم اپنی جگہ پر اسی طرح کھڑا ہے۔اس سسٹم کا آبادی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ واٹر سسٹم یا ارگیشن سسٹم کو مزید بڑھایا جائے۔ پنجاب اور سندھ میں چولستان کے اندر' اس کے علاوہ تھل میں خوشاب 'یہ' بھکر کے اندر بے شمار زمینیں ایسی ہیں کہ جن کو پانی دے کر ان کی پیداوار بڑھائی جا سکتی ہے اور آبادی کے دباؤ کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہاں پر ہر اہم مسئلہ سیاست کی نذر ہو جاتا ہے۔ کافی دیر سے اس پانی کے مسئلہ پر کالا باغ ڈیم کا ذکر ہوتا رہا اور کالا باغ ڈیم کے بنانے کی باتیں ہوتی رہیں اور وہ سیاست کی بھینٹ چڑھ گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا تھا لیکن اس وقت کے حکمران جنرل ضیاء الحق جو آج اس دنیا میں نہیں ہیں' اگر وہ چاہتے تو کالا باغ ڈیم بن سکتا تھا۔ میرے اپنے خیال کے مطابق اس نے اس ڈیم کو ایک سیاسی مسئلہ بنا دیا اور اس سے سیاسی فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ملک کو نقصان سے دوچار کر دیا۔ اس کے بعد آنے والی حکومت نے بھی کالا باغ ڈیم کو بنانے کی کوشش کی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جب یہاں مسلم لیگ کی حکومت ہوتی تھی تو دوسری طرف سے ' باہر سے اس کی leg-pulling ہوتی تھی کہ کہیں یہ حکومت اس کو بنانے کا کریڈٹ نہ لے جائے۔ جب یہاں پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتی تھی تو اس وقت اس کے مخالف باہر کے لوگ leg-pulling کرتے تھے کہ کہیں یہ ڈیم بنانے کا کریڈٹ پیپلز پارٹی کو نہ مل جائے۔ میرے اندازے کے مطابق یہ جو ہماری سیاسی چپقلش اور کھینچا تانی نے اس اہم قومی معاملہ کو burning issue بنا دیا اور پاکستان کے مفادات کو ' عوام کے مفادات کو

پس پشت ڈال کر سیاسی مفادات کو آگے لایا گیا جس سے اب پاکستان بہت بڑے نقصان سے دوچار ہے۔

جناب سپیکر! تکنیکی باتیں تو بہت ہو چکی ہیں مگر میں عملی طور پر آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کالا باغ ڈیم نہ بنا تو پاکستان کی معیشت خدانخواستہ ایک نہ ایک دن دھڑام سے نیچے گر پڑے گی پھر اس معیشت کو سنبھالنا نہ تو میرے بس کی بات ہو گی' نہ انجینئرز کے بس کی بات ہو گی اور نہ ہی سیاستدانوں کے بس کی بات ہو گی۔ میں آپ کو یہ ایک حقیقت بتا رہا ہوں کہ اب بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جب وارا بندی ہوتی ہے اور گرمیوں کا موسم ہوتا ہے تو اس وقت نہریں اس حد تک خشک ہو جاتی ہیں کہ جانوروں کے پینے کا پانی بھی نہیں ہوتا اگر زمینداروں کے گھر نلکے نہ ہوں تو ان کے جانور پانی نہیں پی سکتے۔ جس ملک کے اندر نہری نظام اتنی بری طرح فیل ہو چکا ہو اور اس کے لئے سنجیدگی سے غور بھی نہ کیا جا رہا ہو تو اس ملک کے نہری نظام کے مستقبل کا کیا بنے گا؟ میں حکومت پنجاب کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ صرف بیورو کریٹس پر ہی تکیہ نہ کیا جائے بلکہ اس مسئلہ کو دوبارہ سے اٹھایا جائے اور اس کو حل کرنے کا کوئی بہترین طریقہ نکالا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہاں پر کالا باغ ڈیم کے حق میں قرارداد پاس کر دی جائے اگر ہم کالا باغ ڈیم کے حق میں قرار داد پاس کر دیں گے تو صوبہ سرحد کی قرارداد اس کی مخالفت میں یہاں پر آ جائے گی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایم این اے صاحبان اور ایم پی اے صاحبان کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور وفاق کو کہا جائے کہ تمام صوبوں کے چند ایک ایم این اے صاحبان اور چند ایک ایم پی اے صاحبان کو لیا جائے اور ان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ وہ لوگ پاکستانی ہیں وہ کوئی غیر ملکی نہیں ہیں اور نہ ہی ہم ان کے لئے غیر ملکی ہیں۔ جب سیاست دانوں کی کمیٹی بنے گی تو یقیناً میرے خیال کے مطابق اس معاملہ پر بہت ہی احسن طریقے سے سوچ بچار ہو گی۔ بے شک اس کمیٹی میں بیوروکریٹس بھی ہوں لیکن عوامی نمائندوں کا وزن زیادہ ہونا چاہئے۔ اس طرح یہ کمیٹی یقیناً کالا باغ ڈیم بنانے

کے لئے کوئی نہ کوئی حل تلاش کرے گی۔

جناب سپیکر! یقیناً ان کے کچھ مسائل ہیں مگر کچھ خود ساختہ مسائل انہوں نے لوگوں کی ہمدردیاں لینے کے لئے بنا لئے ہیں۔سندھ اور سرحد والوں نے ان مسائل کو اچھالا ہے۔ اگر ان کے کچھ مسائل ہیں تو وہ سنے جا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ پنجاب کے لوگ انہیں ریلیف دیں کیونکہ کالا باغ ڈیم تو پاکستان کا معاملہ ہے۔ پنجاب کا معاملہ نہیں ہے' سندھ کا معاملہ نہیں ہے' سرحد کا معاملہ نہیں بلکہ پورے پاکستان کا معاملہ ہے۔ اس میں بلوچستان کو بھی فائدہ ہے ' سندھ کو بھی فائدہ ہے ' سرحد کو بھی فائدہ ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ پنجاب کو سب سے زیادہ فائدہ ہے مگر ان کی تکالیف اور مسائل کو سنا جا سکتا ہے اور ان کا حل پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان مسائل پر انہیں ریلیف دیا جا سکتا ہے۔ کالاباغ ڈیم کی خاطر ان کو جتنا بھی بڑا ریلیف دے دیا جائے تو میرے خیال کے مطابق یہ نقصان کی بات نہیں ہے۔ اگر میری طرف سے کچھ ریلیف میرے بھائی سرحد والے کو چلا جائے تو کون سا مضائقہ ہے ' میرے بھائی سندھ والے کو چلا جائے تو کون سا مضائقہ ہے ' وہ فائدہ تو پورے ملک کا ہے' وہ فائدہ ہمارا ہے' وہ دولت پاکستان کے اندر رہے گی' اگر چار پیسے سندھ کو چلے گئے تو وہ بھی پاکستان کے اندر رہیں گے اور اگر سرحد کے اندر چلے جائیں تو وہ بھی پاکستان کے اندر ہی رہیں گے۔ اگر پانی کا سب سے زیادہ فائدہ پنجاب کو ہو گا تو وہ بھی پاکستان ہی کو ہو گا۔ میں حکومت پنجاب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملہ کو seriously لیتے ہوئے پارلیمنٹ کے ممبرز پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس issue کو دوبارہ لے اور اس کو کسی نہ کسی طریقہ سے حل کرنے کے لئے کوئی راستہ نکالے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پانی کی تقسیم بڑی عجیب ہے اور اس محکمہ کے تمام معاملات کو re-open کرنا چاہئے کیونکہ سندھ میں پانی 6 cusec per thousand acre سے زیادہ مل رہا ہے۔ پنجاب کا جو ایریا سسٹم ہے اس میں 4 cusec

per thousand acre سے زیادہ پانی مل رہا ہے اور تھل کینال کو 3 18 cusec per thousand acre پانی مل رہا ہے۔ مظفر گڑھ کینال کو 6 cusec per thousand acre پانی مل رہا ہے۔ یعنی کہ پورے ملک میں پانی کی تقسیم میں بہت زیادہ بدنظمی ہے۔ پانی کی تقسیم میں نہ صرف صوبے کے اندر بلکہ ایک ایک بیراج کے اندر اتنی بدنظمی ہے کہ یہ officially پیدا کی گئی ہے۔ اسے دور کیا جانا چاہیے۔ اس کو re- open اور re-shuffle کرنا چاہیے۔ اس کے لئے بیورو کریٹ کے ساتھ ساتھ نمائندوں کو بھی بٹھانا چاہیے ۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ میرا تعلق یہ سے ہے جہاں پانی کی ratio کچھ اور ہے اور مظفر گڑھ کے رہنے والوں کے لئے پانی کی ratio کچھ اور ہے اسی طرح ڈیرہ غازی خان' لاہور اور فیصل آباد والوں کے لئے اور ہے۔ 1826 کے منصوبے کے تحت یہ سارا نظام ہے' اس کے بعد کچھ لوگ یہاں پر طاقت میں آئے' اگر مظفر گڑھ کا وزیراعلیٰ بنا تو اس نے اپنا کام بنا لیا اور اگر لاہور کا گورنر بنا تو اس نے اپنا کام بنا لیا اور میانوالی کا کوئی بنا تو اس نے اپنا کام بنا لیا یعنی جو شخص بھی آیا اس نے اس کو اس طرح خراب کر کے رکھ دیا کہ پانی کی تقسیم کے نظام کو برباد کر دیا گیا اور میں کہتا ہوں کہ پانی کی تقسیم کے سسٹم کو re-open کرنا چاہیے ۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ قسم کی کمیٹی بنائیں جس میں ممبران کے ساتھ ساتھ بیورو کریٹ بھی شامل ہوں تاکہ اس نظام کو بہتر طریقے سے بنایا جائے۔ یہ کیوں ہے کہ لیہ والے کو تین کیوسک فی ہزار ایکڑ پر پانی ملے اور مظفر گڑھ والوں کو مظفر گڑھ کینال سے 6 کیوسک فی ہزار ایکڑ پر پانی ملے ۔ یہ کتنی ناانصافی' کتنا ظلم اور کتنی زیادتی ہے اور اسی طرح ہر جگہ یہ پانی کی تقسیم غلط ہے جسے re-open کرنا چاہیے ۔ اس کی کمیٹی بننی چاہیے اور اس پر دوبارہ پانی کی تقسیم ہونی چاہیے۔ جہاں تک نہروں کی مرمت اور ان کے معاملات کا تعلق ہے تو میں گزارش کروں گا کہ نہریں کسانوں کے مویشیوں نے برباد نہیں کیں۔ یہ صحیح ہے کہ کسانوں کے مویشی نہروں پر آتے ہیں اور نہروں کو خراب کرتے ہیں ۔ کسانوں کے مویشی آج نہیں بنے بلکہ جب نہریں بنی تھیں تو اس وقت بھی

کسانوں کے مویشی تھے اور وہ اس وقت بھی نہروں پر جا کر پانی پیتے تھے لیکن 1985 کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے نہری سسٹم پر بہترین پٹڑیاں تھیں اور سروس روڈ تھیں،سب کچھ تھا لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ محکموں کی کارکردگی گرتی ہی چلی گئی اور نہریں برباد ہوتی گئیں کیونکہ جو بیلدار اور میٹ تھے وہ بیوروکریٹ کے گھروں پر کام کرتے تھے یا پھر سیاستدانوں کے گھروں اور باغوں میں کام کرتے تھے اور محکمہ کے بیلدار فارغ تھے جس کی وجہ سے نہریں برباد اور پٹڑیاں ٹوٹنی شروع ہوئیں اور سارا کام اسی طرح برباد ہوا۔ اب بھی اگر اسے صحیح طریقے سے چلایا جائے کہ بیلداروں سے ڈیوٹی لے کر نہروں کے نظام اور ان کی دیکھ بھال کو بہتر طریقے سے بنایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! نہروں پر لگے ہوئے درخت پتا نہیں کہ وہ کس محکمے کے پاس ہیں؟ کبھی وہ کہتے ہیں کہ وہ جنگلات والوں کے پاس ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ اریگیشن والوں کے پاس ہیں۔ لگائے اریگیشن والوں نے اور رکھوالی جنگلات والے کرتے ہیں اور فائدہ تمام ناظمین کے بھائی، بیٹے اور بھتیجے اٹھاتے ہیں۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ میرے ضلع یہ کے اندر بہت بڑا جنگل تھا جو تباہ ہو چکا ہے کیونکہ ٹرالیوں کی ٹرالیاں، ٹرکوں کے حساب سے جا رہی ہیں۔ تین تین، چار چار آرے لگے ہوئے ہیں جہاں مزدور دن رات لگے ہوئے ہیں اور ان آروں پر کوئی ناظم کا بھائی ہے اور کوئی اس کا بھتیجا ہے جو ٹرکوں کے حساب سے سارا مال اٹھا کے لے جا رہا ہے اور دن رات یہ کام جاری ہے لیکن کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور اگر کسی نے کوئی بدتمیزی کی تو دوسرے ہی دن ڈی ایف او کو بلا لیں گے یا ایکسیئن کو بلا لیں گے کہ اس کو کیوں روکا گیا لہذا جواب دو۔ یہ کرو یا وہ کرو۔ کروڑوں روپے بلکہ اربوں روپے کے نہروں کی پٹڑیوں پر لگے ہوئے قیمتی درختوں کو کاٹ کر کوڑیوں کے بھاؤ بیچا جا رہا ہے۔ یہ درختوں کے ساتھ ڈکیتی ہے جنہیں لوٹا جا رہا ہے اور چوری ہونے والے درختوں کا کسی کے پاس کوئی حساب نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ درختوں کو آج ہی پیمائش کے حساب سے نیلام کیا جائے کیونکہ ان کی طبعی عمر پوری ہو

چکی ہے جس کی وجہ سے ان کی لکڑی اور شاخیں بالکل سیاہ ہو چکی ہیں۔ لہذا بجائے اس کے کہ یہ درخت چوری ہوں، انہیں نیلام کر کے تمام رقم نہروں کو پختہ بنانے پر لگائی جائے۔ یہ بجٹ ہی میرا خیال ہے کہ نہروں کو پختہ بنانے کیلئے کافی ہوگا۔ خدارا اس کا کوئی حل نکالا جائے ورنہ تو سب درخت بک جائیں گے یا چوری ہو جائیں گے اور اس کا فائدہ کسی کو نہیں ہوگا لہذا اس پر فوری غور کرنے کی ضرورت ہے۔ منسٹر صاحب ذرا سوچیں کہ جو درخت اپنی عمر پوری کر چکے ہیں، ان کی لکڑی انتہائی مضبوط ہو چکی ہے لہذا پرانے درختوں کو نیلام کر کے ان سے حاصل ہونے والی رقم محکمہ نہر پر خرچ کی جائے اور کاٹے گئے درختوں کی جگہ نئے درخت لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! محکمے کے اندر آبیانے کا جو نظام ہے وہ بڑا پرانا ہے کیونکہ جب لوگوں کو پانی دیا گیا تو ساتھ ہی آبیانے کی شرح بھی رکھ دی گئی لیکن یہ خیال نہیں کیا گیا کہ جب پانی کی کمی ہوئی تو آبیانے کی کمی کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا۔ کسانوں کے لئے تو ہم بھی ڈکیت بنے ہوئے ہیں۔ بیوروکریٹ تو ہیں ہی لیکن سیاستدان اور یہ اسمبلی بھی ان کا حق کھا رہی ہے۔ ہمارے والدین کسان تھے جنہوں نے ہمیں پیدا کیا اور پال پوس کر یہاں بھیجا اور ہم بھی اپنے والدین کا حق کھا رہے ہیں کیونکہ ان کے لئے ہم نے کچھ نہیں کیا اور ان کو جو پانی دیا تھا کہ 18 کیوسک پانی دیں گے اور سارا سال نہریں چلیں گی اور اتنا آبیانہ ہوگا۔ گنے، کپاس اور گندم پر آبیانے کی مقدار مقرر کر دی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے پانی کم کر دیا گیا ہے اور آبیانہ بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ ظلم، ڈکیتی اور رہزنی نہیں تو اور کیا ہے؟ کسان بیچارے بے زبان ہیں، انہیں لوٹا جا رہا ہے، ان کی گردن پر چھری چلائی جا رہی ہے اور وہ بولتے نہیں ہیں کیونکہ ان کی کوئی تنظیم اور نظم نہیں ہے۔ 1970 کے بعد پانی دو تہائی کم ہو چکا ہے اور 1970 کے بعد آبیانے کی شرح میں تین سے چار گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔ کسان بیچارے کہاں جائیں؟ یہ پٹواری سسٹم سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کو تجویز دیتا ہوں کہ

بٹواریوں سے جان چھڑانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ایک آدمی کو جتنا پانی دیتے ہیں اسی حساب سے آبیانہ لیں۔ کسان کو پانی چار گھنٹے دیتے ہیں تو اس سے آبیانہ بھی چار ہی گھنٹے کا لیں۔ ایک کسان چار گھنٹے پانی لگاتا ہے اور دس ایکڑ اپنے ٹیوب ویل سے کاشت کر کے فصل تیار کرتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ فصل پر آبیانہ لیا جاتا ہے جو کہ بہت بڑا ظلم ہے۔ کتنی اندھیر نگری چوپٹ راج ہے کہ وہ فصل تو ٹیوب ویل سے اگاتا ہے اور اس سے آبیانہ چار گھنٹے کی بجائے چالیس گھنٹے کا لیا جا رہا ہے۔ یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک تو وہ ڈیزل خرید کر اپنی فصل کو پالے، ملک کے لئے پیدا کرے اور ہم چپکے سے جرمانہ لگا کے آ جاتے ہیں یعنی مجھے پانی چار گھنٹے کا دیا ہے لہذا آبیانہ بھی چار گھنٹے کا لیں۔ جسے چھ یا دس گھنٹے پانی دیا ہے اس سے اتنا ہی آبیانہ لیں لیکن آپ تو یہ کرتے ہیں کہ پانی جتنا مرضی لے مگر جو فصل کو اگاتا ہے اس پر آبیانہ لینا ہے حالانکہ وہ فصل ٹیوب ویل سے تیار کرتا ہے۔ ٹیوب ویل والوں کو آپ نے رعایت دینی تھی مگر آپ اس سے جرمانے وصول کرتے ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس نظام کو بدلیں۔ جو پانی جس زمیندار کو دیں، جتنے گھنٹے دیں اس پر اس سے آبیانہ لیں۔ اس میں کسی کمی یا بیشی کی ضرورت نہیں ہے اور جو فصل وہ ٹیوب ویل کے ذریعے سیراب کر کے کاشت کرتا ہے اس فصل کا اس میں عمل دخل نہ رکھیں، پانی کا عمل دخل رکھیں۔ تھل کینال کی وارا بندی ختم ہو سکتی ہے۔ یہ ساڑھے سات ہزار کیوسک تھل کینال کو پانی دیا جا رہا ہے اور گریٹر تھل کینال جو بنائی جا رہی ہے، تھل کینال کی وارا بندی ہے لیکن اس میں اب جو چیز دیکھنے کی ہے وہ یہ کہ خوشاب، بھکر اور لیہ کا بہت سا ایسا ایریا ہے جو سیم و تھور والا ہے اور اس میں سے گریٹر تھل کینال نکلے گی تو یہاں اس بات کو بھی مدنظر رکھنا ہے کہ لوگوں کو پانی دیتے دیتے ان کی زمینوں کے اوپر نہ پانی ابل آئے۔ اس نہر کی وجہ سے seepage ہو سکتی ہے جس سے لاکھوں ایکڑ رقبہ سیم و تھور کا شکار ہو سکتا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ آپ دیکھیں کہ ریکارڈ یہ ہے کہ خوشاب، بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ تک وہ نہر

پانی لے کر جائے گی۔ اس میں ایک لائن ہے جو سیم و تھور کی نہر ہے کہ بارش ہو جائے تو پانی زمین سے ابلنا شروع ہو جاتا ہے لہذا نہر کے اس منصوبے کے اندر اسے آج ہی سے پختہ بنانے کی سوچیں تاکہ رقبہ ضائع نہ ہو۔ جو تھل کینال ہے اس کی وارا بندی ختم کرنے کے لئے میرے نزدیک محکمے کے پاس پانی موجود ہے۔ اگر دو ہزار ' اڑھائی ہزار کیوسک اس کو پانی دیا جائے تو پوری کی پوری تھل کینال کی وارا بندی ختم ہوسکتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ صدر' فاروق لغاری صاحب سے یہ بات کی تھی۔اس وقت کے سیکرٹری غالباً کمال صاحب تھے انھوں نے بریفنگ بھی دی تھی۔ انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ تھل کینال کی وارا بندی ختم ہو سکتی ہے لیکن افسوس کہ اس بات پر دھیان نہ دیا گیا۔ اس کے لئے بھی آپ سوچیں کہ اگر اس کی وارا بندی ختم ہوسکتی ہے تو اسے re-modelling کرنے کے بعد اس کی وارا بندی کو ختم کیا جائے۔اس سے 20/19 لاکھ ایکڑ کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ میری بحث تو ختم ہوگئی ہے لیکن میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں اسمبلی کے اندر بحث ہوتی رہتی ہے' وزیر بھی حصہ لیتے ہیں' ممبران بھی حصہ لیتے ہیں لیکن یہ صرف بحث کی حد تک رہتا ہے پھر ختم ہو جاتا ہے اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جناب والا ' آبپاشی کا معاملہ بڑا ہی حساس معاملہ ہے میں درخواست کروں گا کہ اس بارے میں کوئی ایک بہت اچھی کمیٹی بننی چاہئے جو بیورو کریٹس کے ساتھ بیٹھ کر ان تمام معاملات کو re-shuffle کرے۔ اس کو re-open کریں اور اس معاملے میں ہر قیمت پر re-organization ہونی چاہئے۔ پانی کی تقسیم ' اس کے معاملات ' نئی نہروں کے حوالے سے بھی نئے سرے سے غور کیا جائے اور اس میں ممبران کا شامل ہونا اس لئے ضروری ہے کہ وہ عملیات کو عملی طور پر دیکھتے ہیں۔ یہاں دفتروں کے اندر تو صرف پنسلوں کے ساتھ ٹیکنیکل کام دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی لئے ہم مار کھا جاتے ہیں۔ میں آپ سے التماس کروں گا کہ میری ان گزارشات پر غور کریں۔ اس کے لئے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس معاملے کو احسن طریقے سے حل کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر شکریہ۔ چودھری جاوید احمد صاحب !

چودھری جاوید احمد : شکریہ' جناب والا ' آج جس موضوع پر اس ایوان میں بحث ہو رہی ہے یہ پانی یا آبپاشی کا مسئلہ ہے۔ پانی جس طرح انسانی بقاء کے لئے ضروری ہے اسی طرح یہ ہماری فصلات اور غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ میں اس حوالے سے وزیر آبپاشی سے یہ درخواست کروں گا کہ یہاں پر جو بحث ہو رہی ہے اس میں آپ یہ نہ دیکھیں کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا کہہ رہا ہے؟ میرے محترم بھائیوں نے جتنی باتیں کی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں بہت سی کام کی باتیں ہیں۔ اگر ان کا نوٹس لیا جائے تو ہمارے صوبے کے لئے بہتری کی بہت سی گنجائش نکل سکتی ہے۔ یہاں پر پنجاب کے حوالے سے بات ہوئی ہے کہ پنجاب کو پانی کا کتنا حصہ مل رہا ہے یا کتنا نہیں۔ یہ حقیقت ہے' مجھے ان کا کچھ ریکارڈ دیکھنے کا موقع ملا تو معلوم ہوا کہ پنجاب کو سندھ کے مقابلے میں تقریباً چار گنا پانی کم مل رہا ہے جبکہ پنجاب صرف نہری پانی کی کمی کا شکار نہیں ہے بلکہ زیر زمین پانی کے ذخائر بھی نہایت تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس سلسلے میں اپنے موقف کو لے کر' سیاسی بلیک میلنگ سے نکلتے ہوئے اپنے صوبے کے حقوق کی آواز بلند کرنی چاہئے۔ ہمارے کسانوں کے لئے ایک طرف نہری پانی بہت کم ہو گیا ہے تو دوسری طرف بجلی انتہائی مہنگی کر دی گئی ہے جو کہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ یہ صرف پنجاب کی زراعت کو ہی متاثر نہیں کر رہی بلکہ یہ ملک کی معیشت کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے ہر دلعزیز وزیراعلیٰ پنجاب نے کھالوں کو پختہ کرنے کے جس عزم کا اظہار کیا ہے اس سے بھی ہماری زراعت میں ایک انقلاب آئے گا۔ میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اس منصوبے پر بھرپور طریقے سے عمل درآمد کریں۔ یہ ہماری زراعت کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس سے نہ صرف پانی کی بچت ہو گی بلکہ ہماری زراعت بھی ترقی کرے گی۔

جناب والا ! میں محکمہ آبپاشی کی کارکردگی کے حوالے سے ایک نشاندہی کرنا

چاہوں گا۔ میرا ایک ذاتی مسئلہ تھا گزشتہ 22 سالوں سے وہ آپ کے سرخ فیتہ کا شکار ہے۔ ایک موگہ نمبر 315-R ' بہرام پور ڈسٹری بیوٹری' پاکپتن سلیمانکی ڈویژن میں ہے۔ اس کی تقسیم کا ایک معاملہ تھا جو گزشتہ 22 سالوں سے چل رہا ہے۔ نیچے سے معارشات تیار ہو کر آتی ہیں' S. E level تک جاتی ہیں اور پھر فائل غائب ہو جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر آبپاشی صاحب اس مسئلہ کو حل کروانے میں خصوصی دلچسپی لیں گے ۔ اسی طرح کے دیگر مسائل جو کہ ہمارے کسانوں کو درپیش ہیں اور اس فرسودہ نظام اور قانون کی وجہ سے عرصہ دراز سے حل طلب ہیں انھیں حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ انگریزوں کے بنائے ہوئے صرف دو ایسے نظام ہیں جو کہ لوگوں کی کچھ خدمت کر رہے ہیں۔ ایک نہری اور دوسرا ریلوے کا نظام ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ جدید دور کے جدید تقاضوں کے تحت ان قوانین کو دوبارہ دیکھا جائے' انھیں revise کیا جائے اور کسانوں کی مشکلات کو کم کرنے کے سلسلے میں فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب والا ' یہاں پر میرے ایک بھائی نے درختوں کے سلسلے میں فرمایا۔ میں اس بارے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ نہروں سے بہت سارے درخت یا تو چوری ہو جاتے ہیں یا بیچ دیئے جاتے ہیں۔اس سلسلے میں ایک تجویز دینا چاہوں گا ۔ پنجاب میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بہت بڑا نہری نظام دیا ہے۔ اگر ان نہروں پر پھل دار درخت لگا دیئے جائیں تو مجھے امید ہے کہ ہم ساری دنیا کو پھل export کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایک بہت لمبا نہری نظام ہے۔ اس سے ہماری exports بڑھ سکتی ہیں۔ وہاں پر سفیدہ جیسے درخت نہ لگائے جائیں کیونکہ یہ تو ہماری soil کو ضائع کر رہے ہیں۔ ہمیں وہ درخت لگانے چاہئیں جن سے ہمیں قیمتی لکڑی مل سکے یا پھل مل سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پھل کوئی غریب آدمی چوری کر کے کھائے گا بھی تو اس سے اس کی صحت بہتر ہو گی۔ اس سے ہماری ملک میں ادویات کی import کم ہوگی اور عوام خوشحال ' صحت مند ہوں گے۔ صحت مند جسم' صحت مند دماغ کی علامت ہوتا ہے۔

جناب والا! میں اپنے ضلع پاکپتن اور ضلع وہاڑی کے سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ان اضلاع میں سے ایک نہر " کھادر" گزرتی ہے۔ جب انگریزوں نے اسے ڈیزائن کیا تھا تو اس وقت وہاں پر قابل کاشت رقبہ بہت کم تھا۔ اب جبکہ وہاں علاقے کا ایک ایک انچ قابل کاشت بنایا جا چکا ہے تو اس نہر کو اب بھی ششماہی طور پر چلایا جا رہا ہے۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ اس کھادر نہر کو سالانہ بنیادوں پر چلایا جائے۔ اس سلسلے میں جو بھی اقدامات اٹھانا ضروری سمجھیں وہ فوری اٹھائیں اور ہمارے لئے کوئی حکم ہو تو ہم بھی حاضر ہیں۔ اس سے دونوں ضلعوں کے کسانوں اور معیشت پر نہایت ہی خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سے نہ صرف یہ اضلاع ترقی کریں گے بلکہ صوبہ بھی ترقی کرے گا۔ ان پسماندہ ضلعوں کو ترقی دینے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ محکمہ نہر پوسٹنگ، ٹرانسفرز کے سلسلے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ اہل لوگوں کو آگے لائے اور نااہل لوگوں کو نکالے۔ یہاں پٹواری کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ نہری پٹواری گرداوری کرتا ہے جبکہ اس کے اثرات تاوان اور آبیانہ کی شکل میں کسانوں پر پڑتے ہیں لیکن اس کی قانونی حیثیت کوئی نہیں ہوتی۔ وہاں پر مالی پٹواری کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اس نظام کو بدلنے کا سوچیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے نوجوان وزیر اراکین کی آراء سے مستفید ہوتے ہوئے ہمارے صوبے میں نہری نظام کی ترقی کے لئے، نہری پانی میں بہتری لانے کے لئے، کسانوں کو ریلیف دلانے کے لئے اقدامات فوری طور پر اٹھائیں گے۔ برقی نظام کے سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے ضلع میں نہروں پر بہت ساری آبشاریں ہیں۔ وہاں پر ایک ہیڈ کمہاری والا ہے۔ وہاں پر بجلی پیدا ہو سکتی ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ اس منصوبے کا جائزہ لیا جائے اور اس علاقے کے لئے وہیں پر بجلی پیدا کر کے کسانوں کو رعایتی نرخوں پر دی جائے۔ بہت، بہت شکریہ

جناب سپیکر : شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب !

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر ' بہت شکریہ۔ جناب وزیر آبپاشی نے اپنی گفتگو کا آغاز بڑی درد مندی اور بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ اس میں ان کے ارادے اور آگے کام کرنے کا سارا سلسلہ جھلکتا نظر آتا ہے۔ نوجوان ہیں اور اسی جذبے سے یہ کام بھی کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ملک میں بلکہ پنجاب میں جو نہری نظام ہے وہ سب سے بہترین نظام ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جو نظام اس ملک میں بنتا ہے وہ بہت اچھا ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کی اس طرح سے دیکھ بھال نہیں کی جاتی جس طرح کی جانی چاہئے اور نہ ہی اس نظام کو مزید اچھا کئے جانے کے لئے کوئی اقدام اٹھائے جاتے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ جو نظام بنایا گیا تھا وہ ایک محدود آبادی کے لئے بنایا گیا تھا لیکن پچھلی مردم شماری کے مطابق آج پنجاب کی آبادی تین گنا بڑھ چکی ہے۔ مسائل اس لئے بڑھتے ہیں کہ ہم جو کام دس آدمیوں کے لئے کرتے ہیں' دس سال کے بعد وہ کام دو سو آدمیوں کے لئے پورا نہیں ہوتا۔ میں وزیر آبپاشی سے گزارش کروں گا کہ ہمارے پنجاب میں جو نہری نظام بنا ہوا ہے اگر اس کو بہتر کر دیا جائے جیسے انھوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے تو پانی کے سلسلے میں جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں وہ بہت حد تک حل ہو سکتے ہیں۔

جناب والا! اس ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی ہے کہ 1974 کے بعد اس ملک میں کوئی ڈیم نہیں بنا۔ جیسے اصغر گجر صاحب نے فرمایا ہے کہ کالا باغ ڈیم کو سیاست کی نذر کر دیا گیا۔ پچھلے دور حکومت میں جو طاقتور حکومت آئی تھی' جن کے پاس بہت بھاری mandate تھا' سرحد میں اور سندھ میں بھی لوگ ان کے ساتھ تھے جو اس کو سیاسی issue بنا دیا کرتے تھے اگر وہ خلوص دل کے ساتھ چاہتے تو میرے خیال میں کالا باغ ڈیم کا مسئلہ حل ہو سکتا تھا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ کسی نے بھی اس اہم مسئلے کی طرف اس طرح توجہ نہیں دی جس طرح اس مسئلے پر توجہ دینی چاہئے تھی۔ ہم سن رہے

ہیں کہ اب انٹرنیشنل سطح کے لوگ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ اکیسویں صدی کے اختتام پر پانی کے مسئلے پر جنگ ہو گی۔ کسی اور مسئلے پر نہیں ہو گی' صرف پانی کے مسئلے پر ہو گی۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ ہمارے ملک میں نہ تو وسائل کی کمی ہے اور نہ پانی کی کمی ہے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا جو پانی ضائع ہو رہا ہے ہم اسے کس طریقے سے استعمال میں لا سکتے ہیں؟ ہم کس طریقے سے اسے سمندر میں جانے سے روک سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ حکومتوں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر ہم نیک نیتی کے ساتھ اس طرف توجہ دیں تو ہم بڑی حد تک اس میں خود کفیل ہو سکتے ہیں۔

جناب والا! اس پر میری تیسری یہ گزارش ہے کہ چونکہ میرا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور سیالکوٹ ایک صنعتی شہر ہے لیکن صنعتی شہر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ زرعی شہر بھی ہے۔ اس ملک کی معیشت کا 70 فی صد دار و مدار زراعت پر ہے۔ اگر آپ اس ملک کے کسانوں کو سہولتیں نہیں دیتے تو یہ خطرہ ہے کہ اس ملک کی معیشت نیچے آنا شروع ہو جائے گی۔ میری یہ درخواست ہے کہ اگر سیالکوٹ میں کوئی کارخانہ دار کوئی فیکٹری لگانا چاہتا ہے تو وہ کسی زرعی علاقے میں تین چار ایکڑ زمین خرید کر فیکٹری بنا لیتا ہے۔ پھر اس سے جو کیمیکل والا پانی نکلتا ہے وہ ارد گرد کی زرعی زمینوں کو خراب کرتا ہے۔ میری محترم وزیر سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں سمال انڈسٹری اسٹیٹ کا باقاعدہ ایک قانون ہے کہ وہ allocate کرتے ہیں' وہ کارخانہ داروں کو سہولتیں دیتے ہیں کہ وہ وہاں پر اپنے کارخانے لگائیں لیکن یہ جو رجحان ہے کہ وہ جہاں پر چاہتے ہیں وہیں اپنی فیکٹری تعمیر کر دیتے ہیں اور سارے کیمیکل والے پانی کا بہاؤ زرعی زمینوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

(اس مرحلے پر محترمہ نسیم لودھی کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

جناب سپیکر! آج تو بڑا مبارک دن ہے کہ میری تقریر کے دوران یہ خاتون کرسی صدارت پر تشریف لائی ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! جناب چیمہ صاحب نے کہا ہے کہ پانی کی چوری کو کیسے روکا

جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی یہ عزم کرے کہ ہم نے اس مسئلے کو حل کرنا ہے اور میرٹ پر حل کرنا ہے تو کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی کہ اس مسئلے کو حل نہ کیا جائے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ محترم بھائی جناب عامر سلطان چیمہ جو جواں عزم کے ساتھ اس میدان میں آئے ہیں۔ اس اسمبلی میں جتنے بھی نوجوان وزراء آئے ہیں وہ اپنے بہترین عزائم کے ساتھ آئے ہیں اگر انھوں نے بھی اس اسمبلی میں پنجاب اور پاکستان کے لئے وہ کام نہ کئے تو پھر جو پچھلا سلسلہ چلتا رہا ہے اور جس طرح لوگ یہ سوچتے رہے ہیں کہ اسمبلیاں کچھ نہیں کرتیں۔ لوگوں کی اس سوچ کو بدلا نہیں جا سکے گا۔ میری درخواست ہے کہ اگر ہم یہاں پر بات کرتے ہیں تو عملی طور پر اس پر عمل درآمد کرائیں تو پھر ہماری کارکردگی پاکستان کے لئے، پنجاب کے لئے اور لوگوں کے لئے خوش آئند بھی ہوگی اور ان کے لئے محبت کا پیغام بھی ہوگی۔ شکریہ

محترمہ چیئر پرسن، جناب میجر اصغر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کلیار، شکریہ' محترمہ سپیکر صاحبہ! ہمارے ملک میں آبپاشی اور زراعت کے مسئلے سے کون واقف نہیں ہے؟

محترمہ چیئر پرسن، آپ منسٹر صاحب کی سیٹ سے نہیں بول سکتے۔

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کلیار، میں ایڈوائزر تو ہوں۔ اب میں ایم پی اے کی حیثیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ چیئر پرسن، جی فرمائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کلیار، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو آبپاشی اور زراعت کا بزنس زیر غور ہے اس کی اہمیت سے کون واقف نہیں ہے؟ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کے نوٹس میں صرف ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت اس کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ مزید تفصیل ہمارے وزیر صاحب بھی بتائیں گے۔ ہماری حکومت نے

ایک ڈیڑھ مہینے میں جو steps لئے ہیں میں ذرا ان کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں' وہ آپ کے سامنے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت زراعت اور آبپاشی کو کتنا serious لے رہی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ میری فاضل دوست سے درخواست ہے کہ یہ اس سلسلے میں بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ کچھ آراء دیں۔ یہ وضاحت نہ کریں' وضاحت تو منسٹر کریں گے۔ اگر ان کے پاس اس مسئلے میں کچھ آراء ہیں تو وہ دیں۔

محترمہ چیئرپرسن، ٹھیک ہے۔ پلیز رائے دیجئے۔

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کلیار : وہ تو منسٹر ہی بتائیں گے میں تو اپنی رائے دے رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ رائے دینا ہر ایم پی اے کا استحقاق ہے اور اسے دینی چاہئے۔

جناب ارشد محمود بگو، آپ رائے دیں لیکن وضاحت تو منسٹر ہی کریں گے کہ حکومت نے کیا کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کلیار : لیکن جو اچھے steps ہیں وہ تو ہاؤس میں بتانے چاہئیں۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کسانوں کو پہلے فلیٹ ریٹ available تھے جو بعد میں منقطع کر دیئے گئے۔ ابھی حکومت اس طرف آ رہی ہے اور فلیٹ ریٹ بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت کا چیئرمین واپڈا سے بھی رابطہ ہو چکا ہے۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ بھی ایک اچھا قدم ہوگا۔ میری رائے ہے کہ فلیٹ ریٹ بھی اس ایجنڈے میں شامل ہونے چاہئیں۔ زمینداروں کو وہ بھی ملنے چاہییں۔ حکومت نے جو ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی زمین پر ٹیکس معاف کیا ہے میں اس کی بھی بڑی تعریف کرتا ہوں کہ یہ بڑا اچھا step ہے جو حکومت نے لیا ہے۔ میرے خیال میں ہماری یہ پہلی اسمبلی ہے جو زراعت پر سیر حاصل بحث کر رہی ہے۔ یہ ایک بڑا احسن قدم ہے اور یہ ہونا چاہئے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ معزز دوست میری طرح ہی نئے نئے پہلی دفعہ آئے ہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ اسمبلی میں زراعت پر پہلی دفعہ سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ یہ ہمارے پاس کتابیں پڑی ہیں۔ الا ما شاء اللہ ہر سیشن میں اور ہر دور میں اس پر بڑی سیر حاصل بحث ہوتی رہی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) اصغر حیات کھیار : اگر ہوئی ہے تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ میں اس سلسلے میں آپ کے ساتھ کسی discussion میں ملوث نہیں ہونا چاہتا۔ میں تو ایوان کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بزنس کو کتنا serious لیا جا رہا ہے۔ یہ بڑی احسن بات ہے اور یہ ہونا چاہئے۔ یہ صرف اپوزیشن بنچز کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن : جی، محترمہ فرزانہ راجہ !

محترمہ فرزانہ راجہ : جی، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحبہ! ابھی چودھری اصغر گجر صاحب نے کالا باغ ڈیم کے بارے میں ایک بڑی اچھی تجویز دی کہ اس مسئلے پر کمیٹیاں بنائی جائیں جس میں ایم پی ایز اور ایم این ایز کو پورے پاکستان سے شامل کیا جائے۔ یہ ایک بہت اچھی تجویز ہے اور میں اس میں کچھ مزید add کرنا چاہوں گی کہ یہ جو کمیٹیاں بنائی جائیں یہ کمیٹیاں تجاویز دیں اور اس کے اوپر ایک رپورٹ تیار کی جائے۔ اس کے علاوہ ان کمیٹیوں میں وہ ٹیکنیکل اور پروفیشنل لوگ جو experts ہیں وہ بھی شامل ہوں اور وہ چاروں صوبوں سے ہوں تاکہ جو ان کی reservations ہیں، جو ان کے خیالات ہیں اس کا اظہار وہ کھل کر کر سکیں اور پھر اس رپورٹ کو عوام کے لئے بھی شائع کیا جائے اور اس کو عوام تک پہنچایا جائے تاکہ عوام کو بھی پتا چلے کہ اصل میں کالا باغ ڈیم مسئلہ ہے کیا اور اس میں issues کیا ہیں اور اس کے merits اور dements کیا ہیں تاکہ ہم national consensus کی بات کر سکیں۔ اس میں جو چھوٹے صوبے ہیں ان کو بہت

سے خدشات ہیں جس میں سندھ بھی شامل ہے اور خصوصاً سرحد کے خدشات کو دور کیا جائے اور اس میں یہ بیان کیا جائے کہ ہم ان کے خدشات کو کیسے دور کر سکتے ہیں؛ کیونکہ ماضی کے شاید تلخ تجربات کی وجہ سے ان کو اس بات کا اعتماد نہیں ہے کہ کالا باغ ڈیم بنے گا تو اس کے بعد ان کے ساتھ انصاف ہو سکے گا یا نہیں ہو سکے گا؛ لہذا یہ ایک نہایت ہی اہم نوعیت کا حامل مسئلہ ہے اور اس کو اگر سنجیدگی سے لیا جائے اور واقعی اگر ہم اس مسئلے کا حل نکالنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے سارے پاکستان کے لوگوں کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا اور اس طرح consensus سے ہم بات کر سکتے ہیں۔

ابھی وزیر موصوف نے ایک بات کی تھی جو اس وقت گفتگو میں مصروف ہیں' میں ان کی توجہ چاہوں گی۔ شاید میری بات کا تو کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا اگر وہ نہیں سن رہے ہیں اور ابھی تک متواتر وہ باتوں میں مصروف ہیں۔ جناب منسٹر صاحب اگر میری بات سن لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ میں نے بہت لمبی بات کی لیکن انہوں نے ایک لفظ نہیں سنا۔ فائدہ تو نہیں' بہرحال---

محترمہ چیئرپرسن: جناب منسٹر صاحب توجہ فرمائیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: ابھی وزیر موصوف نے پوٹھوہار کے ایریا کا ذکر کیا ہے۔ ان سے میں سوال بھی کروں گی جس کا یہ بعد میں جواب دیں گے کہ تحصیل گوجر خان جو کہ پوٹھوہار کا حصہ ہے اس کے لئے آپ نے ڈیمز کا کہا ہے اور اس میں کتنے ڈیمز آپ بنانے جا رہے ہیں؛ اس کی تھوڑی سی تفصیل آپ بعد میں ہمیں بتائیے گا۔ گوجر خان ایک بارانی علاقہ ہے اور وہاں پر پانی کا مسئلہ سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اگر بارشیں ہیں تو ہماری فصلیں ہیں' اگر بارشیں نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ ہماری فصلیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس میں' میں حکومت کو ایک تجویز یہ دینا چاہوں گی کہ اگر آپ گاؤں کی سطح پر ٹیوب ویل لگائیں اور ان ٹیوب ویلوں سے پانی کی تقسیم گاؤں کے لوگوں کو ان کی زمینوں میں ہو' چاہے وہ گورنمنٹ اس کی ذمہ داری لے یا پنچایت بنا دی جائے کیونکہ جہاں تک میرا

تجربہ ہے یا میں نے دیکھا ہے کہ تحصیل گوجر خان میں کوئی ایسا نظام یا سسٹم نہیں ہے۔ وہاں پر کم زمینیں رکھنے والے لوگ ہیں' land holdings بہت کم ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ زمین اگر کم بھی ہے لیکن اگر وہاں پر آبپاشی کا نظام بہتر ہو' فصل بنانے کا نظام صحیح ہو تو پروڈکشن بہتر ہو سکتی ہے۔ اس میں ایک اور تجویز بھی ہے کہ جو perishable items ہیں اگر پانی وافر مقدار میں موجود ہو تو ہم ان کی بہتر طور پر پروڈکشن کر سکتے ہیں اور اس کے لئے tin packing industries سمال انڈسٹریز اگر rural area میں لگائی جائیں تو اس سے نہ صرف اپنے ملک کی ضروریات بہت ہی کم قیمت پر پوری کر سکتے ہیں بلکہ ہم باہر کے ملکوں میں اسے ایکسپورٹ بھی کر سکتے ہیں تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے کہوں گی کہ میری یہ جو چھوٹی چھوٹی تجاویز ہیں اگر ان پر عمل ہو تو میرے خیال میں کافی بہتری ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں پر ہمیشہ بات کرتے ہیں' تجاویز دیتے ہیں اور laws کی بھی بات کی جاتی ہے' آرڈیننس بھی آتے ہیں لیکن سب سے اہم بات implementation کی ہے۔ میں آپ سے یہی گزارش کروں گی کہ کوشش کی جائے کہ ان چیزوں پر unplementation کی جائے تاکہ ہمارے ملک کی بہتری ہو اور ہمارے صوبے کی بھی بہتری ہو۔ شکریہ

محترمہ خالدہ منصور: چیئرپرسن صاحبہ! میں نے بھی نام دیا تھا۔

محترمہ چیئرپرسن: ایک معزز رکن کی ادھر سے تقریر ہو جائے۔ آپ کی باری ابھی آتی ہے۔ طاہر خان صاحب!

جناب طاہر حسین خان ملیزئی: بہت' بہت شکریہ سپیکر صاحبہ! آپ نے مجھے وقت دیا۔ گزارش یہ ہے کہ آج کا issue جو آبپاشی پر ہے اس کا تھوڑا سا میں سیاق وسباق بتانا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں' ہمارے صوبہ پنجاب میں جتنی بھی خوشحالی ہے' جتنی بھی پیسے کی فراوانی ہے یا روانی ہے اسی پانی کی مرہون منت ہے۔ یہ خاص طور پر زراعت کے

حوالے سے بہت alarming اور burning ہے۔ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ پچھلے تین چار سالوں سے قدرتی طور پر ایک آفت ہم پر نازل ہوئی کہ ہمارے ملک میں بارشیں نہیں ہوئیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے محکمہ جات کی یا میں کسی کا نام نہیں لینا چاہ رہا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمارے جتنے بھی سابقہ ادوار میں حکومتیں آئیں ان کی نااہلی اس میں شامل ہے۔ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1875 میں بنایا گیا' اس وقت جو بھی ضروریات تھیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ چیئرپرسن، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، میں سپیکر صاحبہ کی توجہ چاہوں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت پورے پنجاب میں اور پاکستان میں آبپاشی کا جو مسئلہ ہے اس کا واحد حل صرف نئے ڈیمز ہیں۔ نئے reservoirs ہیں کیونکہ ابھی اس طرح کی رپورٹ آئی ہے کہ اس سیزن میں تقریباً 30 لاکھ ایکڑ کا پانی سمندر میں ضائع ہو گیا ہے۔ اس میں ہمارے لئے یہ problem نہیں ہے کہ وہ پانی سندھ پیئے وہ پانی پنجاب پیئے' وہ پانی بلوچستان پیئے' پانی کو consume ہونا چاہئے کیونکہ اگر پانی consume نہیں ہو گا تو یقیناً ہماری یہاں پر جو food ہے اس کی قلت ہو گی اور تقریباً آنے والے پانچ سات سالوں میں بڑا horrible قسم کا famine متوقع ہے۔ اس میں میری کچھ گزارشات ہیں۔ میں وزیر موصوف سے کہنا چاہوں گا کہ کافی باتیں انہوں نے کی ہیں۔ ایک نئی بات اس میں add کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ چونکہ پانی کی قلت ہے۔ national resources ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ہمارے پاس پانی کی storage capacity بھی نہیں ہے تو ایسی قانون سازی کی جائے یا ایسی پالیسی بنائی جائے جس میں مختلف areas کو bound کیا جائے اور ایسی فصلیں اگائیں جو کہ خاص طور پر food کے حوالے سے زیادہ productive ہوں اور less irrigated crops ہوں جو پانی کم لیں اور production زیادہ ہو۔ میں خصوصی طور پر وزیر موصوف سے کہوں گا کہ اس کے لئے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائے۔ ایریا مخصوص کیا جائے'

خاص طور پر ایسی فصلیں جو food giving نہیں ہیں ان کو ban کیا جائے۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! دوسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے یہاں پر کئی ایسے منصوبے بنائے گئے یا ایسے منصوبے بنائے جا رہے ہیں جو کہ ابھی موجودہ صورت حال میں چونکہ پانی کی کمی ہے اس میں ایسے منصوبے معطل ہونے چاہئیں اس کی ایک مثال میں گریٹر تھل کینال کی دوں گا ---(قطع کلامیاں)--- جناب والا! میں ہاؤس کی توجہ چاہوں گا ---

محترمہ چیئرپرسن: جی' آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب طاہر حسین خان طیزئی: جناب والا! میں ہاؤس کی attention چاہوں گا کیونکہ آبپاشی کا بڑا اہم معاملہ ہے۔ میں سب سے گزارش کروں گا کہ اس پر توجہ دیں۔ اس میں میری ایک گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے نئے منصوبے ہیں' جو نئے شروع کئے جا رہے ہیں' خدا کے لئے ان منصوبوں کو معطل کر دیا جائے اور جتنا بھی ہمارا ریونیو ہے وہ موجودہ نہری نظام کو operative بنانے کے لئے consume کیا جائے کیونکہ اس کی ایک مثال میں آپ کو گریٹر تھل کینال کی دوں گا وہ بہت بڑا منصوبہ ہے لیکن میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ بہت سارا ریونیو وہاں پر لگ رہا ہے لیکن پانی اس کے لئے کہاں سے لایا جائے گا؟ لہذا جو موجودہ نظام ہے اس کو ہی پہلے operative بنایا جائے تاکہ ہم food کے معاملے میں زیادہ productive ہوں۔ ابھی ایک بات وزیر موصوف نے بھی کی ہے کہ یہ جو محکمہ ہے اسے آئی اینڈ پی کے نام سے پہچانا جاتا ہے جب کہ اس کا جو پاور ونگ ہے وہ بالکل neglect ہو رہا ہے۔ اس میں میری تجویز یہ ہے کہ نہروں میں جہاں پر پانی fall کر رہا ہے وہاں پر بجلی پیدا کرنے کے لئے power generate کی جائے اور وہاں پر بیوی قسم کی ٹربائنز لگا کر deficient water کے ساتھ ان نہروں کو پورا کیا جائے۔ اس میں ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ پاکستان میں پانی کو regulate کرنے کے لئے ارسا کے نام سے ایک ادارہ کام کر رہا ہے لیکن ارسا کے اوپر اس وقت صوبہ سندھ

کی monopoly ہے۔ اس میں ایسے لوگ زیادہ ہیں جو پنجاب کی مخالفت کر رہے ہیں تو براہ مہربانی ارسا کو Federal level پر re-constitute کیا جائے۔ اس میں ایسے لوگوں کو شامل کیا جائے جو پانی کی منصفانہ تقسیم کر سکیں۔ پنجاب کی زمینیں زیادہ productive ہیں' اس لئے یہاں پر زیادہ پانی فراہم کیا جانا ضروری ہے اس کے مقابلے میں جن زمینوں سے ہمیں زیادہ yield نہیں مل سکتی وہاں نسبتاً پانی کم دیا جائے۔

محترم سپیکر صاحب! میں آبیانے کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ اس 130 سالہ پرانے نظام اور قانون میں تبدیلی کی جائے۔ یہاں اصغر گجر صاحب نے بھی بات کی ہے کہ جتنے عرصے کے لئے پانی مہیا کیا جائے اتنا ہی آبیانہ لیا جائے اور اس کا ٹیرف کم کیا جائے کیونکہ اس وقت کسان کی صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے یہاں تک کہ وہ اپنا علاج معالجہ بھی نہیں کروا سکتے۔ ان کے لئے ہر چھ ماہ بعد سو' ڈیڑھ سو روپے فی ایکڑ آبیانہ دینا انتہائی مشکل ہے۔

محترم سپیکر صاحب! میں ایک آخری بات یہ کرنا چاہوں گا جو آبپاشی سے متعلق تو نہیں ہے لیکن محکمہ آبپاشی کے حوالے سے ہے۔ پہلے بھی اس بات کا ذکر ہوا کہ ہمارے نہروں کے اوپر جو درخت لگے ہوئے ہیں ان میں سے خاص طور پر شیشم کے درختوں کے اوپر ایک بیماری آئی ہوئی ہے۔ تقریباً 35/30 فیصد درخت اس وقت سوکھے ہوئے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ کوئی ایسی پالیسی بنائی جائے کہ ان درختوں کو replace کیا جائے کیونکہ موجودہ صورت حال میں وہ non-productive ہیں۔ اس حوالے سے ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ ابھی تک demarcation نہیں ہوئی۔ ان درختوں کا مالک نہ ابھی محکمہ جنگلات بن رہا ہے اور نہ ہی محکمہ آبپاشی بن رہا ہے تو مہربانی کر کے اسے demarcate کیا جائے۔ اس کے بعد ان درختوں کو کاٹ کر ریونیو لیا جائے اور یہ ریونیو نہری نظام کو operative بنانے کے لئے لگایا جائے اور ان درختوں کی جگہ پر نئے درخت لگائے جائیں۔ شکریہ۔

محترمہ چیئر پرسن، محترمہ خالدہ صاحبہ!

محترمہ خالدہ منصور، شکریہ سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارک باد دینا چاہتی ہوں کہ یہ اس اسمبلی کا پہلا اجلاس ہے کہ ایک خاتون preside کر رہی ہے' اس لئے آپ کو بہت مبارک ہو۔

میں وزیر صاحب سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور پاکستان کی ترقی اس کی زراعت پر مبنی ہے۔ جب تک ہماری زراعت اچھی نہیں ہوگی اس ملک میں خوراک کی کمی رہے گی۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں چھوٹے کاشتکاروں کو بری طرح نظر انداز کیا گیا۔ وزیر صاحب! براہ مہربانی آپ ذرا متوجہ ہوں کیونکہ آپ کے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ جب آپ کے محکمے کے متعلق بات ہو رہی ہو تو آپ کو اس کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

جناب والا! میں گزارش کر رہی تھی کہ خصوصاً پنجاب میں چھوٹے کاشتکاروں کو بری طرح نظر انداز کیا گیا ہے اور ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل کا کوئی حل نہیں ڈھونڈا جا سکا۔ ابھی منسٹر صاحب اپنی تقریر میں فرما رہے تھے کہ پانی کی چوری ہوتی ہے۔ کیا کبھی یہ وجہ جاننے کی کوشش کی کہ کاشتکار کیوں پانی چوری کرتے ہیں؟ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں ایک ایسے علاقہ سے تعلق رکھتی ہوں جو کہ فیصل آباد کا ضلع ہے اور ایک زرعی ڈسٹرکٹ ہے۔ جس میں بہت زیادہ اچھی زمین ہوا کرتی تھی لیکن اس نہری سسٹم کی وجہ سے اب وہاں چھوٹے کاشتکار بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں گے کہ پانی کی کمی کی وجہ سے اس سال ان کے گنے کی فصل بالکل ختم ہو گئی ہے۔ میں جس علاقے کا ذکر کر رہی ہوں وہاں چک نمبر 125/RB' 126/RB اور 127/RB کے سارے علاقوں کی زمینوں کی سطح اونچی ہے اور نہر کی سطح نیچی ہے تو یہ دونوں سطحیں برابر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کی زمینیں سیراب نہیں ہو سکتیں اور ان کا پانی ضائع چلا جاتا ہے۔ اس میں میں خاص طور پر موگہ نمبر 14 کی بات کر رہی ہوں۔ علاقے کے لوگوں نے بے انتہا کوشش

کی ہے کہ کسی طرح اس موگے کو تھوڑا سا آگے شفٹ کر دیا جائے اور اسے بڑا کر دیا جائے لیکن آج تک کاشتکار اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اس لئے ان کی زمین اور فصلیں بالکل خراب ہو رہی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کے اس مسئلے کو توجہ سے دیکھیں، سنیں اور اس علاقے کا سروے کروا کر ایسے موگوں کو 10 گز آگے شفٹ کر دیں یا ان موگوں کو بڑا کر دیں۔ یہ آپ پر انحصار کرتا ہے کہ آپ ان چھوٹے کاشتکاروں کی کیا مدد کرتے ہیں؟

جناب والا! اس کے علاوہ میں یہ ذکر کرنا چاہوں گی کہ پانی کی سطح اوپر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کی فصلیں خراب ہو رہی ہیں تو انہوں نے ٹیوب ویل لگانے کی کوشش کی ہے۔ اب حکومت ڈیزل بار بار اتنا مہنگا کر رہی ہے کہ وہ غریب کاشتکار اپنی فصل میں سے اس طرح کے غیر مناسب اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔ آپ براہ مہربانی چھوٹے کاشتکاروں کے مسائل پر غور کریں، انہیں سبسڈی دیں، ان کی مدد کریں تاکہ وہ اپنی زمین کو صحیح کر سکیں بجائے اس کے کہ اچھی زرعی زمین خراب ہو۔

جناب والا! میں تیسری بات یہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ پاکستان میں چھوٹے کاشتکار ابھی تک وہی روایتی کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ انہیں زراعت میں نئی ٹیکنالوجی سے متعارف کرائے جس سے وہ زیادہ بہتر فصل لے سکتے ہیں اور ان کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اس سے پاکستان کی ترقی میں بھی اضافہ ہو گا۔ ایسے چھوٹے کاشتکاروں کو ٹریننگ دی جائے، دیہات میں جا کر ان میں awareness create کی جائے تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ وہ کس فصل سے کتنا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب والا! وزیر آبپاشی نے اپنی تقریر میں بڑے ڈیمز وغیرہ کا ذکر کیا کہ اتنے ڈیم بنیں گے۔ وہ ڈیم تو بنتے بنتے بڑا وقت لگے گا۔ آپ چھوٹے کاشتکاروں کے چھوٹے چھوٹے مسئلے تو حل کریں، موجودہ سسٹم کو تو بہتر کریں تاکہ اس سے انہیں صحیح پانی مل سکے۔ ڈیمز کا بننا تو بعد کی بات ہے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن، جی' رئیس محمد اقبال صاحب!

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔ آج میں بڑا خوش ہوں اور بڑی دعاؤں سے یہ ہوا ہے کہ آج آپ سپیکر کی سیٹ پر براجمان ہیں۔

آوازیں، براجمان نہیں' تشریف فرما ہوئی ہیں۔

شیخ امجد عزیز، جی' تشریف فرما ہیں لیکن اِسی طرح ہی میرا دل دُکھا کہ جب آپ نے اپنی کرسی کا رُخ اُس طرف کر لیا۔ میں چاہتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ کرسی دونوں طرف رہے تو مناسب ہے۔

سید عبدالعلیم شاہ، یہ شیخ صاحب کا قصور نہیں بلکہ ان کی ڈگری جعلی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

شیخ امجد عزیز، نہیں۔ ان الفاظ کو حذف نہ کیا جائے۔ علیم شاہ کی اس بات کو ریکارڈ میں رکھا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن، جی' رئیس محمد اقبال!

جناب محمد اقبال رئیس، محترمہ سپیکر صاحبہ! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آج مجھے وقت دیا گیا ہے۔ یہ صرف پانی کا مسئلہ discuss نہیں ہو رہا اگر اس کو انتہائی گہرائی سے دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسان' کاشتکار اور دیہاتیوں کی زندگی کا مسئلہ discuss کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک ملکی مسئلہ ہے۔ جب کہ پورا ہاؤس جانتا ہے کہ تمام کاشتکار زمیندار صاحبان جانتے ہیں کہ پاکستان میں نہری نظام بہت عرصہ سے جاری ہے۔ یہ بہت اچھا نظام ہے اور صحیح طریقے پر چل رہا ہے لیکن جب اسے شروع کیا گیا تھا تو اس وقت تمام کاشتکاروں کے پاس اپنی کل ملکیت زمین پچیس یا تیس فی صد آباد تھی۔ اس حساب سے انھیں پانی دیا گیا تھا۔ اسی حساب سے وہ اپنی زمینیں سیراب کرتے تھے لیکن آج اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد لوگوں نے جب ایک انچ بھی زمین کو بے کار' غیر آباد نہیں چھوڑا ہوا اور پوری زمین

وہ کاشت کرتے ہیں لیکن پانی کی وہی مقدار ہے جو آج سے پچاس ساٹھ یا ستر سال پہلے تھی۔ اس پر توجہ دینی چاہیے کہ پانی کی جو مقدار ہے وہ زمین کے مطابق ہونی چاہیے۔ انتہائی فرسودہ سسٹم یا میں اس کو ایک کہوں جو چل رہا ہے۔ جس وقت کوئی کاشتکار پانی کی کمی کے باعث یا کسی بھی مجبوری کے باعث پانی کی چوری کرتا ہے تو ایک کاشتکار کی غلطی کی پاداش میں پچاس پچاس آدمی اپنی پگڑیوں سے بندھے ہوئے تھانے جا رہے ہوتے ہیں۔ یہ ظلم ہے جب کہ PPC میں دیکھیں کہ ایک آدمی کو گرفتار کرنے کے لئے مکمل شہادت لی جاتی ہے اور تفتیش کی جاتی ہے لیکن اس نظام میں ہے کہ ایک ضلع دار یا ایک پٹواری کی رپورٹ پر پچاس ساٹھ یا ستر آدمیوں کو جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ سراسر ناانصافی اور ظلم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی وجہ اور جڑ یہ ہے کہ ---

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں کورم کی نشان دہی کرتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: گنتی کی جائے---(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)--- کورم نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ چیئرپرسن: دوبارہ گنتی کی جائے---(گنتی کی گئی)--- کورم نہ ہے۔ اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(20 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے--- (اس مرحلے پر گنتی کی گئی)--- کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا اجلاس کی کارروائی 25 فروری بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ منگل، 25 -فروری2003

1۔ **سوالات** (محکمہ خوراک، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور محکمہ زکوٰۃ و عشر)

i) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ii) غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ **غیر سرکاری ارکان کی کارروائی** (مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(I) مہر خالد محمود سرگانہ، یہ ایوان حکومت پنجاب سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت پنجاب کے سول ملازمین کے بچوں کو Benevolent Fund سے تعلیمی وظیفہ کی صورت میں ملنے والی رقم سالانہ کی بجائے ماہانہ کر دی جائے۔

(II) جناب سمیع اللہ خان ، اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت، وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہدرہ کے رہائشی افراد کی دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ جو کہ 1999 سے بند کر دی گئی تھی کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

(III) محترمہ حمیرا اویس شاہد: یہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ونی کی رسم کو ختم کرنے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے اور جو شخص بھی "ونی" کے نام پر کسی پنچایتی یا مصالحتی کارروائی میں کسی خاتون کی شادی کی پیشکش کا ذمہ دار ہوگا کہ اس شادی کی وجہ سے اس خاتون کے کسی رشتہ دار کو کسی مقدمہ میں کوئی فائدہ پہنچے گا۔ اسے کم از کم 5 سال قید بامشقت کی سزا دی جائے۔

(IV) سید احسان اللہ وقاص: یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے 50 سال پہلے کئے گئے اعلان کے مطابق ملک کی سرکاری اور دفتری زبان "اُردو" قرار دی جائے اور تمام دفاتر میں تمام ضروری کارروائی اُردو میں تحریر کی جائے۔ تمام اعلیٰ امتحانات قومی زبان اُردو میں لئے جائیں اور تمام سکولوں میں تدریسی زبان (Medium of Instructions) اُردو کو قرار دیا جائے۔

(V) مہر اعجاز احمد اچلانہ: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع لیہ کے شہروں لیہ، کوٹ سلطان، جمن شاہ اور پہاڑ پور کو سوئی گیس فراہم کی جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس)

منگل' 25 ۔فروری 2003

(یوم الثلاثہ' 23۔ ذوالحج 1423ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 18 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سعید الرحمٰن نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَمَنْ اَعْرَضَ
عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى ﴿۱۲۵﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۶﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۷﴾

پارہ 16 ' سورۃ طٰہٰ آیات، 124 تا 126

اور جو کوئی میری نصیحت سے اعراض رکھے گا سو اس کے لئے تنگی کا جینا ہوگا اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا درآنحالیکہ میں آنکھوں والا تھا (اللہ) کہے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں پہنچی تھیں سو تو نے ان کا خیال نہ کیا اسی طرح آج تیرا خیال نہ کیا جائے گا۔

وما علینا الاالبلاغ۝

جناب سپیکر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ خوراک ، محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

مخدوم زادہ سید حسین رضا شاہ ایم پی اے کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

چودھری عبدالغفور خان ، جناب سپیکر ! حسین رضا شاہ صاحب کے بھائی فوت ہوئے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر، بہتر ہے۔ دعا کی جائے۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بلال یاسین صاحب کا سوال ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال سمیع اللہ خان صاحب کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان : سوال نمبر 56 - جناب والا ! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر، جی' اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور میں سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*56-جناب سمیع اللہ خان- کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 1999 سے آج تک کتنے سرکاری ملازمین کو لاہور میں حکومت کی طرف سے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں کتنی رہائش گاہیں میرٹ پر، کتنی انفارمر سکیم کے تحت اور کتنی بغیر باری کے الاٹ کی گئیں نیز یہ کس کس تاریخ کو الاٹ کی گئیں؟

(ج) اس وقت کون کون سی سرکاری رہائش گاہیں خالی پڑی ہیں اور کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کی الاٹمنٹ کب متوقع ہے؟

(د) اس وقت کتنی سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، محکمہ اور تاریخ جس سے وہ ناجائز قابض ہیں کی تفصیل فراہم کی جائے اور ان سے یہ رہائش گاہیں کب تک خالی کروالی جائیں گی؟

(ہ) نیز اس وقت حکومت کی سرکاری رہائش گاہوں کی پالیسی کیا ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خوراک :

(الف) یکم جنوری 1999 سے آج تک لاہور میں 1455 سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں جن کی تفصیل منسلکہ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) ان میں 1415 رہائش گاہیں میرٹ پر اور 40 انفارمر سکیم کے تحت الاٹ کی گئیں اور بغیر باری کے کوئی الاٹمنٹ نہیں کی گئی۔ الاٹمنٹ کی تاریخ بھی منسلکہ "اے" میں موجود ہے۔

(ج) خالی رہائش گاہوں کی تفصیل منسلکہ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(د) اس وقت 37 رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، محکمہ

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وغیرہ کی تفصیل منسلکہ "سی" بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے* اور ان سے یہ رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے مروجہ پالیسی کے تحت کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

(ہ) الاٹمنٹ پالیسی منسلکہ "ڈی" بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

جناب سپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

جناب سمیع اللہ خان : جناب سپیکر ، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے آفیسرز جن کو یہ سرکاری رہائش گاہیں entitle ہوتی ہیں اگر وہ وفاقی حکومت کی طرف ٹرانسفر ہو جائیں تو کیا رولز کے تحت انھیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ وہاں وفاقی حکومت کی رہائش بھی رکھیں اور صوبائی حکومت کی طرف سے ملی ہوئی رہائش بھی اپنے پاس رکھیں؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر : جن آفیسرز کا تبادلہ وفاقی حکومت میں ہو جاتا ہے انھیں اگر وہاں پر رہائش مل جائے تو وہ صوبائی حکومت کی رہائش خالی کر دیتے ہیں۔ اگر معزز ممبر کسی خصوصی معاملہ کی طرف نشاندہی کریں تو ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر : جواب کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ " اس وقت 37 رہائش گاہوں پر ناجائز قابضین ہیں " ۔ کیا ان ناجائز قابضین افسران سے رہائش گاہیں خالی کرانے کے علاوہ ان کی ACRs میں اس بات کچھ لکھا گیا ہے؟

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر ، اسی سوال سے related سوال ہے کہ کیا ان آفیسران کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر : دونوں فاضل دوستوں کی بات میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ ایک ہی بات پوچھی گئی ہے۔ میں یہی عرض کروں گا کہ ان کے خلاف ایکشن ہوتا

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ہے' انھیں penal rent پڑتا ہے۔ ان سے اس کی وصولی بھی کی جاتی ہے۔ بعض اوقات اگر کسی عدالت کی طرف سے stay ہو جائے تو پھر محکمے کو تھوڑی مجبوری ہو جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وزیر صاحب mix up کر رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کی پوسٹنگ پنجاب سے باہر ہو جاتی ہے' Posted at somewhere in other part of Punjab. اور وہ دو گھر رکھے ہوئے ہے تو کیا اس کی entitlement دو گھر رکھنے کی ہے؟

جناب سپیکر: اس کا جواب تو انھوں نے دے دیا ہے کہ وہ دوسرا گھر رکھنے کا entitle نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، انھوں نے annexure"D". appendix-3 میں List of reserved houses دی ہے۔ اس میں 13 گھر ایسے ہیں جو کہ وزراء صاحبان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ تو جو گھر وزراء صاحبان کے لئے earmarked ہیں ان میں سے کتنے ابھی تک خالی ہیں؟ ان میں سے کتنے وزیر صاحبان کو دیئے گئے ہیں؟ ان گھروں پر کون لوگ occupied ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! میرے خیال میں یہ تو fresh question بنتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں ان کے annexure سے ہی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ میں تو ان بے چارے وزراء کی بات کر رہا ہوں۔ یہ گھر میں نے تو نہیں لینے۔ مجھے ان میں نہیں جانا' وزراء صاحبان نے ہی جانا ہے۔ یہ تو اپنا گھر بھی خالی نہیں کروا سکتے۔ یہ اسمبلی ممبران کے وقار کی بات ہے۔ اصل قبضہ گروپ تو یہ افسر ہیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ تقریر تو بہت اچھی ہے لیکن ضمنی سوال مجھے سمجھ نہیں آیا۔ اگر آپ سمجھ سکے ہیں تو مہربانی کر کے دہرا دیں کہ ان کا کیا ضمنی سوال ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! انھوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ 37 گھروں پر

ناجائز لوگ قابض ہیں۔ ان کے مقدمات عدالت میں ہیں تو کتنے افراد نے عدالت سے stay لیا ہوا ہے؟ بڑا سادہ سا سوال ہے۔

وزیر خوراک، اگر آپ تعداد پوچھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ fresh question بنے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں اپنے سوال کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ اگر کسی stay پر regular کارروائی نہیں ہوتی تو وہ stay خود بخود چھ مہینے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کتنے گھروں پر stay ہے اور کتنے عرصہ سے stay ہے؟

وزیرخوراک : اگر آپ ان گھروں کی تعداد پوچھنا چاہتے ہیں جن کے بارے میں stay ہوئے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ 10 کیسز میں stay ہوئے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر ! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 1415 رہائش گاہیں میرٹ پر الاٹ ہوئی ہیں۔ کیا ان لوگوں کو قبضہ مل گیا ہے؟

وزیرخوراک : جناب والا! یہ 1415 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور ان میں لوگ رہ رہے ہیں۔ اس میں قبضے کا سوال باقی نہیں رہتا۔ پنجاب میں تو قبضہ گروپ نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، وزیر صاحب نے statement دے دی ہے۔ I will move a privilege motion میں جانتا ہوں کہ پانچ گھر ایسے ہیں جن کا قبضہ نہیں ملا۔ GOR-I میں صرف سی ایس پی رہ سکتا ہے۔ پی سی ایس نہیں رہ سکتا۔ آپ دیکھ لیں وہاں پر ایک گھر بھی کسی پی سی ایس کو الاٹ نہیں ہوا۔ وزیر صاحب تو خود اپنا گھر خالی نہیں کروا سکتے۔ میں تو انہی کی لڑائی لڑ رہا ہوں۔

جناب سپیکر : رانا صاحب! مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال محترمہ صبا صادق صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں۔ اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: سوال نمبر 201

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ شہلا راٹھور: جواب اتنا طویل نہیں اگر وزیر صاحب پڑھ دیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

پسرور شوگر ملز کے ذمہ واجبات

*201۔**محترمہ شہلا راٹھور:** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پسرور شوگر ملز کی اس وقت کیا پوزیشن ہے؛ اس کی انتظامیہ کے ذمہ گنے کی سپلائی کی رقم 1997 سے 2002 تک کتنی مالیت کی بقایا ہے؛ ان زمینداروں کے نام' ایڈریس تفصیلاً بیان فرمائیں نیز ان کی recovery کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے؟

(ب) شوگر سیس فنڈز سے تحصیل پسرور اور تحصیل ڈسکہ میں کون کون سی سڑکیں کتنی کتنی مالیت سے کب تعمیر کی گئیں؛ ان منصوبہ جات کی مکمل تفصیل نیز ان سڑکوں پر ہونے والے مرمت کے اخراجات اور منصوبہ جات تفصیلاً بیان فرمائیں۔

(ج) پسرور شوگر ملز کی انتظامیہ گنے کی کاشت کو اس علاقے میں زیادہ کامیاب کرنے کے لئے کیا انقلابی اقدامات کر رہی ہے اور حکومت اس سلسلے میں زمینداروں کی کیا حوصلہ افزائی اور راہنمائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) پسرور شوگر ملز پسرور اس وقت گنج بخش شوگر ملز کے نام سے نئی انتظامیہ کے تحت کام کر رہی ہے۔ 1997 سے 2002 تک ملز کے ذمہ مبلغ

-4,09,48,149/ روپے بقایا ہیں جن زمینداروں کی ادائیگی ملز انتظامیہ کے ذمہ ہے۔ ان کا ریکارڈ مرتب کیا جا رہا ہے۔ چونکہ موجودہ کرشنگ سیزن شروع ہونے سے پہلے مزبلڈنگ تقریباً تین سال سے بند تھی اور تمام ریکارڈ مل کے سابقہ مالکان نے ایک کمرے میں جمع کر دیا تھا۔ سردست زمینداروں کے مکمل نام اور ایڈریس تلاش کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے جونہی ریکارڈ درست ہو کر مرتب ہو جائے گا ان زمینداروں کی فہرست مہیا کر دی جائے گی جن کی رقم ملز کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زمینداروں کو بقایاجات کی ادائیگی کے لئے موجودہ ملز انتظامیہ نے ذمہ داری قبول کی ہے۔ جو تین سالوں میں 33 فیصد سالانہ کے حساب سے زمینداروں کو ادا کرے گی۔ نقل معاہدہ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے*۔

(ب) متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کا آفس گوجرانوالہ میں ہے۔ انہیں جواب بھجوانے کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔ (سابقہ نظام کے تحت شوگر سیس فنڈز کے تحت سڑکات وغیرہ کی تعمیر ومرمت کا ریکارڈ کمشنر آفس میں ہوا کرتا تھا جو کہ ابھی تک اضلاع کو منتقل نہ ہوا ہے)۔

(ج) موجودہ ملز انتظامیہ گنے کی کاشت کو کامیاب بنانے کے لئے جدید اقسام کے بیج، بلاسود قرضہ، بلا معاوضہ زرعی آلات، زمینداروں کو فراہم کر رہی ہے اور ان کی راہنمائی کے لئے جدید طریقہ کاشت سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے محرک کو سوال کر لینے دیں۔

محترمہ شہلا راٹھور: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس مل کے ذمے 4 کروڑ سے زیادہ رقم واجب الادا ہے تو جب یہ رقم زمینداروں کو ادا کی جائے گی تو

---

* نقل معاہدہ اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

کیا زمینداروں کو اس کا interest بھی ملے گا؟ کیونکہ تین سال سے پیسے dump ہوئے ہیں۔ جب بنک سے بھی کوئی قرضہ لیا جائے تو یقیناً اس کا interest دینا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب والا! مل کی انتظامیہ تبدیل ہو گئی ہے۔ پہلے مالکان کا سارا نظام ہی بیٹھ گیا تھا۔ اب یہ مل نئے لوگوں نے خرید لی ہے۔ اب ان کے اور زمینداروں کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت تین سال میں پوری ادائیگی ہو گی۔ اس میں DCO ہے۔ ہمارے کاشتکار بھائیوں کے بھی دستخط ہیں۔ اس معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں اور اسی کے مطابق ادائیگی کر دی جائے گی۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! یہ معاہدہ تو مل مالکان اور انتظامیہ کے درمیان ہوا ہے۔ اس میں کاشتکار کا تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پیسے تو کاشتکاروں کے ہیں۔ کیا کاشتکاروں کے درمیان بھی کوئی معاہدہ ہوا ہے کہ کس طریقے سے آپ کو ادائیگی کی جائے گی۔ آپ کو اس پر منافع دیا جائے گا یا نہیں دیا جائے گا اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب! میرے بھائی کا یہ بڑا اچھا سوال ہے۔ شاید میں ان کو واضح نہیں کر سکا۔ اس میں باقاعدہ کاشتکار بھی شامل ہیں۔ ڈی سی او نے انھیں بلا کر ساری بات کر کے ان کا معاہدہ کرایا ہے۔ تین قسطوں میں ادائیگی کر دی جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، محترم وزیر سے میرا یہ سوال ہے کہ 1997 سے جس انتظامیہ نے لوگوں کے پیسے نہیں دیئے تھے کیا انھوں نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب والا! پچھلی دفعہ بھی اس پر بڑی بحث ہوئی تھی۔ ایک procedure

ہے کہ اگر کسی زمیندار کو اس قسم کی کوئی شکایت ہو تو وہ باقاعدہ کورٹ میں کیس کرتا ہے اور ہمارے شوگر کین کمشنر ان کو پوری امداد دیتے ہیں' جس قسم کی بھی انہیں چاہئے اور وہ ساری کارروائی ہوتی ہے۔ اگر کوئی ایسے دوست کورٹ میں گئے ہیں یا انھوں نے کیس درج کروایا ہے تو محکمہ ان کی پوری مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں مل مالکان سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کا آفس گوجرانوالہ میں ہے۔ انھیں جواب بھجوانے کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے۔ سابقہ نظام کے تحت شوگر سیس فنڈز کے تحت سڑکات وغیرہ کی تعمیر و مرمت کا ریکارڈ کمشنر آفس میں ہوا کرتا تھا جو کہ ابھی تک اضلاع کو منتقل نہ ہوا ہے۔ آپ دیکھیں کہ 1999 سے اب تک تین سال ہو گئے ہیں لیکن ریکارڈ ابھی تک منتقل نہیں ہوا۔ جب گنا جاتا ہے تو شوگر سیس کاٹا جاتا ہے جو کہ زمیندار کے لئے ہوتا ہے۔ وہ کروڑ ہا روپیہ ایسا ہے جو ملوں کے ذمے ہے اور جو نکلوانا ہوتا ہے۔ اب یہ کیسا گول جواب ہے کہ وہ ریکارڈ ابھی تک منتقل نہیں ہوا۔ اس پر وزیر صاحب وضاحت کریں کہ یہ ریکارڈ کب تک منتقل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ کمشنر آفس بڑا effective ہوتا تھا' وہی sugar cess وغیرہ کو deal کرتا تھا اور سارے معاملات اسی کے سپرد ہوتے تھے چونکہ اب نئی سکیم آئی ہے DCOs آ گئے ہیں اور کمشنر آفس ختم ہو گئے ہیں تو ریکارڈ میں دشواری ضرور ہے لیکن جب زمیندار گنا دیتے ہیں تو ان سب کو CPRs ملتی ہیں۔ ان کے مطابق سب کو بلا کر معاہدہ کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق سب کو ادائیگی ہو گی۔ مجھے اس میں کوئی خاص مسئلہ نظر نہیں آتا کہ اس میں کوئی problem پیدا ہو۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! CPRs کی بات نہیں ہو رہی۔ یہاں sugar cess کی بات ہو رہی ہے۔ آپ ان کو bail out کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو ملوں کے پاس sugar cess کا پیسہ جمع ہے' انھوں نے جو زمیندار کے خون پسینے کی کمائی کا پیسہ سڑکوں کے لئے لیا ہے' میں اس کا حساب نہیں پوچھ رہا' یہ صرف یہی بتا دیں کہ وہ ریکارڈ کب تک منتقل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! رانا صاحب sugar cess کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ مل جو sugar cess کی کٹوتی کرتی ہے وہ پیسہ ڈی سی او آفس میں کب تک منتقل ہو جائے گا؟ پہلے وہ کمشنر آفس میں ہوا کرتا تھا۔

وزیر خوراک، ہم اس کو follow up کر رہے ہیں۔ پورا ریکارڈ لے کر بہت جلد منتقل کروا دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! 1997 سے جو بھی حکومت تھی اس نے کچھ نہیں کیا۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ تو ریکارڈ ادھر سے وہاں منتقل ہونا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر کوئی time limit دے دیں۔

وزیر خوراک، جناب والا! دو مہینوں میں ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ دو مہینے میں ہو جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ ڈی سی او کے دفتر ختم کر دیں تو آپ کا سسٹم بچ جائے گا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! ہر بات میں یہی کہتے ہیں کہ کوشش کرتے ہیں' حکومت بدل جاتی ہے لیکن ہماری کوشش جاری رہتی ہے۔ تو براہ مہربانی اس کوشش

میں کچھ تیزی پیدا کریں۔ اس طرح تو انھوں نے ایوان کو بھی بے وقوف بنایا ہوا ہے اور عوام کو بھی۔

جناب سپیکر: شکریہ محترمہ۔ اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: جناب سپیکر! سوال نمبر 201 کے بارے میں میرا ایک ضمنی سوال تھا۔

جناب سپیکر: بی بی اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ یہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: سوال نمبر 202۔

جناب سپیکر: تو کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

محترمہ شہلا راٹھور: جی، پڑھا ہوا ہی تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ڈسکہ اور پسرور میں محکمہ خوراک کے گودام اور سٹاف

*202-**محترمہ شہلا راٹھور:** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں محکمہ خوراک کے گودام، کس کس جگہ واقع ہیں؟ ان میں سٹور (capacity) گنجائش کتنی ہے؟ ان کی عمارتوں کی پوزیشن کیسی ہے اور وہاں پر تعیناتی عملہ کی مکمل تفصیل، عرصہ تعیناتی اور ان کے ایڈریس مکمل طور پر بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ڈسکہ میں محکمہ فوڈ کے عملہ نے ملی بھگت کے ذریعے گندم کو اپنے تعلق داروں کے گوداموں میں سٹور کیا جو کہ قانوناً جرم ہے لیکن وہاں گندم کی چوری ہو گئی اور ابھی تک گندم کی recovery نہ ہوئی ہے نیز ان تمام لوگوں کے گوداموں کی تفصیل بیان فرمائی جائے جہاں پرائیویٹ گوداموں میں گندم کو ذخیرہ کیا گیا ان کو کیا کرایہ دیا گیا اور سکیورٹی کا کیا

انتظام تھا اور کس کس جگہ سے گندم پرائیویٹ گودام مالکوں نے فروخت کر کے رقم خورد برد کی تھی، سال 1997 سے 2002 تک تفصیل بیان فرمائی جائے؛

(ج) تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں تعینات محکمہ کے ایسے کتنے افراد ہیں جن کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی ہوئی یا ان کے خلاف عوامی شکایات ہیں نیز کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کا عملہ زمیندار سے سستے داموں گندم خرید کر زیادہ دام حکومت کے نرخ پر اندراج کرتے ہیں اور زمیندار اور حکومت کو نقصان پہنچاتے ہیں؟

وزیر خوراک،

(الف) مطلوبہ معلومات (ANNEXURE-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں *۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل ڈسکہ میں محکمہ فوڈ کے عملہ نے ملی بھگت کے ذریعے گندم کو اپنے تعلق داروں کے گوداموں میں سٹور کیا۔ سال 98-1997، 99-1998 اور 02-2001 میں گندم کسی پرائیویٹ گودام میں ذخیرہ نہ کی گئی۔ تحصیل ڈسکہ میں محکمہ خوراک کے گوداموں کی کل گنجائش ذخیرہ کاری 12500 میٹرک ٹن ہے۔ سال 2000-1999، 2001-2000 اور 2003-2002 میں گندم دستیاب گنجائش ذخیرہ کاری سے زائد خریدی گئی۔ جس کی وجہ سے زائد گندم کو پرائیویٹ گوداموں میں ذخیرہ کرنا پڑا۔ سال وار ایسے گوداموں کی تفصیل بالترتیب ANNEXURES-B, C & D، پر ملاحظہ فرمائیں۔ (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں *)۔ سکیم 2000-1999 اور سکیم 2003-2002 میں پرائیویٹ گوداموں میں ذخیرہ کردہ گندم میں کوئی چوری یا خورد برد کا واقعہ پیش نہ آیا۔ دوران سکیم 2001-2000 پنجاب بھر میں

* تتمہ جات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

گندم کی bumper crop ہوئی۔ تحصیل ڈسکہ میں اس سال 12500 میٹرک ٹن گنجائش ذخیرہ کاری کے بالمقابل 7 مراکز خریداری پر مجموعی طور پر 86633 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔ 67293.100 میٹرک ٹن گندم 114 پرائیویٹ گوداموں/فیکٹریوں میں ذخیرہ کرنا پڑی۔ صرف ایک پرائیویٹ فیکٹری (اتحاد رائس شیلر سرانوالی) کے مالک رانا فیروز احمد خان وغیرہ نے سنٹر انچارج حاجی عقیل الرحمٰن انالسٹ سے ساز باز کر کے 3447بوری (344.7 میٹرک ٹن) گندم غورد برد کر لی۔ محکمہ نے قانونی کارروائی کر کے سنٹر انچارج پر کل نقصان مبلغ 27,36,969/50 روپے ریکوری ڈال دی اور اسے نوکری سے برخاست کر دیا۔ اب تک 1000 بوری گندم کی رقم مبلغ 8 لاکھ روپے کی ریکوری ہو چکی ہے۔ گودام کے مالک کے خلاف تھانہ سترہ میں زیر دفعہ 420/409 ت'پ مقدمہ درج کرایا گیا۔ ملزمان ضمانت پر ہیں۔ مقدمہ ایڈیشنل سیشن جج ڈسکہ کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مذکورہ واقعہ کے علاوہ کسی اور پرائیویٹ گودام میں چوری کا کوئی واقعہ پیش نہ آیا ہے۔ جہاں تک سکیورٹی کا تعلق ہے' ان پرائیویٹ گوداموں میں حفاظت کے لئے عارضی چوکیداران (on daily wages) تعینات کئے گئے تھے۔ مذکورہ بالا 114 پرائیویٹ گوداموں کا (ماسوائے ایک گودام کے) کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا کیونکہ تمام مالکان نے اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے گودام محکمہ خوراک کو بغیر کرایہ کے برائے ذخیرہ گندم دیئے تھے۔ ویسے بھی رائس ملز گندم کی خریداری کے سیزن کے دوران بند رہتی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ خوراک کا عملہ زمینداران سے سستے داموں گندم خرید کر حکومت سے زیادہ دام وصول کرتا ہے۔ زمینداروں/گندم فروخت کنندگان کو مقررہ قیمت خرید پر ادائیگی بذریعہ بنک کی جاتی ہے جس میں کم ادائیگی کا سوال

ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک تحصیل ڈسکہ اور تحصیل پسرور میں تعینات اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کا تعلق ہے۔ مطلوبہ معلومات (ANNEXURE-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں *۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شہلا رانھور: میری طرف سے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! یہ سوال نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ انھوں نے جو پرائیویٹ گوداموں میں گندم رکھی تھی اور وہ چوری ہو گئی انھوں نے 27,36,969/50 روپے کے figures بھی لکھے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اب تک 8 لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ میں اپنے محترم وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے باقی ریکوری کیوں نہیں کی؟ اگر اس کا جواب دے دیتے ہیں تو یہ کب تک کریں گے؟ دوسرا یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ان افراد کے خلاف 409 اور 420 کا پرچہ درج کروایا۔ میں وکیل ہوں اور یہاں پر بھی وکلاء بیٹھے ہیں' 409 اور 420 کا پرچہ ایسے ہی کسی کو پیچھے نکالنے کے لئے کر دیا جاتا ہے۔ ذرا اس بارے میں بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب والا! یہ جو 8 لاکھ روپے کی ریکوری کی گئی ہے میرے فاضل دوست اس کو بھی کوئی خاص appreciate نہیں کر رہے اور جو ان لوگوں کے خلاف کیسز کئے ہیں یہ ان کا بھی کوئی نوٹس نہیں لے رہے۔ اس کے علاوہ جو کارروائی بھی ایسے لوگوں کے خلاف ہو سکتی تھی وہ کی گئی ہے۔ اس میں جو ہمارے افسر ملوث تھے باقاعدہ ان سے بھی ریکوری کرتے ہیں۔ اگر ان کو ویسے معطل کر دیا جائے یا نوکری سے برخاست کر

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

دیا جائے تو ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب اگر کسی بندے کو 8 لاکھ روپے کا نقصان کر کے نوکری چھوڑنی پڑے، سپروائزر کا کیا رینک ہوتا ہے تو وہ چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پنجاب کے اندر Recovery is the best process. جو پنجاب کے اندر ہے ہم اس کو باقاعدہ follow up کرتے ہیں اور ان سے ریکوری کرتے ہیں۔ میں نے یہاں پر 8 لاکھ روپے کی ریکوری لکھی ہے۔ باقی لوگوں کے خلاف کیس درج کروائے ہیں۔ اس میں اس سے زیادہ اور کیا follow up ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! شہلا راٹھور صاحبہ کا ایک اور ضمنی سوال تھا اور یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے جو سوال بھی کیا جاتا ہے اس کا گول مول جواب بنا کر ہمیں پیش کر دیا جاتا ہے اور بار بار ضمنی سوال کرنا بھی کوئی اچھی بات نہیں۔ بعض دوست سمجھتے ہیں کہ اس میں ہمارا کوئی مطلب ہے اور ہم اپنا ضمنی سوال ٹھوک دیتے ہیں۔ ایک اور سوال شہلا راٹھور صاحبہ نے کیا ہوا ہے کہ "یہ کتنے گودام آپ نے پرائیویٹ طور پر کرایہ پر لئے تھے؟" انہوں نے جواب دیا ہے کہ "ہم نے کوئی گودام کرایہ پر نہیں لیا تھا۔"

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیے!

وزیر خوراک، جناب والا! ضمنی سوال اس سوال کے بارے میں ہو سکتا ہے جو زیر بحث ہو۔ اگلا سوال جب آئے گا تو اس وقت اس پر بات کریں گے۔ ابھی زیر بحث سوال پر بات کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے اسی میں اس کا جواب دیا ہے کہ یہ باقاعدہ سوال ہے اور اس کا میں جز بھی پڑھ دیتا ہوں۔ اس میں یہ تھا کہ "کتنے

پرائیویٹ لوگوں کو انہوں نے کرایہ پر گودام دیئے تھے؟" انہوں نے کہا ہے کہ "ہم نے نہیں دیئے تھے۔ لوگوں نے ان کو مفت گودام دیئے تھے اور مفت میں وہ گندم لے کر بھاگ گئے"۔ میری ان سے درخواست ہے کہ یہ فرمائیں کہ جن لوگوں نے ان کو مفت گودام دیئے تھے وہ کتنے گودام ہیں؟

وزیر خوراک ،جناب سپیکر! یہ پریکٹس ہے کہ لوگ ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر خوراک ، جناب والا! اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ خاص طور پر رائس ملیں ہوتی ہیں وہ جب چاول کا سیزن ختم ہو جاتا ہے تو خالی پڑی ہوتی ہیں۔ وہ بعض اوقات ان کے قریبی لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو گندم بیچنی ہوتی ہے' وہ بغیر پیسے کے' بغیر کرایہ کے اپنی بلڈنگیں دے دیتے ہیں اور یہ پریکٹس ہے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے اندر کوئی ایسی نئی چیز نہیں ہے جو میرے فاضل دوست پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، ان کی تعداد کا کوئی اندازہ ہے؟ وہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر خوراک ، جناب والا! تعداد کا مجھے پتا نہیں کیونکہ پہلے سوال میں تعداد پوچھی نہیں گئی تھی اس لئے میں صحیح اعداد وشمار نہیں بتا سکتا۔ یہ آپ سوال دیکھ لیں۔ اس میں تعداد پوچھی ہی نہیں گئی--- آپ جز(ب) کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو، میں ان گوداموں کی بات کر رہا ہوں جو خدا واسطے لوگوں نے دیئے تھے۔

وزیر خوراک ، یہ کس جگہ کا آپ پوچھ رہے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو، ڈسکہ کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر خوراک ، جناب سپیکر! یہ 202 گودام تھے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ان کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ " مذکورہ بالا 114 پرائیویٹ گوداموں کا (ماسوائے ایک گودام کے) کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا" اور آپ دو بتا رہے ہیں۔ یہ کیا figure ہے؟

وزیر خوراک ، جناب سپیکر! میں نے آپ کو ٹوٹل 202 بتائے ہیں۔ جو ہمارے زیر استعمال ہیں وہ میں نے بتائے ہیں۔ اس میں پرائیویٹ بھی ہیں اور دوسرے بھی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، انہوں نے اپنے جواب میں یہ لکھا ہے کہ " 114 پرائیویٹ گوداموں کا (ماسوائے ایک گودام کے) کوئی کرایہ ادا نہ کیا ہے۔" 114 تو یہ ڈسکہ میں بتا رہے ہیں۔ ڈسکہ سیالکوٹ کی ایک چھوٹی سی تحصیل ہے۔ میرا خیال ہے کہ یا تو یہ صحیح پڑھ کر نہیں آتے؟

جناب سپیکر، نہیں' یہ پڑھ کر آتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، یا پھر ہم بے وقوف ہیں؟

وزیر خوراک ،جناب والا! میں سوال باقاعدہ پڑھ کر آتا ہوں۔ آپ اگر figure میں سوال کر رہے ہیں تو منسٹر کوئی کمپیوٹر تو نہیں ہوتا اس کو ذرا دیکھنا پڑتا ہے۔ میں سوال پڑھ کر آتا ہوں اور جواب بھی پڑھ کر دیتا ہوں۔ جو confusion ہے وہ آپ بتائیں۔ میں آپ کے لئے یہاں حاضر ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا confusion تو ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ دو گودام ہم نے کرایہ پر لئے ہیں۔ جواب یہ دیا گیا ہے کہ 114 گوادام ہم نے پرائیویٹ طور پر لئے تھے۔ یہ confusion نہیں ہے تو اور کیا ہے یا پھر clerical mistake ہو سکتی ہے؟

وزیرخوراک ، آپ نے سنا نہیں۔ میں دوبارہ آپ کو وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی ہے کہ 202 گودام وہاں ہمارے زیر استعمال ہیں اور جو آپ پوچھ رہے ہیں کہ پرائیویٹ گودام کرایہ کے بغیر کتنے تھے اور کرایہ پر کتنے تھے؟ وہ میں نے کہا

ہے کہ ایک گودام نے کرایہ لیا ہے' باقیوں نے نہیں لیا۔

جناب سپیکر، وہ تو ٹوٹل 202 بتا رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! انہوں نے floor پر کہا ہے کہ 2 گودام ہم نے لئے ہیں۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک گودام ہم نے کرایہ پر لیا ہے۔

وزیر خوراک ، جناب والا! میرے ساتھ میرے منسٹر colleague بیٹھے ہیں' آپ ان سے پوچھ لیں کہ میں نے کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر،میرا خیال ہے کہ سمجھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

وزیر خوراک ،میں نے ٹوٹل کی بات کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! ان کا لکھا ہوا ہے کہ دو گودام۔ میں نے دو ان کے کہنے پر کہے ہیں' اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک گودام۔

وزیرخوراک ، نہیں' نہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ایک گودام ایسا ہے جو کرایہ لے رہا ہے' باقی کرایہ نہیں لے رہے۔

جناب ارشدمحمود بگو، آپ نے میرے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ دو گودام ہم نے لئے ہیں۔

وزیر خوراک ، نہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن صاحب نے 27 لاکھ روپے کا غبن کیا ہے کیا محکمہ اس بات پر کوئی غور وفکر کر رہا ہے کہ ان کا کیس نیب کے حوالے کر دیا جائے؟

وزیرخوراک ، جناب والا! محکمہ تو محکمانہ کارروائی ہی کر سکتا ہے۔ نیب کے سپرد کرنا تو محکمے کے بس میں نہیں ہے۔ وہ تو کوئی پرائیویٹ آدمی درخواست دے اور انکوائری کر لے تو ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب!

گندم کی امدادی قیمت

*291-سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں کسانوں سے کس ریٹ پر فی من آئندہ سیزن میں گندم خریدی جائے گی؟

(ب) کیا حکومت نے اس بات کا اہتمام کر لیا ہے کہ محکمہ خوراک کے اہلکار حکومت کے مقررہ نرخ پر ہی کاشتکاروں سے گندم کی خریداری کریں اور کاشتکاروں کو پوری مقررہ امدادی قیمت ملے؟

(ج) کیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ کاشت کار کی گندم کی حکومت کے مقررہ نرخ سے کم ادائیگی کرنے کو قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے؟

وزیر خوراک:

(الف) گندم کی خریداری کے نرخ وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے۔ یہ نرخ 300روپے فی چالیس کلو گرام یا 750روپے فی بوری وزنی 100 کلو گرام ہے۔

(ب) حکومت کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ محکمہ خوراک کے اہلکار حکومت کے مقرر کردہ نرخ پر ہی کاشتکاروں سے گندم کی خریداری کریں اور کاشت کاروں کو پوری مقررہ امدادی قیمت ملے۔ہر سال مراکز خریداری کے معاملات کی متواتر اور باقاعدگی کے ساتھ نگرانی اور جانچ پڑتال کا انتظام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال اس مقصد کے لئے ایک "انسپیکشن شیڈول" جاری کیا گیا تھا جس کے مطابق وزراء/سیکرٹریز صاحبان نے پنجاب بھر کے خریداری مراکز کا معائنہ کیا۔ گورنر پنجاب نے بھی خود خریداری مراکز کا اچانک

معائنہ کیا۔مزید برآں محکمہ کے افسران نے بھی وقفہ وقفہ سے مراکز کے معائنہ کا سلسلہ جاری رکھا اور کاشتکاران کی شکایت کے ازالہ کے لئے موقع پر ہی احکامات صادر کئے۔ علاوہ ازیں مراکز خریداری پر عوامی نمائندگان اور علاقہ کے معززین پر مشتمل ایک نگران کمیٹی بھی بنائی جاتی ہے جو مرکز کے روزمرہ کے معاملات کی کڑی نگرانی کرتی ہے۔ اگر کوئی اہلکار کسی قسم کی بدعنوانی میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) کاشتکاران کو امدادی قیمت کی پوری ادائیگی محکمہ خوراک کی ہمیشہ اولین ترجیح رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے گندم کی پرائیویٹ مارکیٹ میں قیمتوں میں قانون طلب اور رسد کے مطابق استحکام کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ کاشتکاران کو آڑھتیوں کے استحصال سے بچایا جا سکے۔ تاہم فی الوقت حکومت کے پیش نظر ایسی کوئی تجویز نہیں جس کے تحت آڑھتیوں کی طرف سے مقرر شدہ نرخ سے کم ادائیگی کو قابل دست اندازی جرم قرار دیا جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب آئندہ سیزن گندم کا آ رہا ہے اور اس مسئلے پر اسمبلی میں بھی کئی مرتبہ بحث بھی ہوتی رہی ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ملک کے کاشت کار کو وہ جو اپنی محنت کرتا ہے' جان کھپاتا ہے اس کے باوجود اس کو اس کی فصلوں کا صحیح معاوضہ نہیں ملتا۔ گندم ہماری ایک major crop ہے۔ اس سے پہلے گنے کے بارے میں بھی تفصیلاً اسمبلی میں بات ہوئی ہے۔ میرے اگلے سوال میں جب اس پر بات آئے گی تو اس پر بھی بات کی جائے گی۔ کیا حکومت ensure کرے گی کہ آئندہ کاشت کاروں کو گندم کی صحیح قیمت ادا ہو؟ اس کا ہمیشہ یہ مسئلہ رہا ہے کہ جو گندم کی قیمت 300 روپے فی چالیس کلو گرام پچھلی دفعہ مقرر کی گئی تھی لیکن کسی کاشت کار کو بھی پونے تین سو یا دو سو اسی روپے سے زیادہ قیمت نہیں ملی ہے۔ حکومت اس بات کو ensure کرائے کہ آئندہ سیزن کے

لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر خوراک: جناب والا! بڑا اچھا سوال میرے فاضل دوست نے کیا ہے۔ اس پر ہمارا محکمہ جو بھی احتیاطی تدابیر ہوتی ہیں وہ کرتا ہے لیکن درمیان میں جو لوگ مثلاً درمیان میں آڑھتی ہیں وہ خرابیاں کرتے ہیں۔ میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ میں خود زمیندار ہوں اور مجھے پتا ہے کہ ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں لیکن محکمے کے بس میں جو بھی ہے مثلاً بار دانہ محکمہ provide کرتا ہے اور محکمے نے باقاعدہ یہ ہدایت جاری کی ہوئی ہے کہ آپ اپنی فرد دکھائیں کہ کتنی زمین کاشت کی ہوئی ہے جتنی آپ نے گندم کاشت کی تھی اس فرد کے مطابق آپ بار دانہ حاصل کریں اور ان کو direct آپ سپلائی کریں۔ اگر کوئی زمیندار lethargic ہونے کی وجہ سے direct supply نہیں کرتا۔ اس کا اس آدمی کے ساتھ پہلے ہی لین دین ہے پہلے ہی پیسے لے کر اس نے خرچ کر لئے ہوئے ہیں وہ آڑھتی کو سپلائی کرتا ہے تو محکمہ اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر محکمہ فوڈ کو وہ گندم سپلائی کرنا چاہتا ہے اس کو تین سو روپے کی قیمت ملتی ہے اور اس کو بار دانہ تک دیا جاتا ہے اور پورا محکمہ اس کا تحفظ کرنے کے لئے موجود ہوتا ہے۔ وہاں پر سپروائزری کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اس میں growers کے نمائندے موجود ہیں۔ اس میں انتظامیہ ساری ملوث ہے۔ اس میں ہمارے ریونیو افسر ملوث ہیں تاکہ کسی کو کوئی دقت اور شکایت نہ ہو۔ جہاں سے کوئی اس قسم کی شکایت آتی ہے اس کا ہم پورا نوٹس لیتے ہیں کہ محکمہ کوئی آڑھتیوں کے ساتھ ملی بھگت تو نہیں کر رہا لیکن زمیندار نے اپنا تحفظ' ان ساری facilities سے فائدہ خود اٹھانا ہوتا ہے۔ اگر نہ اٹھانا چاہے تو محکمے کے پاس اس کا کوئی چارہ نہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! جہاں تک آڑھتیوں کا تعلق ہے' میں تو کہتا ہوں کہ گندم آڑھتیوں نے بھی زمینداروں کی دینی ہے اور آڑھتیوں سے بھی گندم لینی

چاہئے' زمینداروں سے بھی گندم لینی چاہئے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو زمیندار گندم لے کر جاتا ہے اس پر اعتراض لگ جاتا ہے۔ جو آڑھتی ہے وہ تو payment کرتا ہے۔ اس نے زمیندار سے بیس روپے' تیس روپے من کم قیمت پر گندم خریدی ہے اور پھر وہ جا کر ان کو payment کرتا ہے کہ میں دو ہزار روپے فی ٹرک آپ کو دوں گا اور وہ دو ہزار روپے فی ٹرک لے کر وہی گندم جو زمیندار کو انکار کیا ہوتا ہے۔ وہ محکمہ آڑھتی سے وصول کر لیتا ہے۔ ایک تو یہ بات ہے۔ دوسرا یہ کہ اضلاع کے اندر جتنے ناظمین ہیں ان کے تمام بھانجے بھتیجے ان سے بار دانہ لیں گے۔ وہ جائیں گے اور اگر کوئی اکڑ گیا تو زبردستی بار دانہ اٹھائیں گے۔ اس سلسلے میں پرچے درج ہوتے ہیں لیکن کوئی ان کی شنوائی نہیں ہوئی۔ سب کا سب باردانہ اٹھا کر لے جائیں گے۔ پھر کیا ہوگا کہ میری گندم خریدی نہیں جا رہی۔ میں پھر اس کو دوں گا۔ وہ کہے گا مجھے دے دو۔ ایک ہزار روپے فی ٹرک کے حساب سے مجھے دے دو۔ میں اس کو دوں گا۔ وہ جا کر تمام کی تمام گندم جو ہے ٹریکٹر ٹرالیاں' ان کے ہر گودام پر ایک دو ٹرالیاں' تین ٹرالیاں روز چلتی چلی جائیں گی اور کیا ہوگا یا تو گندم آڑھتیوں سے پیسے لے کر لی جائے گی یا پھر ان ناظمین کے بھائی بھتیجے اور بھانجے سستے ریٹ پر زمینداروں سے خریدیں گے اور مہنگے ریٹ پر انہیں دیں گے اور جو مڈل طبقے کا زمیندار ہے۔ وہ بیچارہ رہ جائے گا۔ اس کا proper کون سا طریقہ ہے جس سے زمیندار کی direct گندم لی جائے اور اس کے درمیان میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر خوراک!

وزیر خوراک ، جناب سپیکر! فاضل دوست نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے شاید پچھلے ادوار میں تو ایسا ہوتا رہا ہوگا۔ اب ایم پی ایز اور ایم این ایز آنے کے بعد ناظم اتنے effective ہیں کہ بار دانہ ان سے وہ لے جائیں گے تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ کس طرح بار دانہ وہ لے جائیں گے۔ اس طرح کیسے ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ

میں نے آپ کی باتیں بڑے آرام سے سنی ہیں حالانکہ اس میں ضمنی سوال کوئی نہیں تھا بہرحال آپ کی تقریر اچھی تھی۔ بات یہ ہے کہ میں نے عرض کیا ہے کہ محکمے کے پاس یہی measures ہیں کہ زمیندار اپنی فرد دکھائے اور اگر اس نے 20 ایکڑ گندم کاشت کی ہے اس کے حساب سے اپنا باردانہ لے اور محکمہ فوڈ کو سپلائی کر دے اور اگر محکمہ فوڈ کوئی خرابی کرے تو ان سے شکایت کرے، ہمیں شکایت کرے ہم اس چیز کا پورا نوٹس لیں گے۔ اس بندے کو suspend بھی کریں گے اور اسے ٹرانسفر کر کے اس کے خلاف ایکشن بھی لیں گے۔ ہم یہی کچھ کر سکتے ہیں۔ باقی ضلع میں ایک ناظم ہوتا ہے۔ یونین کونسل کے ناظم ہیں۔ وہ اس طرح effective نہیں ہو سکتے کہ ایم پی اے بھی اس علاقے میں ہو اور وہ دھاندلی کریں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! وزیر صاحب کی بات درست ہے اور ایم پی اے کے سامنے ان کی جرات نہیں ہے کہ کوئی دم مارے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ وہ ہر وزیر کے اور ہمارے وزیراعلیٰ کے آرڈر ایسے پھینک دیتے ہیں کہ کس وزیراعلیٰ کی بات کر رہے ہو اور کس منسٹر کی بات کر رہے ہو! وہ ہمارے کاغذات یا درخواست نہیں پھینک سکتے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ وہ حکومت پنجاب کے وزراء اور ہمارے محترم وزیر اعلیٰ کے آرڈرز کی تعمیل نہیں کرتے۔ یہاں سے ڈائریکٹو جاتے ہیں اور وہ پوچھتے پھرتے ہیں کہ کس کا ڈائریکٹو ہے؟ یہاں یہ سارے سیکرٹری بیٹھے ہیں۔ اگلے دن میں ہیلتھ سیکرٹری کے پاس گیا۔ پوری گورنمنٹ نے ایک نرسنگ ٹریننگ سکول کی پرنسپل۔۔۔

بریگیڈیئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، بریگیڈیئر صاحب!

بریگیڈیئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! محکمہ خوراک کی بات ہو رہی ہے۔ میں پچھلے سال کا عینی گواہ ہوں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خسرہ گرداوریاں منگوائی گئیں اور اس کے مطابق باردانہ جاری کیا گیا۔ اس حوالے سے محکمے کو کافی شکایات refer

ہوئیں اور ان کا ازالہ بھی ہوا۔ یہ موصوف محکمہ ہیلتھ کی بات کر رہے ہیں جب کہ ہم ابھی محکمہ خوراک کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ چودھری صاحب! ضمنی سوال کریں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! میں ان بھائی صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ ان کے ہاں اچھی کارکردگی ہو گئی۔ بہرحال ان کی مہربانی۔ ہم اقبال صاحب کے مخالف یا دشمن نہیں ہیں یا یہ زیادہ وفادار نہیں ہیں۔ ہم تو ایک حقیقت بیان کر رہے ہیں۔ میں یہ بات کر رہا تھا کہ پوری گورنمنٹ نے اس پرنسپل کے حق میں رپورٹ دی کہ یہ شریف ہے، بہترین انتظام کرتی ہے اور سب کچھ ٹھیک کرتی ہے۔ خود سیکرٹری نے اس کے حق میں رپورٹ دی لیکن ناظم نے کہا کہ اس کا تبادلہ ہونا چاہئے اس لئے کہ ہم نے وہاں پر بدمعاشی کرنی ہے۔ وہاں پر بدمعاشی نہیں ہونے دی گئی تو اس کا تبادلہ ہوا۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ اپنے سیکرٹریوں کا بھی تحفظ کریں۔ اپنے وزیراعلیٰ کا بھی اور اپنے آپ کا بھی تحفظ کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ، چودھری صاحب! آپ کا یہ سوال متعلقہ نہیں اس لئے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ جی، شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے ابھی گندم پرچیز کے سلسلے میں طریقہ کار بتایا ہے کہ کسان اپنی گرداوری پیش کرے۔ پٹواری سے اپنی ملکیت کے کاغذات بنوائے جس میں یہ لکھا ہو کہ اس نے کتنی گندم کاشت کی ہے۔ پھر وہ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس جائے اس سے دستخط کروائے اور پھر وہ محکمے کے پاس جائے کہ جناب! میری اتنی گندم ہوئی ہے آپ مہربانی کر کے میری گندم لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ بھی اور ہمارے وزیر موصوف چودھری اقبال صاحب بھی سابقہ مسلم لیگ کے دور میں اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں اور آپ ہر اس پالیسی سے واقف ہیں جو اس وقت اختیار کی گئی۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! اس کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہماری پچھلی حکومت سے پہلے 40 ارب روپے کی گندم پاکستان میں درآمد کی جاتی تھی۔ یہ بات ہمارے لئے باعث شرمندگی تھی کہ ایک زرعی ملک میں باہر سے گندم درآمد کر کے غریب عوام کو دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جب زراعت پر بحث ہو گی تو پھر تفصیل کے ساتھ ساری بات ہو جائے گی۔ آپ پلیز کوئی ضمنی سوال کریں یا کوئی تجویز دینا چاہ رہے ہیں تو وہ دیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں اسی بات پر آ رہا ہوں۔ میں پچھلا حوالہ صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ کاشت کار کو اس وقت سہولتیں دی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے اتنی گندم ہوئی اور پھر ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ پچھلی حکومت اسے نہیں سنبھال سکی۔ میں اس حکومت کو یہ نہیں کہتا کیونکہ یہ تو اب بنی ہے۔ اس حکومت نے تو اب کام کرنا ہے۔ ہم تو پچھلے دور کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ ارشد محمود صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، سپیکر صاحب! آپ پہلے میری بات سنیں۔

جناب سپیکر، یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے معزز ممبر کو floor دے دیا ہے۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! چودھری اصغر گجر صاحب کی بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاتے ہوئے کہ باردانے کا مسئلہ بڑا اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارا سیالکوٹ ضلع بھی ایک زرعی علاقہ ہے۔ طریقہ کار تو یہی ہے کہ آپ پٹواری سے فرد بنوا کر فوڈ والوں کے پاس جائیں تو وہ اس کے مطابق آپ کو باردانہ دیتے ہیں لیکن میں چودھری اقبال صاحب کی توجہ اس پر دلاؤں گا کہ یہ ہوتا نہیں ہے۔ زمینداروں کو اور خصوصی طور پر چھوٹے زمینداروں کو باردانہ نہیں دیا جاتا۔ یہ فصل آنے والی ہے۔ لہذا حکومت سے میری تجویز ہے

کہ باردانے کے مسئلے پر ذرا خصوصی توجہ دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پچھلے سال 60 کلومیٹر لمبی بہاول پور تحصیل میں گندم کی پرچیز کے صرف 4 سنٹر تھے۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ جب کسان ریڑھیوں وغیرہ پر گندم لے کر آتا ہے تو سنٹر پر چھانٹا لگا ہوتا ہے۔ اگر تو وہ محکمے کے عملے سے ملی بھگت کر لے تو اس کی گندم accept ہو جاتی ہے ورنہ وہ گندم کو واپس کر دیتے ہیں اور ان کے کئی دن ضائع بھی ہوتے ہیں اور انہیں پریشانی بھی ہوتی ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ آئندہ سیزن میں ان کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ یہ سنٹر کافی تعداد میں کئے جائیں تاکہ کسانوں کی یہ مشکل حل ہو اور چھانٹے کی وجہ سے ملی بھگت کے حوالے سے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! فاضل دوست نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اس کے لئے ہمارا محکمہ پورا الرٹ ہے۔ کسی زمیندار کی گندم واپس کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور انشاء اللہ نہ ہی ہم ایسا ہونے دیں گے۔ باقی انہوں نے سنٹرز کے بارے میں بات کی ہے۔ جہاں بھی سنٹرز feasible ہوں گے میں پوری ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کہ وہاں محکمہ discourage نہیں کرے گا۔ جہاں پر ایسا ممکن نہیں ہوتا وہاں پر ہم معذرت چاہیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اصغر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خوراک صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ محکمہ فوڈ کا سارا معاملہ احسن طریقے سے چلایا جا سکتا ہے لیکن جب گندم کی پرچیز شروع ہوتی ہے تو اس وقت ایک بے لگام محکمہ جسے پاسکو کا نام دیا جاتا ہے وہ بھی in action ہوتا ہے۔ چونکہ وہ صوبائی حکومت کے تحت نہیں ہوتا اس لئے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ وہ اپنا ہی معیار قائم کرتے ہیں اور ان

کا اپنا ہی طریقہ واردات ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ آیا پاسکو کو بھی صوبائی حکومت چیک کر سکتی ہے یا انہیں چیک کرنے کا ہم کون سا طریقہ کار اختیار کریں گے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر، جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ پاسکو وفاقی حکومت کے under ہے۔ ہمارے under نہیں آتا لیکن پاسکو اس لئے آتا ہے، میں آپ کے صرف دو منٹ لوں گا۔ پاسکو مارکیٹ میں آئے، فوڈ ڈیپارٹمنٹ آئے یا پرائیویٹ انٹرپرائز والا بندہ آئے تو اس میں ایک competition ہوتا ہے۔ اس میں زمیندار کو گندم کا ریٹ صحیح ملتا ہے۔ اگر ساری ایجنسیاں ایک ہی وقت میں field میں نہ آئیں اور ایک ہی purchaser ہو تو اس صورت میں گندم کا ریٹ اور بھی نیچے جانے کا احتمال ہوتا ہے تو PASSCO is a helping agency جو کہ مارکیٹ میں آ کر کسان کی مدد کرتی ہے کہ مارکیٹ کا ریٹ نیچے نہ جائے۔ جب فصل زیادہ ہوتی ہے تو پھر خریدنے والا کوئی نہیں ہوتا تو پھر درمیان میں آڑھتی داؤ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے پاسکو ایک قسم کی ہماری مدد کرتی ہے لیکن اگر اس میں کہیں پر کسی قسم کی کوئی خرابی ہے تو ہم پاسکو کے حکام سے بات کر سکتے ہیں کہ آپ اپنی خرابیوں کو دور کریں۔ زمیندار کو تحفظ دینے کے لئے ان کی جو بھی تجاویز ہوں گی انہیں ہم welcome کریں گے۔

جناب سپیکر، جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

میاں محمد اصغر: جناب سپیکر! محکمہ خوراک اور پاسکو آپس میں حلقے بانٹ لیتے ہیں۔ مقابلہ بالکل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں تحصیل اوکاڑہ محکمہ خوراک کے پاس ہے تو تحصیل دیپالپور پاسکو کے پاس ہوتی ہے۔ مقابلہ بالکل نہیں ہے لیکن پاسکو والے کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں اس لئے وہ اپنی من مانی کرتے ہیں۔ آپ اس کا ضرور کوئی نہ کوئی بندوبست کریں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! آئندہ سیزن کے لیے جو collection schedule جاری کیا جائے گا کیا آپ اس میں ارکان قومی و صوبائی اسمبلی کے نام بھی شامل کرکے ان کو خریداری مراکز کا معائنہ کرنے کا موقع فراہم کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! فاضل رکن نے بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ ایسی تجویز کو ہم welcome کرتے ہیں۔ ہر ضلع میں جو سپروائزری کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اس میں اپنے معزز ایم پی ایز اور ایم این ایز کو شامل کرنے پر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو ہماری مدد ہو گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میں بہت دیر سے اپنے وزیر موصوف کی باتیں سن رہی ہوں کہ یہاں بہتریاں لائی جا رہی ہیں۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے 55 سال سے ہم یہی کہتے آ رہے ہیں کہ بہتریاں لائی جا رہی ہیں مگر آج تک ہم کسان کے ننگے جسم کو ڈھانپ نہیں سکے۔ ہم نے ان کو لسی سے روٹی کھانے پر مجبور کر رکھا ہے۔ میرا ان سے سارے ایوان کی وساطت سے کسانوں کے نام ایک پیغام ہے کہ

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

گنے کا کرشنگ سیزن اور چینی کی پیداوار

*292-سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا کین ایکٹ کے تحت گنے کا کرشنگ سیزن 15۔اکتوبر سے شروع ہو گیا تھا' بروقت کرشنگ سیزن شروع نہ کرنے پر کین کمشنر پنجاب کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب کے مقرر کردہ کین کمشنر نے گنے کے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت اور وزن پورا ملنے کا اہتمام کر لیا ہے؟

(ج) پورے صوبہ میں اس سیزن میں چینی کی کتنی پیداوار متوقع ہے اور کیا یہ پیداوار ہماری تمام صوبائی ضروریات کے لئے کافی ہو گی؟

وزیر خوراک:

(الف) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950 کی دفعہ 2 (ایچ) کے تحت گنے کا کرشنگ سیزن یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے اور شوگر ملوں کو دفعہ 8 ایکٹ مذکورہ کے تحت 30۔نومبر تک کرشنگ شروع کرنے کی اجازت ہے۔ (منسلکہ الف' ب جو ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں*) سال 03-2002 کے کرشنگ سیزن کے لئے شوگر ملوں نے 30نومبر 2002 تک کرشنگ شروع کر دی تھی۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو منسلکہ (ج) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے*۔ لہذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ سال رواں کے لئے کرشنگ بروقت شروع نہ ہوئی۔

(ب) کین کمشنر پنجاب نے کاشتکاروں کو گنے کی قیمت اور وزن پورا دیئے جانے کے لئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن افسران اور دیگر مجاز افسروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ملاحظہ ہو منسلکہ (د' ہ) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں*۔ نیز ہر سب ڈویژن میں مل سپروائزری کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ (منسلکہ "و" *) جن کا مقصد گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کو مقامی سطح پر حل کرنا ہے۔ موجودہ

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

قانون کے تحت گنے کی قیمت کی بروقت ادائیگی نہ کرنے یا حکومت کے مقرر کردہ نرخ 40 روپے فی 40 کلوگرام سے کم نرخ پر گنا خریدنے یا کم وزن تولنے یا وزن سے ناجائز کٹوتی کرنے کی صورت میں شکایت کنندہ کی درخواست پر متعلقہ جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ زیر دفعہ 22 ایکٹ مذکور دائر کیا جا سکتا ہے۔ (منسلکہ "ز") جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے*۔ اس کے علاوہ کوئی اور اختیار کین کمشنر پنجاب، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر یا ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کے پاس نہ ہے۔

(ج) اس سیزن میں صوبہ پنجاب میں چینی کی متوقع پیداوار کا تخمینہ منسلکہ "ہ" میں ملاحظہ ہو جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *۔ متوقع پیداوار ہماری تمام صوبائی ضروریات سے زائد ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں یہ فرمایا گیا ہے کہ پورے صوبے میں ہر شوگر مل کے ساتھ کمیٹیاں بنائی گئی تھیں جن میں مختلف افراد شامل تھے۔ اس میں کسانوں کے نمائندے بھی شامل تھے اور یہ طے کیا گیا تھا کہ ہر پندرہ دن کے بعد اس کمیٹی کا اجلاس ہوگا' وہ کمیٹی گنے کی خریداری کے حوالے سے اپنی کارروائی تیار کرے گی اور رپورٹ کین کمشنر کو پیش کرے گی۔ کیا ہر پندرہ دن کے بعد ان کی میٹنگز باقاعدگی سے ہوئی ہیں اور انھوں نے کتنی رپورٹیں کین کمشنر کی خدمت میں پیش کی ہیں؟ کیونکہ گنے کے حوالے سے اس سے پہلے بڑی تفصیلی بحث بھی ہوئی ہے کہ خریداری کے مراکز پر بہت دھاندلی ہوتی ہے' وزن کم تولا جاتا ہے' ان کو ادائیگی پوری نہیں کی جاتی۔ اس حوالے سے جو کمیٹیاں بنائی گئی تھیں انھوں نے کتنی شکایات کین کمشنر کو پیش کی ہیں؟

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! جو routine میں پوچھا گیا تھا میں نے اس کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں۔ کمیٹیوں کی میٹنگز ہوتی ہیں اور ان پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ اس مسئلے پر تو آپ نے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی تھی، اس پر میں آپ کو مکمل رپورٹ بھی پیش کروں گا۔ اس میں رانا صاحب نے بڑا تعاون کیا تھا۔ ہم ان سارے دوستوں کے بڑے مشکور ہیں۔ اس مسئلے کو بڑی سنجیدگی سے ہم take up کر رہے ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی کوتاہی کا احتمال نہیں ہو سکتا اور آپ کے حکم کے بعد تو محکمہ کوئی کوتاہی کر ہی نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! گنے اور چینی کے حوالے سے گزارش یہ ہے کہ کسان بےچارہ محنت کرتا ہے اور اس کے بعد وہ گنے کو ٹرالیوں اور ریڑھوں پر لاد کر لاتا ہے۔ وہاں ایک لمبی لائن ہوتی ہے۔ اس کے لئے وہاں کوئی سہولیات نہیں ہوتیں۔ وہاں پر وہ بیچارہ، ٹرالی کے نیچے پڑا ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے جب اس کا نمبر آتا ہے اور اگلی فصل بھی کاشت کے بالکل قریب ہوتی ہے تو مل مالکان اسے سی پی آر پکڑا دیتے ہیں اور جب ایک مہینے کے بعد وہ آتا ہے تو اس کو کافی جھڑکیاں پڑتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک کمیشن مافیا develop ہو گیا ہے۔ اس کو 40/35 روپے کے حساب سے سی پی آر ملتا ہے۔ اسے پتا ہے کہ یہ تاریخ ایک مہینے بعد کی ہے اور اس ایک مہینے کے بعد بھی کافی ذلیل و خوار ہونے کے بعد اس کو ادائیگی ہونی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ باہر کمیشن ایجنٹ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سی پی آر کو 30 روپے فی من کے حساب سے لے لیتے ہیں۔ ان کا مل مالکان کے عملے کے ساتھ سمجھوتا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ ملی بھگت کر کے کسان کو اس کا جائز حق نہیں ملتا۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کیوں ممکن نہیں ہے کہ جیسے ہی کاشتکار گنا لا کر مل

کو دے اسی وقت سی پی آر کی بجائے چیک جاری کیا جائے تاکہ اس کی ادائیگی اسے فوراً مل جائے اور اگلی فصل وہ بہتر طریقے سے کاشت کر سکے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ یہ ان کی تجویز ہے اور آپ نے سن لی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! شوگر فیکٹری ایکٹ میں واضح ہے کہ۔

"Crushing season means the period beginning on the 1st of October and ending on the 30th June "

اس کے بعد Start of crushing by sugar mill آتا ہے۔ کوئی بھی شوگر مل ایسی نہیں ہے کہ جو وقت پر چلی ہو۔ یہ ساری نومبر کے آخر میں چلائی گئی ہیں۔ کیا کین کمشنر نے ان کے ساتھ کوئی ایسی کارروائی کی ہے کہ انھوں نے دو ماہ بعد کیوں کرشنگ شروع کی ہے؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! فاضل دوست بہت پڑھے لکھے ہیں لیکن انھوں نے جواب نہیں پڑھا۔ جز(الف) کے جواب میں ہم نے عرض کیا ہے کہ کرشنگ سیزن میں 30۔نومبر تک کرشنگ شروع کرنے کی اجازت ہے۔ ہر بزنس مین اپنے فائدے کی بات سوچتا ہے۔ جوں جوں گنا آگے جاتا ہے تو وہ مل والوں کو صحیح لگتا ہے۔ اس لئے وہ پہلی تاریخوں کی بجائے آخری تاریخوں میں شروع کرتے ہیں۔ ان کو یہ اختیار ہے۔ اس لئے کوئی آدمی ان کے خلاف کوئی کارروائی 30۔نومبر تک نہیں کر سکتا۔ وہ مل جو 30۔نومبر کے بعد چلانے کی کوشش کرے گا تو اس کو تو پوچھا جا سکتا ہے کیونکہ شیڈول ایسا ہے کہ 30۔نومبر تک ان کو سہولت حاصل ہے اور وہ اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ زمینداروں سے جو ہمدردی میرے فاضل دوست کر رہے ہیں وہ مجھے بھی ہے لیکن اس routine میں رہتے ہوئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں نے سوال کیا تھا کہ چیک ان کو فوری کیوں نہیں ملتا یا اس پر کوئی یقین دہانی کروا دیں۔

جناب سپیکر، انھوں نے سن لیا ہے۔ وہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ وہ آپ کی تجویز تھی۔ اس پر ضرور کچھ نہ کچھ کارروائی ہو گی۔

سید احسان اللہ وقاص، قند گڑ شوگر مل فیصل آباد میں ہے۔ اب تو اسے نئے مالکان نے خرید لیا ہے۔ اس کا پچھلا مالک جو ایک بیورو کریٹ آفیسر تھا' پتا نہیں کہاں سے اس نے اتنی دولت اکٹھی کی کہ وہ ایک شوگر مل کا مالک بن گیا۔ وہ کاشتکاروں کے تقریباً پانچ کروڑ روپے وہاں سے لے کر بھاگ گیا ہوا ہے۔ لوگوں کو ایک پیسہ بھی نہیں ملا جس وجہ سے نئے مالکان کو وہاں سے گنا خریدنے میں بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پچھلے پیسے مالکان لے کر بھاگ گئے ہیں۔ ان کی ہمیں پہلے ادائیگی کی جائے۔ اس بارے میں وزیر موصوف راہنمائی فرمائیں کہ وہ گنے کے کاشتکاروں کی ادائیگیاں کرنے کے لئے کیا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر خوراک، جناب سپیکر! جس طرح میں نے پسرور شوگر مل کے بارے میں گزارشات کی تھیں۔ یہ اسی نوعیت کا کیس ہے۔ اس کی کافی litigation ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ تک چل رہی ہے۔ ان کے کافی کیس رجسٹر ہوئے ہیں اور سارے معاملات چل رہے ہیں۔ اس میں' میں اپنے فاضل دوست کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کاشت کار بھائیوں کے لئے جو بھی محکمہ خوراک کی دسترس میں آتا ہوگا اس میں آپ کوئی کوتاہی محسوس نہیں کریں گے۔ یہ خدمت ہمارے لئے بتائیں گے' میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کو تیار ہوں۔ محکمہ خوراک بھی جو مدد کر سکتا ہے اس کے لئے ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

لاہور کینٹ میں زکوٰۃ کی تقسیم

*303-شیخ امجد عزیز: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 2002 میں لاہور کینٹ میں کتنی زکوٰۃ کن کن افراد کو تقسیم کی گئی؟ ان افراد کے نام کیا ہیں اور ان کی کونسلر، چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں سے رشتہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

(ب) کیا جز(الف) میں تقسیم کردہ زکوٰۃ کی تقسیم کے سلسلہ میں کوئی تحقیقات یا انکوائری ہوئی ہے؟ اگر ہوئی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کیا ناجائز اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ کی تقسیم کرنے پر کسی چیئرمین اور کونسلر کے خلاف کوئی کارروائی زیر غور ہے؟ اگر ہے تو ان کے ناموں کی تفصیل اور جو کارروائی کی جا رہی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) سال2002 میں لاہور کینٹ کے رہائشی مستحقین زکوٰۃ افراد میں متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے توسط سے مبلغ -/67,02,500 روپے زکوٰۃ تقسیم کی گئی ہے۔ مستحقین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے"۔ مقامی کمیٹیوں سے آمدہ رپورٹوں کے مطابق کسی چیئرمین یا ممبر نے اپنے کسی رشتہ دار کو زکوٰۃ نہ دی ہے۔

(ب) زکوٰۃ کی تقسیم کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اس بارے میں کوئی تحریری شکایت موصول نہ ہوئی ہے تاہم قواعد کے مطابق چیئرمین/ممبران، مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے غریب اور مستحق رشتہ داروں کو زکوٰۃ فنڈ سے مالی امداد دینے پر کوئی پابندی نہ ہے۔ کسی بھی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

چیئرمین / ممبر کے خلاف ایسی کوئی کارروائی زیر غور نہ ہے۔ تاہم زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم میں کسی قسم کی بےضابطگی کی شکایت ملنے پر ضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! اس میں، میں یہ عرض کروں گا کہ ضمنی سوال تو اس وقت کیا جائے کہ جب جواب کا کوئی ایک جز یا کوئی ایک بات بھی درست ہو۔ دیا گیا جواب مکمل ہی غلط ہے۔ اس پر کیا ضمنی سوال کروں؟ میں اس میں یہ گزارش کروں گا کہ جو بھی منسٹر صاحب ہیں، میں ان سے ان کے چیمبر میں اس سلسلے میں ملاقات کر لیتا ہوں اور اس بارے میں مکمل information فراہم کر دیتا ہوں کہ کیا کیا غلطیاں اور کیا کیا باتیں ہیں اور وہ ان پر seriously جائزہ لے لیں۔

جناب سپیکر: وٹو صاحب! آپ کو یہ چیمبر میں مل لیں گے اور اُدھر تفصیل سے آپ سے بات کر لیں گے۔ اگلا سوال بھی شیخ امجد عزیز صاحب کا ہے۔

لاہور کینٹ میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے الیکشن

*304۔ شیخ امجد عزیز: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور کینٹ میں زکوٰۃ وعشر کی موجودہ کمیٹیوں کے ممبران اور چیئرمینوں کا چناؤ کب کیا گیا تھا، ان کے نام اور پتا جات کیا ہیں؟

(ب) یہ انتخابات کن کن افسران کی نگرانی میں ہوئے؟ ممبران اور چیئرمین کے چناؤ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان انتخابات کے خلاف متعدد لوگوں نے ضلعی چیئرمین زکوٰۃ وعشر لاہور کو درخواستیں دیں۔ اگر ایسا ہے تو درخواست دینے والے افراد کے

نام اور ضلعی چیئرمین نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) لاہور کینٹ میں مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کے چناؤ' آرمی مانیٹرنگ ٹیم کی نگرانی میں کئے گئے۔ ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور ممبران کے نام' چناجات اور تاریخ چناؤ کی تفصیل تتمہ (الف) پر موجود ہے *۔

(ب) مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے انتخابات جن افسران / ٹیم کی نگرانی میں ہوئے تھے اس کی تفصیل تتمہ (ب) پر موجود ہے*۔ چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کے لئے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی دفعہ نمبر (4)18 کے تحت الیکشن ٹیم نے باقاعدہ الیکشن کروائے ہیں جس میں چیئرمین اور ممبران کی درج ذیل اہلیت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

1۔ میٹرک پاس ہوں۔

2۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں۔

3۔ اخلاقی جرم میں ملوث نہ ہوں۔

4۔ علاقہ میں اچھی شہرت کے حامل ہوں۔

5۔ مالی طور پر مستحکم ہوں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ چند مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ کے خلاف شکایات موصول ہوئیں جس پر ضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی اور آرمی مانیٹرنگ ٹیم کی رپورٹ پر ان چیئرمینوں کو عہدوں سے علیحدہ کیا گیا۔ بعدازاں برخاست شدہ چیئرمینوں نے ضابطہ کے مطابق آرمی مانیٹرنگ ٹیم / ضلع

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

زکوٰۃ کمیٹی کے روبرو اپنی بحالی کے لئے اپیلیں دائر کیں۔ اس پر آرمی مانیٹرنگ ٹیم / ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نے تمام اپیلوں کی قواعد کے مطابق سماعت کرنے کے بعد اپنا فیصلہ صادر کیا۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے * 1۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

چودھری اصغر علی گجر، [**********] 2

جناب سپیکر، ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ پریس والوں سے میری گزارش ہے کہ اس کو اخبار میں شائع نہ کیا جائے۔

وزیر خوراک، جناب والا! یہ بڑی عجیب گفتگو کرتے ہیں اور ان فاضل دوست کے بارے میں کرتے ہیں جو بڑے مذہبی اور باریش ہیں اور ان کے سر پر دستار بھی ہے۔ ان کے پہچانے میں تو کوئی دقت بھی نہیں ہوتی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ چودھری صاحب! یہ الفاظ آپ کو زیب نہیں دیتے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! معزز رکن نے معزز وزیر یا سب کے متعلق بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی قابل اعتراض بات ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہے۔ یہ الفاظ نہ صرف حذف کئے جائیں بلکہ معزز رکن کو اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

---

* 1۔ تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

* 2۔ بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔

چودھری اصغر علی گجر، جناب والا! جو آپ نے کہا مجھے اس سے اتفاق ہے لیکن خدانخواستہ میرا ان کی یا کسی بھی معزز رکن کی تضحیک کرنے کا مقصد نہیں ہے۔ کوئی جنگ یا لڑائی نہیں ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ ہمیں واقعی اس چیز کا پتا نہیں ہے کہ ان میں سے کون صاحبان منسٹر ہیں اور کون نہیں ہیں۔ نہ صرف مجھے بلکہ کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ پہلے ایسے ہوتا تھا کہ فرنٹ سیٹوں پر تمام منسٹر صاحبان بیٹھا کرتے تھے اور پچھلی سیٹوں پر ممبرز بیٹھتے تھے۔

جناب والا! میرا کسی کی تضحیک کرنے کا مقصد نہیں ہے اور خاص طور پر میں مولانا صاحب کا تو بے حد احترام کرتا ہوں کیونکہ ان کے چہرے پر سنت رسول ہے۔ یہ بیچارے تو خواہ مخواہ سٹپٹا اٹھے ہیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! کوئی ضمنی سوال؟

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میرا اس میں ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو جواب یہاں پر دیا گیا ہے وہ آج تک کی تاریخ میں up-to-date ہے؟ جو لکھا گیا ہے میں اس کو صحیح مانوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، یہ محکمے کی رپورٹ کے مطابق بالکل صحیح جواب ہے۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کو درست مانیں کیونکہ محکمے نے جواب دیا ہے اور جو جواب دیا جاتا ہے وہ درست ہی ہوتا ہے۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! ٹھیک ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے انتخابات جن افسران / ٹیم کی نگرانی میں ہوئے تھے اس کی تفصیل تتمہ (ب) میں درج ہے۔ چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کے لئے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس 1980 کی شق نمبر 18(4) کے تحت الیکشن ٹیم نے باقاعدہ

الیکشن کروائے ہیں جس میں چیئرمین اور ممبران کی درج ذیل اہلیت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ 1۔میٹرک پاس ہوں۔ 2۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں۔ 3۔ اخلاقی جرم میں ملوث نہ ہوں۔ 4۔علاقہ میں اچھی شہرت کے حامل ہوں۔ 5۔مالی طور پر مستحکم ہوں۔

اب میں منسٹر صاحب سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں کوڈ نمبر 1012171 ہے۔ ایک زکوٰۃ کمیٹی جو صفحہ نمبر 31 پر درج ہے۔ اس کمیٹی کے چیئرمین کا نام انجم مقصود ہے۔ آج میں پورے ایوان کو ایک شاندار بات بتاؤں گا کہ انجم مقصود نامی شخص پر گستاخ رسول کا پرچہ درج ہے۔ اس کے لئے مفتی غلام سرور قادری صاحب جو سابقہ منسٹر زکوٰۃ تھے' انہوں نے recommendation کی کہ اس کو نکالا جائے۔ انجم مقصود نے میلاد نعت کی اجازت لے کر سکول میں ننگا مجرا کرایا۔ چیئرمین عشر و زکوٰۃ کمیٹی اس کو آج تک تسلیم کر رہے ہیں۔ اب میں اس پر شیم کے علاوہ اور کیا بات کر سکتا ہوں۔

آوازیں: شیم' شیم۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! اس پر ضمنی سوال یہ بنتا ہے کہ کیا اس شخص کو چیئرمینی سے ہٹانے کا ان کا کوئی پروگرام ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی' وزیر زکوٰۃ!

وزیر زکوٰۃ و عشر: جناب سپیکر! اگر یہ بات ثابت ہو گئی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کارروائی کریں گے اور اس کو اس عہدے سے ہٹا دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ بات ثابت ہونے پر اس کو اس عہدے سے ہٹا دیا جائے گا۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! یہ بات ثابت ہو گئی تھی اور مفتی غلام سرور قادری صاحب نے باقاعدہ خط لکھا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو بھی موقع دیں اور انکوائری کر لینے دیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! ایک انٹیلی جنس ہی نہیں بلکہ آرمی کی دس انٹیلی جنس ایجنسیوں' ایس ایس پی' ایس پی' ایس ایچ او اور سب نے انکوائری کر لی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وہ چیک کر لیں گے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر یہ الزام ثابت ہو گئے تو اسے ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! یہاں پر جناب قاسم ضیاء صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں پورے وثوق اور دلیل کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کے اور میرے پاس maximum مساجد کے امام مسجد کے حلف نامے موجود ہیں کہ وہاں پر چیئرمین کا کوئی الیکشن نہیں کروایا گیا' یہ سب جھوٹ ہے لیکن جواب میں لکھا گیا ہے کہ سب کچھ امام مسجد اور خلاں خلاں آدمی کی نگرانی میں کروایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جو ضلعی نمائندہ شعیب صدیقی وہاں پر الیکشن کروا رہا ہے وہ بھی گستاخ رسولؐ کے پرچے میں خواتین سپلائی کرنے والے کے نام سے درج ہے۔

جناب سپیکر: اس کی بھی انکوائری کروا لیں گے۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! اس کی پہلے انکوائری ہو چکی ہے۔ سٹیشن کمانڈر نے لکھ کر دے دیا ہوا ہے اور پرچہ درج ہو چکا ہے اور وہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لیکن اس کے باوجود یہ کہہ رہے ہیں کہ آج تک قائم ہے۔ میں نے پہلے بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کا نام اس رجسٹر میں موجود ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب والا! اس میں لکھا ہے کہ مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے چناؤ آرمی مانیٹرنگ ٹیم کی نگرانی میں کئے گئے۔ محترم وزیر صاحب یہ فرما دیں کہ آئندہ آرمی مانیٹرنگ ٹیم ہی چناؤ کرے گی یا کوئی اور پروگرام ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب سپیکر! پہلے آرمی حکومت تھی جس وجہ سے آرمی نے مانیٹرنگ کی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ عوامی حکومت ہی کرے گی۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی!

ملک محمد ارشد راں، جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ جو پچھلے زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین بنائے گئے ہیں یہ آرمی کے تحت تو کہا گیا ہے لیکن تھانے کے ایس ایچ او کے ذمے لگا دیا گیا تھا کہ آپ چیئرمین بنا دیں اور ایسے شواہد موجود ہیں کہ اس وقت بھی جو بنک کے ڈیفالٹر ہیں وہ زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ سمیع اللہ خان صاحب کے سوال کی تردید ہو گئی ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تصدیق کریں گے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ پچھلے چار ماہ سے آپ کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور مذہبی محکمے کے وزیر بنے ہوئے ہیں اور اس کے باوجود آج تک آپ عشر کے کردار سے لاعلم کیوں رہے ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ ساری قوم کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، جی!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پہلے نمبر پر میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کمیٹیز بنی ہیں آیا چیئرمین اور ان کے ممبران کا کوئی tenure ہے؟ دوسرے نمبر پر جس طرح ایوان کے اندر بہت ساری باتیں اور شکایات الیکشن کے حوالے سے آئی ہیں اور زکوٰۃ کی distribution کے حوالے سے بھی ہیں کیا موجودہ سسٹم کے اندر اصلاح کرنے

کے لئے کوئی تجاویز منسٹر صاحب کے زیر غور ہیں؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وٹو صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر، جناب والا! ہر کمیٹی کا تین سال کا tenure ہے اور انشاء اللہ ہم اس کے لئے بہتری کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اب وقفۂ سوالات ختم ہوتا ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر خوراک و امور ملازمت و انتظام عمومی، میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ میرا سوال نمبر 810 اگر pend کر لیا جائے تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ میرا یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔ اگلے اجلاس میں یہ اپنا سوال دوبارہ دے سکتے ہیں۔

چودھری سجاد حیدر گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری سجاد حیدر گجر، جناب سپیکر! میرا حلقہ فاروق آباد 169 ضلع شیخوپورہ ہے۔ آج سے پانچ چھ دن پہلے وہاں پر طوفانی بگولہ آیا جس سے تقریباً چار سو مکانات تباہ ہوئے۔ وہاں پر ہم نے ایک ٹیم کے طور پر کام کیا۔ ہم وزیراعلیٰ صاحب کے بے حد مشکور ہیں۔ وہاں پر

وزیر مال صاحب بھی گئے انہوں نے وہاں پر ہماری بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی۔ وہ ہمارے عوام کے دکھ میں شامل ہوئے لیکن انہوں نے جو وعدے کئے ہیں ان پر ابھی تک کوئی بھی کارروائی نہیں ہوئی اور ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہاں پر انہوں نے جو وعدے کئے ہیں ان پر فوری طور پر عمل درآمد کروایا جائے۔ وہاں پر جو سروے کروایا جا رہا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ وہاں پر ایک پٹواری جس کا نام رانا ادریس ہے جو partial ہے وہ الیکشن میں بھی معطل ہوا اور جو ڈیشل بھی ہوا۔ وہ اپنی مرضی سے غلط لوگوں کے نام سروے میں لکھ رہا ہے۔ اس طرح صحیح حق داروں کو حق نہیں مل رہا ہے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

وہاں پر وزیراعلیٰ صاحب جو وعدے کر کے آئے ہیں ان پر عمل درآمد کو speedy کیا جائے۔ وہ لوگ ابھی تک بے گھر ہیں اور ٹینٹوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور میری یہ بھی گزارش ہے کہ وہ میرا حلقہ ہے' وہاں پر میری مشاورت سے یہ تمام کام کروایا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! اس سلسلے میں' میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے جس بات کی نشان دہی کی ہے میں اس کو تھوڑا سا clarify کرنا چاہوں گا۔ ایک تو انہوں نے فرمایا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب جو وہاں پر وعدے کر کے آئے ہیں ان پر قطعاً عملدرآمد نہیں ہوا جبکہ وہ خود ہی یہ فرما رہے ہیں کہ وہاں پر سروے شروع ہے۔ جناب والا! سروے مکمل ہونے کے بعد اس کا جائزہ لیا جائے گا اور وہاں پر جو اعلانات وزیراعلیٰ نے فرمائے ہیں ان کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا' وہاں پر لوگوں کو compensation بھی دی جاتی ہے اور وہاں پر مکانات بھی بنتے ہیں' وہ سارا کام جاری ہے۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جو جو اعلانات فرمائے ہیں ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ دوسری بات جو معزز رکن نے کی ہے کہ ادریس نامی پٹواری غلط سروے کر رہا ہے تو

میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی اجلاس کے بعد ہم آپس میں مل بیٹھ کر وہاں کے ڈی سی او کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ انتہائی غیر جانب داری سے سروے کروائیں اور اس میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ معزز رکن نے تیسری بات یہ فرمائی ہے کہ ان کی مشاورت سے سروے میں نام شامل کئے جائیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ابھی اجلاس کے بعد میں ان کی موجودگی میں ڈی سی او کو کہوں گا کہ ان کو ساتھ associate کریں اور ان کی مشاورت سے وہاں پر سروے کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' چودھری صاحب! کیا آپ مطمئن ہیں؟

چودھری سجاد حیدر گجر، جی' جناب والا! میں مطمئن ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آج میرے علم میں ایک بات آئی ہے گو کہ یہ روایات کے مطابق نہیں ہے مگر میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپ کے صوبہ میں امن و امان کی حالت یہ ہے کہ کسی نے مسولینی سے power کے بارے میں پوچھا کہ What is power? تو اس نے کہا تھا کہ۔

"Power" is my mistress. This costs me so much but I cannot afford to share it with any one "

جناب سپیکر! اب جو نیا سسٹم آیا ہے آپ اس میں دیکھیں کہ اس وقت 140 سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ جن میں سے ایس ڈی پی او 20' انوسٹیگیشن 18' ٹریفک 24 خالی ہیں۔ جناب والا! خواہ ٹریفک ہو' انوسٹیگیشن ہو جب آپ کے پاس افسران موجود ہیں جو کہ کوالیفائی کر چکے ہیں' وہ موجود ہیں' جو نیا پولیس لاء آیا ہے اس میں Constitution of Promotion Board کی کلاز ڈی میں ہے کہ، Additional Inspector General

for promotion to the rank of DSP, Inspectors

پہلے یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا تھا۔ جب یہ پاور ختم ہوئی ہے تو یہ فیڈرل میں چلی گئی ہے۔ اب بےچارے جو انسپکٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، جو کہ بہت سالوں سے qualify کئے ہوئے ہیں وہ promote نہیں ہو رہے۔ میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ ان کو اس پر فوری طور پر ایکشن لینا چاہئے۔ ڈی پی سی دو دو سال سے نہیں ہو رہی ہے۔ اگر ان کی آپس کی لڑائی سے امن عامہ کا مسئلہ بنے گا، ٹریفک کا مسئلہ بنے گا تو اس وقت آپ اس نظام کو ایڈہاک بنیادوں پر چلانے کے قابل نہیں ہوں گے۔ میری وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اس پر کچھ جواب دے دیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے جس امر کی نشان دہی کی ہے یہ درست بات ہے۔ میں اپنے بھائی کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انہیں یاد ہو گا کہ جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی تھی تو اس وقت میں نے ان سے دو گزارشات کی تھیں۔ ایک تو اس پولیس آرڈیننس 2002 پر ابھی تک کسی صوبے نے بھی مکمل عمل درآمد نہیں کیا۔ تمام صوبے اس پر جائزہ لے رہے ہیں اور وہاں پر جو باتیں ہمیں suit کرتی ہیں ہم ان کو adopt کر رہے ہیں۔ پنجاب کے حوالے سے بھی میں نے ان کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ جناب وزیراعلیٰ نے پولیس آرڈیننس پر بریفنگ دی تھی اور کچھ ایسے معاملات تھے جن پر ہم نے فوری طور پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا تھا۔ اس وقت مجھے exactly یہ بات یاد نہیں ہے لیکن میں اپنے بھائی کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے ابھی جو خاص پوائنٹ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا ہے اس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور میں تھوڑی دیر میں آپ کو چیک کر کے بتا دوں گا لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور یہ اختیارات آئی جی صاحب کو دیئے جا چکے ہیں لیکن اس کے باوجود میں ابھی confirm کر کے آپ کو بتا دوں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میرا کہنا تو یہ ہے کہ جو افسران کوالیفائی کر چکے ہیں

اور آپ کے پاس خالی اسامیاں پڑی ہیں، خواہ competent ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے یا آئی جی competent ہے جو بھی ہے۔ ان افسران کو promote کر کے ان خالی اسامیوں پر لگا دیا جائے تا کہ وہ خالی اسامیاں پُر ہو جائیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! معزز رکن کا کہنا درست ہے۔ یہ delay صرف اسی confusion کی وجہ سے تھا اور اب یہ confusion دور ہو چکا ہے۔ میں تھوڑی دیر میں آپ کی خدمت میں عرض بھی کر دوں گا اور معزز رکن کو بھی بتا دوں گا کہ یہ powers اب دی جا چکی ہیں۔ میرے خیال میں جب powers ان کو مل چکی ہیں تو اب اس معاملہ میں کوئی دیر نہیں ہو گی۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بینوویلنٹ فنڈ سے میرج گرانٹ کی ادائیگی

*45۔جناب بلال یاسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ بینوویلنٹ فنڈ کو یکم جنوری 2002 سے لے کر دسمبر 2002 تک میرج گرانٹ کی ادائیگی کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواست دہندہ کے نام مع عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے درخواست دہندگان کو میرج گرانٹ کے چیک جاری کئے گئے اور کتنی کتنی مالیت کے چیک جاری کئے گئے اور جن کو ابھی تک چیک جاری نہیں کئے گئے ان کی تفصیل اور وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی،

(الف) صوبائی بہبود فنڈ دفتر لاہور میں عرصہ یکم جنوری 2002 سے 18۔دسمبر 2002 تک

میرج گرانٹ کی ادائیگی کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد 1018 ہے۔ گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ درخواست دہندگان کی دو علیحدہ علیحدہ فہرستیں نام، عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) 633 درخواست دہندگان کو میرج گرانٹ کے چیک جاری کئے گئے۔ پیش کردہ فہرستوں میں اس بات تفصیل درج کر دی گئی ہے کہ کتنی کتنی مالیت کے چیک جاری کئے گئے اور جن کو ابھی تک چیک جاری نہیں کئے گئے ان کے بارے میں تفصیل اور وجوہات بھی فہرستوں میں درج کر دی گئی ہیں *۔

فوڈ سٹیمپ سکیم کے تحت آٹے کی سپلائی

*72۔بیگم ریحانہ جمیل: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں محکمہ خوراک نے رعایتی قیمت پر غریبوں کو کتنا آٹا سپلائی کیا۔ تفصیل بیان فرمائیں؛

(ب) محکمہ ہذا نے سال 1997 سے 1999 تک کتنا آٹا فوڈ سٹیمپ سکیم کے مطابق عوام کو دیا۔ تفصیل بیان فرمائیں اور فوڈ سٹیمپ سکیم میں بیس کلو آٹا کا تھیلہ کس قیمت پر سپلائی کیا گیا؛

(ج) فوڈ سٹیمپ سکیم کس تاریخ کو بند کی گئی اور اس کو بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں؛

(د) کیا فوڈ سٹیمپ سکیم کی طرز پر حکومت غریبوں کو کوئی رعایتی قیمت آٹا سکیم دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛ نیز فوڈ سٹیمپ سکیم پنجاب کے کن کن شہروں میں شروع کی گئی تھی، ان شہروں کے نام کیا ہیں؛

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر۔

(الف) لاہور میں فوڈ سٹیمپ سکیم کے تحت غریبوں کو 50,95,552 تھیلے آٹا دیا گیا۔

(ب) محکمہ ہذا نے سال 1997 سے 1999 تک 2,24,36,499 دو کروڑ چوبیس لاکھ چھتیس ہزار چار سو ننانوے تھیلے آٹا عوام کو دیا۔ شہر وار تفصیل لف ہے۔ فوڈ سٹیمپ سکیم میں 20 کلو آٹا -/100 روپے فی تھیلا کے حساب سے دیا گیا۔

(ج) فوڈ سٹیمپ سکیم اکتوبر 1999 کو فوج کے اقتدار میں آنے کے بعد ان کے حکم سے بند کر دی گئی۔

(د) فی الحال محکمہ زکوٰۃ و عشر میں فوڈ سٹیمپ سکیم کی طرز پر غریبوں کو رعایتی آٹا دینے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں۔ فوڈ سٹیمپ سکیم کے تحت پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع میں آٹا تقسیم کیا گیا۔

ملتان، جھنگ، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، ڈی۔جی۔خان، بہاول پور، مظفرگڑھ، گجرات، نارووال، جہلم، سیالکوٹ، منڈی بہاؤالدین، لودھراں، بہاولنگر، لیہ، راجن پور، وہاڑی، خانیوال، رحیم یار خان، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، پاکپتن، اوکاڑہ، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، قصور، چکوال، اسلام آباد، اٹک، شیخوپورہ، حافظ آباد، گکھڑ منڈی، کامونکی، تونسہ شریف، چنیوٹ۔

نمبر شمار	نام شہر	کل تعداد فراہم کردہ 20 کلو آٹا تھیلا
1۔	ملتان	41,26.823
2۔	جھنگ	23,37.162
3۔	گوجرانوالہ	31,02,253
4۔	لاہور	50.18.552
5۔	فیصل آباد	35,22.546
6۔	راولپنڈی	13,32,439

7-	ڈی-جی-خان	5.30.498
8-	بہاول پور	8.29.140
9-	مظفر گڑھ	6.52.713
10-	گجرات	25.746
11-	نارووال	13,350
12-	جہلم	50,200
13-	سیالکوٹ	21,190
14-	منڈی بہاؤالدین	38,000
15-	لودھراں	30,350
16-	بہاول نگر	36,002
17-	لیہ	26,132
18-	راجن پور	12,570
19-	وہاڑی	43,400
20-	خانیوال	56,205
21-	رحیم یار خان	30,150
22-	سرگودھا	38,136
23-	خوشاب	24,500
24-	میانوالی	25,900
25-	بھکر	15,316
26-	پاکپتن	20,104
27-	اوکاڑہ	1,05,326
28-	ساہیوال	87,501

29۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	86,367
30۔	قصور	93,520
31۔	چکوال	10,921
32۔	اسلام آباد	17,122
33۔	اٹک	6,217
34۔	شیخوپورہ	23,023
35۔	حافظ آباد	6,237
36۔	گکھڑ منڈی	3,818
37۔	کامونکی	19,818
38۔	تونسہ شریف	9732
39۔	چنیوٹ	7,520
	میزان:	2,24,36,499

فوڈ سٹیمپ سکیم کا اجراء و اختتام

*73۔بیگم ریحانہ جمیل۔ کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔ لاہور میں فوڈ سٹیمپ سکیم کس سال اور تاریخ کو شروع کی گئی۔ یہ سکیم کب شروع ہوئی اور کب بند ہوئی۔ بند ہونے کی وجہ بیان فرمائیں۔یہ بھی بیان فرمائیں کہ فوڈ سٹیمپ سکیم پنجاب کے کس کس شہر میں شروع کی گئی۔ کیا حکومت غریبوں کے لئے آٹے میں رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

لاہور میں فوڈ سٹیمپ سکیم یکم جنوری 1998 سے شروع کی گئی اور اکتوبر 1999 کو فوج کے اقتدار میں آنے کے بعد ان کے حکم سے بند کر دی گئی۔

فوڈ سٹیمپ سکیم پنجاب کے مندرجہ ذیل شہروں میں شروع کی گئی۔

ملتان، جھنگ، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، ڈی۔جی۔خان، بہاول پور، مظفرگڑھ، گجرات، نارووال، جہلم، سیالکوٹ، منڈی بہاؤالدین، لودھراں، بہاول نگر، لیہ، راجن پور، وہاڑی، خانیوال، رحیم یار خان، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، پاکپتن، اوکاڑہ، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، قصور، چکوال، اسلام آباد، اٹک، شیخوپورہ، حافظ آباد، گکھڑ منڈی، کاموکی، تونسہ شریف، چنیوٹ، فی الحال محکمہ زکوٰۃ و عشر میں فوڈ سٹیمپ سکیم کی طرز پر غریبوں کو رعایتی آٹا دینے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں۔

بینوویلنٹ فنڈ سے الوداعی گرانٹ

*107 محترمہ صبا صادق: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گریڈ 16 اور اس سے اوپر کے سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت بینوویلنٹ فنڈ سے ان کی آخری بنیادی تنخواہ کے برابر الوداعی گرانٹ دیتی ہے جب کہ یہی سہولت گریڈ 1 تا 15 کے ملازمین کو میسر نہ ہے۔

(ب) کیا حکومت گریڈ 1 سے 15 تک کے سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت بینوویلنٹ فنڈ سے الوداعی گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی،

(الف) ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) حکومت گریڈ 1 سے 15 تک کے سرکاری ملازمین کو بھی ریٹائرمنٹ کے وقت بینوویلنٹ فنڈ سے الوداعی گرانٹ دینا چاہتی ہے مگر فی الحال نان گزیٹڈ ملازمین کے بینوویلنٹ فنڈ / اکاؤنٹ میں اس کے لئے گنجائش نہیں۔ جونہی گنجائش پیدا ہوئی ایسا کیا جائے گا۔

شوگر سیس کی رقم سے شوگر مل کے ترقیاتی کام

*672۔جناب محمد اعجاز شفیع، کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حمزہ شوگر مل جبلہ بھٹہ تحصیل خان پور نے شوگر سیس کے پیسے سے اپنی چار دیواری کے اندر یارڈ میں کتنا ڈویلپمنٹ کا کام کروایا ہے۔

(ب) کیا شوگر سیس کی رقم سے کوئی شوگر مل اپنی چار دیواری کے اندر کوئی ڈویلپمنٹ کرا سکتی ہے؟

(ج) اگر نہیں کرا سکتی تو مذکورہ شوگر مل نے جو شوگر سیس کی رقم سے ڈویلپمنٹ کرائی ہے؛ کیا حکومت اس کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جن سرکاری عہدے داروں نے اس غیر قانونی اخراجات کی اجازت دی ہے ان کے خلاف حکومت کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

وزیر خوراک،

(الف) ضلعی گورنمنٹ رحیم یار خان کے بننے کے بعد سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں حمزہ شوگر ملز کے اندر کوئی سڑک شوگر سیس فنڈ سے نہیں بنی یا بن رہی ہے اور اس لئے کوئی خرچہ بھی نہیں ہوا۔ مزید برآں ضلعی شوگر سیس کمیٹی رحیم

یار خان نے حمزہ شوگر ملز کے اندر کوئی سڑک بنانے کی منظوری بھی نہ دی ہے۔ تاہم ضلعی حکومت سے پہلے مورخہ 15-09-99 کو زونل شوگر سیس کمیٹی رحیم یار خان نے اپنی میٹنگ میں حمزہ شوگر ملز کے اندر تعمیر پختہ تارکول کین یارڈ کے لئے 5.882 ملین روپے کی سکیم منظور کی جو کہ مورخہ 01-04-2000 کو مکمل ہو چکی ہے۔ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان حمزہ شوگر ملز کے ایک کاشتکار رکن نے مبلغ 2.11 ملین کی ایک اور ایسی سکیم ضلعی شوگر سیس کمیٹی رحیم یار خان میں پیش کی تھی۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان کے استفسار پر کین کمشنر پنجاب لاہور نے اپنی چٹھی نمبری مورخہ 29۔جنوری 2003 منسلکہ (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے*۔ اس امر کی وضاحت کی کہ ایسی سکیم پر شوگر کین سیس فنڈ کی رقم خرچ نہیں کی جا سکتی۔ موقف حمزہ شوگر ملز کے لئے ملاحظہ ہو منسلکہ(ج) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *۔

(ب) پنجاب شوگر فیکٹریز کنٹرول رولز مجریہ 1950 کے قاعدہ 13 ذیلی قاعدہ 11 کے تحت ملز کی حدود کے اندر پارکنگ کی جگہ اور شیڈ فراہم کرنا مل مالک کی ذمہ داری ہے۔ لہذا مذکورہ سہولیات کی مل کے اندر فراہمی پر شوگر کین سیس کی رقم خرچ نہیں کی جا سکتی۔

(ج) اس ضمن میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان کو تحقیقات کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ بعد وصولی تحقیقاتی رپورٹ مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔

(د) تحقیقاتی رپورٹ آنے پر مطابق قانون و قواعد فیصلہ کیا جائے گا۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ضلع پاکپتن شریف میں زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم

*688-چودھری جاوید احمد: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے آج تک ضلع پاکپتن شریف میں زکوٰۃ کی مد سے کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی ہے؟

(ب) حکومت کی طرف سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ضلع کو دی گئی تھی؟

(ج) مزید کتنی رقم آئندہ سال حکومت کی طرف سے اس ضلع کو فراہم کی جائے گی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر:

(الف) جنوری 1999 سے 30-دسمبر 2002 تک ضلع پاکپتن شریف میں 13,55,31,504 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گزارہ الاؤنس	8,40,82,843	2۔ تعلیمی وظائف	6,70,6006
3۔ دینی مدارس	7,21,755	4۔ ہیلتھ	7,47,900
5۔ بحالی	2,21,40,00	6۔ جہیز فنڈ	4105000
7۔ مستقل بحالی پیکج	36954000		
مستقل بحالی پیکج	01-07-2001 سے شروع ہوا۔		

(ب) جنوری 1999 سے 30-دسمبر 2002 تک ضلع پاکپتن شریف میں 17,43,45,792 روپے کی رقم آئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گزارہ الاؤنس	8,66,24,975	2۔ تعلیمی وظائف	2,24,69,336
3۔ دینی مدارس	1,10,66,453	4۔ ہیلتھ	83,97,580
5۔ بحالی	52,23,044	6۔ جہیز فنڈ	42,18,404
7۔ مستقل بحالی پیکج	36346000		

(ج) مرکزی زکوٰۃ کونسل سالانہ وصول کردہ زکوٰۃ سے صوبوں کو آبادی کی بنیاد پر بجٹ تفویض کرتی ہے جس سے صوبے اپنے اضلاع کو آبادی کے تناسب سے رقم فراہم کرتے ہیں۔ اندازاً ضلع وار بجٹ سال رواں کے دوران جاری کئے گئے

بجٹ کے قریب تر ہی ہو گا۔

حمزہ شوگر ملز خان پور کے شوگر سیس کی تفصیل

*708 جناب محمد اعجاز شفیع: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حمزہ شوگر مل خان پور کے ذمہ 1997 سے آج تک کتنا شوگر سیس بنتا ہے کتنا وصول کیا جا چکا ہے اور کتنا اس مل کے ذمہ واجب الادا ہے؟

(ب) 1997 سے آج تک اس مل سے وصول شدہ شوگر سیس کی رقم کن کن ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) جز(الف) میں بیان کردہ شوگر سیس کے استعمال کے لئے کیا طریقہ کار بنایا گیا تھا۔ کیا اس فنڈ کو استعمال کرنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اگر ہاں تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام و عہدے بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس مل کے ڈائریکٹرز اور کین کمشنر کی ملی بھگت سے شوگر سیس کی مد میں موصول ہونے والا کافی فنڈ مل کی چار دیواری کے اندر مختلف ترقیاتی کاموں پر خرچ کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ کس اتھارٹی کی اجازت سے خرچ کیا گیا ہے۔ کیا یہ شوگر سیس کے قواعد و ضوابط کے مطابق خرچ کیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو حکومت ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک:

(الف) 1996-97 سے 2001-2002 تک حمزہ شوگر ملز کے ذمہ مبلغ -/7,51,91,053 روپے شوگر سیس بنتا ہے جو حمزہ شوگر ملز نے ادا کر دیا ہے۔ مزید حمزہ شوگر ملز

کے ذمہ کوئی شوگر سیس واجب الادا نہ ہے۔

(ب) ضلعی حکومت سے قبل از قیام کا شوگر سیس کا ریکارڈ بہاولپور سے موصول نہ ہوا ہے۔ لہذا ترقیاتی کاموں کو بلحاظ مل کے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جا سکتا ہے۔ ضلعی حکومت کے قیام سے پہلے جو رقم مختلف منصوبہ جات پر ہر تحصیل میں خرچ کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ج) شوگر سیس فنڈ کا استعمال پنجاب شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کے رولز 1964 کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس فنڈ کو استعمال کرنے کے لئے ایک کمیٹی گورنر پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SOF(Sugar)13(2)/98 مورخہ 11-04-2002 کے تحت جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(د) حمزہ شوگر ملز کے اندر ایک سکیم تعمیر پختہ کین یارڈ مالیتی 5.882 ملین روپیہ کی منظوری، ڈویژنل شوگر سیس کمیٹی بہاول پور نے بتاریخ 15-09-1999 دی۔ یہ سکیم 6.150 ملین روپے میں مورخہ 31-04-2000 کو مکمل ہوئی۔ اس ضمن میں D.C.O رحیم یار خان کو انکوائری کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔ (منسلکہ "الف") بعد از انکوائری رپورٹ ذمہ داران کے خلاف مطابق قانون کارروائی کی جائے گی۔

شوگر کین سیس فنڈ کے استعمال یا سکیموں کی منظوری کی بابت کین کمشنر پنجاب کو کوئی اختیار حاصل نہ ہے۔ پہلے اس فنڈ کا استعمال متعلقہ کمشنر صاحبان کی زیر نگرانی زونل سیس کمیٹی کے ذریعہ ہوتا تھا اب یہ فنڈ متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسران کے زیر نگرانی ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی کے ذریعے استعمال ہوتا ہے۔ لہذا ملز ڈائریکٹرز اور کین کمشنر کی ملی بھگت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

سرکاری ملازمت کے لئے مقررہ عمر میں رعایت

809*-جناب اعجاز حسین فرحت: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں عرصہ دراز سے نئی ملازمت پر پابندی ہے جس کی وجہ سے کافی پڑھے لکھے نوجوان ملازمت کے لئے مقررہ عمر 25 سال سے زائد ہو چکے ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب نئی بھرتی پر پابندی ختم ہونے کی وجہ سے ان کی درخواستوں پر زائد عمر ہونے کی وجہ سے غور نہیں کیا جا رہا ہے۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملازمت کے لئے زیادہ سے زیادہ عمر بڑھانے اور 35 سال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ نئی ملازمت پر عرصہ دراز سے پابندی کی بناء پر کافی پڑھے لکھے لوگ زائد العمر ہو چکے ہیں۔ درحقیقت محکمہ امور ملازمت و انتظام عمومی نے بذریعہ گشتی مراسلہ نمبری ایس او آر III -2-1/94 مورخہ 16-فروری 1997 کو نئی بھرتی پر عائد پابندی اٹھالی تھی (فلیگ اے *) لیکن کچھ عرصہ بعد محکمہ خزانہ نے اخراجات میں بچت کے لئے مالی سال 98-1997 کے دوران نئی ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی عائد کر دی۔ (فلیگ بی *) اور آخری بار محکمہ خزانہ نے برائے مالی سال 2000-1999 نئی ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی لگائی (فلیگ سی *) اس کے بعد حکومت نے ملازمتوں کی بھرتی پر کوئی پابندی نہ لگائی ہے اور ضرورت کے مطابق متعدد حکومتی اداروں میں وقتاً فوقتاً بھرتیاں کی جاتی رہی ہیں۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

حکومت نے زائد العمری کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SOR I(S&GAD) 9-36/81 مورخہ 21-جون 99 (فلیگ ذی *) انتظامی محکموں کے سربراہان کو ملازمتوں پر بھرتی کے لئے عمر میں رعایت دینے کے اختیارات تفویض کئے ہیں جس کے تحت محکمہ کا انتظامی سربراہ عمر کی بالائی حد میں اس عرصہ کے برابر رعایت دینے کا اختیار رکھتا ہے جس کے دوران کسی اسامی پر بھرتی نہ کی گئی ہو مگر یہ رعایت زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک ہے مخصوص اسامی جس کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ اشخاص کی ضرورت ہو بالائی عمر میں آٹھ سال تک رعایت دی جا سکتی ہے۔ مذکورہ بالائی عمر کی حد میں رعایت کو اشتہار برائے اسامی کا لازمی جز بنایا گیا ہے تاکہ حکومت کے پاس انفرادی عرضداشت برائے رعایت نہ پیش کی جائیں مذکورہ بالا اختیارات برائے رعایت زائد العمری اب بھی انتظامی سربراہان کے پاس موجود ہیں جس کے تحت عمر میں رعایت دی جا رہی ہے۔ جہاں اسامی برائے بھرتی کا اشتہار اخبار میں چھپتا ہے۔ اس میں بالائی عمر میں قواعد کے مطابق رعایت دے دی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ انفرادی درخواستوں پر رعایت برائے زائد العمری دینے کی بجائے اشتہار برائے اسامی میں ہی محکمہ کا انتظامی سربراہ بالائی عمر کی حد میں رعایت دینے کا مجاز ہے اور یہ رعایت تمام امیدواران کے لئے یکساں دستیاب ہوتی ہے جو قواعد کے عین مطابق ہے یہ قواعد نہ صرف اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کسی درخواست دہندہ کے ساتھ امتیازی سلوک نہ ہو بلکہ اس کے ذریعے مختلف درجات کے افسران کے صوابدیدی اختیارات بھی واپس لیے گئے ہیں تاکہ تمام درخواست دہندگان کو یکساں مواقع مل سکیں۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

لہذا انفرادی درخواست پر غور نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی یہ موجودہ قواعد کے مطابق ہے۔

(ج) جز (الف) اور (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ملازمتوں پر بھرتی کے لئے قواعد کے مطابق پہلے ہی رعایت دی جا رہی ہے جو تمام امیدواروں کے لئے یکساں طور دستیاب ہے لہذا سروس ریکروٹمنٹ رولز میں مندرجہ بالائی عمر میں اضافہ کر کے 35 سال تک کرنے کا نہ تو حکومت کا کوئی ارادہ ہے اور نہ ہی کوئی جواز۔

صوبائی حکومت میں حاضر سروس اور ریٹائرڈ فوجی آفیسرز کی تفصیل

*810۔جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جمہوری حکومت کی بحالی کے باوجود ابھی تک آرمی کے حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسران پنجاب کے مختلف محکموں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اگر (الف) درست ہے تو ایسے افسران کی لسٹ مع تنخواہ بتائی جائے نیز سول افسران کی بجائے آرمی افسران کی تعیناتی کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی:

(الف) درست ہے مگر آرمی کے حاضر سروس اور ریٹائرڈ افسران کی تعیناتی کا تعلق جمہوری حکومت کی بحالی سے نہ ہے۔ ان افسران کی تعیناتی حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق مختلف اوقات میں مفاد عامہ میں کی جاتی ہے۔

(ب) آرمی کے حاضر سروس و ریٹائرڈ افسران کی تنخواہ مجوزہ سکیلوں کے مطابق معین شدہ ہے۔ آرمی افسران کی تعیناتی ان کی تعلیمی صلاحیت، تجربہ اور منصب کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

حاضر سروس اور ریٹائرڈ فوجی افسران کی سویلین محکموں میں تعیناتی

*839۔جناب اشتیاق احمد مرزا: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے ادارے ایسے ہیں جن میں پاکستان آرمی کے حاضر و ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ محکمہ یا اہم عہدوں پر اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں۔

(ب) صوبہ میں سویلین محکموں کے اہم عہدوں پر فوجی افسران کی تعیناتی کے بارے میں مستقبل میں کیا پالیسی زیر غور ہے؟

(ج) سویلین محکموں کے اہم عہدوں پر فوجی حاضر و ریٹائرڈ افسران کی تعیناتی کو کب تک ختم کیا جائے گا اور کب تک ان عہدوں پر سویلین افسران کو تعینات کیا جائے گا؟

(د) سویلین عہدوں پر تعینات فوجی افسران کی تعیناتی سے بیوروکریسی میں جو بے چینی اور تفریق پائی جاتی ہے کیا حکومت اسے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی:

(الف) صوبہ پنجاب میں بائیس (22) اداروں میں پاکستان آرمی کے حاضر سروس و ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ کچھ دیگر محکمہ جات میں چند اہم عہدوں پر بھی پاکستان آرمی کے حاضر سروس و ریٹائرڈ افسران خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تمام فوجی افسران کی تفصیل بر تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) حاضر سروس و ریٹائرڈ فوجی افسران کی تعیناتی کے بارے میں پالیسی پہلے سے موجود ہے جس کے مطابق ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

(ج) مروجہ پالیسی کے مطابق حاضر و ریٹائرڈ فوجی افسران کی تعیناتی کی جاتی ہے اور مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد ان افسران کو فرائض منصبی سے سبکدوش کیا جاتا ہے۔

(د) قانون کے تحت کوئی بھی عہدہ کسی سول یا فوجی افسر کے لئے مخصوص نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم حاضر سروس و ریٹائرڈ فوجی افسران کو پالیسی کے مطابق مختلف عہدوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ لہذا بیوروکریسی میں بے چینی اور تفریق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سول سیکرٹریٹ میں سرکاری گاڑیوں کا استعمال

6۔ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سول سیکرٹریٹ میں چیف سیکرٹری سے شروع ہو کر نیچے کس سطح تک کے سرکاری افسران سرکاری گاڑی زیر استعمال رکھ سکتے ہیں اور وہ بلحاظ عہدہ کتنے سی۔سی کی ہونی چاہئے؟

(ب) چیف سیکرٹری سے لے کر نیچے کس کس افسر کے زیر استعمال کون کون سی گاڑیاں ہیں۔ یہ کب خریدی گئیں؟ کن مقاصد کے لئے خریدی گئیں اور آیا کہ یہ گاڑیاں جن افسران کے زیر استعمال ہیں کیا وہ قواعد کے مطابق ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی،

(الف) جی ہاں، چیف سیکرٹری اور دیگر سرکاری افسران سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لئے سرکاری گاڑی استعمال میں لا سکتے ہیں۔ منجانب سٹاف وہیکلز (استعمال و نگہداشت) قواعد مجریہ 1969 کے قاعدہ 10 کے تحت محکمہ کا سربراہ اپنے ماتحت افسران میں سے کسی کو بھی سرکاری گاڑی کو استعمال کرنے کی اجازت دینے کا مجاز ہے۔ قواعد میں ایسی کوئی شق مذکور نہ ہے جس سے بلحاظ عہدہ سی۔سی کا تعین ہو۔

(ب) چیف سیکرٹری اور اس کے ماتحت افسران کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

2۔ یہ گاڑیاں 1986 سے 2002 کے دوران خریدی گئیں۔

3۔ یہ گاڑیاں سرکاری فرائض کی انجام دہی کے لئے خریدی گئیں۔

4۔ یہ گاڑیاں قواعد کے مطابق مذکورہ افسران کے زیر استعمال ہیں۔

وزیراعلیٰ اور وزراء کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل

11۔ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) قواعد کے مطابق وزیراعلیٰ اور وزراء کتنے سی۔سی کی گاڑی زیر استعمال رکھ سکتے ہیں؟

(ب) یہ کہ اس وقت عملی طور پر کتنے سی۔سی کی گاڑیاں وزیر اعلیٰ اور کتنے سی۔سی کی گاڑیاں وزراء، مشیران اور سپیشل اسسٹنٹس کے زیر استعمال ہیں؟

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی،

(الف) پنجاب سپیشل اسسٹنٹس (مشاہرات، الاؤنسز و استحقاق) آرڈیننس 2002ء اور پنجاب ایڈوائزر (مشاہرات، الاؤنسز و استحقاق) آرڈیننس 2002ء کے قواعد کے مطابق سی۔سی کی بندش نہ ہے۔

(ب) اس وقت عملی طور پر ایک 2000 سی سی (ڈیزل) 2-0 ڈی سیلون کار وزیر اعلیٰ کے زیر استعمال ہے جب کہ وزراء، مشیران اور خصوصی معاونین کا تقرر تاحال عمل میں نہ آیا ہے۔

سول سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ پول میں موجود کاروں سے متعلق تفصیلات

21۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیراعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں حکومت کی ملکیتی کاروں کی کل تعداد کیا ہے اور یہ کاریں کس پاور (CC) کی ہیں اور کن افسران کو الاٹ کی گئی ہیں اور کیا یہ ساری کاریں سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں موجود ہیں؟

(ب) یکم جولائی 2001 تا 30۔جون 2002 کے دوران ان کاروں کی مرمت و نگہداشت اور پٹرول پر کتنا خرچ آیا، اس دوران اگر کوئی کار فروخت کی گئی تو کس قیمت پر، کسے اور کیسے فروخت کی گئی؟

(ج) ان کاروں کے لئے کتنا عملہ تعینات ہے اور انہیں تنخواہ کے کونسے سکیل دیئے گئے ہیں۔ ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچ کیا ہے؟

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی:

(الف) اس وقت پنجاب سیکرٹریٹ میں ایس اینڈ جی۔اے ڈی کی ملکیتی گاڑیوں کی کل تعداد 361 ہے۔ گاڑیوں کی پاور 800 سی۔سی سے لے کر 1600 سی۔سی تک ہے۔سرکاری گاڑیوں کی افسروں کو الاٹمنٹ کے متعلق تفصیل پرچم "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے*۔ نیز یہ ساری گاڑیاں اس وقت سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں موجود ہیں۔

(ب) یکم جولائی 2001 تا 30۔جون 2002 کے دوران ان کاروں کی مرمت پر 51,05,316/- روپے خرچ ہوئے جب کہ پٹرول پر 1,15,23,706/= روپے خرچ ہوئے۔ نیز اس دوران کوئی گاڑی فروخت نہ کی گئی ہے *۔

(ج) ان گاڑیوں کے لئے مقرر کردہ عملہ مع ان کی تنخواہوں کے سکیل اور سالانہ اخراجات کے متعلق تفصیل پرچم "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

لاہور ہائی کورٹ میں تعینات ججز اور خالی اسامیوں کی تفصیل

23۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور ہائی کورٹ میں اس وقت کتنے جج تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں؟

(ب) لاہور کی عدالت عالیہ میں اس وقت زیر سماعت مقدمات کی کیا تعداد ہے اور ان میں کتنے ایسے مقدمات ہیں جو گزشتہ پانچ سال سے معرض التواء میں پڑے ہیں؟

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر امور ملازمت و انتظام عمومی:

(الف) لاہور ہائی کورٹ میں اس وقت 37 جج صاحبان کام کر رہے ہیں اور 13 اسامیاں خالی ہیں اور 1974 تا اب تک اکثر و بیشتر مذکورہ اسامیاں کمی بیشی کے ساتھ خالی آ رہی ہیں۔

(ب) لاہور ہائی کورٹ میں اس وقت زیر سماعت مقدمات کی تعداد باسٹھ ہزار ایک سو ترپن (62153) ہے اور جہاں تک ایسے مقدمات کا تعلق ہے جو پانچ سال سے معرض التواء میں پڑے ہیں۔ ان کا تعین کرنے کے لئے ہائی کورٹ سے خط و کتابت کی جا رہی ہے۔ اس تعداد کے صحیح تعین کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ مطلوبہ مقدمات کی صحیح تعداد کا جلد ہی تعین کر کے تفصیل معزز ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! بعض ایسے معاملات ہوتے ہیں کہ جن پر کوئی نوٹس دے کر یا کوئی adjournment motion دے کر پیش کیا جائے تو بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس وقت جو معاملہ بہت اہم ہے وہ یہ ہے کہ آج کے اخبارات میں تین چار کالمی سرخیوں کے ساتھ یہ خبر لگی ہوئی ہے کہ اسرائیل کے وزیراعظم ایریل شیرون نے کہا ہے کہ عراق کے بعد پاکستان کا نمبر ہے۔ جناب سپیکر! یہ صوبہ پنجاب بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ امریکہ کا یہ بغل بچہ جب اس قسم کی باتیں کر رہا ہے تو میں یہ درخواست کروں گا کہ ہاؤس کے رولز معطل کر کے اس بارے میں احتجاجی قرارداد پاس کی جائے اور وفاقی حکومت سے کہا جائے کہ امریکی سفیر کو بلا کر اس سے احتجاج کیا جائے اور وضاحت طلب کی جائے کہ اس کا یہ جو بغل بچہ ہے' یہ جو پاتو غنڈہ ہے' جو فلسطین کے ساتھ ظلم و ستم کر رہا ہے وہ اس کو کھینچے کہ وہ اس قسم کے دہشت گردانہ بیانات نہ دے۔

مسئلہ استحقاق

رکن اسمبلی کو اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لئے پی آئی اے کی طرف سے رکاوٹ

جناب ڈپٹی سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیڈرل معاملہ ہے اور قومی اسمبلی کا اجلاس آنے والا ہے۔ وہاں یہ معاملہ اٹھایا جائے گا اور وہ اسے take up کر لیں گے۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیں گے۔ چودھری محمد شفیق انور صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

چودھری محمد شفیق انور ، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم مسئلہ کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسمبلی کی فوری مداخلت کا متقاضی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ 20-فروری 2003 بروز جمعرات پی آئی اے کی فلائٹ نمبر 584 کے ذریعے میں نے رحیم یار خان سے لاہور اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے سفر کیا جس میں ممبر قومی اسمبلی اور وزیراعلیٰ کے مشیر بھی ساتھ تھے ۔لینڈنگ 12 بج کر پانچ منٹ پر لاہور ائیر پورٹ پر ہوئی ۔ اس کے باوجود تقریباً پون گھنٹہ تک جہاز کے ساتھ سیڑھی نہ لگائی گئی ۔ تمام مسافر عورتیں اور بچے بلا وجہ انتظار کی زحمت میں مبتلا ہوئے۔ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے آتے ہوئے راستے میں غیر ضروری رکاوٹ کے اقدام کا نوٹس لیتے ہوئے میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو انکوائری کر کے ضروری کارروائی تجویز کرے کہ پی آئی اے، سول ایوی ایشن یا ٹریفک کنٹرول ، کون ذمہ دار ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کوئی مختصر بیان دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں ۔

چودھری محمد شفیق انور، جناب سپیکر! میں نے 20 تاریخ کا جو واقعہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے وہ آپ کو بتاتا چلوں کہ جہاز کو لینڈنگ کرتے وقت اسے ایسی جگہ کھڑا کیا

گیا جہاں تیل، پانی اور کیچڑ موجود تھا۔ وہ جہاز کے کھڑا کرنے کے لئے جگہ نہیں تھی، ہم بڑے عرصہ سے سفر کر رہے ہیں۔ کبھی آج تک وہاں جہاز کھڑا نہیں کیا گیا اور تقریباً پون، ایک گھنٹے کے قریب وہاں کوئی ٹریفک والا آدمی نہیں آیا اور جہاز جہاں کھڑا تھا وہاں ٹریفک والے ایک گھنٹہ بعد آئے اور سیڑھی لگائی۔ جب ہم نیچے اترے تو اس قدر وہاں تیل اور کیچڑ تھا کہ وہاں سے نکلتے ہوئے ہمیں بڑی مشکل پیش آئی نمبر ایک۔ دوسری بات ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑی ہے کہ پتا چلا کہ کوئی وی آئی پی movement ہے جس کی وجہ سے جہاز کو ایک طرف کر کے کھڑا کر دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وی آئی پی movement وزیراعلیٰ صاحب کی ہوسکتی ہے یا کوئی اور اہم شخصیت ہوسکتی ہے۔ اگر وہ movement چیف منسٹر صاحب کی تھی تو وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارے ہاؤس کے قائد ایوان ہیں۔ ان کا احترام کرنا ہمارا حق بنتا ہے لیکن وہ عوامی نمائندہ بھی ہیں اور وہ اسی ایوان میں سے ہیں وہ اسی ایوان سے چیف منسٹر بنے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے جہاز کے مسافر جو کہ پوری طرح چیک ہو کر آئے تھے، ان کے پاس کوئی اسلحہ یا ہتھیار نہیں تھے جو کہ استعمال ہو سکتے تھے۔ جہاز کو ایک گھنٹے کے لئے ایک طرف کھڑا رکھا گیا اور اندر بیٹھے ہوئے مسافر گرمی کی وجہ سے تڑپتے رہے اور جب نیچے اترے تو پانی اور تیل کی وجہ سے پھسل کر پریشان ہوئے۔ آپ ہی کی حکومت کے مشیر، چیف منسٹر کے مشیر اور ایک ممبر قومی اسمبلی بھی موجود تھے۔ آپ ان سے پوچھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ تو شاید خاموش رہیں لیکن میں اپنا حق ادا کرنے کے لئے اسمبلی میں آیا ہوں اور حق ادا کرتا رہوں گا۔ ایسی movement جو مسافروں کے لئے اور خاص طور پر ممبران اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ہوں اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا براہ مہربانی اس کی انکوائری کی جائے اور ایسی movements بند کی جائیں۔ وی آئی پی پر پوری دنیا میں کسی بھی جگہ ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں ہمارے پرائم منسٹر صاحبان اور چیف منسٹر صاحبان بھی اسی طریقے سے سفر کرتے ہیں۔ اسی طرح سے جہاز

چلتے ہیں۔ کبھی اس طریقے سے ٹریفک بند کر کے ان کو کیچڑ میں کھڑا نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری صاحب ٹھیک ہے۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے جو ہمارے معزز رکن نے پڑھ دی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اگر ان کی تحریک استحقاق کو پڑھا جائے اور ان کی شارٹ سٹیٹمنٹ کو دیکھا جائے تو جس طرح ہم نے سنا ہے وہ مکمل طور پر ان دونوں میں کوئی مطابقت نہیں ہے ۔تحریک استحقاق انہوں نے دی ہے کہ سیڑھی دیر سے لگائی گئی ہے۔ شارٹ سٹیٹمنٹ میں یہ تیل سے پھسلے بھی ہیں۔ کیچڑ بھی ان پر آیا ہے۔ سیڑھی بھی نہیں لگائی گئی ۔ گرمی میں ڈیڑھ گھنٹہ محبوس بھی رہے ہیں ۔ کیا یہ ان کا استحقاق بنتا ہے؟ وزیراعلیٰ صاحب کی وی آئی پی movement بھی شارٹ سٹیٹمنٹ میں آ گئی ہے ۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز رکن کا استحقاق اس وقت مجروح ہوتا ہے جب ان کے اسمبلی اجلاس میں آنے میں جان بوجھ کر کوئی رکاوٹ کھڑی کی جاتی اور کوئی انتہائی اہم بزنس ان کا اسمبلی میں ٹیک اپ ہونا تھا تو ہم نے اس میں رکاوٹ ڈالی اور یہ اسمبلی میں تاخیر سے پہنچے جس سے ان کا بزنس گزر چکا تھا تو ان کا استحقاق مجروح ہوا۔یہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ایڈوائزر ان کے ساتھ تھے' ایم این اے ان کے ساتھ تھے اور سب سے بڑھ کر تقریباً 52 یا 54 مسافر بھی وہاں تھے تو اگر سیڑھی دس منٹ یا آدھا گھنٹہ دیر سے لگی ہے تو کوئی technical fault ہو سکتا ہے۔ ان کو چاہئے تھا کہ یہ پہلے عملے سے پوچھ لیتے کہ وجہ کیا ہے؟ ہمیں بتاتے تو ہم رپورٹ ایوان میں پیش کر دیتے کہ تاخیر کی وجہ کیا تھی؟ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی استحقاق مجروح نہیں ہوا ۔ اگر سیڑھی لیٹ لگی ہے تو ان کا استحقاق کس طرح مجروح ہوا ہے؟ کیا ان 54 آدمیوں کا کوئی استحقاق نہیں تھا؟ ایڈوائزر صاحب کا کوئی استحقاق نہیں تھا؟ایم این اے صاحب کا کوئی استحقاق نہیں تھا؟ جب آپ استحقاق کی بات کرتے ہیں تو ہمیں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ اس بات کو آگے چلانا چاہئے کیونکہ لوگوں کے سامنے ہمیں مذاق نہیں بننا چاہئے۔ سیڑھی

لیٹ لگنے سے بھی ممبر کا استحقاق مجروح ہو جاتا ہے؟ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو rule out فرمایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا جو بیان تھا یا جو بھی سٹیٹمنٹ تھی، تحریک استحقاق کے لحاظ سے اور جو لائنسز کا جواب ہے، یہ ذاتی وضاحت ہے۔ میں اتنا کر سکتا ہوں کہ اس بارے میں آپ کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس کی شکایت پی آئی اے کے چیئرمین کو بھیج دیں کیونکہ یہ معاملہ آپ کا نہیں بلکہ اور بہت سے لوگوں کا بھی ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! ایک تحریک استحقاق تھی جو کہ فیصل آباد کے تھانہ پیپلز کالونی کے ایس ایچ او سے متعلق تھی۔ استحقاق کمیٹی اس سلسلے میں دو sittings کر چکی ہے اور ان دونوں sittings میں استحقاق کمیٹی نے ڈی پی او فیصل آباد کو احکامات جاری کئے کہ وہ یہاں استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش ہو اور اس ایس ایچ او کو فوری طور پر تھانہ پیپلز کالونی سے ٹرانسفر کر دیا جائے۔ بدقسمتی سے وہ آج بھی وہیں پر موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: The matter is not at the moment being discussed آپ کی تحریک استحقاق آج نہیں ہے۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ جس مسئلے کی نشان دہی فرما رہے ہیں یہ معاملہ پہلے ہی تحریک استحقاق کمیٹی کے زیر غور ہے۔ انھوں نے یکم مارچ کو اس کی تاریخ مقرر کی ہوئی ہے۔ اس لئے جو معاملہ تحریک استحقاق کمیٹی کے زیر غور ہو اس کو ہاؤس میں discuss نہیں کیا جا سکتا۔ معزز رکن محرک ہیں، یہ اپنی یہی grievances وہاں پر بتا دیں یا کمیٹی کا فیصلہ آنے دیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: کمیٹی نے ڈی پی او کو کہا ہے کہ ایس ایچ او کو ٹرانسفر کیا جائے۔ اس پر اگر آپ عمل نہیں کروا سکتے تو آپ کہہ دیجیے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! عمل نہ کروانے کی بات نہیں ہے۔ ایک دفعہ اگر تحریک

استحقاق کمیٹی ہمیں لکھ کر بھیج دے گی تو ہم عمل کیوں نہیں کروائیں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم : کمیٹی نے آپ کو لکھ کر بھیج دیا ہے۔

وزیر قانون :جناب سپیکر! میرے پاس کاپی نہیں آئی ۔ مجھے کاپی موصول نہیں ہوئی۔

شیخ اعجاز احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی' فرمائیے!

شیخ اعجاز احمد : بہت شکریہ۔جناب سپیکر ! پچھلے اجلاس میں امن و امان کی صورت حال پر بحث کے دوران میں نے فیصل آباد کے حوالے سے امن و امان کی صورت حال کا ذکر کیا تھا اور اس پر راجہ بشارت صاحب نے ایک وعدہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ وہاں پر چار قتل ہوتے ہیں ' اتنی ڈکیتیاں ہوئی ہیں۔ میں نے figures بتائے تھے۔ وہ ساری باتیں اخبارات میں باقاعدہ رپورٹ ہوئیں اور اخبارات نے یہ بھی لکھا کہ ایک فاضل ممبر کی تقریر کے بعد وزیر قانون نے یہ یقین دہانی کروائی کہ آئی جی پولیس پنجاب اور راجہ بشارت صاحب بذات خود وہاں تشریف لے جائیں گے۔ اجلاس ختم ہونے کے فوری بعد عید آ گئی۔ اب یہ دوبارہ نیا اجلاس شروع ہو چکا ہے۔ میں نے اس سے قبل بھی وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ مجھے وہ تاریخ بتائیں کہ کب تشریف لا رہے ہیں کیونکہ میں نے وہاں یہ convey کیا ہوا ہے تو ابھی تک شاید کوئی تاریخ مقرر نہیں ہو سکی۔ وہاں امن و امان کی صورت حال بہت زیادہ خراب ہے۔ مجھے فون آتے ہیں کہ وہاں پر میرے حلقے میں چار گھروں کے اندر دن دیہاڑے ڈکیتیاں ہوئی ہیں۔ خواتین کے ساتھ بدتمیزی کی گئی۔ گن پوائنٹ پر انھیں اور ان کے بچوں کو ایک کمرے میں بند کرکے ان کے زیورات اتار لئے گئے۔ ان کو تھپڑ مارے گئے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ

مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے
منصف ہو تو اب حشر اٹھا کیوں نہیں دیتے

جب فیصل آباد میں لوگ گھروں سے باہر نکل کر سڑکوں پر گاڑیوں کو آگ لگا دیں گے تو پھر یہ تشریف لائیں گے۔ احتجاج کا کون سا ایسا مروجہ طریقہ ہے جو ہم اختیار کریں تاکہ حکومت اس پر نوٹس لے۔ لوگوں کو دن دیہاڑے لوٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایک اور درخواست کی تھی کہ ایک میرے عزیز جو کہ میرے حلقے میں رہتے ہیں' ان کے چھ سات بچے ہیں ' جن میں جوان بچیاں بھی ہیں وہ اپنی فیکٹری سے آ رہے تھے۔ انھوں نے resistance کی ۔ ان کو موقع پر ہی فائر مار دیا گیا اور ان کی موت واقع ہو گئی لیکن ان کے قاتل آج تک گرفتار نہیں ہوئے۔ چودھری فاروق صاحب جن پر قاتلانہ حملہ ہوا' وہ میرے لئے اور اس پورے ایوان کے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں سو مرتبہ یہ بات کہنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ میرے لئے اور سب دوستوں کے لئے قابل احترام ہیں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ وہ لوگ جو ہمیں ممبر صوبائی اسمبلی بناتے ہیں ' وہ لوگ جو ہمیں سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کے اعلیٰ عہدے پر پہنچاتے ہیں' وہ لوگ جو ہمیں وزیر بناتے ہیں جب ان کا باپ ' بیٹا ' ماں یا بہن قتل ہو جائے تو کیا ان کے ساتھ وہی سلوک نہیں ہو سکتا جو کسی ایک اعلیٰ عہدیدار یا ایم پی اے کے ساتھ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! فیصل آباد کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر توجہ دیں۔ جس طرح ابھی میرے فاضل دوست ڈاکٹر اسد معظم نے کہا کہ ڈی پی او فیصل آباد کو دو مرتبہ استحقاق کمیٹی نے یہاں پر بلوایا لیکن وہ نہیں آئے۔ جب کبھی بریگیڈیئر اعجاز شاہ کو بلاتے ہیں تو وہ بھی آنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کیونکہ وہ مشرف صاحب کے right hand ہیں۔ اگر استحقاق کمیٹی ڈی پی او فیصل آباد کو بلواتی ہے تو وہ تشریف نہیں لاتے کیونکہ وہ ہمارے معزز قائد ایوان کے قریبی عزیز ہیں۔ جناب والا! یہ سب کیا تماشا ہے؟ میری گزارش یہ ہے کہ پورے صوبہ کے اندر اور خصوصاً فیصل آباد کے اندر امن و امان کی صورت حال بہت زیادہ خراب ہے۔ خود وزیر اعلیٰ پنجاب کے علاقہ میں آج سے ایک ماہ قبل

shutter down ہوا' لوگوں نے احتجاج کیا۔۔۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ' پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر قانون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ۔ جی فرمائیے '

وزیر قانون : جناب سپیکر ' Is this general discussion? جناب والا ' آپ نے ان کی پوری تقریر سنی ہے۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا یا یہ امن و امان کی صورت حال پر بحث کر رہے ہیں؟

شیخ اعجاز احمد : جناب سپیکر ! میں اپنی بات چند سیکنڈ میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شیخ صاحب ' آپ بیٹھ جائیے۔ میں آپ کو پھر موقع دوں گا۔ پہلے وزیر قانون کو بات کر لینے دیں۔ انھیں جواب دینے دیں۔

وزیر قانون : جناب سپیکر ' میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت تحاریک استحقاق کا وقت چل رہا ہے۔ معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر صرف یہ تھا کہ میں نے فیصل آباد کب جانا ہے؟ میں ابھی یہاں سے فارغ ہو کر دس منٹ کے بعد انھیں تاریخ بتا دوں گا۔ میں اپنے پروگرام سے اپوزیشن اور حکومتی بنچز سب کو آگاہ کر دوں گا۔ جہاں تک اس ساری تقریر کا تعلق ہے' آپ نے انھیں پوری تقریر کا موقع دیا ہے۔ اگر ایسے ہی کرنا ہے تو پھر یہ تحاریک استحقاق ختم کر دیں اور ان کے اس point پر عام بحث کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر شیخ صاحب ' آپ کی کوئی شکایت ہے تو آپ وزیر قانون صاحب کے چیمبر میں چلے جائیں اور ان کے ساتھ جا کر discuss کریں۔ اب ہم اگلی تحریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد : جناب سپیکر ' ایک مریض مر رہا ہے اسے علاج کی ضرورت ہے اور آپ ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : You please go and meet the Law Minister in his chamber and discuss with him. It's an administrative point of view وہی آپ کی اس معاملے میں راہنمائی کریں گے۔ جی' شیخ امجد عزیز صاحب!

رانا ثناء اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ فیصل آباد میں جو امن و امان کی صورت حال ہے جیسا کہ شیخ صاحب نے اس کی تفصیل بیان کی ہے' اس سے متعلق راجہ صاحب نے پچھلے اجلاس میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں چند دنوں میں فیصل آباد آؤں گا۔ میرے ساتھ آئی جی پولیس بھی آئیں گے اور ہم وہاں پر بیٹھ کر امن و امان کے حوالے سے سارے معاملات کو دیکھیں گے۔ چونکہ انھوں نے یہ ایوان میں ایک commitment کی تھی تو میرا خیال ہے کہ بہتر ہوگا اگر راجہ صاحب یہیں ایوان میں تاریخ کے بارے میں فرما دیں تاکہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز کے سب لوگ آگاہ ہو جائیں۔ میں عرض کروں گا کہ جتنی جلد ہو سکے راجہ صاحب وہاں پر تشریف لے آئیں۔

وزیر قانون : 'I think it is tentatively' میں پروگرام دیکھ لیتا ہوں اور coordinate کر لیتا ہوں لیکن tentatively عرض کرتا ہوں کہ اگلے پیر تک حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔

جناب جہانزیب امتیاز گل : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وزیر قانون کا جو gesture ہے' انشاء اللہ وہ اگلے ہفتے فیصل آباد آئیں گے لیکن میں ایک بات ایوان میں دہرانا چاہتا ہوں کہ جب وزیر قانون فیصل آباد تشریف لائیں تو براہ مہربانی یہ ensure کریں کہ وہاں پر صرف بین بجانے والی بات نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ یہ غلط بات کہہ رہے ہیں۔ پلیز بیٹھ جائیں۔ جی' شیخ امجد عزیز!

وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی کے استحقاق کی پامالی

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 20-02-2003 کو جب میری تحریک استحقاق بابت چیئرمین سیکنڈری بورڈ لاہور ہاؤس میں بحث کے لئے پیش ہوئی تو وزیر تعلیم میاں عمران مسعود صاحب نے حد سے زیادہ زیادتی کرتے ہوئے تمام ہاؤس کے سامنے بیان دیا کہ "میرے پاس سارا ریکارڈ ہے۔ ان کی بی ایس سی کی ڈگری کے بارے میں، ان کے ڈپلومہ کے بارے میں، ان کے میرٹ کے بارے میں ریکارڈ موجود ہے۔ وہ سارا ریکارڈ ان کے خلاف جاتا ہے۔ مجھے جو علم ہے میں نہیں چاہتا کہ اسے پڑھوں۔ انھوں نے ایک تحریک چیئرمین ٹیکنیکل بورڈ کے خلاف، دوسری چیئرمین سیکنڈری بورڈ کے خلاف اور تیسری پنجاب یونیورسٹی کے خلاف کر رکھی ہے۔ میں نے اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ ان کی کوشش ہے کہ ان افسران کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر کے ان کو دباؤ کا شکار کیا جائے تاکہ وہ افسران کسی بھی جگہ جا کر ان کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں۔" میں نے آج تک پنجاب کی کسی بھی یونیورسٹی کے خلاف کوئی تحریک استحقاق پیش نہیں کی۔ ان کے اس بیان سے کہ میرا میٹرک اور ڈپلومہ کا رزلٹ بھی میرے خلاف جاتا ہے۔ جان بوجھ کر ہاؤس میں اس طرح کا بیان دیا گیا تاکہ تمام اخبارات اس بیان کو چھاپیں اور 21-02-2003 کو ملک کے تمام قومی اور بڑے اخبارات نے اس بیان کو چھاپا جس کی وجہ سے میرے حلقے میں اور پورے لاہور میں بلکہ پوری دنیا میں میری پوزیشن خراب ہوئی ہے۔ وزیر تعلیم کے اس بیان سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر تعلیم صاحب تشریف رکھتے ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، وزیر

قانون صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب کو ہی اس کا جواب دینا چاہئے کیونکہ ذاتی طور پر ان کا نام mention کر کے یہ تحریک دی گئی ہے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اس کو pend فرمالیں۔ وزیر تعلیم تشریف لائیں گے تو وہ جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! فی الحال اس کو pend کر دیتے ہیں۔

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ معاملہ تقریباً دو تین مہینے سے زیر سماعت ہے اور اس معاملے کو بار بار pend کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں راجہ بشارت صاحب نے مجھ سے دو مرتبہ ہاؤس میں commitment کی کہ میں اس معاملے کو resolve کرواؤں گا۔ راجہ صاحب کے پاس میں، قاسم ضیاء صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب گئے۔ پہلے ہم ان کے چیمبر میں انتظار کرتے رہے۔ پھر ان کے پاس بھی گئے۔ انھوں نے چار مرتبہ وقت دینے کے باوجود اس معاملے کو consider نہیں کیا۔ یہ بار بار میری ڈگری اور رزلٹ کا ذکر کرتے ہیں۔ میں آج ہاؤس میں اس سارے معاملے کو clear کرنا چاہتا ہوں تاکہ ریکارڈ کی درستی ہو سکے اور بات واضح ہو سکے کہ اصل میں معاملہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ تجویز کروں گا کہ اس کو pending رہنے دیا جائے جب وزیر تعلیم موجود ہوں تو تب اسے take up کیا جائے۔

شیخ امجد عزیز: جناب والا! وزیر صاحب کی تو بے عزتی ہے، وہ آئے گا ہی نہیں۔ پہلے بھی ایسا ہوا ہے۔ یہ کوئی ایک دفعہ نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let him face what you say. اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اسے pending کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

شیخ امجد عزیز: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! Should it be tomorrow?

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں دوبارہ استدعا کروں گا کہ اگر اس معاملے کو ایوان سے باہر نمٹا لیا جائے تو بہتر ہے۔ میں اس دن بھی اس میں ملوث نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ابھی پھر میرے بھائی نے میرا نام لیا ہے۔ اس دن جناب سپیکر نے کہا کہ میں جواب دوں۔ حالانکہ یہ معاملت براہ راست دونوں حضرات کے درمیان چل رہے تھے۔ اگر اس معاملے کو اس ایوان میں لیا جائے گا تو پھر جو آئینی طریقہ کار ہے میں اس کے متعلق بات کروں گا۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ میں استدعا کروں گا کہ اسے کل کے لئے pend فرمالیں۔ کل منسٹر ہوں گے اور بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے، کل کے لئے اسے pend کر دیتے ہیں۔

شیخ امجد عزیز، یہ الزام ایوان میں لگاتے ہیں اور جواب چیمبر میں دیتے ہیں۔ اگر الزام ایوان میں لگائیں تو جواب بھی ایوان میں ہی دیں۔

وزیر قانون، میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتا معزز رکن جذباتی ہو جاتے ہیں۔ آئین کے مطابق پھر یہی بات ہے کہ اگر یہاں پر کسی ممبر کی disqualification discuss ہو جائے تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ اسے الیکشن کمیشن کے پاس بھیج دیں لیکن ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Let's pend it till tomorrow.

محترمہ شہلا راٹھور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ!

محترمہ شہلا راٹھور، جناب سپیکر! یہ استحقاق کی تحریک اس وقت تک pend کر دی جائے جب تک عدالت سے ان کی recommendation نہیں ہو جاتی کہ آیا یہ اس ہاؤس کے ممبر ہیں بھی یا نہیں؟

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی مطالبات پیش کئے جاتے ہیں، صرف ایوان کو چلانے کے لئے ان لوگوں کو مطمئن کر دیا جاتا ہے ورنہ پنجاب کی جو صورت حال ہے میں اس پر ایک معمولی واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو پنجاب کی صورت حال واضح ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں۔ اس وقت لاء اینڈ آرڈر پر بات نہیں ہو رہی۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، آپ میری بات سنیں۔ میں آپ کو پنجاب کی صورت حال کے بارے میں بتا رہا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ بیٹھ جائیے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 9 رانا ثناء اللہ خان۔

تعلیمی اداروں میں بورڈ آف گورنرز کا قیام

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے مختلف تعلیمی اداروں (کالجز اور یونیورسٹیز) میں بورڈ آف گورنرز (اتھارٹیز Authorities) کے قیام کا عمل شروع کیا ہوا ہے جبکہ کئی ایک اداروں میں ان بورڈز کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور جس جس تعلیمی ادارہ میں ان بورڈز کا قیام عمل میں آیا ہے وہاں وہاں ان اداروں کے اثاثہ جات کے ضیاع، لوٹ مار، اقربا پروری، بے جا تقرریوں، بے انتہا مراعات کے حصول کے عمل کا بھی آغاز ہو چکا ہے جس

کی ایک خوفناک مثال (TEVTA) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی ہے۔ یہاں بے جا تقرریوں اور حصول مراعات کے ریکارڈ قائم کئے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال سے نہ صرف ان اداروں سے منسلک ہزاروں ملازمین بلکہ لاکھوں طالب علم اور ان کے والدین سراپا احتجاج ہیں اور صوبہ کے عوام سخت پریشانی و اضطراب کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب والا! یہ وزیر تعلیم سے متعلقہ ہے۔ میں نے ابھی چیک کروایا تھا کہ وہ کہاں پر ہیں؛ان کی بہن کی ساس فوت ہو گئی ہے' اس لئے وہ یہاں تشریف نہیں لا سکے۔ میری استدعا ہو گی کہ اسے pend فرما لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، فوتیدگی ہو گئی ہے' اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اسے pend کر لیا جائے؟

رانا ثناء اللہ خان، ٹھیک ہے جناب۔

وزیر صنعت، جناب والا! میں TEVTA کے متعلق جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! TEVTA کے متعلق میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔ وہ بھی شامل کر لی جائے کیونکہ اگر بحث ہونی ہے یا منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے تو اسے بھی ساتھ لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر صنعت!

وزیر صنعت، جناب سپیکر! پورے پنجاب میں جو مختلف ٹیکنیکل ادارے تھے' تین سال پہلے ان کو اکٹھا کر کے TEVTA کے نام سے ایک ادارہ بنا دیا گیا تھا۔ اس وقت اس میں تقریباً 402 ادارے ہیں۔ ہر ضلع میں ایک بورڈ آف مینجمنٹ بنا دیا گیا ہے۔ جتنے بھی لوگ بورڈ آف مینجمنٹ میں کام کر رہے ہیں وہ کوئی تنخواہ نہیں لے رہے۔ وہ بغیر تنخواہ

کے کام کرتے ہیں اور یہ تقریباً 22 اضلاع میں ہیں۔ اس وقت TEVTA میں جو بھی ہائی اتھارٹی کے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں' باقاعدہ ان کا اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھرتی کی جاتی ہے لیکن ابھی اس میں بہت بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ اس وقت اس کے چیئرمین جناب سکندر مصطفیٰ صاحب کوئی تنخواہ نہیں لیتے اور وہ ملک کے ایک مشہور صنعتی ادارے کے مالک ہیں۔ اسی طرح پورے اضلاع میں مینجمنٹ بورڈز میں جتنے ممبر ہیں وہ بھی کوئی تنخواہ نہیں لیتے۔ ہر ممبر کا تعلق کسی نہ کسی صنعتی ادارے سے ہے۔ چونکہ اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے اس لئے اس میں جو بھی معزز ممبر مشورہ دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں ہم انشاء اللہ ان کو سنیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ میں صرف TEVTA کے متعلق جواب دے سکتا ہوں اور جواب دے رہا ہوں۔ انھوں نے کتنا خوبصورت جواب دیا ہے کہ اس میں ایک بورڈ آف مینجمنٹ ہے اور وہ تنخواہ نہیں لیتے۔ پھر انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر لوگ بھرتی کئے گئے ہیں۔ ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ جو لوگ بھرتی کئے گئے ہیں یہ تو ان کے سامنے بات کرنے کی جرات نہیں رکھتے۔ یہ تو ان کے متعلق simple question نہیں کر سکتے۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ ذرا وہ میری بات کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ اتھارٹی جسے TEVTA کہا جاتا ہے اس میں وزیر موصوف یہ فرمائیں کہ وہاں پر کرنل ریٹائرڈ قمر بشیر جی ایم آپریشنز کی ماہانہ تنخواہ -/60,000 روپے اور دیگر مراعات اور بے شمار گاڑیاں ان کی disposal پر ہیں۔ یہ بتائیں کہ انھوں نے کس اخبار میں اشتہار دیا تھا اور انھوں نے کس حساب سے اس کی تنخواہ -/60,000 روپے مقرر کی ہے؟ وہاں پر ایک کرنل ریٹائرڈ اعجاز اشرف طور صاحب ہیں' وہ زونل منیجر ہیں' ان کی تنخواہ -/40,000 روپے ہے' باقی مراعات علیحدہ ہیں۔ اس کے بعد وہاں پر ایک اور کرنل ریٹائرڈ خالد عزیز صاحب بھی زونل منیجر ساؤتھ ہیں ان کی تنخواہ -/40,000 روپے

ہے۔ وہاں پر ایک اور کرنل ریٹائرڈ محمد جاوید اقبال صاحب ہیں وہ میجر ہیں ان کی تنخواہ -/40,000 روپے ہے باقی دیگر مراعات ساتھ ہیں۔ وہاں پر ایک اور کرنل ریٹائرڈ غیور الحسن صاحب ہیں' وزیر موصوف ذرا ساتھ ساتھ لکھتے جائیں ویسے آپ ان کو پوچھ نہیں سکتے' ان کی تنخواہ -/40,000 روپے ہے۔ وہاں پر ایک اور کرنل ریٹائرڈ واجد علی صاحب ہیں' ان کی تنخواہ بھی -/40,000 روپے ہے گاڑیاں اور دیگر مراعات علیحدہ ہیں۔ وہاں پر ایک میجر ریٹائرڈ آفتاب طوری صاحب ہیں' ان کی تنخواہ بھی -/40,000 روپے ہے۔ وہاں پر ایک اور کرنل ریٹائرڈ انور پراچہ صاحب ہیں ان کی تنخواہ بھی-/40,000 روپے ہے۔ جناب سپیکر! یہ بات آپ کے اور وزیر موصوف کے ذہن میں بھی رہے کہ میں کوئی پورے پنجاب یا پاکستان کی بات نہیں کر رہا۔ میں صرف ایک اتھارٹی TEVTA کی بات کر رہا ہوں۔ وہاں پر کرنل ریٹائرڈ انور پرویز صاحب ہیں' ان کی تنخواہ -/60,000 روپے ہے اور دیگر مراعات ساتھ ہیں۔ وہاں پر ایک اور میجر ریٹائرڈ انیس بیگ ہیں' ان کی تنخواہ -/35,000 روپے ہے۔ وہاں پر ایک اور سکواڈرن لیڈر بھی ہیں' وہاں پر ایئر فورس بھی ہے ان کی تنخواہ -/40,000 روپے ہے' دیگر مراعات علیحدہ ہیں۔ وہاں پر ایک میجر ریٹائرڈ سید ندیم عباس ہیں' وہاں پر ایک میجر ریٹائرڈ نوید چیمہ صاحب ہیں' وہاں پر ایک میجر ریٹائرڈ نازش جیم صاحب ہیں وہاں پر ایک میجر ریٹائرڈ مشرف صبیح صاحب ہیں' ان سب کی تنخواہیں -/60,000 روپے سے شروع ہو کر -/35,000 روپے تک ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ جس ملک میں ڈبل گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ لوگ ڈگریاں لئے سارا دن خاک چھان کر گھر کو ناکام لوٹتے ہوں صرف -/3500 روپے کی نوکری کے لئے دھکے کھا رہے ہوں وہاں پر ان لوگوں کو جنہوں نے پہلے بھی پندرہ بیس سال ایک ادارے میں ملازمت کی ہے' تنخواہ لی ہے' اس کے بعد جب ریٹائرمنٹ لی ہے تو پچیس تیس لاکھ روپیہ لیا ہے' اس کے بعد ڈیفنس میں کم از کم پچاس لاکھ' کروڑ روپے کا پلاٹ 35 ہزار روپے میں لیا ہے۔ ان لوگوں کو پھر دوسری مرتبہ 35 ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے' صرف اس لئے کہ

ان لوگوں کا تعلق اس طبقے سے ہے جو اس ملک کے اوپر حکمران ہے۔ اس کا تعلق اس طبقے سے ہے جس کو ہم نے بندوق لے کر دی تھی کہ تم ہمارے گھر کی حفاظت کرو۔ انہوں نے وہ بندوق ہماری طرف سیدھی کی ہوئی ہے اور ہمیں یرغمال بنایا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بتائیں کہ کن اخبارات میں ان اسامیوں کے انہوں نے اشتہارات دیئے ہیں اور کن رولز کے تحت ایک اتھارٹی TEVTA جو کتنا بڑا ادارہ ہوگا؟ کتنا اس کے نیچے انتظام ہوگا؟ یہ ایک اتھارٹی TEVTA میں اتنے لوگ انہوں نے بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ اتنا بوجھ انہوں نے ڈالا ہوا ہے۔ میں وزیر موصوف سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ جس طرح سے منسٹر بنے ہیں پورے صوبے میں سب لوگوں کو پتا ہے' ان کو بھی لوگوں نے بلا کر پوچھا ہے کہ بھائی آپ کیسے منسٹر بنے ہو؟ میں یہ گزارش کروں گا ان سے بھی اور ان لوگوں سے بھی جو سب کچھ حاصل کرنے کے بعد' جن کے پاس سب کچھ ہے اس کے بعد وہ ساٹھ ساٹھ ہزار روپے تنخواہ اور یہ مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ وہ ملک ہے جس میں پانچ سو روپے چوری کرنے والے کی تھانے میں چھترول ہوتی ہے اور جیل میں اس کے ساتھ جنگی قیدیوں جیسا سلوک ہوتا ہے اور پانچ سو کروڑ روپے کا ڈاکہ ڈالنے والے کو ریسٹ ہاؤس میں رکھا جاتا ہے اور اس سے صرف 46 کروڑ روپے لے کر اس کے 154 کروڑ روپے معاف کر دیئے جاتے ہیں کہ یہ تم لے جاؤ اور جاکر امریکہ میں اپنی جو سٹیٹ ہے وہاں پر رہو یا اس ملک میں رہو۔ اس ملک میں مائیں جو ہیں وہ بچوں کو بلکتا دیکھ کر دلبرداشتہ ہو کر خودکشیاں کر رہی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I would like to ask the Minister to reply for what you have said

وزیر صنعت ، دیکھیں جی! انہوں نے جو سابقہ فوجی صاحبان کے نام لئے ہیں' میں ان کی بھرتی کے بارے میں اگلے اجلاس میں ان کو انشاء اللہ پوری تفصیل بتاؤں گا کہ آیا ان کو کس طریقہ کار کے مطابق بھرتی کیا گیا یا بغیر طریقہ کار کے بھرتی کیا گیا۔ اس کے بارے

میں پوری تفصیل میں ان کو اگلے اجلاس میں بتاؤں گا۔ اس کے بعد انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ مجھے وزیر کیوں بنایا گیا ہے؟ میں بھی ان کی طرح منتخب ہو کر آیا ہوں اور میں ان کو بتا دوں کہ جتنے ووٹ مجھے ملے ہیں اس طرف جو صاحبان بیٹھے ہیں ان کو نہیں ملے۔ اس کے بعد میں آپ کو بتا دوں کہ مجھے وزیر بنانے کی ایک خاص وجہ ہے وہ میرا تجربہ ہے۔ اللہ کے فضل سے میں ایک دفعہ اس ملک میں Businessman of the year بھی رہ چکا ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے، تیرہ سالوں سے I am getting best export trophy award from Government of Pakistan اور جو بھی بنیاد ہے مجھے وزیر بنانے کی وہ یہی ہے کہ میں اس ملک میں کس طرح روزگار کے نئے مواقع پیدا کروں۔ اس ملک کی ایکسپورٹ کیسے بڑھاؤں۔ اس ملک میں زرمبادلہ کیسے لاؤں۔ اس ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری کیسے لاؤں۔ میں بھی انہی کی طرح منتخب ہو کر آیا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، This is no point of order regarding this issue وہ تو انہوں نے اپنی وضاحت کی ہے Sheikh Sahib! Let the debate remain to the adjournment motion جو اصل بات ہے We are up to that.

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی۔ آپ تشریف رکھیں۔ This is no way I will give you the floor Let's restrict ourselves to this Adjournment Motion. Let me take a decision on that. اس کے بعد پھر آپ کو floor دیتے ہیں Please sit down. آپ بیٹھیں پلیز۔

وزیر قانون، جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: Honourable Minister, would you like to pend this issue?

وزیر قانون، نہیں، نہیں۔ جناب سپیکر! میں معزز رکن سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ تحریک التوائے کار ایک طرح سے توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ یعنی آپ نے کسی غلطی کی طرف، کسی کوتاہی کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہوتی ہے اور مقصد اس کا یہ ہوتا ہے کہ حکومت اس کو point out ہونے کے بعد اپنی اصلاح کر لے۔ اب معزز رکن نے چند امور کی نشاندہی کی ہے اور معزز وزیر نے اس کا جواب دیا ہے، جس طرح معزز وزیر نے یہ فرمایا ہے کہ وہ ان بھرتیوں کے متعلق یہ دیکھ لیں گے کہ کب کب بھرتیاں ہوئی ہیں اور وہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں گے لیکن چونکہ یہ ریکارڈ کا معاملہ ہے۔ جہاں تک میری ناقص اطلاع ہے یا عقل کا تعلق ہے تو یہ بھرتیاں موجودہ حکومت نے نہیں کی ہیں۔ یہ تو میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ بھرتیاں ہم نے نہیں کیں اور میں تھوڑا سا وثوق کے ساتھ یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ سابقہ دور میں بھی نہیں ہوئیں بلکہ یہ ادارہ اس دور میں جس میں رانا صاحب بھی شامل تھے، میں بھی شامل تھا، مسلم لیگ (ن) کی جب حکومت تھی تو اس وقت یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا اور اس وقت زیادہ کثرت کے ساتھ یہ بھرتیاں ہوئی تھیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کے باوجود وزیر موصوف کی جو ایک assurance ہے، clarification ہے اس کو accept کرتے ہوئے اس تحریک التوائے کار کو آپ rule out فرمائیں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اپنے طور پر تحقیق کرنے کے بعد ایوان میں رپورٹ دیں گے کہ یہ بھرتیاں کیسے ہوئیں اور اگر یہ غلط ہیں، خلاف قاعدہ ہیں، خلاف ضابطہ ہیں تو میں اس معزز ایوان کو assure کراتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی خلاف ضابطہ یا خلاف قانون کارروائی کو defend نہیں کیا جائے گا اور ساری اصل صورت حال ایوان کے سامنے لائی جائے گی۔ اس لئے یہ ایک نشاندہی میرے بھائی نے کی ہے۔ انہوں نے نوٹس لیا ہے اور تحریک التوائے کار کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔

اس نے I would request you Mr Speaker, to rule it out

جناب ڈپٹی سپیکر ، میرے خیال میں وزیر قانون کی وضاحت کے بعد آپ کے پوائنٹ کو رجسٹرڈ کر دیا گیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب سپیکر نہیں۔ It would not be fair میری آپ بات سن لیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' فرمائیے۔

رانا ثناء اللہ خان ،جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے۔ دیکھیں! آپ جس چیئر پر بیٹھے ہیں' جس منصب پر بیٹھے ہیں' ہاؤس کے دونوں اطراف کو آپ نے بیلنس کرنا ہے اور انصاف کرنا ہے۔ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ وزیر قانون نے بھی میری تحریک التوائے کار کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ اسے pend کر لیا جائے۔درست ہے' اس کے بعد وزیر موصوف نے کہا کہ میں صرف TEVTA سے متعلق جواب دوں گا۔ اس میں باقی معاملہ بھی ہے' صرف TEVTA کا معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں صرف TEVTA کے متعلق جواب دے سکتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا' انہوں نے جواب ہی یہاں سے شروع کیا کہ جناب بھرتیاں وہاں پر بڑی صحیح ہوئی ہیں' ہم نے اخبار میں اشتہار دیا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ نے یہ نہیں کی ہیں۔ اس سے پچھلی گورنمنٹ نے بھی نہیں کیں' یہ مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ نے کی تھیں۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں۔ میں نے یہ سارا معاملہ دیکھا ہے کہ اس دور میں یہ نہیں ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ بھرتیاں بڑی صحیح کی ہیں۔ فلاں اس میں ہے' مینجمنٹ بورڈ ہے' وہ تنخواہ نہیں لیتا ' فلاں ہے وہ بھی تنخواہ نہیں لیتا' انہوں نے ان دو issues کو touch کیا ہے کہ ہم تنخواہ بھی نہیں لیتے اور اس کے بعد یہ بھرتیاں بڑی صحیح ہوئی ہیں تو میں نے ان کے جواب تک محدود رہتے ہوئے' ان دونوں باتوں کا جواب دیا کہ جناب یہاں پر تنخواہیں بھی بہت لی جا رہی ہیں اور یہاں پر بھرتیوں کے متعلق بھی کوئی طریقہ کار نہیں اپنایا گیا۔ اس کے بعد وزیر موصوف اٹھے

ہیں اور انہوں نے کچھ تھوڑی سی اپنی وضاحت کی ہے۔ جس بات کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا ادھر وہ گئے نہیں۔ سمجھتے وہ بھی ہیں' میں بھی سمجھتا ہوں۔ باقی ساتھی بھی سمجھتے ہیں لیکن چلیے وہ ان کا ذاتی معاملہ ہے تو انہوں نے بھی یہ کہا کہ جناب اسے pend فرمالیں اور آئندہ جب بھی یہ take up ہو گی تو میں اس سے متعلق پورا ریکارڈ ایوان میں پیش کروں گا۔ جب وزیر قانون بھی اس کو pend فرمانے کا کہہ چکے ہیں۔ وہ اس ہاؤس میں اس کا پورا جواب دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس میں' میں تو اب آپ سے یہ کہنے والا تھا کہ جب وہ اس بات پر تیار ہیں تو اسے آپ عام بحث کے لئے منظور فرمالیں لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں اور عام بحث کے لئے آپ منظور نہیں فرمانا چاہتے تو پھر اس کا آپ کم از کم وہ تفصیلی جواب دے لیں۔ میں پھر اس پر اپنی شارٹ سٹیٹمنٹ دے دوں گا۔ اس میں جو یونیورسٹیز ہیں' کالجز ہیں' وہاں پر جو بورڈ آف گورنرز بنے ہیں ان کا مسئلہ تو ابھی touch ہی نہیں ہوا۔ وزیر قانون صاحب نے یہ ساری تحریک التوائے کار پڑھی ہو گی۔ اس کے جو ingredients ہیں وہ سارے take up ہو جائیں' ساری بات ایوان تک آ جائے۔ اس کے بعد ٹھیک ہے آپ decision کریں۔ اب وزیر قانون صاحب اپنے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ تو نہ کریں۔ اب وہ اس معاملے کو گول کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ ہماری بدقسمتی ہے جو ہم نئے لوگ آئے ہیں۔ میں نے TEVTA پر سب سے پہلے تحریک التوائے کار داخل کی تھی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس پر ذرا انکوائری فرمائی جائے کہ کن لوگوں کی تحاریک التوائے کار یہاں پر آتی ہیں؟ ہم جو جونیئر لوگ تحاریک التوائے کار داخل کرواتے ہیں ان کو پیچھے کیوں پھینکا جاتا ہے؟ دوسرا میں راجہ صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ TEVTA مسئلہ چھوٹا سا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ اتنا گمبھیر ہے کہ یہ 402 فنی ادارے ہیں جس کے لئے یہ TEVTA بنا تھا اور

یہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کہ TEVTA شہباز شریف صاحب نے بنایا تھا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہ موجودہ حکومت بھی اس کو own کر رہی ہے۔ سکندر مصطفیٰ صاحب جو اس کے چیئرمین ہیں وہ ملت ٹریکٹر کے بھی ایم ڈی ہیں۔ کیا خصوصیت ہے کہ ایسے لوگ جن کا کوئی شجرہ نسب نہیں ہوتا اور جو پتا نہیں کیا ہوتے ہیں وہ ہر حکومت میں پیارے بن جاتے ہیں؟ TEVTA شہباز شریف نے بنایا تھا اور یہ بھرتی انہوں نے کی تھی لیکن اس کے بعد مارشل لاء حکومت نے بھی اسے own کیا اور یہ موجودہ گورنمنٹ بھی اسے own کرنا چاہتی ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس مسئلے کو عام بحث کے لئے رکھیں۔ یہ آرڈیننس پہلے بھی صوبائی اسمبلی میں دو دفعہ پیش ہو چکا ہے لیکن صوبائی اسمبلی نے اسے منظور نہیں کیا تھا۔ اسے اب عام بحث کے لئے پیش کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح ارشد بگو صاحب فرما رہے ہیں کہ اسے عام بحث کے لئے رکھا جائے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ سیشن میں نہ سہی لیکن اگلے سیشن میں انڈسٹریز پر عام بحث رکھ لیں گے اور اس میں یہ معاملہ discuss ہو سکتا ہے لیکن جہاں تک اس تحریک التوائے کار کا تعلق ہے' میں رانا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے اور ایک TEVTA سے متعلق ہے۔ میں نے اسے pending کی گزارش صرف اس حوالے سے کی تھی کہ چونکہ وزیر تعلیم یہاں پر موجود نہیں تھے اور میرا خیال تھا کہ وہ خود جواب دیں گے۔ جناب سے اور معزز رکن سے بھی اب میری استدعا ہوگی کہ چونکہ TEVTA سے متعلق میرے معزز بھائی وزیر انڈسٹریز assurance دے چکے ہیں۔ میں نے بھی assurance دی ہے کہ بھرتیوں کے متعلق review بھی کیا جائے گا' دیکھا جائے گا اور اس کی تحریری رپورٹ آپ کو بھی دی جائے گی اور اس سے معزز رکن کو بھی آگاہ کیا جائے۔ تو TEVTA سے متعلق بات ختم کر لی جائے۔ ایجوکیشن سے متعلق pending فرما لیں۔

ایجوکیشن منسٹر جواب دے دیں گے۔ شکریہ۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب یہ تو ممکن نہیں ہو گا کہ اس تحریک کے حصے کر کے ایک حصے کو pending کر لیا جائے اور دوسرے حصے کو ختم کر دیا جائے۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 9 ہے اور یہ تحریک نمبر 9 ہی pending ہو گی۔ اس کے بعد جہاں تک انہوں نے assurance کا اور بھرتیوں کو review کرنے کا کہا ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے اسے آپ کل کے لئے pending نہ کریں۔ اسے اگلے اجلاس کے لئے pending کر لیں اور جس دن یہ دوبارہ take up ہو تو جس کے متعلق وزیر انڈسٹریز نے assurance کروائی ہے اس کا جواب آ جائے اور دوسرا مسئلہ ہم discuss کر لیں گے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! وہ رپورٹ تو ہم نے دینی ہے۔ کل آپ ایجوکیشن پر بحث کر لیں۔ باقی رپورٹ آنے پر کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: After hearing both the sides, the Treasury Benches and the Opposition, and the mover of the adjournment motion, I am of the view that this motion is to be pended till the next session. Thank you. Yes Col. Sahib!

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے نائم دیا۔ انہوں نے فوج کے بارے میں بات کی ہے۔ میں عرض کروں گا کہ میں اس کے حق میں نہیں ہوں لیکن انہوں نے جو بات کی ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے بات ہو گئی ہے' اب اسے رہنے دیں۔ Let us go to some other thing اب اس بحث میں مت پڑیں۔ Next go ahead.

کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان، جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ آئندہ مہربانی کر کے یہ ایسی بات نہ کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I will not come to the controversial things now

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری تحریک بھی اس کے ساتھ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں وہ بھی اس میں شامل کر دی جائے گی۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 11 رانا ثناء اللہ خان صاحب!

سرسید ٹاؤن اور علامہ اقبال کالونی فیصل آباد میں پلاٹوں کے مالکانہ حقوق کی منتقلی پر پابندی

رانا ثناء اللہ خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے شہر فیصل آباد میں فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی (FDA) نے 1970ء کی دہائی میں دو رہائشی کالونیز (1) سرسید ٹاؤن (2) علامہ اقبال کالونی تعمیر کیں۔ اس وقت کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مدت تعمیر کا تعین کیا تھا تاکہ کالونیز جلد آباد ہوں' مالکانہ حقوق کی منتقلی پر پابندی رکھی گئی تھی اور اس طرح کالونیز کی ریگولر آباد کاری کے لئے مختلف رولز بالعموم اور مد جہلہ تعمیر مدت' رشوت خوری اور کرپشن کا ذریعہ بنا ہوا ہے اور FDA کے اہلکاران اس بہانے لوگوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں اور رشوت وصول کرتے ہیں تاکہ محکمہ / اتھارٹی کو اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہو جب کہ مالکانہ حقوق کی منتقلی پر پابندی جس کا کوئی جواز نہ ہے کی وجہ سے لوگ اشٹام پیپرز پر خرید و فروخت کرتے ہیں اور باضابطہ رجسٹری نہ ہو سکنے کی وجہ سے اکثر فراڈ کیسز ہوتے ہیں۔ ان بے معنی' بلامقصد پابندیوں کی وجہ سے سرسید ٹاؤن اور علامہ اقبال کالونی کے لاکھوں شہری سخت پریشانی اور اضطراب کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر

اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر پلیز!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب نہیں آیا۔ منسٹر ہاؤسنگ نے اس کا جواب دینا ہے۔ اسے کل کے لئے pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہاؤسنگ نہیں ہیں تو رانا صاحب! اسے کل کے لئے pending کر دیں؟

رانا ثناء اللہ خان: ٹھیک ہے جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کل تک pend ہو گئی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری اگلی تحریک التوائے کار نمبر 12 بھی ہاؤسنگ سے ہی متعلقہ ہے۔ اسے بھی پھر pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 13 جناب آفتاب احمد خان!

محکمہ سمال انڈسٹریز کے قرضہ جات کی وصولی

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے سرکلر نمبر 29 بتاریخ 15-اکتوبر 2002 کے ذریعے تمام مالیاتی اداروں کو ہدایات جاری کی ہیں جس کے تحت صنعتی یونٹوں کے لئے نادہندگی کی صورت میں معاملات طے کرنے کے متعلق واضح اصول جاری کئے گئے ہیں مگر حکومت پنجاب نے سمال انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے تحت جاری کئے گئے قرضہ جات کو پرانے طریقہ پر جاری رکھنے کا طریقہ رکھا ہے اور چھوٹے چھوٹے قرضے حاصل کرنے والے لوگ جنہوں نے 5 لاکھ سے کم قرضہ لیا تھا اور نامناسب

حالات کا شکار ہونے والے یہ خاندان اب اپنے گھر اور اس میں نصب شدہ صنعتی یونٹوں کے نیلام ہونے کا انتظار کر رہے ہیں یعنی ایک ہی ملک میں دو قانون لاگو ہیں جس پر نہ صرف ان بدنصیب لوگوں میں بلکہ پورے پنجاب میں تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ اسٹیٹ بنک کی یہ پالیسی صرف وسط اپریل 2003 تک جاری رہے گی اور اگر حکومت نے فوری طور پر اس پر عمل نہ کیا تو یہ غریب لوگ حکومت پاکستان کی اس سہولت سے محروم رہ جائیں گے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر انڈسٹریز!

وزیرصنعت ، جناب سپیکر! یہ سرکلر نمبر 29۔ مورخہ 15 اکتوبر 2002 مالیاتی اداروں ' بنکوں یا لیزنگ کمپنیوں کے لئے ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹری' پنجاب گورنمنٹ کا ایک انڈیپنڈنٹ ادارہ ہے۔ اس کا بنکوں یا مالیاتی اداروں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس آرڈر کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن میں اس ایوان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود پنجاب سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کارپوریشن نے لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے ایک فارمولا بنایا ہے کہ جن لوگوں کے کاروبار خراب ہیں یا جو لوگ کسی مشکل میں ہیں وہ صرف principal amount کے ساتھ 20 فیصد جمع کرا دیں تو ان کا باقی سود معاف ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی صاحب مشکل میں ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم دیکھیں گے کہ واقعی وہ مشکلات میں ہے تو ہم اسے اور بھی ریلیف دینے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان ، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہ اس بنکنگ کلاز میں نہیں آتے ہیں۔ یہ ذرا وضاحت فرمائیں گے کہ ان کی Regulatory body is always the State Bank of Pakistan جو بھی بنکس deal کرتے ہیں' اس میں آپ یہ دیکھیں نمبر 4 میں بڑا واضح ہے۔

4 Non-performing loans that are classified as loss for 3 years above have been divided into three catagories

I Loans having outstanding amount up to 0 5 million

اس میں یہ ہے کہ

Where the outstanding amount is up to 5 lac, the management should obtain a resolution from Board of Directors empowering it or its committee to write off such loans on case to case basis without going for litigation However, bank should formulate internal policy guideline spelling out the criteria for writing off these loans

جناب سپیکر! یہ بڑا واضح ہے کہ سٹیٹ بنک جو کہ regulatory body ہے یہ سارا deal کرتا ہے۔ ملک میں دو طریقے تو نہیں لاگو ہو سکتے ہیں۔ یہ سال loans کا معاملہ ہے۔ اس کی وجہ سے ملتان میں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا ہے' جلوس نکلے ہیں۔ پنجاب سمال انڈسٹری سٹیٹ بنک سے ہی loan لے کر دیتی ہے۔ Either from the Bank of Punjab ان کے لئے یہ تھا That is up to mid April آپ اس کو بھی include کریں یہ جو انہوں نے چھوٹے قرضے لئے ہیں They should also be got adjusted on case to case basis

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! یہ جو مسئلہ رانا صاحب نے یہاں پیش کیا ہے یہ صرف ایک شہر فیصل آباد کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ پنجاب کے بیشتر علاقے جہاں پر چھوٹی پاور لومز لگی ہوئی ہیں ان سے لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہے۔ ان کا یہ اجتماعی مسئلہ

ہے۔ اس مسئلے کے متعلق پندرہ بیس دن پہلے ملتان کے چار' پانچ ایم پی ایز نے دستخط کر کے document سیکرٹری اسمبلی کو بھی بھجوایا ہوا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ ہماری بھی باری آئے گی اور ہمیں بھی بات کرنے کا موقع مل جائے گا لیکن اب رانا صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور یہ بہت sensitive ہے۔ اس کا پورے پنجاب میں جہاں پر سمال انڈسٹری کام کر رہی ہے' بالخصوص پاور لومز کی انڈسٹری کام کر رہی ہے ان کا سارے کا سارا کام تباہ ہو چکا ہے۔ ان کی پاور لومز بند ہو چکی ہیں۔ ملتان شہر میں کم از کم ڈیڑھ سے دو لاکھ افراد پوری کی پوری انصاری برادری اس چھوٹی انڈسٹری سے وابستہ ہے۔ ان کے کاروبار کا سلسلہ بالکل بند ہو چکا ہے۔ بجلی کے ریٹ بہت بڑھ چکے ہیں۔ پاور لومز کو لوگ لوہے کے بھاؤ بیچنا چاہتے ہیں اور وہ بک نہیں رہیں اور دیگر مسائل ہیں۔ ان بےچاروں نے ڈیڑھ دو سال سے وہاں تحریک شروع کر رکھی ہے۔ آل پاکستان پاور لومز کنونشن منعقد کر رکھے ہیں۔ ان کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اب خوش قسمتی سے سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ایک سکیم جاری کی ہے کہ جس کے تحت اس نے تمام بنکوں کو ہدایت کی ہے کہ جن لوگوں نے قرضے لئے ہوئے ہیں اور اپنے یونٹ چلائے ہیں اگر وہ یونٹ خسارے میں چلے گئے ہیں اور ان کا نقصان ہو گیا ہے تو اس کو study کر کے وہ بتائیں تاکہ ان کا سود بھی پورا ختم کیا جائے اور جو بقایا original and principal loan رہ گیا ہے وہ بھی ختم کیا جائے۔ یہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے circular جاری کیا ہے۔ 15 یا 20۔اپریل اس کی آخری تاریخ ہے۔ اس کے بعد کوئی کیس entertain نہیں ہو سکے گا۔ اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ جو پنجاب سے متعلق معاملہ ہے کیونکہ کوئی بھی فنانشل پالیسی سٹیٹ بنک کی منظوری کے بغیر بن ہی نہیں سکتی' میں وزیر موصوف سے حکومت پنجاب کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کو seriously take up کریں اور اس معاملے کو سٹیٹ بنک کی لسٹ میں شامل کروائیں تاکہ ان غریب لوگوں کا سود بھی معاف ہو سکے کیونکہ جو بڑے بڑے قرضے ہیں اگر آپ کہیں گے تو لسٹ میں آپ کو

فراہم کر دوں گا' لوگوں کے اس پالیسی کے تحت پندرہ پندرہ' بیس بیس کروڑ روپے کا original principal loan معاف ہو رہا ہے۔ رپورٹ کی بنیاد پر principal بھی ختم کر رہے ہیں۔ ان بےچاروں نے تو ایک لاکھ' دو لاکھ' تین لاکھ یا زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ تک قرضہ لیا ہوا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ غریب لوگ ہیں۔ جو واقعی تباہ و برباد ہو چکے ہیں اور فاقہ کشی پر مجبور ہیں تو ان کے لئے میری درخواست یہ ہے کہ سمال انڈسٹری کے تحت جو قرضہ جاری کیا ہے' جہاں ضرورت ہے وہاں اصل بھی ختم کیا جائے اور مارک اپ بھی ختم کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر صنعت!

وزیر صنعت ، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ سٹیٹ بنک کا جو 15-اکتوبر کا لاء ہے' یہ PISIC پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ہمارا ایک بورڈ ہے جس میں ایم ڈی PISIC ہوتا ہے' سیکرٹری خزانہ ہوتا ہے' سیکرٹری صنعت ہوتا ہے اور منسٹرز ہوتے ہیں۔ یہ بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا رعایت دینی چاہیے۔ ان کے لئے کیا کرنا چاہیے۔ PISIC کا یہ طریقہ کار ہے کہ ہم ریگولر بنکوں سے قرضہ لے کر اسے سبسڈائز کر کے آج کل ہم 7 سے لے کر 9 فی صد مارک اپ پر یہ قرضہ دے رہے ہیں۔ کسی کو معاف کرنا یا کسی کو رعایت دینا' یہ سٹیٹ بنک کی ruling میں نہیں آتا۔ یہ ہمارا اپنا بورڈ کر سکتا ہے۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر کیس کو ہمدردی کے ساتھ دیکھا جائے گا لیکن ان لوگوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا کہ جنھوں نے پیسے لئے اور کھا گئے ہیں اور کوئی کاروبار نہیں کیا ہے۔ میں آپ کے ذریعے اس ایوان میں اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہر کوئی رکن میرے پاس آ سکتا ہے۔ میرے ساتھ discuss کر سکتا ہے کہ یہ آدمی واقعی مشکل میں ہے۔ ہم انشاء اللہ ان کو relief دینا چاہتے ہیں اور جو چھوٹے کاروباری لوگ ہیں ہم ان کی ہر حالت میں مدد کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ کاروبار بند نہ ہوں' چل سکیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، یہ ایک کمیٹی بنا دیں۔ اس میں ممبران بھی شامل ہوں جو اس

معاملے کو study کریں تاکہ اسے حل کیا جا سکے۔

رانا آفتاب احمد خان ، وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ سٹیٹ بنک کے ambit میں نہیں آتے ہیں ۔ State Bank is the main regulatory body regarding the finance in Pakistan اس میں یہ ٹھیک ہے کہ ان کا بورڈ آف گورنرز ہے۔ مگر State Bank of Pakistan has issued a guideline to write off loan میں کہتا ہوں کہ جو کھا گئے ہیں' ان سے آپ ضرور وصولی کریں مگر جو Hardship cases should be considered on case to case basis اب آپ کو guideline مل گئی ہے۔ Law 'is always for the convenience not for torture of someone اس میں یہ ہے کہ کمیٹی بنا کر case to case basis پر اس کو دیکھ لیں۔ جنھوں نے کھایا ہے ان کا تو ہم کہہ ہی نہیں رہے۔ یہاں پر تو بیس بیس ارب روپے کے پراجیکٹ کھاتے ہیں۔ جس نے پانچ لاکھ کا قرضہ لیا ہے اس کا اگر hardship case بنتا ہے تو اس کو case to case basis consider کر لیں۔

وزیر صنعت: میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری جو پلاننگ ہے' ممکن ہے کہ یہ سٹیٹ بنک سے بہتر ہو اور لوگوں کو اس سے زیادہ relief ملے۔ براہ مہربانی میرے پاس کیس لائیں۔ ہم case to case discuss کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق بہترین فیصلے کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! فی الحال میں آپ کو کہوں گا کہ آپ اس کو press نہ کریں۔ وزیر صاحب سے آپ ان کے چیمبر میں مل لیں۔

رانا آفتاب احمد خان ، وزیر صاحب کیا یقین دہانی کراتے ہیں کہ یہ case to case basis consider کریں گے اور hardship cases کو ختم کریں گے۔ on the pattern and guideline provided by the State Bank of Pakistan?

چودھری زاہد پرویز: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر بھی انڈسٹری کا بہت بڑا شہر ہے۔ وہاں پر بھی بے شمار پاور لومز ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ جتنا بھی مال چائنا سے آتا ہے' اگر ایک سوٹ یہاں ڈیڑھ سو روپے کا بکتا ہے تو اسے اگر ہماری انڈسٹری تیار کرتی ہے تو اس کی لاگت تین سو روپے آ جاتی ہے۔ بجلی مہنگی ہے اور باقی ٹیکس بھی مہنگے ہیں۔ وزیر صنعت یہاں بیٹھے ہیں وہ پابندی لگائیں کہ باہر کے ملکوں سے یہاں مال نہ آنے تاکہ ہماری انڈسٹری چلتی رہے۔ ہماری انڈسٹری کے لئے یہ بھی ایک المیہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' ملک احمد صاحب!

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں جو 15-اکتوبر 2002 کا آرڈیننس ہے اور جو متعلقہ SRO ہے۔ اس نے بنیادی طور پر recovery کے اس pattern کو overlap کیا ہے جو بنکنگ ایکٹ 1997ء کے تحت تھا۔ What the concerned Minister is telling the House is right, but the format adopted is wrong واقعی یہ بڑا صحیح نکتہ ہے کہ دو قوانین ایک وقت میں لاگو ہو چکے ہیں۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ سمال انڈسٹریز فنانس کارپوریشن کسی بندے کو قرضہ نہیں دیتی تھی جب تک اس کا actual asset pledge نہیں کرتی تھی۔ آپ نے ایک کارخانہ کھل بنوے کا لگایا ہے۔ اس کے لئے وہ آپ کی زمین آپ سے اپنے پاس mortgage کر لیں گے۔ equitable mortgage نہیں بلکہ direct actual asset pledge کریں گے۔ اس کے بعد اگر اس بندے کا واقعی نقصان ہو چکا ہے اور hardship case بن گیا ہے تو پہلے یہ بنکنگ ریکوریز ایکٹ 1997 کے تحت بنکنگ کورٹ میں جاتے تھے۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتا تھا تو بنک میں جا کر پیسے لے سکتا تھا۔ اب ایک منیجر کے پاس اختیارات ہیں' جو پہلے ایک بنکنگ کورٹ کے جج کے پاس ہوتے تھے۔ وہ آپ کی پراپرٹی کو بغیر نوٹس کے جا کر seize کر سکتا ہے۔ ان hardship cases کو سٹیٹ بنک کی guideline کے عین مطابق adopt کرنا چاہیے۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو ستر سے زیادہ کیس ہیں جو

"ڈان" اخبار نے پچھلے سال published کئے تھے۔ مجھے صحیح تاریخ یاد نہیں ہے لیکن میں متعلقہ وزیر کے پاس پہنچا سکتا ہوں کہ ستر کیسوں کو انھوں نے reflect کیا تھا۔ جن میں منیجرز نے جا کر متعلقہ کورٹ کے نوٹس کے بغیر اپنے اختیارات استعمال کئے کہ سٹیٹ بنک نے ہمیں یہ اختیارات دے دیے ہوئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کا SRO ہے۔ 1997 کا بنکنگ ریکوریز ایکٹ repeal ہو چکا ہے۔ اس کے تحت ہم اپنے اختیارات استعمال کریں گے اور ہمیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو چاہے پکڑ لیں۔ Land Revenue Act 1967 کے تحت کارروائی کریں اور بندے کو جا کر تحصیل کی حوالات میں بند کر دیں۔ یہ ایک بڑا Agrarian type of law چل رہا ہے جس کے متعلق واقعی ان کو سوچنا چاہئے کہ کیا ہو رہا ہے؟ شکریہ۔

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر! احمد صاحب جو کچھ فرما رہے تھے میں نے ایک سوال بھی اسی سلسلے میں دیا تھا۔ وہ اختیارات جو اس وقت ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک کو دیے گئے تھے۔ ان کا status اب بدل گیا ہے۔ اس وقت وہ بنک گورنمنٹ کا بنک تھا۔ اس وقت وہ ایک کارپوریشن (زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ) بن گئی ہے لیکن اس وقت بھی وہ منیجر وہی اختیارات استعمال کر رہے ہیں۔ میرے علاقے میں، میری تحصیل میں یہ واقعہ ہوا کہ آٹھ دس بندے بنک کے تھے۔ انہوں نے چوک میں جا کر ایک آدمی کو بغیر نوٹس اور بغیر لیگل اتھارٹی کے پکڑ لیا اور مارا بھی۔ اس کے بعد پکڑ کر لے آئے اور حوالات میں بند کر دیا۔ میں نے ڈی سی او صاحب سے کہا کہ آپ ان کے خلاف پرچہ رجسٹر کریں کیونکہ انہوں نے بغیر کسی لیگل اتھارٹی کے یہ کام کیا ہے۔ یہ تو سیدھا سیدھا اغواء کا کیس بنتا ہے۔ مجھے اس سلسلے میں یہ جواب ملا ہے کہ آپ کا سوال آگے through نہیں ہو سکتا۔ Because it pertains to federal authority لیکن ان کو جو اختیارات دیئے گئے تھے وہ ہمارے صوبے سے دیئے گئے تھے۔ ہمارے تحصیلدار استعمال ہوتے ہیں یا ہماری حوالات استعمال ہوتی ہیں تو اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی تدارک ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اگر اس کی مرضی ہے

تو وہ لوگوں کو پکڑ کر حوالات کے اندر پھینک دے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت: جناب سپیکر! میں آپ سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہمارا مقصد انڈسٹری کو بند کرنے کا نہیں ہے، اس کو چلانے کا ہے۔ ہم ہر کیس کو ہمدردانہ طریقے سے دیکھ رہے تھے۔ پچھلے ماہ ملتان سے حاجی بوٹا سابقہ ایم این اے میرے پاس تشریف لائے تھے۔ وہاں تقریباً 200 چھوٹے کارخانوں کی نیلامی تھی۔ ہم نے اس کے متعلق discuss کیا اور immediately ہم نے تین ماہ کے لئے pending کر دیئے تھے تاکہ وہ دوست جو مشکل میں ہیں، وہ ہمارے پاس آئیں اور ہم case to case دیکھیں اور ان کی مدد کریں۔ PICIC کے جو loan ہیں میرا خیال ہے کہ اس وقت تمام بینکوں سے loans کی بہترین واپسی صرف PICIC کی ہے اور وہ جو اس کا طریقہ کار ہے صرف اس کی وجہ سے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر اب کافی بحث ہو چکی ہے۔

I would suggest that Rana Sahib should meet the Minister concerned in his Chamber and discuss with him and find some way out. In the meantime he would not press and I dispose of this motion.

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر: جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ تمام دوسرے بنک جو loan دیتے ہیں ان کا recovery system بہت اچھا ہے۔ banking courts موجود ہیں اگر کوئی default کر جاتا ہے تو وہ case banking

courts میں چلا جاتا ہے اور bank court ان کی recovery واپس کروا دیتی ہے لیکن ہمارے ملک میں صرف زرعی بنک ایسا ہے کہ جس میں حالانکہ بڑے defaulter بھی نہیں ہوتے، صرف چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ ان کو illegally پکڑ کر محبوس کر دیتے ہیں اور آج کل ایسی صورت حال ہے کہ چھوٹے کاشتکار اشتہاری مجرموں کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وہ گاڑی دیکھ کر چھپ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہماری زراعت متاثر ہو رہی ہے۔ اس مسئلہ پر غور کیا جائے اور ان کی recovery کا طریقہ بہتر بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: براہ مہربانی آپ وزیر صنعت سے مل لیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کی توجہ بڑے اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں ہمارے سینئر ساتھی امجد وڑائچ صاحب کے گھر ڈکیتی ہوئی اور ڈکیتی میں ان کا تین چار لاکھ روپے کا نقصان بھی ہوا۔ اس کے بعد ہمارے محترم وزیراعلیٰ پنجاب اور سپیکر پنجاب اسمبلی وہاں تشریف بھی لے گئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ان کے جانے کے بعد اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب ان کو بڑے دھمکی آمیز خطوط مل رہے ہیں لیکن پولیس اس پر کوئی بھی عملی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ Press is one of the most important pillars جیسے سسٹم میں ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ جتنے صحافی حضرات ہیں ان میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے۔ بڑی request کر کے ان کو بٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ایک ساتھی صحافی کے ساتھ ڈکیتی ہوئی ہے اور اس پر آپ نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اس ایوان کو چاہئے کہ وہ اس معاملے کو بڑی سنجیدگی سے لیں اور لا منسٹر صاحب کو چاہئے کہ وہ seriously اس کو take up کریں۔ اس پر فوری طور پر کوئی نہ کوئی ایکشن لیا جائے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! محترم رانا صاحب نے جس واقعہ کی طرف نشاندہی کی ہے یہ درست ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب بھی اور سپیکر صاحب بھی وہاں پر تشریف لے گئے اور گزشتہ رات میں خود بھی ان کے گھر پر حاضر ہوا تھا اور سارے معاملہ سے متعلق میں نے ان سے تبادلۂ خیال کیا اور واپس آ کر رات ہی کو میں نے ڈی آئی جی لاہور سے بات کی تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس معاملے کی ذاتی طور پر نگرانی کروں گا اور آج میں نے اس سلسلے میں ایس ایس پی انوسٹی گیشن کو بھی بلایا ہوا ہے۔ میں اس معزز ایوان کو اور اپنے معزز صحافی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ حکومت کی طرف سے اس معاملے کی چھان بین میں اور ملزموں کی گرفتاری میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون جو اسمبلی کے ممبران پر ہمیشہ شفقت فرماتے ہیں کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ وہ اس معاملے میں ہماری ضرور مدد فرمائیں گے کہ پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین کے پاس موبائل ٹیلیفون موجود ہیں اور Mobilink کمپنی جس کے متعلق آج کل کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ (قائد اعظم) کے سیکرٹری جنرل کے اور ان کے خاندان کے شیئرز بھی اس کے اندر موجود ہیں۔ اس کمپنی کی کارکردگی انتہائی خراب ہے۔ لوگوں نے ہم سے رابطہ کرنا ہوتا ہے' نہ فون ملتا ہے اور نہ ہم کسی کو کر سکتے ہیں۔ میں محترم وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس معاملے میں ہماری مدد فرمائیں۔ Mobilink کمپنی ماہانہ چارجز یا کسی چیز میں بھی کوئی رعایت نہیں کر رہی اور وہ لوگوں کو لوٹ رہے ہیں اور کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں ہے۔ محترم وزیر صاحب شفقت فرمائیں اور وفاقی حکومت سے اس بارے میں رابطہ قائم کریں کہ اس کمپنی کی کوئی اصلاح کی جائے یا اس سے ہماری جان چھڑائی جائے۔ اس حوالے سے میں ان سے مدد' تعاون اور سرپرستی کی درخواست کرتا ہوں۔ شکریہ

وزیر قانون: جناب سپیکر! جہاں تک Mobilink کی سروس کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ irrespective of the fact کہ اس سے ملک اور بالخصوص اس صوبے کے سارے عوام متاثر ہیں یا نہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر معزز رکن اس حوالے سے بات کرتے ہیں کہ ہمیں وفاقی حکومت سے کہنا چاہئے کہ وہ اس مسئلے پر نوٹس لیں۔ جہاں تک انہوں نے مسلم لیگ (قائد اعظم) کے سیکرٹری جنرل کے حوالے سے بات کی ہے تو میں یقین کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا لیکن میری اطلاع کے مطابق ہمارے سیکرٹری جنرل کا اس کمپنی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی زمانے میں ان کا تعلق تھا یا ہو سکتا ہے لیکن میری ذاتی اطلاع کے مطابق اس وقت نہیں ہے۔ چونکہ یہ ایک عوامی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اور وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں پہلے سے اقدامات کئے ہوئے ہیں۔ ابھی کل کے اخبار میں تھا کہ وفاقی حکومت نے انہیں نوٹس دیا ہے کہ آپ ایک مہینے کے اندر اندر اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔ میں پھر ایک دفعہ اپنے معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم متعلقہ وفاقی وزیر کو اس ایوان کی تشویش سے آگاہ کریں گے اور کہیں گے کہ جلد از جلد اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی سے اور لاء منسٹر کی شفقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے out of turn ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو ایڈہاک لیکچرار پہلے گورنمنٹ نے رکھے تھے اور پھر گورنمنٹ نے کئی سال کے بعد انہیں نکال دیا۔ بعد میں وہ کورٹ میں بھی گئے اور سپریم کورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس کے بعد حکومت پنجاب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم بہت جلد ان کی تقرری کر دیں گے۔ وہ بے حد پریشان ہیں۔ ان کے متعلق پنجاب گورنمنٹ شفقت فرمائے اور لاء منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ ان کو کب تک بحالی کے آرڈر مل جائیں گے؟ بہت شکریہ۔

وزیر قانون: چونکہ یہ میرے متعلق نہیں ہے۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اگر کل ایجوکیشن منسٹر صاحب کی موجودگی میں یہ مسئلہ اٹھائیں تو I think he will be in a better position to reply

چودھری محمد شوکت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

چودھری محمد شوکت: جناب سپیکر! ہمارے ملک کے بے شمار خواتین و حضرات حج کرنے کے لئے گئے اور اب واپس بھی آنا شروع ہو گئے ہیں۔ ان میں سے چھ ہزار کے لگ بھگ افراد کو وہاں جانے کا موقع نہیں ملا جب کہ انہوں نے فیس بھی جمع کرائی۔ انہوں نے دو ہزار ریگولر فیس جمع کرائی اور پانچ ہزار لیٹ فیس جمع کرائی۔ انہوں نے ایک ہزار ریال کے لگ بھگ جمع کرائے۔ لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ان کو وہاں جانے کا موقع نہیں ملا۔ اب چونکہ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے اور جیسا کہ ابھی محترم وزیر قانون نے بھی فرمایا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے کہیں گے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس معاملہ کو بھی وفاقی حکومت تک پہنچائیں کہ انہیں سات ہزار روپے واپس نہیں کئے گئے۔ ایک طرف تو ان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی کہ انہوں نے حج پر جانے کی تیاری کی ہوئی تھی مگر ان کو جانے کا موقع نہیں ملا۔ اس بات کا دکھ تو وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جو کہ ذہنی طور پر بالکل تیار تھے۔ ان کے پیسے بھی ضبط کئے گئے اور واپس بھی نہیں کئے جا رہے۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سننے میں آ رہا ہے کہ یہ اوپن حج سکیم کو بھی ختم کر رہے ہیں۔ میں محترم سپیکر صاحب کی وساطت سے اور محترم صوبائی وزیر قانون کی وساطت سے وفاقی حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس اوپن سکیم کو بھی جاری رکھنا چاہئے اور اس کے ساتھ یہ رقم جو ضبط کی گئی ہے اس کو بھی واپس کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے۔ صوبائی حکومت سے اس کا تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی قرار داد ہے لیکن میرے معزز بھائی مجھے تحریری طور پر لکھ کر دے دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے اس معزز ایوان کے جذبات وفاقی سیکرٹری برائے مذہبی امور یا وزیر مذہبی امور تک پہنچا دیں گے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، جناب سپیکر! میں وزیر قانون کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ وہ وزیر قانون ہیں اور پنجاب میں امن و امان کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن و امان اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہاں پر انصاف مہیا نہ کیا جائے۔ تو میں ایک انتہائی اہم واقعہ جو ہمارے بورے والا میں پیش آیا وہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور وزیر قانون صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ متعلقہ افراد تک اس معاملہ کو پہنچائیں۔ پچھلے دنوں شہباز صاحب کے ساتھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی قراردادیں آئی ہیں۔ آپ اس کو اس میں put up کیجئے گا۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ بیٹھیے آپ کو floor دیا جائے گا۔جی' احسان اللہ وقاص صاحب آپ بات کریں۔

تحریک استحقاق نمبر 3 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 3 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"تحریک استحقاق نمبر 3 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 1 کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر: [**********]*

****

[**********]

جناب والا! جس ملک میں، جس شہر میں ایسی صورت حال ہو تو وہاں امن کی صورت حال کیا ہوگی اور اگر امن کی صورت حال ایسی رہے گی تو پھر وزیر قانون صاحب یا کسی اور کا کیا فائدہ ہے؟

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): [**********]*

**********]

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے تھے اور نہ ہی کسی اور پوائنٹ پر بلکہ انھوں نے خود ہی اپنی طرف سے ایک ایسا واقعہ چھیڑ دیا ہے یہ پہلے اپنی اطلاع کو درست کریں اور اس کے بعد اگر کوئی تحریک

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 330 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لے کر آئیں تو یہ مناسب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وزیر قانون صاحب بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں کہ judiciary کے حوالے سے آپ کسی کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ آپ کے پاس آئیں اور آ کر کوئی وضاحت کریں۔ اگر آپ نے اس مسئلہ کو ایوان میں لانا ہے تو آپ اس کی ایک الگ قرارداد پیش کریں۔ پھر اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے محترم وزیر قانون صاحب سے درخواست کی تھی کہ ہم پورے ہاؤس کی ایک مشترکہ قرار داد لا رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ آپ رول 234 کے تحت باقی کارروائی suspend کر کے مجھے قرار داد پڑھنے کی اجازت دیں۔ میں نے وزیر قانون صاحب سے اس سلسلہ میں بات کر لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر قانون صاحب! آپ کیا فرمائیں گے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! اس بارے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز suspend کئے جاتے ہیں اور قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

پنجاب اسمبلی کے اراکین اور ان کے اہلخانہ کے لئے آفیشل پاسپورٹ کا اجراء

رانا آفتاب احمد خان: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 4 و دیگر آرٹیکلز اور اراکین اسمبلی کے بنیادی حقوق کے تابع قومی اسمبلی کے ارکان کی طرح سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین اور ان کے اہلخانہ کے لئے آفیشل پاسپورٹ کا اجراء کرے تاکہ اس ضمن میں کوئی امتیاز نہ رہے"۔

جناب سپیکر! اس میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ دیکھیں کہ---

وزیر قانون: رانا صاحب! میری درخواست ہے کہ آپ کی تحریک کو ہم نے oppose نہیں کیا۔ رائے اعجاز احمد صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی تحریک آپ سے بالکل simular ہے وہ بھی بات کر لیں۔

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی تحریک سے اتفاق کرتا ہوں اور میں نے رانا صاحب سے بھی بات کی تھی۔ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ ہم تمام صوبائی اسمبلی کے ممبران کو اور ہماری فیملی کو یہ پاسپورٹ جاری کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 4 و دیگر آرٹیکلز اور اراکین اسمبلی کے بنیادی حقوق کے تابع قومی اسمبلی کے ارکان کی طرح سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین اور ان کے اہلخانہ کے

لئے آفیشل پاسپورٹ کا اجراء کرے تا کہ اس ضمن میں کوئی امتیاز نہ رہے "۔

قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 4 و دیگر آرٹیکلز اور اراکین اسمبلی کے بنیادی حقوق کے تابع قومی اسمبلی کے ارکان کی طرح سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین اور ان کے اہلخانہ کے لئے آفیشل پاسپورٹ کا اجراء کرے تا کہ اس ضمن میں کوئی امتیاز نہ رہے "۔

(قرارداد منظور ہوئی)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر محترم وزیر قانون کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بات relevant بنتی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس معاملہ میں سفارش کر دیں لیکن اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ صوبے میں اتنے آفیشل پاسپورٹ نہ ہو جائیں کہ آفیشل پاسپورٹ اور عام پاسپورٹ میں کوئی فرق ہی نہ رہے اور دوسرا یہ ہے کہ جو معزز اراکین اسمبلی ہیں ان سے متعلق کوئی تھوڑا بہت ضابطہ' کوئی قانون بنا لیں کہ یہ جو ایم پی اے کی گاڑیوں پر پلیٹیں لگتی ہیں اور اس سے متعلقہ جو دوسرے معاملات ہیں' جو اس وقت بڑے irregular اور inordinate انداز میں چل رہے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح معزز ایوان اور معزز اراکین کی عزت اور وقار میں اضافہ نہیں ہوتا تو اس سلسلہ میں کیونکہ یہ relevant بات ہے اس لئے میں وزیر قانون صاحب سے بات کروں گا کہ پاسپورٹ معزز رکن کا بننا چاہئے یا اس سے آگے کتنے بننے چاہئیں اور یہ جو میں نے دوسری گزارش کی ہے اس کے متعلق یہ کوئی سوچ بچار کر لیں۔ بے شک اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لے لیں اور دو چار دوست بیٹھ کر اس کے متعلق

کوئی جامع قسم کا حل تلاش کریں۔ اس سے پہلے بھی ایک دو مرتبہ یہ معاملات take up ہوئے ہیں لیکن اس کا کوئی جامع حل نہیں نکل سکا تو once for all میں یہ درخواست کروں گا کہ اس سے متعلق کوئی rules frame ہو جانے چاہئیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس میں سندھ اسمبلی کی پریکٹس یہ ہے کہ ایم پی ایز کی گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں وہ خود فراہم کرتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ بہترین طریقہ ہے۔ اگر یہ ہو جائے کہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کو نمبر پلیٹوں کا سٹکر تو دیا جاتا ہے لیکن بعض دوستوں کا یہ privilege بھی ہے۔ ٹھیک ہے میں بری بات نہیں سمجھتا اگر کوئی ایم پی اے کی تختی نہیں لگانا چاہتا تو نہ لگائے لیکن اگر کوئی لگا دے تو فرق نہیں پڑتا۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست ہے کہ اس معاملے میں سندھ اسمبلی میں یہ پریکٹس موجود ہے اور اگر یہاں بھی صوبائی اسمبلی یا سیکرٹریٹ ایم پی اے صاحبان کو نمبر پلیٹ مہیا کرے تو یہ ٹھیک رہے گا کیونکہ پوری دنیا میں یہی طریقہ ہے۔ اس سے یہ فرق پڑے گا' جس طرح رانا آفتاب احمد خان صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے بعض ایم پی اے کے چار چار گاڑیوں کے ملازم بھی' بھائی بھی اور رشتہ دار بھی ایم پی ایز کی نمبر پلیٹیں لگائے ہوئے ہیں اور اگر گورنمنٹ نمبر پلیٹ مہیا کرے گی تو اس سے اس مسئلہ کا سدباب ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' راجہ صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بڑی درست observation ہے اور یہ matter of concern حکومت کے لئے بھی تھا اور ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس معاملے کو regularise کیا جائے لیکن بات پھر وہیں آتی ہے کہ بعض معزز اراکین یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ آپ نے اس طرح کی بات کیوں کی ہے؟ گزشتہ اسمبلی کے وقت بھی یہ بات زیر غور آئی تھی کہ اگر پلیٹیں لگنی ہیں تو اسمبلی سیکرٹریٹ ہی جاری کرے کیونکہ اب ہاؤس کی کمیٹی بن چکی ہے اس لئے میں آپ سے

درخواست کروں گا کہ اس معاملے کو ہاؤس کمیٹی کے سامنے لے کر جائیں۔ نمبر پلیٹ سے مراد یہ نہیں کہ اس کی رجسٹریشن نہیں ہے۔ اگر آپ ایم پی اے کی پلیٹ جاری کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ ہمارا concern ضرور ہے کہ ایک ایک گاڑی پر چار چار پلیٹوں کے trend کو ہمیں ختم کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ہماری طرف سے آپ کو جو بھی تعاون چاہیے ہو گا' انشاء اللہ ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہو گا اور ہم یہ چاہیں گے کہ اس پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ ہمارے بعض بھائی گاڑی پر بلیو لائٹ لگا لیتے ہیں اس سے بھی ہمیں اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر یہ سارے معاملات مجموعی طور پر اکٹھے کر کے کمیٹی کے سامنے دیکھ لئے جائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ معقول تجویز ہے اور لاء منسٹر صاحب بھی اس سے متفق ہیں۔ تو Treasury benches and Opposition should sit together کیونکہ پاسپورٹ بھی ایک اہم issue ہے۔

وزیر قانون، جناب والا! آپ کی ہاؤس کمیٹی بن چکی ہے۔ اسی میں ہی اس کو discuss کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں آپ کی موجودگی بھی ہو گی۔

وزیر قانون، جناب! اس میں ہم موجود ہوں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ چونکہ ہاؤس کمیٹی میں ہماری participation کم ہے تو اس کے لئے برابر کی کمیٹی تشکیل دی جائے اور اپوزیشن کو بھی نمائندگی دی جائے اور یہ معاملات افہام و تفہیم کے ساتھ حل ہونے چاہئیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ majority ووٹ سے نہ ہو' یہ consensus سے ہو۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! ہم نے تو oppose ہی نہیں کیا۔ ہم تو اس معاملے کو افہام و

تفہیم سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے minority یا majority کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب افہام و تفہیم سے ہو گا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ consensus سے ہی ہو گا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! پاسپورٹ کے مسئلہ کا کیا ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ حل ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! پاسپورٹ کے سلسلے میں میری گزارش ہے کہ جب ڈپلومیٹک پاسپورٹ آئیں گے تو کیا جنوبی پنجاب کے ایم پی ایز کو بھی اپر پنجاب کے ایم پی ایز جیسا پاسپورٹ دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہاں جنوبی اور اپر پنجاب کی بات نہیں ہوتی' ایم پی اے کی بات ہوتی ہے۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو رولز ہیں اس کے تحت کسی بھی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج کے خلاف question نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی میرے معزز بھائی نے ان کے متعلق ذکر کیا اور انہوں نے جو جواب دیا ہے میری submission یہ ہے کہ ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ ریکارڈ سے حذف کئے جاتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت

جناب سپیکر! بڑے مناسب انداز میں ایک بات ہوئی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنا بھی کسی کو مقدس گائے بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک میں جس طرح سے انصاف کی dispensation ہو رہی ہے وہ پوری قوم کو پتا ہے اور پوری قوم کے اس کے اوپر جذبات اور reservations ہیں تو اس لئے کسی کو اتنا بھی مقدس درجہ دینا کہ اس کے اوپر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا' کوئی بات ہو نہیں سکتی۔ یہ معزز ایوان ہے جو کہ صوبے میں امن و امان کا ذمہ دار ہے۔ یہ امن و امان discuss ہونا ہے۔ امن و امان اس وقت تک discuss نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ انصاف کی بات نہیں کریں گے۔ چونکہ انصاف عدالتوں نے ہی فراہم کرنا ہے۔ تو اس حوالے سے اگر کوئی متعلقہ بات ہو تو میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ اس حوالے سے بات ہو سکتی ہے۔ اتنے مقدس نہیں ہیں وہ لوگ۔ ساری قوم کو پتا ہے۔ سب لوگوں کو پتا ہے' جو ہو رہا ہے اور جس طرح ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ بیٹھیے۔ پہلے ہی میں نے یہ الفاظ حذف کر دیے ہیں۔ جی' مہر خالد محمود سرگانہ صاحب!

حکومت پنجاب کے سول ملازمین کے بچوں کو بینو ویلنٹ فنڈ سے ماہانہ تعلیمی وظیفے کی ادائیگی

مہر خالد محمود سرگانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت پنجاب کے سول ملازمین کے بچوں کو Benevolent Fund تعلیمی وظیفہ کی صورت میں ملنے والی رقم سالانہ کی بجائے ماہانہ کر دی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت پنجاب کے سول ملازمین کے بچوں کو Benevolent Fund تعلیمی وظیفہ کی صورت میں ملنے والی رقم سالانہ کی بجائے ماہانہ کر دی جائے"۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! اگر اس میں مجھے کچھ اجازت دیں گے تو میں تھوڑی سی وضاحت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ oppose کر رہے ہیں یا اس کے حق میں ہیں؟

وزیر خوراک، جناب میں اس پر بات کرنے کے لئے oppose کر رہا ہوں۔ باقی جو بات کہیں گے وہ سن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ نے اسے oppose کیا ہے؟

وزیر خوراک، جی!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر یہ کوئی area of difference زیادہ نہیں ہے جو ہمارے فاضل دوست کہہ رہے ہیں۔ سول ملازمین کے بچوں کو Benevolent Fund سے جو سالانہ رقم دی جاتی ہے اس میں یہ چاہتے ہیں کہ سالانہ کی بجائے اسے ماہانہ کر دیا جائے۔ اس سے جو قباحتیں آئیں گی وہ بھی میرا فرض ہے کہ میں ان سے آپ کو آگاہ کر دوں۔

جناب سپیکر! جو non gazetted ملازمین ہیں ان کا علیحدہ فنڈ ہے اور جو gazetted officers ہیں ان کا علیحدہ فنڈ ہے۔ non gazetted ملازمین میں جو بندے آتے ہیں ان کے لئے اس مد میں جو رقم آتی ہے وہ اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ اس کو جس طرح مرضی ہو خرچ کیا جائے۔ جبکہ gazetted officers فنڈ میں کافی رقم ہوتی ہے۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ فنڈ ہیں۔ علیحدہ علیحدہ ان کی kitty ہے، علیحدہ ان کا پول ہے جس میں

سے یہ علیحدہ علیحدہ دیے جاتے ہیں۔اس لئے اگر یہ ماہانہ طور پر دیا جائے گا تو اس کے لئے سرکاری ملازم بھی اور رکھنا پڑیں گے اور اس کو ماہانہ طور پر تقسیم کرنے کا جو سلسلہ ہے اس کو بڑھانا پڑے گا' اسے وسعت دینا پڑے گی تاکہ اس میں صحیح طریقے سے استعمال ہو سکے ۔ سکولوں کا بڑا فرق ہے کوئی سکول کسی مہینے میں شروع ہوتا ہے اور کوئی کسی میں ۔ جو سرکاری سکول ہیں وہ اور طرح سے ہیں اور جو غیر سرکاری ہیں وہ اور طرح سے ہیں۔ پھر اس میں جو سالانہ رقم ہے' اس بندے کو پتا ہوتا ہے کہ اتنی رقم مجھے مل گئی ہے۔ اس میں' میں نے بچے کے لئے سارا سال گزارہ کرنا ہے' باقی وہ اپنی جیب سے خود بھی ڈالتا ہے ۔ اس طرح سے یہ فنڈ جو ہے کوئی بہت زیادہ سود مند ثابت نہیں ہو گا۔ اس لئے میں نے بڑی light سی تھوڑی سی مخالفت کی ہے تاکہ میرے دوست ناراض بھی نہ ہوں۔ اگر یہ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں سیکرٹری سروسز کو بلا لوں گا۔ اگر ان کی قرارداد میں سرکاری ملازمین کا بہت زیادہ فائدہ نظر آیا تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔میں صرف اتنا ہی اس پر کہنا چاہتا ہوں' زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

مہر خالد محمود سرگانہ: محترم وزیر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس بارے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ gazetted اور non gazetted کا جو فرق ہے اسے ختم کرنا چاہئے۔ ہم اگر سال بعد وہ وظیفہ یا فنڈ دیتے ہیں تو اس کی کٹوتی ہر مہینہ ان کی تنخواہ سے کی جاتی ہے۔ ایک سرکاری ملازم جو کہ 35/34 سو روپے تنخواہ لیتا ہے اسے اگر بچے کے لئے نیا سلیبس' کوئی کتاب یا کاپی لینا پڑے تو اسے اپنے مہینے کے بجٹ کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے' سوچنا پڑتا ہے۔ میں اپنے علاقے جھنگ ' backward areas کے لوگوں کی ترجمانی کر رہا ہوں کہ اگر انھیں کاپی یا کوئی نئی کتاب خریدنا پڑ جائے تو وہ ایک مہینہ انتظار کرتے ہیں۔ فوری طور پر نہیں خرید سکتے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ فنڈ انھیں ماہانہ کی بنیاد پر دے دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ اس طرح وہ اپنے بچوں کے مستقبل کو بہتر بنا سکیں گے اور

اس سے literacy rate بھی بلند ہوگا۔ میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ یہ میٹرک کی سطح پر ہے جبکہ ہمارے ہاں زیادہ تر بچے میٹرک تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔ وہ میٹرک سے پہلے ہی پیسوں کی کمی کے باعث کسی مل میں مزدوری کر لیتے ہیں۔ لہذا اسے میٹرک سے نیچے مڈل یا پرائمری کی سطح تک لے کر آئیں۔ وزیر صاحب ان گزارشات پر تھوڑا سا غور فرمائیں۔ ایک تو gazetted and non gazetted کا فرق ختم کریں۔ یہ تفریق ختم ہونی چاہئے تاکہ ہمارے backward areas کے لوگ بھی اپنے بچوں کو بہتر تعلیم دلوا سکیں اور ملک و قوم کی خدمت کر سکیں۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں مختصر سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ فاضل دوست نے اچھی تجاویز دی ہیں۔ ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔ میں نے اسی لئے عرض کیا تھا کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں وہاں پر سیکرٹری سروسز کو بلاتے ہیں اور ان کی ساری اچھی اور قابل عمل تجاویز پر غور کرتے ہیں۔ ہم سب یہاں عوام کی بہتری کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ حکومت نے میٹرک تک تعلیم تو ویسے ہی مفت کر دی ہے۔ اس میں اب کوئی اتنا زیادہ مسئلہ نہیں رہا لیکن پھر بھی میرے فاضل رکن میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہم سیکرٹری سروسز کو بھی بلا لیں گے اور کوئی راستہ اس میں سے نکال لیں گے اور جو بھی ان کی قابل عمل تجاویز ہوں گی ان پر انشاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد بھی کروا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سرگانہ صاحب! تو کیا اب آپ پریس کرتے ہیں؟

مہر خالد محمود سرگانہ: نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد سمیع اللہ خان صاحب کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: مجھے تھوڑی سی آپ کی راہنمائی چاہئے۔ میں نے دو قرار دادیں جمع کروائی تھیں۔ ایک کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ مفاد عامہ کے منافی ہے۔ دوسری آج کے ایجنڈے میں آ گئی ہے۔ اگر آپ مجھے ایک منٹ دیں تو میں عرض کرتا ہوں۔

میری قرارداد تھی کہ۔

> اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ زرمبادلہ کے ذخائر 9۔ارب ڈالر ہو جانے کا فائدہ براہ راست عام آدمی کو پہنچنا چاہئے۔ اس سلسلے میں پٹرول اور ڈیزل کے نرخ عام آدمی کے لئے بالترتیب28 روپے اور 14 روپے فی لٹر مقرر کئے جائیں اور عالمی مارکیٹ میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کا بوجھ وفاقی حکومت برداشت کرے۔

جناب سپیکر! اس قرارداد کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ مفاد عامہ کے منافی ہے۔

وزیر قانون. پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر' اس بات سے حکومت کا کیا تعلق ہے ؛ معزز رکن نے قرار داد اسمبلی سیکرٹریٹ کو دی ا گر وہ balloting میں نہیں آئی تو اس میں حکومت کا کیا عمل دخل ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: میں بھی سپیکر صاحب سے وضاحت چاہ رہا ہوں۔ آپ سے نہیں۔

وزیر قانون. جناب سپیکر! جس قرارداد کا ایجنڈے میں ذکر نہیں وہ آپ نے پوری پڑھنے کی اجازت دے دی ہے اور جو ان کی اصل قرار داد ہے' جو ایجنڈے پر ہے وہ پڑھی نہیں گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ کی جو قرار داد اس وقت ایجنڈے پر ہے اسے پہلے take up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سپیکر ! میں قرار داد کو پیش نہیں کر رہا بلکہ میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ یہ reject ہو گئی ہے۔ مجھے تو آپ کی راہنمائی چاہئے کہ پلیز اگر مفاد عامہ کی کوئی تشریح کر دی جائے تو میں بھی سمجھ سکوں کہ مفاد عامہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : اس وقت میرے پاس اس قرارداد کا ریکارڈ نہیں ہے اس لئے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ فی الحال آپ کی جو قرارداد ایجنڈے پر ہے آپ اسے take up کیجیے۔

دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ

جناب سمیع اللہ خان : بہتر ہے۔ جناب سپیکر ! اس ایوان کی رائے ہے کہ۔

"صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہدرہ کے رہائشی افراد کی دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ جو کہ 1999 سے بند کر دی گئی تھی کو دوبارہ بحال کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ۔

"صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہدرہ کے رہائشی افراد کی دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ جو کہ 1999 سے بند کر دی گئی تھی کو دوبارہ بحال کیا جائے۔"

وزیر قانون : جناب سپیکر ! اس میں محترمہ سعدیہ ہمایوں صاحبہ کی ایک ترمیم بھی ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اسے بھی ساتھ ہی take up کر لیا جائے تاکہ یہ قرار داد متفقہ طور پر آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : تو وہ بھی پڑھ لیں۔

محترمہ سعدیہ ہمایوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ قرار داد کے آخر میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے کہ۔

"شاہدرہ کے رہائشی افراد کے لئے خصوصی فری پاس جاری کئے جائیں"۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ قرار داد کے آخر میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے کہ۔

"شاہدرہ کے رہائشی افراد کے لئے خصوصی فری پاس جاری کئے جائیں "

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر ' یہ بڑی اچھی تجویز ہے' ہاؤس اس پر غور کرے گا۔ میں بھی اس کی favour میں ہوں لیکن اس پر ایک چھوٹی سی ترمیم ہے کہ " شاہدرہ میں رہنے والی وہ خاتون جو کسی ایک پارٹی سے منتخب ہوئی اور پھر وفاداری بدل کر دوسری پارٹی میں چلی گئی اب اگر وہ شاہدرہ آئیں یا جائیں تو ان پر کم از کم ڈبل فیس لگائی جائے "۔

جناب ڈپٹی سپیکر : سمیع اللہ خان صاحب کی یہ قرار داد شاہدرہ کے سب رہائشی لوگوں کے لئے ہے' کسی ایک کے لئے نہیں ہے۔

بیگم زینت خان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی فرمائیے '

بیگم زینت خان: جناب سپیکر ' میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اپوزیشن بنچز کی طرف سے ہمارے معزز رکن نے ابھی جو ہماری ایک خاتون ممبر کے بارے میں بات کی ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ اگر یہ میرے بھائی اچھرہ میں رہ کر ڈیرہ غازی خان ' راولپنڈی اور اسلام آباد کے لوگوں کے رہائش کے مسئلے پر بات کر سکتے ہیں تو ان کو بھی یہ حق پہنچتا ہے۔ وہاں پر بیٹھ کر انھوں نے جو بھی باتیں کی ہیں ان سے پوچھیں کیا یہ ان چیزوں سے متاثر تھے جس قسم کے فیصلے یہ اس وقت کروا رہے تھے اور میں ان کو یہ بتا دوں کہ ان کے وہ فیصلے مانے نہیں گئے۔ یہ اچھرہ میں رہتے ہیں جبکہ ڈیرہ غازی خان ' ملتان ' خان پور اور رحیم یار خان سے آنے والے لوگوں کے بارے میں فیصلے کر رہے ہیں۔ ہماری ممبر بھی لاہور میں رہتی ہیں۔ ان کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ لاہور کے حوالے سے بات

کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ باہمی دل لگی کی باتیں ہیں۔ آپ اس کو چھوڑیں۔ Let's go ahead. یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے seriously لیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان : محترمہ سعدیہ ہمایوں نے جو ترمیم دی ہے بالکل ٹھیک کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس پر ہاؤس کا consensus ہو گا۔

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر ! یہ معمولی بات نہیں ہے۔ یہ ایک technical point ہے جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے اندر ایک پارٹی ہے جس کا نام پیپلز پارٹی ہے۔ اس کے بانی شہید ذوالفقار علی بھٹو ' ان کے بعد ان کی بیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ ہیں۔ اس وقت جو ملک میں جماعت کھڑی ہے اس کا نام پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین ہے۔ ان کا تو پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق ہی نہیں ہے۔ انھوں نے اپنے آپ کو علیحدہ پارٹی رجسٹرڈ کرایا ہے جس کے لیڈر مخدوم امین فہیم اور ناہید خان ہیں تو اس پارٹی کا تعلق ہی پیپلز پارٹی سے نہیں ہے۔ یہ اس کی طرف کیا اشارے کرتے ہیں' یہ تو خود بھگوڑے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بگو صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے بگو صاحب کو floor دیا ہے۔ ان کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! پہلے میں بات کروں گا۔ ہماری پارٹی کے متعلق بات ہوئی ہے۔ ان کا تعلق پیپلز پارٹی سے نہیں ہے۔ یہ بھگوڑے لوگ اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اپنے اوپر لحاف اوڑھ رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، پلیز ایک آدمی بولے۔ باقی سب معزز ممبران بیٹھ جائیں۔

ملک اصغر علی قیصر، جو پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین بنی ہے وہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی consent سے بنی ہے۔ ہر وہ بات اور ہر وہ عمل جو محترمہ بے نظیر بھٹو کے حق میں ہو گا ہم اس کے لئے stand لیں گے۔یہ بھگوڑے لوگ اپنی خفت مٹانے کے لئے اور اپنے لوٹے پن کو مٹانے کے لئے اگر ہم پر کوئی بات کریں گے تو ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، باقی سب ممبران تشریف رکھیں اور ان کو بات کرنے دیں۔ One at a time please محترمہ آپ بیٹھیے۔ Let him talk پلیز آپ بیٹھیے۔ Let him talk first I will give the floor to every body. Please be seated. پلیز آپ بیٹھیں۔ Let one speaker speak. پلیز آپ بیٹھیے۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب والا! پاکستان پیپلز پارٹی کے متعلق بات کی گئی ہے تو میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین قائد عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو اور اس کی بیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو کی وفادار جماعت ہے اور اسی کی رضامندی سے بنی ہے لیکن یہ لوگ جنھوں نے پاکستان پیپلز پارٹی میں چھرا گھونپا اب اپنی خفت اور اپنے لوٹے پن پر پردہ ڈالنے کے لئے اگر آج ہم سے کہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وفادار ہیں تو آپ وزارت اور مشاورت کو ٹھوکر مار کر آئیں ہم آپ کو بتائیں گے کہ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین ہی بے نظیر بھٹو کی جماعت ہے۔ یہ سارے لوٹے جو ادھر سے چھوڑ کر گئے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں جب یہی لوگ اگلے الیکشن میں ٹکٹیں لینے کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو کی جوتیوں میں بیٹھے ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت آنے کا۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، Please one at a time! ایک معزز ممبر بات کر رہے ہیں' آپ

بیٹھیں۔

ملک اصغر علی قیصر، یہ جو اپنے آپ کو جھوٹی تسلیاں دے رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مخدوم اشاق صاحب نے کسی کے بارے میں کوئی derogatory remarks نہیں دیئے اور نہ ہی انھوں نے آپ کی لیڈر شپ کے لئے کوئی derogatory remarks دیئے ہیں۔ اب آپ نے اس کا جواب دیا ہے۔ Let's get down to the brass tacks اس پر بحث کریں۔ انھوں نے جو بات کی ہے آپ نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ مخدوم صاحب! آپ نے اس بات کو چھیڑنا بھی نہیں تھا' بات کوئی اور ہو رہی تھی آپ نے ایسے ہی بات چھیڑ دی۔ مخدوم صاحب! آپ بیٹھیے۔ already ایک بات ہو چکی ہے۔ دیکھیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ انھوں نے جو بات کی آپ نے اس کا جواب دے دیا ہے That is understood. OK. Let's get down to the brass tacks.

ملک اصغر علی قیصر، ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انھوں نے کوئی derogatory بیان نہیں دیا۔ آپ کیوں اس controversy میں پڑنا چاہتے ہیں؟ Let's get down to the brass tacks ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ آپ کی ہر بات رجسٹرڈ کر دی گئی ہے۔ آپ کی بات رجسٹرڈ ہو گئی ہے۔ میں نے آپ کی ہر بات کا نوٹ لے لیا ہے Please sit down محترمہ میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ بیٹھیے۔ میں آپ کو floor دیتا ہوں Not like that. I will not give the floor like that جب تک آپ نہیں بیٹھیں گے I will not give the floor to anybody رانا صاحب! پلیز آپ ان سے کہیے They should all sit down. I will give the floor to each individual پلیز میں ایک ایک کر کے سب کو floor دوں گا۔ پلیز آپ آرام سے بیٹھیے Not like this. This is no way. اب آپ کے لیڈر رانا صاحب on the floor ہیں۔ پلیز آپ بیٹھیے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر ، جناب والا! پوری دنیا میں عراق کے حق میں مظاہرے ہو رہے ہیں لیکن یہاں پر نہیں ہو رہے۔ اگر ان لوگوں میں اتنی اخلاقی جرات ہے تو عراق کے حق میں مظاہرہ کر کے دکھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بھائی آپ بیٹھیں۔ اس وقت یہاں پر عراق کی بات نہیں ہو رہی۔ رانا صاحب! آپ فرمائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی جب میں یہاں آیا ہوں تو میں نے بڑا عجیب منظر دیکھا ہے۔ ہمیں مخدوم اشفاق صاحب کی عزت صرف ان کے بڑے بھائی کی نسبت سے ہے کہ جنھوں نے سیاست میں عزت' وفاداری اور ہمیشہ بردباری سے کام لیا۔ میں ان کے متعلق ریمارکس تو نہیں دیتا مگر ان کو پتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جب محترمہ جاتی ہیں تو یہ ان کی جیپ کے پیچھے لٹک جاتے ہیں اور آج یہ وہ بات کر رہے ہیں کہ کون سی پیپلز پارٹی؟ ایک ہی پیپلز پارٹی ہے جو شہید ذوالفقار علی بھٹو کے مشن کو لے کر جا رہی ہے۔ آپ بھی اس میں رہے ہیں اور وہی پارٹی ہے۔ اب یہ کہنا کہ پارلیمانی کیا ہے؟ آپ کو پتا ہے کہ پیپلز پارٹی کو الیکشن سے آؤٹ کرنے کے لئے اس کی رجسٹریشن نہیں ہو رہی تھی۔ الیکشن لڑنے کے لئے پیپلز پارٹی کو پارلیمنٹیرین کا نام دے کر رجسٹر کروایا گیا تاکہ الیکشن لڑ سکے۔ ان لوگوں کا اس وقت ضمیر کہاں تھا جب یہ ٹکٹ کے لئے اسلام آباد بھاگ رہے تھے؟ جب یہ ٹکٹ لے کر آئے ہیں' منتخب ہو کر آئے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اگر ان کا ضمیر ہے تو اس سیٹ سے استعفیٰ دیں اور independent ہو کر آئیں ہمیں آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ آپ آزاد الیکشن جیت کر آئیں گے۔ Never interrupt them I am speaking on behalf of the Opposition ماحول خراب نہ کریں۔ ہماری سیاسی پارٹی' ہماری سیاسی ماں ہے۔ ہم اپنی ماں کے متعلق ایسی باتیں برداشت نہیں کر سکتے۔ بے ضمیری یہ کر سکتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ اگر پیپلز پارٹی کے متعلق ایسے ریمارکس آئیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ ہم یہاں پر اسمبلی کا اجلاس نہیں چلنے دیں گے۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب سپیکر! میں رحیم یار خان جنازے پر گیا تھا ان کی وجہ سے مرحوم مخدوم الطاف کی روح کو بہت تکلیف ہوئی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! مجھے موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی،

کھلی حقیقت وی سامنے اے ولاوی شک اسے جو خواب ڈہنداں
حسین چہرے ضعیف ڈمدے ہن تے کوجھے منہ تے شباب ڈہنداں
حقوق شاکر سڈیندے مجرم تے ستم کو عالی جناب ڈہنداں

جناب والا! چونکہ اس پر بات ہو رہی ہے۔ اس پر جو میرے معزز وزیر صاحب نے بات کی ہے چونکہ وہ منتخب ہو کر آئے ہیں اس لئے ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ جب وہ الیکشن لڑ رہے تھے تو یقیناً بے نظیر کی تصویر تھی۔ ہم بے نظیر کے چاہنے والے ہیں۔ ہم بے نظیر کے مرید ہیں۔ ہم بے نظیر کے ورکر ہیں۔ ہم تو یہاں کھڑے ہوکر اعلان کر رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ پارلیمنٹیرین بنائی ہے۔ اگر میرے بھائی مخدوم صاحب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بھی بے نظیر سے تعلق داری اور عقیدت مندی ویسے ہی ہے تو کوئی حرج نہیں' وہ اپنی پوزیشن کو clarify کر دیں کہ جناب ہم نے پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین (پرویز گروپ) بنائی ہے۔ ایک اور پارٹی میں بھی پرویز گروپ تھا۔ وہ کہہ دیں کہ ہم نے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین (پرویز گروپ) بنائی ہے۔ ہم جس کی ٹکٹ پر الیکشن لڑے تھے' جس کو لیڈر مان کر آئے تھے آج بھی اس کو لیڈر تسلیم کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کی اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور جیسے ہم ماضی میں ان سے پیار کرتے تھے' آئندہ بھی پیار کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' کیانی صاحب!

راجہ محمد طارق کیانی، شکریہ، جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جو سوال اٹھایا ہے یہ پولیٹیکل سائنس کا ایک بنیادی fundamental اور بڑا substantive سوال ہے۔ میں اس پس منظر میں اپنی ناقص فہم سیاسیات کے مطابق جواب دینا چاہوں گا۔ میں سیاسیات کی تاریخ کے اندر اپنی سرزمین برصغیر کی بات بتاؤں گا کہ جب بھی آمروں نے، برطانوی ڈکٹیٹروں نے ہمارے برصغیر کی آزادی کی جدوجہد کے ان پروانوں کو جن میں موہن داس گاندھی، جواہر لعل نہرو، مولانا عبدالکلام آزاد اور محمد علی جناح نے برصغیر کے اندر سے جماعتیں بنا کر، پولیٹیکل آرگنائزیشن کو تشکیل دے کر masses کے ذریعے ان کو نکالنے کی کوشش کی تو وہاں کے آمروں نے ان سیاسی جماعتوں پر طرح طرح کی پابندیاں لگوائیں اور ہمارے آباؤ اجداد نے 1910 کے بعد، جب کانگرس کو بند کیا گیا، موہن داس گاندھی نے سامراج نامی پارٹی کو تشکیل دے کر رجسٹرڈ کروایا تو کیا موہن داس گاندھی اس وقت اپنی کانگریس سے باغی ہو گئے تھے؟ اسی طرح جواہر لعل نہرو کے بعد موتی لعل نے جب اس کو جیل کے اندر دھکیل دیا اور اس کی آرگنائزیشن اور اس کے انڈیپنڈنٹ اخبار کو بند کر دیا تو جیل کے اندر سے ایک نیا اخبار اور جیل سے ایک نیا انڈیپنڈنٹ گروپ بنا کر انہوں نے سیاسیات کی منازل کو طے کرنے کی کوشش کی اور میرے پاکستان کے اندر 1970 کے اندر، جب ایک بار پھر عوامی ڈکٹیٹروں نے مارشل لاء اور طالع آزماؤں نے عوام کی ایک جماعت کو طاقت کا سرچشمہ عوام کی جماعت سے جنم لینے والے ایک شخص کی جماعت کو پابند کیا جس کو ہم عوامی لیگ کہتے ہیں اور پھر میں اور آپ کیا دیکھتے ہیں کہ میرا اور آپ کا جسم دو لخت ہو جاتا ہے۔ اس پس منظر کے اندر آج کے طالع آزماؤں نے اگر پاکستان پیپلز پارٹی کو رجسٹریشن اور one man آرڈیننس کے ذریعے پابند کرنے کی کوشش کی تو میں خراج عقیدت اپنی لیڈر کو پیش کرتا ہوں کیونکہ وہ سیاسیات کی طالبہ تھیں۔ اسے سیاسیات کا شعور تھا۔ اسے سیاسیات کی تحریکیں اور تحریکوں کو آگے لے جانے کا علم تھا تو اس نے آن کی آن کے اندر اپنی جماعت کو ایک نئے

رنگ کے ساتھ' ایک نئے انداز کے ساتھ' ایک نئی قوت کے ساتھ رجسٹرڈ کروا کر ان طالع آزماؤں کے سامنے ان کے راستے کے پتھر بن گئے تو وزیر موصوف کو میں یہ عرض کروں گا کہ تحریکیں' جماعتیں' گروہ' خاندان' قبائل اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہر رنگ سے' ہر انداز سے' ہر طریقے سے ہر شاہراہ کو بدل کر وہ اسی طرح' اسی عزم کے ساتھ اسی منشور کے ساتھ' اسی قوت کے ساتھ' اسی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔بہت بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ، جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

وزیر قانون ، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ایک بات پوائنٹ آف آرڈر پر مخدوم صاحب نے کی اور دوستوں نے کھل کر اس پر بات کر لی ہے لیکن ساری بحث میں سے ایک بات کھل کر سامنے آئی ہے۔ اسے سب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ جب کسی طرف سے بھی کسی کی جماعت پر بات ہوتی ہے تو پھر اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی آج اس ہاؤس میں محسوس کی گئی ہے۔ اس لئے ہمیں ایک ضابطہ اخلاق طے کر لینا چاہئے کہ کسی کی سیاسی وابستگی' کسی جماعت سے بھی تھی لیکن چونکہ اب لوگ منتخب ہو کر آ گئے ہیں اس لئے اب ہم نے آگے چلنا ہے۔ اب پیچھے نہیں دیکھنا کہ پیچھے کیا ہوا! کوئی کس طرح آیا! جو کچھ ہو چکا ہے اس کو بھول کر آگے ہمیں اپنی منزل کا تعین کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ اسی ایوان میں یہ کہا تھا کہ یہاں پیپلز پارٹی کے لوگ بھی ہیں' یہاں (ن) کے لوگ بھی ہیں' ایم ایم اے کے لوگ بھی ہیں اور مسلم لیگ (ق) کے لوگ بھی ہیں' نیشنل الائنس کے لوگ ہیں اور بھی لوگ ہیں پارلیمنٹیرین کے لوگ بھی ہیں۔ سارے لوگ یہاں پر موجود ہیں تو اگر ایک جماعت کی وابستگی کے حوالے سے ہم بحث شروع کر دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ جتنی بات ہو چکی ہے' مخدوم

صاحب نے اپنا نظریہ بتایا' دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اب اس بات کو آگے چلائیں اور جو آج کا ایجنڈا ہے ہمیں اس پر آگے چلنا چاہئے۔ میں اپوزیشن کے بھائیوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اب اس معاملے کو مزید آگے نہ بڑھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو میں نے floor دیا ہے اور یہ بھی امید کروں گا کہ جیسا کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کی لیڈر شپ کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی قیادت کا احترام کرنا چاہئے' تمام معزز ایوان کے جو اراکین ہیں ان سب کا بھی احترام کرنا چاہئے۔ یہاں ہم سب سیاست دان ہیں۔ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر مخدوم اشفاق صاحب نے کوئی بات کی ہے او رآپ نے جس انداز سے جواب دیا ہے میرے خیال میں یہ کافی ہے لیکن اس کے باوجود میں محترمہ کو floor دے رہا ہوں۔ اس کے بعد میں گزارش کروں گا کہ Let's get down to the main issue

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ،جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں یہاں کسی پر کیچڑ اچھالنے کے لیے بالکل کھڑی نہیں ہوئی ہوں۔میں ایک تھوڑی سی بات اپنے وزیر موصوف صاحب کو clear کرنا چاہتی ہوں کہ جس پارٹی سے یہ وابستہ ہیں اور جس کا یہ نام لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہماری قائد بے نظیر بھٹو ہیں تو میں ان کے لئے ایک بات clear کرنا چاہتی ہوں کہ ہم جس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں own کرتی ہیں بے نظیر' ان کو کبھی own نہیں کیا' تو یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ بے نظیر ان کی لیڈر ہیں اور اس لئے ان کو یہ باتیں کرنا جائز ہیں؟ جس قسم کی یہ باتیں کر رہے ہیں یہ جائز بات کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں؟ ہماری لیڈر ہمیں own کرتی ہیں اور انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بی بی ہمیشہ کہتی ہیں کہ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین میری جماعت ہے اور میں اس کی قائد ہوں تو میں ان سے یہ بات واضح کرنا چاہتی ہوں کہ بی بی اور قائد عوام کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اب بات ہو چکی ہے۔ محترمہ شاہینہ صاحبہ!

محترمہ شاہینہ اسد، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت احترام کرتی ہوں۔ ان لوگوں کا کام صرف یہ ہے کہ نمبر بنانا۔ کبھی یہ خاتون اٹھ جاتی ہیں۔ کبھی کوئی مرد اٹھ جاتا ہے۔ انہوں نے تو اپنے نمبر بنانے ہیں۔ ہم لوگ ادھر کام کرنے آئے ہیں۔ ہمارا ٹائم ضائع نہ کیا کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،بی بی غلطی پہلے آپ کی طرف سے ہوئی ہے۔(قہقہ) غلطی آپ کی طرف سے پہلے ہوتی ہے۔ انہوں نے نہیں چھیڑا۔ غلطی آپ کی طرف سے ہوئی ہے۔ بہرحال جو بھی ہے' اب اس بات کو چھوڑیں۔

جناب ارشد محمود بگو،جناب والا میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ،

جناب ڈپٹی سپیکر : Let's go. Let's start. میں آپ سے گزارش کروں گا کہ پلیز بیٹھیے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

قرار داد کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے "شاہدرہ کے رہائشی افراد کے لئے خصوصی فری پاس جاری کئے جائیں"۔

(قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا ٹول ٹیکس پر بات ہو رہی تھی۔ ایک محترمہ نے کہا کہ شاد باغ کے جو لوگ ہیں یا شاہدرہ کے جو لوگ ہیں ان کو relaxation دی جائے اور ان کے لئے پاس جاری کئے جائیں۔ سمیع اللہ صاحب کی تحریک تھی اور اس میں انہوں نے کہا کہ پہلے 1999 میں ان کو معاف تھا اور اب وہ پھر شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ پنجاب میں جتنے بھی ٹول ٹیکس لگے ہیں' راوی پر یا جہاں بھی لگے ہیں یہ اس لئے لگے تھے کہ اس وقت حکومت کے پاس وسائل نہیں ہوتے تھے۔ اس وقت ٹول ٹیکس اس لئے لگائے جاتے تھے کہ گورنمنٹ کے پاس وسائل نہیں ہوتے تھے تو یہ ٹول ٹیکس لگا دیئے جاتے

تھے اور اس آمدنی سے ان اخراجات کو پورا کر لیا جاتا تھا۔ لیکن اس ملک میں بد قسمتی یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکومت نے یہ طریقہ کار اپنایا ہوا ہے کہ جو ٹول ٹیکس ایک دفعہ وہاں پر بن جاتا ہے' پل بھی بن جاتا ہے اور چھ پل اور بن جاتے ہیں لیکن وہ ٹول ٹیکس وہاں سے اٹھایا نہیں جاتا۔ اب یہ لاہور میں جو ٹول ٹیکس ہے جہاں سے ہم گزر کر آتے ہیں یہ پانچ روپے لیتے تھے' یہ جو کاریں ہیں' چھوٹی گاڑیاں وہیکلز ہیں اس پر پانچ روپے ٹیکس تھا۔ انہوں نے خود بخود اس پر دس روپے بڑھا دیئے ہیں۔پھر پنڈی میں گیا ہوں پنڈی میں سات جگہ پر' یہ پنجاب گورنمنٹ نے این ایل سی والوں کو ٹھیکہ دیا ہے سات جگہ پر وہ دس دس روپے آپ سے لیتے ہیں۔جو بھی چھوٹی گاڑی وہیکلز وہاں سے گزرتی ہیں اس سے دس روپے لیتے ہیں' باقیوں سے بیس روپے اور کسی سے تیس روپے بھی لیتے ہیں۔ میں حکومت کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ حکومتیں لوٹ مار نہیں کرتیں وہ لوگوں کو سہولتیں دیتی ہیں اور ان کا کام ہے کہ لوگوں کو بہتر سہولتیں دیں۔ ٹیکس ٹھیک ہے اگر آپ لینا چاہتے ہیں تو لیں لیکن جب اس کو بڑھاتے ہیں تو وہ بھی کسی سے پوچھ لیا کریں کہ یہ پانچ روپے سے دس روپے اس کو کرنا چاہتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟ تو میری یہ درخواست ہے کہ یہ جو دس روپے انہوں نے بڑھایا ہے پورے پنڈی میں آپ چلے جائیں پورے پنجاب میں آپ چلے جائیں دس روپے سے کم وہ لیتے ہی نہیں ہیں۔بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،اب جو قرار داد کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہیں۔

ایک معزز رکن ، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

وزیر قانون ،جناب والا اس میں میری صرف گزارش یہ ہے کہ تین قراردادیں رہ گئی ہیں ان کو بھی as such کسی نے oppose نہیں کرنا۔ محترمہ حمیرا اویس شاہد کی'

احسان اللہ وقاص صاحب کی اور مہر صاحب کی قرار دادیں ہیں ان کو ٹیک اپ کر لیا جائے اور پھر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ترمیم شدہ قرار داد ہے اور اب سوال یہ ہے کہ۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ شاہدرہ کے رہائشی افراد کی دریائے راوی پر ٹول ٹیکس سے چھوٹ جو کہ 1999 سے بند کر دی گئی تھی اس کو دوبارہ بحال کیا جائے یا شاہدرہ کے رہائشی افراد کے لئے مخصوص فری پاس جاری کئے جائیں۔

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلی قرارداد محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ!

ونی کی رسم ختم کرنے کے لئے قانون سازی

محترمہ حمیرا اویس شاہد : میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ۔

"یہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ونی کی رسم کو ختم کرنے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے اور جو شخص بھی ونی کے نام پر کسی پنچایتی یا مصالحتی کارروائی میں کسی خاتون کی شادی کی پیشکش کا ذمہ دار ہو گا کہ اس شادی کی وجہ سے اس خاتون کے کسی رشتہ دار کو کسی مقدمہ میں کوئی فائدہ پہنچے گا۔ اسے کم از کم 5 سال قید بامشقت کی سزا دی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"یہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ونی کی رسم کو ختم کرنے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے اور جو شخص بھی ونی کے نام پر کسی پنچایتی یا مصالحتی کارروائی میں کسی خاتون کی شادی کی پیشکش کا ذمہ دار ہو گا کہ اس شادی کی وجہ سے اس خاتون کے کسی رشتہ دار کو کسی مقدمہ میں کوئی فائدہ پہنچے گا۔ اسے کم از کم 5 سال قید بامشقت کی سزا دی جائے"۔

(قرار داد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی قرار داد سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سید احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ جو قرار داد پیش کی ہے۔ اس کو آپ ذرا غور سے دیکھیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے ابھی پیش نہیں کی۔ پیش کر رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو ایجنڈے پر آئی ہے۔

The subject resolution cannot be moved as this is already within the jurisdiction of the Punjab Assembly

اس میں آپ دیکھیں کہ 1970 میں ممبرز نے پرائیویٹ بلز پیش کئے تھے اور انہیں اس وقت کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا گیا تھا۔ یہ ہاؤس جس چیز پر خود قانون سازی کر سکتا ہے اس کے بارے میں کوئی قرارداد لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے کس کو سفارش کرنی ہے۔ You are the competent authority to move any bill.

You can't move this.

جناب ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے متعلق ہے۔ یہ ascertain کر لیا جائے کہ اگر یہ بلز پہلے ہی سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر ہوئے ہوئے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی کے زیر غور ہیں تو پھر میں رانا صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ پھر ٹیک اپ نہیں کی جا سکتی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو معاملہ آپ قانون سازی کے لئے لا سکتے ہیں۔ آپ پرائیویٹ بل لا سکتے ہیں اس کے لئے آپ کو قرار داد کی کیا ضرورت ہے۔ You can move a private bill for that

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے اس میں صرف صوبائی حکومت سے ہی مطالبہ نہیں کیا' میں نے وفاقی حکومت سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ مجھے یہ قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ اس پر رولنگ دیں کہ جس چیز پر آپ قانون سازی کر سکتے ہیں اس پر آپ نے کس کو سفارش کرنی ہے۔ آپ جہاں بیٹھے ہیں You are the competent authority آپ نے تو قانون سازی کرنی ہے۔ صوبائی حکومت آپ ہی ہیں وہ کون سی ہے صوبائی حکومت۔ آپ اس پر پرائیویٹ بل لائیں۔ You have to give a ruling اس کے بعد ہم اسے آگے لے کر جائیں گے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think, it is a national issue. Let it come up on the agenda of the National Assembly

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ competent legislators ہیں۔ یہ اتھارٹی قانون سازی کر سکتی ہے تو آپ نے کس کو سفارش کے لئے قرارداد لانی ہے؟ آپ پرائیویٹ بل لے کر آئیں۔ سرکار نے لانا ہے تو That can be considered آپ اسے

legislation business میں دیکھ لیں۔ ہم اردو کے خلاف نہیں ہیں مگر ایک ضابطہ کار ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس ضابطہ کار کے تحت جس چیز پر آپ قانون سازی کر سکیں اس پر آپ کو قرارداد نہیں لانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اردو زبان تو پہلے ہی قومی زبان ہے۔ اس پر بحث ہی نہیں ہو سکتی۔ اس سے کون deny کرتا ہے۔ Urdu is a national language. This is not the issue. لہ منسٹر صاحب! آپ اس کے بارے میں اپنی رائے دیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں اس لئے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔ ایک پرائیویٹ ممبر نے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ رانا آفتاب صاحب نے بھی as a private member اسے اس sense میں oppose کیا ہے کہ اگر اس پر قانون سازی ہو سکتی ہے تو ہمیں قانون سازی کرنی چاہئے تو اگر میں یہاں کھڑا ہو کر یہ کہہ دوں کہ ہم حکومت کی طرف سے قانون سازی کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن کے لئے یہ spirit of the Private Members Day کے خلاف ہے۔ احسان اللہ وقاص صاحب اپنی طرف سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آج ہم قرار داد پیش نہیں کر سکتے تو بل لے آئیں۔ لیکن یہ چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے It's upon the members to decide کہ کیا ہونا ہے۔ اگر بل کی بات ہوتی ہے تو جناب احسان اللہ وقاص صاحب نے decide کرنا ہے اور چیئر نے یہ دیکھنا ہے کہ یہ رولز کے مطابق کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پر سرکاری بل لے کر آئے۔ اس میں تو کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ گورنمنٹ بھی تو اپنا سرکاری بل لے کر آ سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقاص صاحب! آپ اپنی قرار داد پڑھیں۔

"اُردو" کو دفتری زبان قرار دیا جانا

سید احسان اللہ وقاص: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے 50 سال پہلے کئے گئے اعلان کے مطابق ملک کی سرکاری اور دفتری زبان "اردو" قرار دی جائے اور تمام دفاتر میں تمام ضروری کارروائی اردو میں تحریر کی جائے۔ تمام اعلیٰ امتحانات قومی زبان اردو میں لئے جائیں اور تمام اسکولوں میں تدریسی زبان (Medium of Instruction) اردو کو قرار دیا جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے 50 سال پہلے کئے گئے اعلان کے مطابق ملک کی سرکاری اور دفتری زبان "اردو" قرار دی جائے اور تمام دفاتر میں تمام ضروری کارروائی اردو میں تحریر کی جائے۔ تمام اعلیٰ امتحانات قومی زبان اردو میں لئے جائیں اور تمام اسکولوں میں تدریسی زبان (Medium of Instruction) اردو کو قرار دیا جائے"۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد میں بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کا پورا فرمان نہیں لکھا گیا۔

انہوں نے بنگال میں اپنی تقریر کے دوران جو بیان کیا اس میں ان کے بیان کی آدھی re-production کی گئی ہے۔ واقعات یہ تھے کہ اس وقت یہ کہا گیا کہ ملک کی سرکاری' دفتری' وفاقی زبان اردو ہوگی لیکن صوبے اپنی مقامی زبان رائج کریں گے۔ بعد میں 1973 کے آئین میں صوبوں کو اختیار دیا گیا کہ وفاقی سرکاری دفتری زبان اردو ہوگی لیکن صوبے تمام تدریسی کام میں' دفتری کام میں اپنی صوبائی زبان رائج کریں گے جیسے سندھ میں ایف آئی آر سندھی میں لکھتے ہیں۔ ہمارے دیہاتوں میں رہنے والے عدالتوں میں اپنے بیان پنجابی میں دیتے ہیں لیکن انہیں اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں لکھا جاتا ہے۔ یہ قائداعظم کا پورا فرمان بیان نہیں کر رہے۔ سندھ میں سندھیالوجی ڈیپارٹمنٹ کو نو کروڑ روپے کی صوبہ سندھ گرانٹ دے رہا ہے۔ پنجاب میں پنجابی کو نو پیسے گرانٹ بھی آج تک نہیں دی گئی۔ پنجابی کے دو اخبار نکلتے تھے' ایک "سجن" تھا جو اشتہار نہ ملنے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ دوسرا "بھلیکھا" جس کو آج تک کوئی اشتہار نہیں دیا گیا' وہ بند ہو جائے گا یا چلے گا۔ یہ تو اس کی قسمت ہے۔

اس قرارداد میں انھوں نے کہا ہے کہ تدریسی زبان یعنی میڈیم آف انسٹرکشن اردو قرار دیا جائے۔ اس میں میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا صوبائی' آئینی حق ہے کہ ہم یہاں پنجابی زبان رائج کریں۔ پرائمری تک میڈیم آف انسٹرکشن پنجابی رکھیں۔۔۔(قطع کلامیاں) جناب ڈپٹی سپیکر، نماز ظہر کا وقت ہو گیا ہے۔ اس لیے اجلاس کل صبح 10 00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ ، 26 ۔فروری 2003

1۔ سوالات (محکمہ امداد باہمی اور محکمہ قانون و پارلیمانی امور)

i) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ii) غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2 ۔ سرکاری کارروائی

3 ۔ آبپاشی پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس)

بدھ' 26 ۔فروری 2003

(یوم الاربعاء' 24۔ ذوالحج 1423ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر10 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

پارہ28 ' سورۃ تحریم، آیت 8

اے ایمان والو' اللہ کے آگے سچی توبہ کرو عجب کیا کہ تمہارا پروردگار! (اسی سے) تمہارے گناہ تم سے دور کر دے اور تمہیں باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اس دن) جس دن اللہ نہ نبی کو رسوا کریگا اور نہ ان لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کا نور دوڑ رہا ہوگا اُن کے سامنے اور اُن کے داہنے (اور) وہ کہتے جاتے ہونگے اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے اس نور کو اخیر تک رکھنا اور ہماری مغفرت کرنا' بیشک تو تو ہر چیز پر قادر ہے۔

وما علینا الاالبلاغ ۝

کراچی کی امام بارگاہ کے المناک حادثے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! تین دن پہلے کراچی میں ایک بڑا المناک حادثہ ہوا تھا کہ چند دہشت گرد اور ملک دشمن لوگوں نے امام بارگاہ پر حملہ کیا اور آٹھ معصوم افراد کو شہید کیا۔ اس معزز ایوان سے میری درخواست ہے کہ شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اور اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر کراچی کی امام بارگاہ کے المناک حادثے میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا میں محکمہ امداد باہمی اور قانون و پارلیمانی امور ہیں۔ سوال نمبر 39 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، سوال نمبر 39 جناب والا! میں معزز رکن کے behalf پر ہوں۔ اس سوال کا جواب پڑھا گیا تصور کیا جائے۔

پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ

*39سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور

کی آخری جنرل باڈی میٹنگ 10 دسمبر 2000 کو منعقد ہوئی تھی اور اس کے بعد ان کی کوئی جنرل باڈی میٹنگ نہیں ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ لاہور کے by-laws کے مطابق سالانہ جنرل باڈی میٹنگ کا اجلاس ہونا لازمی ہے لیکن دو سال سے جنرل باڈی کا اجلاس نہ طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی منعقد ہوا ہے۔ اس پر کیا انضباطی کارروائی کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سوسائٹی کی تمام سڑکیں تباہ حال ہیں اور کیا کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ نے سوسائٹی کی انتظامیہ کی ان کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ دلائی ہے اور اگر دلائی ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟

وزیر امداد باہمی :

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بائی لاز کے مطابق جنرل باڈی میٹنگ ہر سال ہونا ضروری ہے مگر دو سال سے نہ تو اجلاس طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی منعقد ہو سکا ہے۔ انضباطی کارروائی کے سلسلہ میں وضاحت ہے کہ سوسائٹی کے الیکشن جو کہ 10-12-2000 کو منعقد ہوئے تھے اس میں الیکشن سے متعلقہ تنازعات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ تاحال کوئی انضباطی کارروائی مکمل نہ ہو سکی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سڑکیں خستہ حال ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ مینجنگ کمیٹی کو کام نہ کرنے دیا گیا۔ الیکشن میں ہارنے والوں کی درخواستوں پر منتخب ممبران کو کام کرنے سے روک دیا گیا جس کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ اب یہ پابندی ختم ہو گئی ہے۔ مینجنگ کمیٹی نے پہلے ہی سڑکوں کی مرمت کا کام بطور ڈیپازٹ ورک سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کو دیا۔ کام کا تخمینہ لگانے کے بعد ٹیکنیکل منظوری دے دی

گئی ہے۔ اب ٹینڈر وغیرہ کا کام شروع ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ یہ کام جنوری 2003 کے اختتام تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ دوسرے ترقیاتی کام بھی جلد شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ "الیکشن سے متعلقہ تنازعات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں" کیا ان پر کوئی stay orders ہیں؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مختلف عدالتوں میں stay orders ہوئے تھے جن میں سے چند ایک کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ایک رجسٹرار صاحب کے پاس تھا اس کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اب یہ کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی! سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں جو فرمایا گیا ہے کہ انشاء اللہ یہ ڈویلپمنٹ کا کام جنوری کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا لیکن ابھی تو وہاں شروع ہی کچھ نہیں ہوا۔ کب شروع ہو گا اور کب تک مکمل ہونے کی امید ہے؟ وہاں کی انتظامیہ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب اس سوسائٹی کے صدر ہیں۔ وہ اپنی سرکاری مصروفیات کی وجہ سے کوئی وقت نہیں دے سکتے جبکہ ایک ریٹائرڈ کرنل اس کے انچارج ہیں۔قبضہ گروپوں نے سوسائٹی کے بہت سارے حصوں پر قبضہ کر لیا ہے تو میں نے وزیر موصوف صاحب سے درخواست کی ہے جس پر شفقت فرماتے ہوئے انھوں نے اس کی نگرانی کا حکم دیا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ نمبر 1۔ ڈویلپمنٹ کا کام کب تک شروع ہو جائے گا؟ نمبر 2۔ قبضہ گروپوں نے سوسائٹی کی زمین پر جو قبضہ کیا ہے اسے واگزار کروانے کے لئے کیا کارروائی کی جائے گی؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ٹینڈر کا کام جنوری 2003 تک مکمل ہو چکا ہے۔ آخری ٹینڈرز ایوارڈ کئے جا چکے ہیں اور ترقیاتی کام انشاء اللہ شروع ہونے والا

ہے۔ جہاں تک قبضہ گروپ اور کسی پلاٹ پر ناجائز قبضہ کا تعلق ہے تو میری گزارش ہے کہ کوئی نیا سوال کیا جائے کہ کون سے پلاٹ پر قبضہ ہوا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، سوسائٹی کی زمین پر اگر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہے تو ان کے خلاف کارروائی کر کے سوسائٹی کو زمین واپس دلائی جائے اور میں اس کے لئے خصوصی توجہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اس میں نئے سوال والی تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر نشاندہی ہو جائے تو ہم انشاء اللہ کارروائی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیا آپ مطمئن ہیں کیونکہ وزیر موصوف نے ضروری کارروائی کا کہا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ کمرشل زمین ہے جو سب سے زیادہ قیمتی ہے اور ایسے پلاٹ ہی مستقبل کے وسائل فراہم کرتے ہیں۔ وزیر موصوف بخوبی جانتے ہیں کہ کمرشل پلاٹوں کی کتنی اہمیت ہے لہذا اس قبضے کو ختم کروائیں کیونکہ اس سے میرا ذاتی یا کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ سوسائٹی کو فائدہ ہوگا اور میں صرف سوسائٹی کے فائدے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' جناب سمیع اللہ خان! ضمنی سوال۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ الیکشن میں ہارنے والوں کی درخواست پر منتخب ممبران کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اس ملک میں کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے کہ وہ بغیر کسی سربراہ یا management body کے چلے۔ اگر ان کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ پھر ان کی جگہ پر آخر کوئی تو اس ادارے کو چلاتا رہا۔ آپ نے جو کہا کہ درخواستوں پر ممبران کو کام کرنے سے روک دیا گیا مگر ادارہ تو

پھر بھی چلتا رہا تو ان کی غیر موجودگی میں کون چلاتا رہا اور یہ کوئی وجہ بھی نہیں کہ جس کی بناء پر کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ تو جو اس ادارے کو چلاتے رہے انہوں نے کوئی ترقیاتی کام کیوں نہیں کروایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ تقریباً سات ممبر کام کر رہے ہیں جبکہ مینجمنٹ کمیٹی کے الیکشن میں کامیاب ہونے والے باقی ممبروں کو کام سے روک دیا گیا اور مختلف عدالتوں میں کیس دائر کر دیے گئے لہذا مینجنگ کمیٹی سے جو کام ہو سکتا تھا وہ کرتی رہی ہے مگر چونکہ جنرل باڈی کی میٹنگ اس وقت تک call نہیں ہو سکتی تھی جب تک تمام ممبران کے الیکشن کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس وجہ سے کام تو ہوتا رہا مگر میٹنگ call نہ ہو سکی اور جس طریقے سے سوسائٹی نے چلنا تھا وہ نہ چل سکی۔ میری گزارش ہے کہ تقریباً تمام cases ہو چکے ہیں اور ہم نے انہیں کہہ دیا ہے کہ اپریل تک جنرل باڈی کی میٹنگ بلائی جائے گی اور اس کے بعد کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ دوبارہ پڑھ لیں کہ جس کی وجہ سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ آپ کہتے ہیں کہ ترقیاتی کام ہوتا رہا لیکن اس کا جواب اسی طرح آنا چاہیے تھا اور اس کی تفصیل یہ ہے چونکہ کیس سارا litigation میں تھا باقی سوسائٹی کے معاملات میٹنگ میں چلتے رہے۔ میں پھر جواب پر جا رہا ہوں کہ وزیر موصوف اس کی نفی کریں یا follow کریں۔ یہ تو سیشن میں ایسے ہی وزیر موصوف آتے ہیں اور ان کے جوابات لکھے ہوئے سے مطابقت نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، honourable Minister نے وضاحت کی ہے کہ انشاء اللہ اپریل تک اس پر عمل ہو گا۔

شیخ امجد عزیز، پوائنٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

شیخ امجد عزیز، کوآپریٹو سوسائٹیز جو لاہور کے ارد گرد واقع ہیں ان میں جن لوگوں کے پلاٹ منتخب انتظامیہ کسی وجہ سے cancel کر دیتی ہے اس کی revival کا کیا طریقہ ہے چونکہ میں کنٹونمنٹ کا وائس پریذیڈنٹ رہا ہوں لہذا میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ ہمارے ارد گرد کوئی سو کے قریب سوسائٹیز ہیں جو لوگوں کو بیک میل کر کے ان سے سستے داموں پلاٹ خرید کر کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپیہ خود بناتے ہیں تو اس کے تدارک کے لئے کیا آپ نے کوئی طریقہ کار اپنایا ہوا ہے؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا کیونکہ سوال نمبر 39 کے متعلقہ نہ ہے۔ بہرحال اس سلسلے میں اگر یہ کوئی تازہ سوال کریں تو ہم انہیں بتا دیں گے۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! سوسائٹی کا معاملہ ہے اور یہ میرا ذاتی نہیں بلکہ سب لوگوں کے فائدے کی بات ہے۔ میں اسی سلسلے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ کوآپریٹو کی بحث ہو رہی ہے تو میں اسی میں یہ سوال پوچھ لیتا ہوں کہ اگر یہاں کے جو پلاٹ cancel ہوتے ہیں اس میں ان کی revival کا کوئی طریقہ ہے کیونکہ پالیسی تو سب کی ایک ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ آپ کا سوال بہت اہم ہے۔ میرے خیال میں اس کا جواب بھی اسی سلسلے میں آنا چاہئے۔ آپ ایک باقاعدہ سوال کریں اور وہ اس کا جواب دیں گے۔

شیخ امجد عزیز، جیسے آپ کی مرضی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے کہ یہاں عدالت میں stay ہوا تھا' میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات خلاف واقعہ ہے۔ جب عدالت میں معاملہ گیا تھا اور وہاں ایک صوبائی سیکرٹری کے ذمہ لگایا تھا کہ اسے مکمل کریں اور ان کی تحقیقاتی رپورٹ کو حتمی سمجھا جائے گا تو اس میں چونکہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب اس سوسائٹی کے صدر ہیں تو دو سال سے انہوں نے رپورٹ ہی نہیں دی۔ متعدد بار یہ گزارش بھی کی گئی کہ کوئی نہ

کوئی فیصلہ کر دیں لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوسائٹی پنجاب حکومت کے ملازمین کی ہے۔ تمام ممبران پنجاب حکومت کے ہیں اور ان میں سے بہت سارے تو ریٹائر بھی ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی تمام جمع پونجی سے یہاں پلاٹ خریدے ہیں لیکن اس کی انتظامیہ بالکل تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ بجائے اس کے کہ کسی سویلین آدمی کو جو وہاں رہتا ہو اسے اس سوسائٹی کا سیکرٹری بنا دیں' سوسائٹی کا سیکرٹری ایسے شخص کو بنا دیا گیا ہے جو وہاں نہیں رہتا اور شاید وہ ریٹائرڈ کرنل ہیں جس کی وجہ سے وہاں بہت سے مسائل پیدا ہو گئے ہیں تو میں خصوصی شفقت کی درخواست کرتا ہوں جناب وزیر موصوف سے کہ وہ اس سوسائٹی کے معاملات کو خصوصی طور پر دیکھیں اور توجہ فرمائیں کہ لوگ بہت پریشان ہیں اور سوسائٹی کی بڑی بری حالت ہے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں موبائل فون پر گھنٹی بجنے کی آوازیں)

شیخ امجد عزیز: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری اس ہاؤس کے تقدس کے لئے آپ سے گزارش ہے کہ چاہے اس میں' میں خود یا میرے دوست بھی involve رہے ہوں کہ یہاں پر موبائل فون لانے کی پابندی عائد کی جائے کیونکہ ساری اسمبلیوں میں ہاؤس کے اندر موبائل فون لانے پر پابندی ہے۔ اس سے پہلے بھی اسمبلی میں یہ موبائل فون استعمال ہوتا رہا ہے اور اب جب بھی یہ موبائل فون بجتا ہے تو سارے لوگ disturb ہو جاتے ہیں۔ یہ nuisance create ہوتی ہے لہذا ہاؤس میں موبائل فون لانے پر پابندی ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں موبائل فون اسمبلی ہال کے اندر لانے پر پابندی لگاتا ہوں۔

No mobile phone will be allowed inside the House. That is an order. All the mobile phones should be kept outside the House as in the past.

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ بڑا اچھا فیصلہ ہے۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کر رہے۔ گزارش یہ ہے کہ اگر کسی کے موبائل فون کی bell ہو تو اسے

بے شک آپ ضبط کر لیں لیکن ہمیں موبائل بند کر کے اپنے پاس رکھنے کی اجازت دیں۔ ہم باہر اپنے موبائل کہاں رکھیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر ، The decision has been taken and it should be implemented چونکہ اب ایک فیصلہ ہو گیا ہے تو اب ہاؤس میں موبائل فون لانے کی اجازت نہیں ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ضمنی سوال!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ضمنی سوال۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! انھوں نے اپنے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ اس کوآپریٹو سوسائٹی کی دو تین سال سے جنرل باڈی میٹنگ نہیں ہوئی اور ان کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی نہیں ہوسکی۔ کیا یہ درست ہے کہ عدالت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں تھی کہ ان کے خلاف disciplinary action لیتے؟ نہ صرف یہ سوسائٹی بلکہ باقی سوسائٹیاں بھی سوسائٹی ایکٹ کے by-laws کے تحت حساب دینے اور جنرل باڈی کی میٹنگ کرنے کی پابند ہیں۔ کیا وزیر موصوف بیان کریں گے کہ اس سوسائٹی یا باقی سوسائٹیاں جو by-laws کی پرواہ نہیں کرتیں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر امداد باہمی ، جناب سپیکر ! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اگر کسی بھی سوسائٹی سے متعلق کوئی شکایت رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کو موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص : سوال نمبر 40۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے عہدہ داروں کی تفصیل

*40سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تمام اعلیٰ سرکاری افسران پر پابندی لگائی ہے کہ وہ کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے عہدیدار نہیں بن سکتے؟

(ب) کیا اس کے باوجود کچھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے عہدہ دار تاحال اعلیٰ سرکاری افسران موجود ہیں؟

(ج) پنجاب بھر میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کتنی ہیں جن کے عہدیداران تاحال اعلیٰ سرکاری افسران ہیں اور یہ کب سے ہیں؟

وزیر امداد باہمی،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ تمام سرکاری افسران پر پابندی لگائی گئی ہے البتہ ایسے سرکاری افسران جو کسی بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے عہدیدار و ممبر انتظامیہ بننا چاہیں تو اس کے لئے متعلقہ محکمہ کے انتظامی سربراہ سے پیشگی منظوری بروئے آرڈر نمبر SOR-IV(S&GAD)1-7/90 Dt 6 12.1990 حاصل کرنا ضروری ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔*

(ب) اس ضمن میں جواب عرض ہے کہ تاحال اگر کوئی سرکاری افسران ہاؤسنگ سوسائٹیز کے عہدیدار یا ممبر کمیٹی ہیں وہ بطور ممبر سوسائٹی استحقاق رکھتے ہیں البتہ ایسا استحقاق پیشگی منظوری متعلقہ محکمہ کے انتظامی سربراہ کی اجازت کے تابع ہوتا ہے ایسے افسران کی فہرست جملہ سوال ہذا نمبر 40 کے ضمن(ج) میں فراہم کر دی گئی ہے۔

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) پنجاب بھر میں کل 46 ایسی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن میں سرکاری افسران بطور عہدیدار اور ممبر انتظامیہ کمیٹی تاحال کام کر رہے ہیں اور ان کا عرصہ میعاد بمطابق فہرست ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے *۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ "پنجاب بھر میں کل 46 ایسی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن میں سرکاری افسران بطور عہدیدار اور ممبر انتظامیہ کمیٹی تاحال کام کر رہے ہیں"۔ کوآپریٹو کا ایک بہت بڑا سکینڈل بنا جس میں لوگوں کے اربوں روپے ڈوب گئے ہیں۔ یہ صوبہ پنجاب میں ہوا اور تقریباً لوگوں کے 17۔ ارب روپے ڈوب گئے۔ ابھی تک حکومتیں اس سکینڈل کو بھگت رہی ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ اگر محکمہ کوآپریٹو بروقت اقدامات کرے تو اس طرح کے واقعات کبھی نہ ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سرکاری افسران کو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز میں عہدیدار بننے کی کیوں اجازت دی گئی ہے؟ اس طرح تو محکمہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ بڑے بڑے سینئر آفیسر اس کے ممبر ہوتے ہیں۔ ڈی سی او level کے آفیسر، چیف انجینئر level کے آفیسر وہاں جب عہدے دار ہوتے ہیں تو محکمہ کوآپریٹو کے انسپکٹرز کی کیا مجال ہوتی ہے کہ ان کی غیر قانونی حرکتوں کے خلاف کوئی بات کریں یا ان سے پوچھیں۔ اس کی کیوں اجازت دی گئی ہے؟ اس سے پہلے ایک دفعہ یہ پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ کوئی بھی سرکاری ملازم کسی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کا عہدیدار نہیں بن سکے گا۔ اب کیوں اجازت دی گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ بہت ساری سوسائٹیاں ایسی ہیں جن میں سرکاری افسران بلحاظ عہدہ اس کے ممبر ضروری ہوتے ہیں جیسے

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ڈی جی' ایل ڈی اے ہیں۔ پہلے کمشنر صاحب یا ڈی سی صاحب بلحاظ عہدہ اس کے ممبر ہوتے تھے۔ پابندی یہ لگائی گئی تھی کہ وہ اپنے محکمے سے اجازت لے کر کسی سوسائٹی کے اگر ممبر بننا چاہیں تو بن سکتے ہیں۔ اسی حساب سے وہ اپنے محکمے سے اجازت لے کر ممبر بنتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور : سوال نمبر 157 ۔ میں جواب سے مطمئن ہوں لہذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

گوجرانوالہ میں ہائیکورٹ بنچ کا قیام

*157۔محترمہ شہلا راٹھور، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت چیف جسٹس ہائیکورٹ کے مشورہ سے ہائیکورٹ کے نئے بنچ قائم کر سکتی ہے؛

(ب) کیا حکومت گوجرانوالہ ڈویژن میں ہائیکورٹ کا نیا بنچ قائم کر کے سائیلان ڈویژن گوجرانوالہ کو یہ سہولت پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے؛ اگر ارادہ ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؛

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ معاملہ ہائیکورٹ میں زیر بحث ہے؛

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت چیف جسٹس ہائیکورٹ کے مشورہ سے ہائیکورٹ کے نئے بنچ قائم کر سکتی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں ہائیکورٹ کا بنچ قائم کرنے سے متعلق کوئی تجویز فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

(ج) یہ معاملہ ہائیکورٹ میں زیر بحث نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال بھی محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور : سوال نمبر 198(A) ۔ اس کا کافی تفصیل سے جواب آ گیا ہے لہذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

ماڈل ٹاؤن پارک لاہور کا سٹاف اور آمدن

*198(A)۔محترمہ شہلا راٹھور، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
ماڈل ٹاؤن پارک لاہور میں داخلہ فیس اور پارکنگ فیس کیا ہے۔ 1997 سے 2002 تک کن کن لوگوں نے یہ ٹھیکے کتنی کتنی مالیت سے حاصل کئے تھے' ان کے نام اور مکمل ایڈریس بیان فرمائیں؛

وزیر امداد باھمی:

ماڈل ٹاؤن پارک لاہور میں داخلہ فیس اور پارکنگ فیس درج ذیل ہے۔

انٹری ٹکٹ

شرح ٹکٹ =-/3 روپے فی کس

کار پارکنگ

شرح ٹکٹ =-/5 روپے بس

=-/3 روپے کار

=-/2 روپے موٹر سائیکل

=-/1 روپیہ سائیکل

نوٹ، 1997 سے 2002 تک انٹری ٹکٹ اور کار پارکنگ کے ریٹ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی۔

1997 سے 2002 تک جن جن لوگوں نے یہ ٹھیکے لئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

انٹری ٹکٹ

عرصہ	نام ٹھیکیدار	مالیت	ایڈریس
4-2-1997 تا 3-2-1998	شبیر حسین	1692000/- روپے	مکان نمبر 9/36 سمن آباد لاہور
1-3-1998 تا 28-2-1999	جمیل احمد	1540000/- روپے	شیخوپورہ
5-3-1999 تا 4-3-2000	مقصود احمد	1852786/- روپے	363-A جوہر ٹاؤن لاہور
5-3-2000 تا 4-3-2001	انوار الحق	1957786/- روپے	نور پور، پسرور، ضلع سیالکوٹ
5-3-2001 تا 4-3-2002	طارق اینڈ کمپنی	2000000/- روپے	185۔ راوی پارک، لاہور
5-3-2002 تا 4-3-2003	محمد نذیر ولد شاہ محمد	2950000/- روپے	مکان نمبر 511، گلی نمبر 1۔ بی ون ٹاؤن شپ، لاہور

کار پارکنگ

1997 تا جنوری 1998	فاروق عمر	360000/- روپے	مکان نمبر 305 سیکٹر سی ون ٹاؤن شپ لاہور
1998 تا 27-1-1999	محمد اسلم کھوکھر	431786/- روپے	34-A مغل پورہ لاہور
1-2-1999 تا 31-1-2000	طاہر محمود	450000/- روپے	الفضل پارک، ہربنس پورہ لاہور
1-2-2000 تا 3-1-2001	غلام ربانی	570786/- روپے	سجود ال، شیخوپورہ
4-3-2001 تا 3-3-2002	طارق اینڈ کمپنی	515000/- روپے	185 راوی پارک لاہور
4-3-2002 تا 3-3-2003	محمد نذیر ولد شاہ محمد	835000/- روپے	مکان نمبر 511، گلی نمبر 1 بی-ون ٹاؤن شپ، لاہور

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان صاحب کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب سپیکر! رانا صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ درخواست کر کے گئے تھے کہ میرے سوال کو pend کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : وزیر قانون صاحب! کیا اس سوال کو pend کر دیا جائے؟

وزیر قانون : جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے پاس ایک پوری فائل اس سوال کے جواب کے لئے ہے اور ہم نے اس کی تقریباً 100 کاپیاں بنوا کر دی ہیں۔

بہرحال اگر آپ pend فرمانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : سوال نمبر 272 کو pend کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان : بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال رانا تجمل حسین صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلا سوال ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو : سوال نمبر 816 - جناب سپیکر! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آزاد پراسیکیوشن سروس کا قیام

*816۔**جناب ارشد محمود بگو** : کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آزاد پراسیکیوشن سروس کب سے ضلعی سطح پر اپنا کام شروع کرے گی؟

(ب) کیا دیگر تعلیم یافتہ افراد ڈاکٹرز' انجینئرز اور لیکچرارز کے ہم پلہ تعلیم یافتہ ہونے کے ناتے کوالیفائیڈ قانون پیشہ پراسیکیوشن برانچ کے افسران کو گریڈ 17 نہیں دیا جا سکتا؟

(ج) پراسیکیوشن برانچ سے منسلک افسران کے تجربہ کو قانون کی پریکٹس شمار کرتے ہوئے ایڈیشنل سیشن جج کے کھلے مقابلے کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) آزاد پراسیکیوشن کے قیام کا معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) پراسیکیوشن برانچ کے لائر افسران کو اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ڈسٹرکٹ اٹارنی کا عہدہ دیا گیا ہے۔ ان کو بالترتیب گریڈ 16، 17 اور 18 دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ معاملہ ہائیکورٹ کا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ "آزاد پراسیکیوشن سروس کب سے ضلعی سطح پر اپنا کام شروع کرے گی؟" انھوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ " آزاد پراسیکیوشن کے قیام کا معاملہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے۔ " تو میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کب تک اس معاملے کو حل کر لیا جائے گا؟

وزیر قانون، جناب سپیکر ! میں تھوڑا سا اس کی background میں جانا چاہوں گا کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے حکومت پاکستان کو 340 ملین کا ایک قرضہ دیا ہے۔ اس کا نام Access to Justice Programme Loan ہے۔ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں کچھ سفارشات مرتب کی ہیں اور ابھی ان پر غور ہو رہا ہے۔ صوبوں کو بھی لکھا گیا ہے کہ وہ بھی اس پر کام کریں۔ ابھی اس پر کام ہو رہا ہے لیکن حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر مثبت پیش رفت ہو گی کیونکہ ہم اس 340 ملین کے قرضے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پراسیکیوشن کو بھی بہتر بنانا چاہتے ہیں اور justice کے نظام کو بھی بہتر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر ! جز (ب) میں میرا سوال یہ تھا کہ " کیا دیگر تعلیم یافتہ افراد ڈاکٹرز ، انجینئرز اور لیکچرارز کے ہم پد تعلیم یافتہ ہونے کے ناتے کو انجمانیہ قانون پیشہ پراسیکیوشن برانچ کے افسران کو گریڈ 17 نہیں دیا جا سکتا؟ " اس کا جواب غلط دیا گیا ہے۔ پراسیکیوشن میں دو برانچیں ہوتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے تحت ایک علیحدہ برانچ ہوتی ہے اور PDSP لیگل کے تحت علیحدہ برانچ ہوتی ہے۔ میرا particular سوال

PDSP لیگل کے تحت جو ہمارے پبلک پراسیکیوٹر کام کرتے ہیں' ان سے متعلق ہے جبکہ جواب یہاں پر ڈسٹرکٹ اٹارنی کے حوالے سے دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے بارے میں بالکل ٹھیک ہے کہ ان کی پروموشن ہوتی ہے لیکن جو افراد PDSP لیگل کے under ہوتے ہیں اور پبلک پراسیکیوٹر ہوتے ہیں وہ لاء گریجویٹ ہوتے ہیں لیکن آج تک ان کا گریڈ 16 سے آگے نہیں بڑھا۔ میرے فاضل وزیر صاحب فرمائیں کہ وہ اس سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہ سوال ہی غلط کیا گیا تھا۔ چونکہ سوال لاء ڈیپارٹمنٹ سے کیا گیا تھا۔ لاء ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ پراسیکیوشن میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی' ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ڈسٹرکٹ اٹارنی ہی ہے۔ معزز رکن جن حضرات کے متعلق پوچھ رہے ہیں ان کا لاء ڈیپارٹمنٹ سے تعلق نہیں ہے۔ ان کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ اگر وہ نیا سوال دیں تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! اگر میرا سوال غلط تھا تو جو جواب انھوں نے دیا ہے ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس میں mention کر دیتے کہ یہ سوال ہی غلط ہے۔

وزیر قانون، آپ نے لاء ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے تو ہم نے اپنے لاء آفیسرز کے متعلق جواب دے دیا ہے۔ ابھی آپ پولیس کے لاء آفیسرز کے متعلق پوچھ رہے ہیں تو یہ آپ کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے علیحدہ سوال پوچھنا چاہئے تو ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ اپنا سوال پڑھیں تو with reference to پہلے کے بعد دوسرا لیا جائے گا' کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جز (الف) لاء ڈیپارٹمنٹ سے ہو اور جز (ب) ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہو' جو لاء ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ تھا ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں نے جز (ج) میں پراسیکیوشن برانچ کہا ہے۔ میں نے لاء ڈیپارٹمنٹ نہیں لکھا۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ پراسیکیوشن برانچ سے منسلک افسران کو تجربہ اور قانون کی پریکٹس ہونے کے باوجود promote کیوں نہیں کیا جاتا؟

وزیر قانون، جناب والا! یہ پراسیکیوشن لاء ڈیپارٹمنٹ کا پوچھ رہے ہیں۔ ان کے سوال کا جز (الف)، جز (ب) اور جز (ج) بھی لاء ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ پراسیکیوشن برانچ سے منسلک افسران کے تجربہ کو قانون کی پریکٹس شمار کرتے ہوئے، آپ کا یہی سوال ہے ناں؟ یہ معاملہ ہائیکورٹ کا ہے۔ عدالت عالیہ نے اس پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب والا! میرا اسی حوالے سے ضمنی سوال ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے 340 ملین کی امداد دی ہے۔ میں وضاحت چاہوں گا کہ کیا یہ پیسے پنجاب ہائیکورٹ کو ملے ہیں؟ کیونکہ ایک دفعہ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ نے کہا تھا کہ ہم یہ پیسے نہیں لیتے۔ یہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے۔ اگر اب لے لئے ہیں تو وہ پیسے کس مد میں خرچ کئے جائیں گے کیونکہ بار میں subordinate judiciary کی بہت بُری حالت ہے۔ چھوٹے چھوٹے کمروں میں دو دو جج صاحبان بیٹھے ہیں۔ working condition کی مثال بھی شاید کہیں نہ ملے۔ کیا ان کی working condition بھی بہتر کی جائے گی یا سارے کے سارے پیسے پراسیکیوشن پر ہی لگائے جائیں گے؟ اس بارے میں کیا ارادہ ہے؟ دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ایشین ڈویلپمنٹ بنک کورٹ سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے جو مدد کر رہا ہے، ہمارے ہاں جو parallel legal system ہے، بجائے اس کے کہ ہم ریگولر جوڈیشری کو زیادہ مضبوط کریں، زیادہ سے زیادہ ایڈیشنل سیشن ججز کا اضافہ کریں، ہم احتساب کورٹس الگ کر رہے ہیں۔ سپیشل کورٹس الگ ہیں، دہشت گردی کے کورٹس الگ ہیں، بنکنگ کورٹس الگ ہیں۔ کیا گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ہے کہ ریگولر جوڈیشری میں اضافہ کیا جائے تاکہ ایڈیشنل سیشن ججز کو ہی ہر جگہ بھیجا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! معزز رکن نے جو سوال کیا ہے اس کے مختلف پہلو ہیں۔

انھوں نے ایک بات ایڈیشنل سیشن ججز کی تعداد کے متعلق کی ہے لیکن بنیادی طور پر ان کا سوال یہ تھا کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا جو قرضہ ہے اس کو کہاں پر خرچ کیا جائے گا؟ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ یہ ہائیکورٹ کے پاس آتا ہے اور اس کی utilization کا scope ہائیکورٹ نے طے کرنا ہے۔ میں ہائیکورٹ سے وہ scope لے کر کہ انھوں نے کن کن مدوں میں خرچ کرنا ہے، جوڈیشری کی نچلی سطح پر کیا کیا خرچ کرنا ہے، subordinate Judiciary کے لئے، ہائیکورٹ کے لئے کیا خرچ ہونا ہے، بلڈنگز کے لئے کیا خرچ ہونا ہے؛ میں پورا scope لے کر معزز رکن کو تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ پیسے ہائیکورٹ کو مل گئے ہیں کیونکہ جسٹس ملک شیر صاحب نے واپس کر دیئے تھے۔ موجودہ چیف جسٹس صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں پیسے دے دیئے جائیں۔ کیا انھوں نے وہ فنڈز ہائیکورٹ کو منتقل کر دیئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں confirm کر کے بتا سکتا ہوں کہ آیا یہ پیسے ان کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو چکے ہیں یا نہیں؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس سے relevant ہے چونکہ ultimate جو بڈی ہے وہ صوبے کی حد تک یہ معزز ہاؤس ہے اور اوپر پارلیمنٹ ہے، قومی اسمبلی ہے تو میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ لوگوں کو basic justice تو نچلی سطح پر ملتا ہے لیکن وہاں پر حالت یہ ہے کہ عملہ کم ہے، بلڈنگز کم ہیں، سول ججز، ایڈیشنل سیشن ججز وہاں پر ایسے حالات میں بیٹھے ہیں جن میں بہتر کارکردگی ممکن نہیں ہے تو ان کے حالات کو بہتر کرنے اور پھر دوسرا یہ ہے کہ وہاں پر لوگ 13/13 سال سے ایک ہی سیٹ پر بیٹھے ہیں اور اوپر یہ حالت ہے کہ اعلیٰ عدلیہ اور ہمارے نگران

تین تین سال کھیل رہے ہیں' اس بارے میں بھی ان کا کوئی ارادہ ہے کہ یہ اس پر غور فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! چونکہ یہاں پر بات صرف ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی ہو رہی تھی لیکن معزز رکن نے over all نچلی سطح پر subordinate judiciary کی بہتری کے لئے بات کی ہے تو اس سلسلے میں ہائیکورٹ وقتاً فوقتاً اقدامات کرتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ویسے بھی ہر سال ہائیکورٹ subordinate judiciary کے لئے اپنا بجٹ مختص کرتا ہے اور اگر اس سلسلے میں ہائیکورٹ کبھی حکومت سے زیادہ فنڈز ڈیمانڈ کرے تو حکومت بھی ان کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز دینے کے لئے تیار ہے لیکن بنیادی طور پر محترم رکن نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے کہ لوگ 13/13 سال سے بیٹھے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے محکمہ قانون و پارلیمانی امور سے متعلقہ نہیں ہے۔ جوڈیشری کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ وہ اس کے مطابق ان کو ٹرانسفر کرتے ہیں لیکن میں معزز رکن کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی اس بات کا اظہار کیا تھا اور میں آج دوبارہ پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہم حکومت کی طرف سے جوڈیشری کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور آئندہ مزید تعاون کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور ہم پوری طرح ان کو assist کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ مقدمات کے فیصلے جلد ہو سکیں۔ subordinate judiciary اور ہائیکورٹ میں ممکنہ سہولیات اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی assistance چاہئے ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ assistance دینے کے لئے تیار ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انھوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حکومت جوڈیشری کے ساتھ تعاون کر رہی ہے اور جوڈیشری حکومت کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ وہ تو ایک عام آدمی جو سڑک پر ریڑھی لگا کر کھڑا

ہے اسے بھی چاہیے کہ حکومت بھی تعاون کر رہی ہے اور وہ بھی تعاون کر رہے ہیں۔ یہ مل کر ہی سارا کچھ ہو رہا ہے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ضلع کی سطح پر جو جج بیٹھے ہیں جو 13/13 سال سے اپنی promotion کے لئے بیٹھے ہیں لیکن ان کی کوئی promotion نہیں ہے' انھیں اپنی سروس میں کوئی charm نہیں ہے اور دوسرا ان کے حالات بہتر نہیں ہیں۔ اگر یہ ہائیکورٹ کو for this purpose پیسا دینا چاہیں کہ آپ ڈسٹرکٹ سطح پر بلڈنگ بنا کر دیں' ان کو عملہ دیں اور ان کے حالات کو بہتر کریں تو کیا ہائیکورٹ کہے گا کہ ہم نے یہ پیسے نہیں لینے؟ میں اس تعاون کی بات کر رہا ہوں جس تعاون کی یہ بات کر رہے ہیں' وہ تو حد سے زیادہ ہو رہا ہے۔ وہ تو اتنا ہو رہا ہے کہ اس ملک کی 14 کروڑ عوام پریشان ہے کہ جوڈیشری اتنا تعاون کیوں کر رہی ہے؟

وزیر قانون، میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں ہر چیز کو politicize نہیں کرنا چاہئے۔ کسی بھی ادارے کے متعلق بات کرتے ہوئے ہمیں تھوڑا سا اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر یہ حکومت اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ ہم نے نچلی سطح پر جوڈیشری کو سہولیات فراہم کرنی ہیں' جس طرح انھوں نے سوال کیا تھا تو اگر میں نے اس کے جواب میں یہاں کہا ہے اس کو politicize نہیں کرنا چاہئے۔ معزز رکن وکیل بھی ہیں' میں ان سے یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ایڈیشنل سیشن جج کی promotion کا معاملہ اس سوال سے متعلق ہے؟ اگر اس سوال سے متعلق ہے تو میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! انھوں نے کہا ہے کہ میں وکیل بھی ہوں اور یہی مجھے بتا دیں کہ ایڈیشنل سیشن جج کی promotion کا معاملہ کیا ہے؟ جب کوئی 65 سال کے بعد بھی گھر جانے کو تیار نہیں ہو گا تو ایڈیشنل سیشن جج کی promotion کہاں سے ہو جائے گی؟ یہ معاملہ اسمبلیوں میں' پارلیمنٹ میں طے ہونا ہے یا ہائیکورٹ میں طے ہونا ہے کہ آئین میں کون سی ترمیم ہونی ہے یا نہیں ہونی؟ اگر آپ اس معزز ایوان کو اس بات

کی یقین دہانی کروائیں کہ ہم ڈسٹرکٹ سطح پر جو جوڈیشری ہے--- اور میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ سطح پر جوڈیشری نے ان الیکشنز میں بھی excellent role ادا کیا ہے۔ انھوں نے جن لوگوں کے کاغذات منظور کئے، جن کے reject کئے آگے آ کر ان پر otherwise فیصلے ہوئے ہیں تو اس level پر کیونکہ لوگوں کے تمام فیصلے ہوتے ہیں تو اس level پر بڑا ضروری ہے۔ انہیں آج یہاں پر commit کرنا چاہئے کہ جناب اس level پر اتنے فنڈز دے رہے ہیں اور ہم اس میں اور اضافہ کریں گے۔ باقی سیاسی رنگ دینے کی انہوں نے بات کی ہے۔ سیاسی رنگ ہم کہاں دے رہے ہیں؟ میں پرسوں کی بات کرتا ہوں۔ ٹی وی پر میں سن رہا تھا تو ایک سپریم کورٹ کے سینئر ترین ریٹائرڈ جج نے یہ کہا کہ۔۔

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا ثناء اللہ خان، آپ میری بات تو سن لیں۔ انہیں اندازہ ہو گیا ہے کہ میں کیا کہنے والا ہوں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! اندازے کی بات نہیں ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ This is to be determined by the chair کہ وقفہ سوالات میں کون سا سوال relevant ہے یا irrelevant ہے؟ اگر آپ ایک سوال پر پوری تقریر سننے کے بعد مجھے کہتے ہیں کہ میں جواب دے دوں۔ میری آپ سے استدعا یہ ہے کہ آپ specific question سنیں۔ اس کے بعد اس کو غلط declare کریں اور پھر مجھ سے جواب لیں۔ سوال پر تقریر کی اجازت نہیں ہے اور واقعات سنانے کی اجازت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I was about to give my decision This was not a matter which was being discussed Anyhow, Rana Sahib is on the Floor If he had taken the floor I had given a chance to talk on this issue I think let's go down to the next question.

اب دیکھیں ناں رانا صاحب! اگر آپ نے کوئی legislation کرنی ہے You bring it in the House, and it will be taken up on those issues which are very important. You are a legislator here. If you want any amendment, any legislation, you are always welcome to bring it It will be on your side You can bring it on a Private Members Day.

رانا ثناء اللہ خان ،جناب والا! آپ اس بات کو appreciate کریں گے کہ وزیر قانون نے یہ کہا ہے کہ میں نے بات کر کے politicize کیا ہے' میں نے اس بات کا جواب دیا تھا کہ یہ politicize کرنے والا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بنیادی طور پر district level کا مسئلہ ہے اور یہ لوگوں کی تکلیف ہے اور وزیر موصوف خود بھی اس بات کو سمجھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، انہوں نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے Now let's go to Question No 842. جناب محمد وارث کلو۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! سوال نمبر 884 ابھی باقی ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا' اسی کو یا تو پھر آپ pend کر دیں۔

وزیر قانون ، جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ اگر حکم دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، کیا اس کو pend کر دیں؟

وزیر قانون ، جناب والا! سوال نمبر 884 کے متعلق پرنٹ یہ ہوا تھا کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب اس کا جواب آ گیا ہے۔ اگر مجھے حکم دیا جائے تو میں اس کو پڑھ دوں؟

رانا ثناء اللہ خان ، جناب والا! ہمیں جو جوابات دیئے گئے ہیں ان میں اس سوال کا جواب ہمیں نہیں ملا۔اس پر ہم ضمنی سوالات نہیں کر سکتے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ اس سوال کو pending فرمالیں۔ یہ اسی کے متعلق ہے جس پر پہلے بات ہوتی رہی ہے۔

وزیر قانون ،جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ اگر معزز ایوان یہ سمجھتا ہے اور آپ بھی یہ حکم فرماتے ہیں کہ اس کا جواب circulate ہونے تک اس کو pend فرمالیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ہمارا جواب آ گیا ہے۔ مجھے حکم دیں گے تو میں پڑھ بھی دوں گا۔ میں جواب بھی دے دوں گا۔ اگر pend فرمائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی، فرمائیے!

رانا ثناء اللہ خان ،جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ وہی بات جو ہو رہی تھی ایڈیشنل سیشن جج اور سول جج کی تو یہ اس سے متعلق ہے۔ اس میں میرا خیال ہے کہ اس کو موخر کر دیں تاکہ اس کے جواب کو ہم اچھی طرح سے دیکھ کر بہتر ضمنی سوالات کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،اس کا جواب تو تیار ہے۔ اگر آپ موخر کرنا چاہتے ہیں تو کر دیتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، موخر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید ،پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ بعض ممبران کے چار چار سوالات آ چکے ہیں۔ میں نے جنوری سے سوالات دیئے ہوئے ہیں۔ اب تک میرا ایک بھی سوال نہیں آیا تو میرا خیال ہے کہ ہر ممبر کو چانس دیا جائے۔ اس کو موقع دیا جائے تاکہ اس کے سوالات بھی یہاں زیر بحث آئیں اور ہم بھی اپنے حلقہ نیابت کے مسائل کو سامنے لائیں۔

آوازیں، نمبر وار آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر امداد باہمی، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور کے سرحدی دیہات کے کاشتکاروں کے قرضہ جات

*576۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو بنک پنجاب نے سرحدی دیہاتوں جن میں ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ اور قصور کے دیہات شامل ہیں، میں بارودی سرنگوں اور جنگی خطرات کی وجہ سے کاشتکاروں کے زرعی قرضہ جات معاف کر دیئے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے سرحدی دیہاتوں کے کاشتکاروں کے قرضہ جات معاف نہیں کئے گئے بلکہ defer کر دیئے گئے۔ وہ قرضہ جات دوبارہ وصول کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) کیا حکومت دیگر مذکورہ علاقوں کی طرح لاہور کے سرحدی کاشتکاروں کے قرضہ جات بھی معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس تفاوت کی وجوہات بیان کریں؟ ۔

وزیر امداد باہمی:

(الف) یہ درست نہ ہے کہ کوآپریٹو بنک پنجاب نے سرحدی دیہاتوں جن میں ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ اور قصور کے دیہات شامل ہیں، میں بارودی سرنگوں اور جنگی خطرات کی وجہ سے کاشتکاروں کے زرعی قرضہ جات معاف کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں وضاحت کی جاتی ہے کہ بورڈ آف ریونیو، ریلیف ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کے تقریباً 31 نوٹیفکیشن کے ذریعے پنجاب کے مختلف علاقوں کو بوجہ خشک سالی، جنگی خطرات، پیسٹ اٹیک، طوفان بادوباراں کی وجہ سے آفت زدہ قرار دے دیا تھا اور ہدایت کی گئی تھی کہ۔

(I) پہلے سے جاری کردہ قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے۔
(II) متاثرین کو مزید قرضہ جات کا اجراء کیا جائے تاکہ وہ اگلی فصل کاشت کر سکیں۔

بعد از منظوری بورڈ آف ڈائریکٹرز حکومت پنجاب سے درخواست کی گئی کہ تقریباً 20 کروڑ کے قرضہ جات جو کہ 1365 کوآپریٹو سوسائٹیز کے 11505 ممبران کے ذمہ ہیں کی وصولی کو مؤخر کیا جائے جس کے جواب کا انتظار ہے۔ بہرحال وصولی کو مؤخر کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ قرضہ جات معاف نہیں کئے گئے البتہ ان کی وصولی کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہر وہ علاقہ جو کہ بورڈ آف ریونیو' ریلیف ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کے اعلان کردہ نوٹیفکیشن میں موجود ہے۔ اس قرضہ کی وصولی مؤخر کی گئی ہے' نہ کہ معاف کیا گیا ہے۔

چھوٹے قرضہ جات اور مارک اپ کی معافی

*842۔جناب محمد وارث کلو: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آفت زدہ اضلاع کے لئے صدر پاکستان نے چھوٹے قرضہ جات کی عام معافی کا اعلان اور کچھ قرضہ جات پر مارک اپ کی معافی کا اعلان فرمایا تھا۔ کیا یہ ہدایات محکمہ کو موصول ہو چکی ہیں یا نہیں؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ نے قرضہ جات اور مارک اپ پر معافی دی ہے یا نہیں؟

(ج) اگر صدر پاکستان کے واضح اعلان کے باوجود محکمہ نے معافی نہیں دی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی:

(الف) ADBP نے گورنمنٹ آف پاکستان کی ہدایت کی روشنی میں آفت زدہ علاقوں کے کاشتکاران کے لئے ایک ریلیف پیکج کا اعلان کیا تھا جس کے تحت Rs.25,000/- تک کے قرضہ لینے والوں کو اصل زر اور سود معاف کیا گیا جب کہ Rs.25,001/- سے Rs.1,00,000/- تک کے قرضہ پر صرف سود معاف کر دیا گیا۔ اب تک حکومت کی طرف سے پنجاب پروونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ کو ایسی کوئی ہدایت نہیں ملی۔

(ب) اب تک قرضہ جات اور مارک اپ پر معافی نہ دی گئی ہے۔

(ج) فیڈرل بنک برائے امداد باہمی نے Tentative اعداد و شمار ADBP کے پیکج کی طرز پر مانگے تھے جو کہ درج ذیل ہیں:-

I- مبلغ -/25000 روپے تک کے قرضہ پر مکمل سود اور اصل زر معاف (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *-)

II- مبلغ -/25001 روپے سے مبلغ -/100000 روپے کے قرضہ جات کے سود کی معافی (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *-)

فیڈرل بنک کی ہدایت پر آفت زدہ علاقوں کے کلیم بنا کر بھیج دیئے گئے ہیں۔ جن کی مالیت تقریباً 222.379 ملین ہے۔ فیڈرل بنک نے جانچ پڑتال کے بعد یہ کلیم سٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھیج دیئے ہیں۔ جس کے جواب کا انتظار ہے۔

تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ ڈائریکٹر ایگریکلچر کریڈٹ ڈیپارٹمنٹ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اس سلسلہ میں سیکرٹری، منسٹری آف فنانس (فنانس ڈویژن)

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کو ایک چٹھی کے ذریعے درخواست کی ہے کہ آفت زدہ علاقوں کے متاثرین کے کیس جن کے کلیم کو آپریٹو بنکوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔)

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ایڈووکیٹ جنرل، ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی تعداد

(A)23۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

لاہور میں ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی کتنی تعداد ہے۔ ان کے تقرر کا کیا معیار ہے۔ گزشتہ سال یکم جولائی 2001 سے 30جون 2002ء تک ایڈووکیٹ جنرل، ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کو کتنا معاوضہ پنجاب حکومت نے ادا کیا۔ تفصیل ہر ایک کے نام کے ساتھ مطلع فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

لاہور ہائیکورٹ کی پرنسپل سیٹ اور تین بنچوں کے علاوہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے لئے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے ساتھ 6 ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور 22 اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کام کر رہے ہیں۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ب۔ تقرری کا معیار

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل

(I) عمر کم از کم 40 سال۔

(II) ہائیکورٹ/سپریم کورٹ میں بطور ایڈووکیٹ کم از کم 10 سال تجربہ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل (I) عمر کم از کم 35 سال۔

(II) ہائیکورٹ/ سپریم کورٹ میں بطور ایڈووکیٹ کم از کم 7 سال تجربہ۔

ج۔ یکم جولائی 2001 سے 30 جون 2002 تک ایڈووکیٹ جنرل، ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل اور اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کو کل -/77,12,500 روپے پنجاب حکومت نے بطور معاوضہ ادا کیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

I۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب	-/7,98,000 روپے
ماہانہ مشاہرہ	-/30,000 روپے
II۔ نسیم صابر چودھری ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	-/8,08,000 روپے
III۔ ایم حنیف کھٹانہ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	-/8,08,900 روپے
IV۔ ایم بلال ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	-/8,07,900 روپے
V۔ ملک اختر حسین اعوان، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	-/5,68,700 روپے
VI۔ طارق محمود کھوکھر ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل	NIL
VII۔ 6 ایڈیشنل ایڈووکیٹس جنرل کا مشاہرہ	-/72,000 روپے
ماہانہ مشاہرہ	-/1,000 روپے
VIII۔ 22 اسسٹنٹ ایڈووکیٹس جنرل کی تنخواہ (BPS-20)	-/18,00,38 روپے

مسئلہ استحقاق

وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی کے استحقاق کی پامالی

(---بحث جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر ، تحریک استحقاق نمبر 4 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔یہ تحریک پہلے ہی پیش ہو چکی ہے۔ وزیر قانون نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر قانون ،جناب والا! میں نے یہ کل بھی گزارش کی تھی کہ اگر یہ general nature کی ہوتی تو میں اس کا جواب دے دیتا لیکن چونکہ یہ particularly وزیر تعلیم صاحب سے متعلق ہے اور ان کا نام اس میں آیا ہوا ہے تو کل بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ ان کے آنے تک اس کو pend فرمایا جائے تاکہ وہ خود اس کا جواب دے سکیں۔

رانا ثناء اللہ خان ، وزیر قانون یہ وثوق سے فرمادیں کہ وزیر تعلیم کس دن تشریف لائیں گے۔ وہ کل بھی نہیں تھے اور آج بھی نہیں ہیں۔

شیخ امجد عزیز ،جناب والا! میری اسی تحریک استحقاق کے سلسلے میں گزارش ہے کہ ہم ایک منٹ کے لئے واک آؤٹ پر کسی اور issue پر باہر گئے۔ پیچھے سے سپیکر صاحب نے کیونکہ میں ہاؤس میں موجود نہیں تھا اس کو dispose of کر دیا۔ sorry میں تصحیح کر دیتا ہوں کہ میری ایک تحریک استحقاق جو کہ پیش کی گئی تھی' کسی اور issue پر ہم واک آؤٹ پر تھے اور واک آؤٹ کے دوران اس کو dispose of کر دیا گیا' صرف اس وجہ سے کہ ہم ہاؤس میں نہیں۔ ہم نے کل آپ کے حکم کے مطابق اس کو pend کروایا کہ وزیر تعلیم آج ہوں گے وہ آج بھی نہیں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس میں ایسا کیا طوفان آ جائے گا اگر یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس چلی جائے گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر زیادہ بہتر انداز میں بات ہو سکے گی۔ یہاں پر ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کی بجائے جو بات ہم نے کہی ہے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

استحقاق کمیٹی جو بھی رپورٹ بنائے بلکہ میں تو راجہ بشارت صاحب کو کہتا ہوں کہ راجہ بشارت صاحب کو بے شک اس کمیٹی کا انچارج بنا دیں' وہ کمیٹی جو فیصلہ کرے مجھے وہ بھی منظور ہوگا۔ اس میں کوئی معاملہ ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شیخ صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے لیکن چونکہ یہ سوال آپ نے اٹھایا ہے اور ادھر سے وزیر قانون نے آپ کے بارے میں کچھ بات کی تھی تو unless the Education Minister is there اور آپ کی آمنے سامنے بات نہ ہو تو بات بنے گی نہیں۔ بہتر ہے کہ وزیر تعلیم کو آلینے دیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو موخر کر دیتے ہیں۔ اگر آج آجاتے ہیں تو آج take up کرلیں گے نہیں تو اگلے روز دیکھ لیں گے۔

شیخ امجد عزیز : تو پھر کل کے لئے رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ٹھیک ہے اس کو موخر کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ : جناب والا! تین دن پہلے ایوان کی اکثریت نے میری تحریک استحقاق کو میری حمایت کرتے ہوئے میرا بھرپور ساتھ دیا جس کے لئے میں سارے ایوان کا انتہائی مشکور ہوں۔ میری وہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی گئی اور ایوان کو یقین دلایا گیا کہ اس کی 24 گھنٹوں میں رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔ آج 72 گھنٹے گزر چکے ہیں اور ابھی تک میری اس تحریک کے متعلق مجھے کچھ نہیں بتایا گیا کہ اس کا کیا بنا ہے؟ اس سلسلے میں کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں میرے انتہائی محترم وزیر جناب راجہ بشارت صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ وہاں پر ڈی آئی جی صاحب کو ایس پی صاحب کو اور جو میری طرف سے ملزم تھا اس کو بھی پیش کیا گیا۔ بیانات بھی سنے گئے لیکن ابھی تک رپورٹ مکمل کرکے ایوان میں پیش نہیں کی گئی۔ میری آپ سے استدعا ہے۔۔۔

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! معزز رکن خود محرک بھی ہیں اور خود کمیٹی

کی میٹنگز میں بھی رہے ہیں۔ کمیٹی کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا ہے اور کمیٹی کے کنوینر نے اس کے لئے اس معزز ہاؤس سے ایک مہینے کی extension لے لی ہے اس لئے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ معزز ممبر کم از کم facts کو تھوڑا سا verify فرما لیا کریں۔

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! اگر اس کی extension ہو چکی ہے تو میں اس چیز پر معذرت چاہتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ 11 نمبر رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ہے۔ یہ پڑھ لی گئی تھی۔ اب اس کے بارے میں جواب آنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ یہ تحریک التوائے کار کل میں نے پڑھ دی تھی لیکن یہ pending ہوئی تھی کیونکہ وزیر ہاؤسنگ کل تشریف نہیں رکھتے تھے۔ میری تحاریک نمبر 11 اور 12 دونوں کا subject matter ایک ہے اور ایک ہی علاقہ ہے۔ یہ لاکھوں کی آبادی ہے جو اس مسئلے کا شکار ہے۔ میں وزیر ہاؤسنگ کی اس تجویز کو appreciate کروں گا کہ انہوں نے آج لابی میں اس بارے میں محکمے کے جواب سے متعلق میرے ساتھ discuss کیا ہے تو اتفاق اس بات پر ہوا ہے کہ ہم اس میں further detailed discussion کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان دونوں کو اگلے اجلاس کے لئے pending فرما لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اگلے اجلاس کے لئے pending کر دی جاتی ہے۔ نمبر 14 جناب فیض اللہ کموکہ صاحب!

(ہاؤس میں ایک معزز ممبر کے موبائل پر bell کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please put off your mobiles

فیصل آباد میں پینے کے پانی کی شدید قلت

جناب فیض اللہ کموکہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق فیصل آباد شہر جہاں پینے کے پانی کی شدید قلت ہے کو فراہمی آب کے لئے حکومت جاپان نے 3 ارب روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا۔ منصوبے کا تمام پیپر ورک مکمل ہو چکا ہے۔ منصوبے کے مطابق دریائے چناب کے کنارے نئے ٹیوب ویل نصب کر کے فیصل آباد شہر کو پانی فراہم کیا جانا ہے لیکن کچھ سیاسی وجوہات کی بنا پر یہ معاملہ کھٹائی میں پڑ چکا ہے جس سے فیصل آباد شہر کے عوام میں شدید غم و غصہ پیدا ہو چکا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ درست نہیں ہے کہ منصوبے کا تمام پیپر ورک مکمل ہو چکا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت جاپان نے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ فیصل آباد شہر کے پینے کے پانی کے لئے 3 ارب روپے کی گرانٹ دینا چاہتے ہیں تاکہ دریا کے کنارے پر 12 ٹیوب ویل نصب کر سکیں۔ ایک بڑی پائپ لائن کے ذریعے فیصل آباد شہر میں واقع سٹوریج ٹینک میں پانی لایا جائے اور پھر وہاں سے پمپ کر کے شہر کے مختلف حصوں کو دیا جائے۔ جاپانی فرم کے لوگ جب سرسری جائزہ لینے کے لئے موقع پر گئے تو مقامی زمینداروں نے اعتراض کیا کہ ہم یہاں ٹیوب ویل نہیں لگنے دیں گے کیونکہ پہلے سے لگائے گئے 25 ٹیوب ویلوں کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے نلکے اور ٹیوب ویل بند ہو گئے ہیں اس لئے ہم یہاں پر مزید ٹیوب ویل نہیں لگانے دیں گے۔

جناب والا! میں اس میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ مجھے وہاں پر جانے کا خود اتفاق ہوا بلکہ میرے فاضل رکن نے جو بات کی' بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پانی تو فیصل آباد کو چاہئے مگر جب میں وہاں پر گیا تو مجھے support کرنے کے لئے فیصل آباد کا کوئی بھی نمائندہ وہاں موجود نہیں تھا۔ میں اور میرے سیکرٹری اپنے عملے کے ساتھ وہاں پر مقامی زمینداروں سے negotiate کرنے کے لئے پہنچے تو ---

جناب فیض اللہ کموکہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب فیض اللہ کموکہ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو بتانا چاہوں گا کہ پچھلے دنوں جب ہاؤس میں ان کے محکمے کے متعلق بحث جاری تھی اور تقریر کے لئے میری باری نہیں آئی تھی تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر ان سے گزارش کی تھی کہ آپ اس سلسلے میں فیصل آباد شہر کے ایم پی ایز کو اعتماد میں لیں۔ اصل میں واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ فیصل آباد شہر کے پانی اور sanitation کے ادارہ واسا کے چیئرمین اور ہماری تحصیل کے جو ناظم ہیں۔ وہ میں نے وزیر صاحب کی خدمت میں پہلے بھی گوش گزار کیا تھا کہ competent نہیں ہیں۔ انہیں سوائے پیسا کمانے کے اور کوئی کام نہیں ہے۔ وہ اس وقت 6 فیصد کمیشن لے رہے ہیں اور ان کی ان کاموں کی طرف بالکل توجہ نہیں ہے۔ آپ لوگ ان کا محاسبہ بھی نہیں کرتے اور جو لوگ آپ کو صحیح بات بتاتے ہیں آپ ان کے ساتھ رابطہ بھی نہیں کرتے۔

آپ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ آپ وہاں پر گئے ہیں اور وہاں کا کوئی نمائندہ آپ کے ساتھ نہیں گیا۔ آپ اس کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے کب ہمیں وہاں پر جانے کی دعوت دی اور ہم آپ کے ساتھ نہیں گئے؟

وزیر ہاؤسنگ' شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، انہوں نے میری بات کو مکمل نہیں ہونے دیا۔ میں آج سے بہت دیر پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ جب چنیوٹ میں دریا کے

کنارے Japanese Jaika Company کے آدمی ریسرچ کرنے کے لئے وہاں پر گئے تو وہاں کے لوگوں نے صرف اعتراض نہیں کیا بلکہ وہ لوگ انہیں مارنے تک گئے کہ آپ یہاں سے اپنا کیمپ اٹھا لیں۔ میں اس معاملہ پر بات کر رہا ہوں۔ میں بات آگے لے کر آ رہا تھا تو میں اپنے فاضل رکن کی ضرور بات کرتا۔ میرے فاضل رکن نے رابطے کی بات کی ہے۔ رابطے کی بات تو ابھی آئی ہے۔ فیصل آباد شہر کا کام اب ہی شروع ہونے لگا ہے۔ Jaika والے یہ پراجیکٹ cancel کر کے لے گئے اور کہا کہ ہم یہاں پر یہ پراجیکٹ نہیں لگائیں گے کیونکہ ہمیں اپنی سکیورٹی چاہئے۔ یہاں پر انہوں نے اتنا بڑا احتجاج کھڑا کر دیا کہ لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس پراجیکٹ کو یہاں پر implement نہیں ہونے دیں گے۔ ان مقامی زمینداروں نے کہا کہ ہمیں ہمارے حقوق ملنے چاہئیں۔ پہلے ہی آپ نے وہاں پر 25 ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں کہ جس سے ہمارے پانی کا level 8 فٹ سے اب 42 فٹ پر چلا گیا ہے۔ ہمیں شکایت یہ ہے کہ اگر آپ نے مزید ٹیوب ویل لگا دیئے تو چنیوٹ کا پانی بالکل نیچے چلا جائے گا۔ وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ آپ ہمارے چنیوٹ کا پانی فیصل آباد کو کیوں دے رہے ہیں؟ آپ پہلے پانی ہمیں کیوں نہیں دیتے؟ لہذا اس مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ وہاں پر کوئی ایسی متبادل جگہ پسند کریں جہاں پر چنیوٹ والے دوستوں کو بھی کوئی شکایت نہ ہو اور فیصل آباد شہر کو پانی بھی مہیا کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں، میں نے اور میری ٹیم نے Jaika والوں سے ایک سپیشل میٹنگ کی اور ان سے درخواست کی کہ آپ اس پراجیکٹ پر نظرثانی کریں اور ایک موقع یہ دیں کہ یہ پراجیکٹ اس جگہ پر لگائیں جہاں ہم آپ کو feasible consider کروائیں گے۔ لہذا ان کی بڑی مہربانی کہ انہوں نے اس بات پر agree کیا بلکہ انہوں نے ہمارے محکمے کو یہ ذمہ داری دی کہ سروے سے متعلقہ ساری چیزیں ہم انہیں مہیا کریں گے اور ہماری ہی ٹیکنیکل ٹیمیں وہاں پر جا کر سروے کر کے انہیں رپورٹس دیں گی۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بات کرتے ہوئے خوشی بھی محسوس ہو رہی ہے کہ ہم

نے یہ ٹیوب ویل جھنگ کینال کے اوپر لگانے کی تجویز دی تھی۔ ابھی تک پیپر ورک اس لئے مکمل نہیں ہوا کہ کچھ دوستوں نے ابھی تک اپنی written statements نہیں دیں۔ اس میں اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی involve ہے اور ground water Hydrology Department, Wapda بھی involve ہے۔ جب ان محکموں کی رپورٹس مکمل ہو جائیں گی تو ہماری پوری کوشش ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ Jaika وہاں پر ریسرچ کے بعد یہ کام شروع کرے گا۔ میں اپنے فیصل آباد والے سارے دوستوں سے مخاطب ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں اور میں نے جیسے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ میرے پاس تشریف لے کر آئیں۔ آپ کو میرے پاس آنا ہے کیونکہ یہ کام ہم نے کرنا ہے اور ہم نے یہ مل کر کرنا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ یہ آپ کا مسئلہ ہے' یہ میرا مسئلہ بھی اتنا ہی ہے۔ میں اسے اتنا ہی سنجیدگی سے لے رہا ہوں جتنا اسے آپ سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد سے یہ implement بھی ہو گا۔ میں صرف اتنی درخواست اس ہاؤس میں ضرور کرنا چاہوں گا کہ چنیوٹ والے مسئلے کی طرح اس کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کیونکہ وہ آپ کا حلقہ ہے۔ آپ کے ووٹر وہاں پر ہیں اور ہمیں یہ آخری موقع ملا ہے اس کے بعد Jaika والے ہمیں موقع نہیں دیں گے اور یہ تین ساڑھے تین ارب روپے کا پراجیکٹ چلا جائے گا۔ وہ اس بات پر بڑے منفی تاثرات لے کر گئے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔ میں جناب منسٹر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں کوئی وقت کا تعین بتائیں کہ کیا وہ اتنی دیر میں اس پراجیکٹ کو مکمل کر لیں گے؟

جناب سپیکر! اسی طرح کی ایک اور زیادتی فیصل آباد شہر کے ساتھ ہوئی ہے کہ برطانیہ کا ادارہ DFID جو ترقی پذیر ممالک کو ترقیاتی بجٹ دیتا ہے۔ انھوں نے دو ارب روپیہ فیصل آباد کے لئے دیا لیکن ہمارے افسران کی نااہلی خصوصاً ضلعی ناظم کی نااہلی تھی کہ وہ رپورٹوں میں لگے رہے اور ان کو راستہ نہیں دیا کہ وہ یہاں پر کوئی پراجیکٹ شروع

کر سکیں۔ وہ 9-ارب روپیہ انھوں نے بھارت کو دے دیا ہے جو کہ اس کے صوبے آندھرا پردیش میں لگ رہا ہے۔ یہ ہمارے ضلعی ناظموں کی، تحصیل ناظموں کی اور ہماری گورنمنٹ کی نااہلی ہے کہ ہم اس chance کو avail نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! میں اسی طرح گزارش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب سنجیدہ ہیں لیکن خدارا! اگر یہ 3-ارب روپیہ بھی ضائع ہو گیا تو پھر فیصل آباد کے رہائشیوں کو پیٹ کی بیماریوں اور گندا پانی پینے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہتر ہے کہ آپ لوگ آپس میں میٹنگ کر لیں کیونکہ اس کے بعد ایک بڑی اہم بحث آبپاشی پر شروع کرنی ہے۔ یہ معاملات آپ آپس میں بیٹھ کر وزیر صاحب کے چیمبر میں طے کر سکتے ہیں۔

جناب فیض اللہ کموکہ، میں بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں اب اتنی اہم ایمرجنسی نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ مہربانی کر کے ان کو مل لیں۔ آبپاشی بہت اہم معاملہ ہے۔ آپ سب نے کہا تھا کہ اس پر بحث ہونی چاہئے۔ اب سوا گیارہ ہو گئے ہیں۔ اگر آپ اسی طرح چلیں گے تو پھر آبپاشی پر بحث نہیں ہو گی۔ بہتر ہے کہ ہم آگے چلیں۔ محترمہ شہلا راٹھور کی تحریک التوائے کار نمبر 15 ہے۔

دیہاتی عوام کو پینے کے شفاف پانی کی عدم دستیابی

محترمہ شہلا راٹھور، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ دیہاتی عوام کو Deep اور Filtered صاف پانی پینے کے لئے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ان میں ہیپاٹائٹس کا مرض بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے اور خاص طور پر ان دیہاتی عوام کو اس مرض سے آگاہی بھی نہ ہے۔ جس طرح حکومتی سطح پر پولیو، خناق،

تشنج وغیرہ جیسے امراض پر پورے ملک میں فری ویکسینیشن کر کے کنٹرول کیا گیا ہے اسی طرح اب ہیپاٹائٹس کے اس مرض کو جو بے شمار غریب دیہاتی عوام کو لاحق ہے اور اکثر لوگ اس بیماری کی وجہ سے فوت ہو چکے ہیں اس مرض پر کنٹرول کرنے کے لئے اور حفاظتی تدابیر پر عمل کرتے ہوئے free vaccination کا کورس مکمل کر کے دیہاتی اور غریب عوام کو اس مرض سے بچانے کی خاطر مفاد عامہ کی اس تحریک کو بحث کے لیے منظور فرما کر اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ' شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، جناب سپیکر! اس کا جواب مجھے ابھی موصول نہیں ہوا۔ میں چاہوں گا کہ اس کو کل تک pending کر لیا جائے۔ میں انشاء اللہ اس کا کل جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اسے کل تک pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے ایک سوال کرنا چاہتی ہوں کہ سڑکوں اور گلیوں کے کناروں پر گیٹ لگانا اور بند کرنا قانونی ہے یا غیر قانونی ہے؟ اس سے عوام کو تکلیف ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ گیٹ کہاں لگائے گئے ہیں؟

محترمہ عابدہ جاوید: ماڈل ٹاؤن میں جگہ جگہ گلیوں کے سروں پر گیٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔ وہاں بچے کرکٹ کھیلتے ہیں اور شام کو وہاں کے لوگ اکٹھے ہو کر چائے پیتے ہیں۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ یہاں صبح گیٹ کھول دیئے جائیں اور رات کو بند کر دیئے جائیں تو انھوں نے کہا کہ ہم دیکھ لیں گے کہ کون وہ گیٹ کھلواتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ گیٹ قانونی ہیں یا غیر قانونی ہیں؟ سڑکیں اور گلیاں کس لئے بنائی جاتی

ہیں! عوام کو گلیاں یا سڑکیں بند کرنے سے تکلیف ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ گیٹ لگانا قانونی ہے تو ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ اپنی گلی بھی گیٹ لگا کر بند کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! ویسے تو یہ میرے متعلقہ نہیں ہے لیکن محترمہ نے اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اگر یہ مجھے اجلاس کے بعد گیلری میں اس کی تھوڑی سی تفصیل بتا دیں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ معلومات فراہم کر کے ان کو مطمئن کروں گا۔ شکریہ

محترمہ عابدہ جاوید: ٹھیک ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے ایک تحریک بھی پیش کی تھی کہ وزیراعلیٰ صاحب نے حالیہ بارشوں کے حوالے سے شیخوپورہ اور صادق آباد میں visit کیا اور جو مکانات گرے تھے، حکومت اپنے خرچ پر مکانات تعمیر کر کے دے رہی ہے۔

میری گزارش لا منسٹر صاحب سے یہ تھی کہ میرے علاقے مری اور کوٹلی ستیاں میں ابھی بھی راستے نہیں کھلے، برف باری اور شدید بارشوں کی وجہ سے جانی نقصان بھی ہوا ہے اور لوگوں کے مکانات بھی گرے ہیں۔ مری، کوٹلی ستیاں اور باقی پنجاب میں جہاں بارشوں سے جو نقصان ہوا اور مکانات گرے کیا حکومت وہ بھی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وہاں بھی سروے کیا جا رہا ہے یا خالی یہ رعایت شیخوپورہ اور صادق آباد میں دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون: جناب سپیکر! اس سلسلے میں جہاں کہیں بھی بارشوں سے یا برف باری سے نقصان ہوا ہے۔ مقامی انتظامیہ نے باقاعدہ حکومت پنجاب کو رپورٹیں بھیجی ہیں۔ کل میری نائب ناظم تحصیل مری سے بات ہوئی تھی۔ انھوں نے فرمایا تھا کہ مری میں

انھوں نے کافی حد تک سڑکوں پر آمدورفت بحال کرا دی ہے اور جہاں کہیں relief measures لینے تھے۔ انھوں نے لے لئے ہیں اور وہاں پر ایسی کوئی ہنگامی صورتحال نہیں ہے۔ یہ میں کل کی بات کر رہا ہوں۔ اگر اس کے باوجود معزز رکن کسی خاص علاقے کی طرف ہماری توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ بتائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی ممکنہ relief measures وہاں پر ضرورت ہو گی' وہ لئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ وزیر قانون سے ان کے چیمبر میں مل لیں اور اس مسئلے کو discuss کر لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16 جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔

سیالکوٹ کے سرکاری ہسپتالوں کی انتظامیہ کی طرف سے فنڈز کی خورد برد

جناب ارشد محمود بگو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت سیالکوٹ شہر میں دو سرکاری ہسپتال علامہ اقبال میموریل ہسپتال اور سردار بیگم ہسپتال کام کر رہے ہیں مگر ان دونوں ہسپتالوں کی حالت یہ ہے کہ نہ تو ان میں مریضوں کو دینے کے لئے کوئی میڈیسن ہے اور نہ ہی کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر ان ہسپتالوں میں کام کر رہا ہے جب کہ میڈیسن اور ان کی خرید کے لئے فراہم کردہ فنڈز ان ہسپتالوں کی انتظامیہ نے خورد برد کر لئے ہیں جس کی وجہ سے ان ہسپتالوں میں روزانہ مریضوں اور ڈاکٹروں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ عوام اور مریض پریشان حال ہیں اور ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہے جس کی وجہ سے سیالکوٹ کی عوام میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' وزیر صحت!

وزیر قانون ، جناب سپیکر! وزیر صحت صاحب موجود نہیں ہیں لیکن جو لاء ڈیپارٹمنٹ کو اس کا جواب موصول ہوا ہے اگر معزز رکن چاہیں تو وہ میں دے سکتا ہوں۔

سیالکوٹ شہر میں دونوں سرکاری ہسپتال علامہ اقبال میموریل اور سردار بیگم ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔ ادویات بھی قواعد کے مطابق مہیا کردہ فنڈ سے خرید کر مریضوں کو مہیا کی جا رہی ہیں۔ ایسا کوئی مسئلہ ہسپتال اور انتظامیہ کے نوٹس میں نہ آیا ہے۔ عوام الناس بھی ڈاکٹروں کے رویے سے مطمئن ہیں۔ ای ڈی او ہیلتھ سیالکوٹ اور متعلقہ ایم ایس صاحبان کو اس ساری صورتحال پر نظر رکھنے' مریضوں اور عوام الناس کے لئے صحت عامہ کی سہولیات مزید بہتر بنانے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں۔ اگر وزیرصحت ہوتے تو وہ زیادہ بہتر طور پر اور تفصیل سے جواب دے سکتے تھے لیکن میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ محکمے نے جو تحریری طور پر جواب بھیجا ہے۔ اس کے مطابق ای ڈی او ہیلتھ کو already صوبائی گورنمنٹ نے ہدایات جاری کی ہیں۔ میں معزز رکن کو مزید یقین دلاتا ہوں کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ پھر ذاتی طور پر سیکرٹری ہیلتھ کو کہوں گا کہ جن امور کی معزز رکن نے نشاندہی کی ہے ان کی اس بات کو ensure کریں اور حکومت پنجاب فوری طور پر اقدامات کرے تاکہ مریضوں کو ادویات اور ہر قسم کی سہولیات بھی فراہم کی جا سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اگر یہ مجھے یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس پر کارروائی کریں گے تو ٹھیک ہے' میں پریس نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17 بھی جناب ارشد محمود بگو صاحب کی ہے۔

سیالکوٹ شہر کی میونسپل انتظامیہ کا نکاسی آب میں تساہل

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سیالکوٹ شہر میں تحصیل میونسپل انتظامیہ کا پانی کھڑا ہو رہا ہے۔ آئے روز انتظامیہ اور لوگوں کے درمیان گندے پانی کے نکاس نہ ہونے کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں اور عوام اس صورتحال سے بے حد پریشان ہیں جس کی وجہ سے اس شہر کے عوام میں بے حد اضطراب اور پریشانی پائی جا رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! معزز رکن نے سیالکوٹ شہر کی تحصیل میونسپل انتظامیہ کی صفائی کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ٹی ایم او اور ڈی سی او کو اس بات کا پابند بنائیں کہ وہ وہاں پر صفائی کی صورتحال کو بہتر بنا کر ہمیں رپورٹ کریں۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ آج یا کل یا جس وقت بھی وہ رپورٹ مجھے موصول ہو گی کہ انہوں نے صفائی کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے، سیوریج کے پانی کی نکاسی کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں، میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں آگاہ کروں گا۔ یہ بلدیاتی اداروں کے بنیادی فرائض میں شامل ہے کہ وہ شہریوں کو سہولیات فراہم کریں۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرے حلقے کا مسئلہ تو ہے ہی لیکن میرا خیال ہے کہ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ تحصیل ناظم یا ضلعی ناظم جو کچھ کر رہے ہیں وہ ہم روزانہ سنتے ہیں اور ان کا رونا ہم اس اسمبلی میں رو رہے ہیں۔ میں اپنے محترم دوست جناب راجہ بشارت صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اجمل چیمہ صاحب کو درخواست کر دیں کیونکہ تحصیل ناظم ان کے بھائی ہیں۔ وہ کاروباری آدمی ہیں، شریف ہیں لیکن بیرون ملک

رہتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں خدمت کا موقع دیں تو ہم ان کی معاونت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم شہر میں جاتے ہیں تو وہاں پر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ پائپ پھٹے ہوئے ہیں اور دو دو مہینے سے سیوریج بند ہے۔ یہ ایک جگہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ درجنوں کے حساب سے ایسے علاقے ہیں جہاں سیوریج بند ہے اور وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ آپ میری وساطت سے ان سے request کریں اور یہ اپنے محترم بھائی تحصیل ناظم سے کہیں کہ وہ اس مسئلہ پر توجہ دیں۔ اگر وہ باہر جاتے ہیں تو کسی ذمہ دار بندے کی ڈیوٹی لگا کر جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' اجمل چیمہ صاحب!

وزیر صنعت: جناب سپیکر! میں ارشد بگو صاحب کو کارنر دیتا ہوں۔ میرا بھی شہر ہے اور ان کا بھی شہر ہے۔ ہمارے یہ تمام مسائل مشترکہ ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ جا کر جگہ جگہ دیکھنے کو تیار ہوں۔ میں اور بگو صاحب میرے چھوٹے بھائی تحصیل ناظم سے مل کر انشاء اللہ ہم صفائی کا بہترین انتظام کریں گے اور ان کو راضی کریں گے۔ انشاء اللہ یہ مطمئن بھی ہوں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: جی' بہتر ہے۔

محترمہ نشاط افزاء: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی' فرمائیے!

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ صفائی کے بندوبست کا کوئی وزیر ہے بھی یا نہیں؟ جناب والا! آپ ابھی تک یہی یقین دلا رہے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ جائیں گے۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ ابھی تک آپ بذات خود کیا کر رہے ہیں؟ لاہور کا پورا شہر دیکھیں کہ جہاں سے آپ کی گاڑی نے گزرنا ہوتا ہے یا وزیراعلیٰ کی گاڑی نے گزرنا ہوتا ہے تو وہاں پانی کے چھڑکاؤ ہو جاتے ہیں' فوری طور پر صفائیاں ہو جاتی ہیں۔

میں کل ماڈل ٹاؤن میں گئی آپ یقین مانیے کہ کوڑے کے اتنے ڈھیر لگے ہوئے ہیں کہ گاڑی کسی راستے سے گزر نہیں سکتی۔ خدا کے لئے اس کی طرف توجہ دیں۔ آپ دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور یہاں تقریریں کرتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں کام کر رہے ہیں اور ہمیں ترغاتے رہتے ہیں۔ آپ ایک پیسے کا' ایک دھیلے کا کام نہیں کر رہے۔ آپ ماڈل ٹاؤن کے علاقے میں جائیں' وہاں جگہ جگہ پر کوڑے کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ آپ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اس شہر کو پیرس بنا دیں گے لیکن آپ ابھی تک گلیوں سے کوڑے نہیں اٹھوا سکے۔ سارے پنجاب میں دیکھ لیں' ماموں کانجن میں جھانجراں ایک علاقہ ہے وہاں پر فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں' میں وہاں سے گزری تو انگریز لوگ گزر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ناک پر رومال رکھے ہوئے تھے۔ وہاں کے ناظم کوئی راٹھور صاحب ہیں وہ ایک دھیلے کا کام نہیں کرتے۔ وہ نہ کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں۔ میں معذرت کے ساتھ آپ سے کہوں گی کہ آپ ڈھٹائی کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں کہ ہم کام کر رہے ہیں۔ آپ سارے شہر میں ایک پانی کا' ایک پیسے کا کام نہیں کر رہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب چیمہ صاحب!

وزیر صنعت، جناب سپیکر! میں محترمہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ارشد بگو صاحب کے سوال کا جواب اس لئے دیا تھا کہ میرا اور ان کا ایک ہی حلقہ ہے اور ان کے مسائل اور میرے مسائل مشترکہ ہیں۔ محترمہ! میں آپ کے مسئلے کو لاہور کے ناظم تک پہنچا دوں گا اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ لاہور میں بھی صفائی ہو جائے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! میں محترمہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ وزیر صفائی نہیں' وزیر صنعت ہیں۔ لہذا صنعتوں کے معاملات ان سے discuss کریں۔ جناب والا! وزیر صفائی کی ایک اسامی پیدا کی جائے تاکہ وزیر صفائی ان کا مسئلہ حل کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' مخدوم اشفاق صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات، جناب سپیکر! میرے سب بھائی جانتے ہیں کہ میں وزیر ماحولیات

ہوں۔ میرا بھی اس مسئلے سے تعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں یہ وزیر ماحولیات ہی وزیر صفائی ہیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! آپ سب ذرا غور سے سن لیں کہ میرا بھی اسی مسئلے سے تعلق ہے۔ بات یہ ہے کہ پچھلی صدی میں سائنس دانوں نے دنیا کو جو تحائف دئیے ہیں اس میں ریلوے' ٹیلیفون' ٹیلی ویژن' ریفریجریٹر' ایئر کنڈیشنر' خوراک کی فراہمی' ادویات وغیرہ کی سہولتوں سے دنیا بھر کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور اس اضافے سے ماحول میں گندگی بھی بڑھی ہے۔ پہلے اس مسئلہ پر بہت کم توجہ دی گئی ہے لیکن اب تمام شہروں خصوصاً بڑے شہروں میں توجہ دی جا رہی ہے اور لوگ محسوس بھی کر رہے ہیں۔ انڈسٹری کی آلودگی سے جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں ان کو کنٹرول کیا جائے۔ میرا محکمہ ایک ریگولیٹری اتھارٹی' ایک مانیٹرنگ ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔ میرا محکمہ بہت چھوٹا سا محکمہ ہے۔ آج کا دن میرے محکمہ کے متعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی میں بتا رہا ہوں کہ گندگی اور آلودگی کے مسائل پر ہماری قوم نے بہت کم توجہ دی ہے۔ ہسپتال کے اندر جو آلودگی ہوتی ہے جو solid waste ہے۔ میری لاہور کے ناظم میاں عامر محمود سے بات ہو رہی تھی اور وہ کہہ رہے تھے کہ ہم 70 فیصد کوڑا اٹھا لیتے ہیں اور 30 فیصد بقایا رہ جاتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

Now we take up general discussion on Irrigation It is the main issue.

وزیر تحفظ ماحولیات: وزیر موصوف صاحب نے نہیں بتایا لیکن ہم نے self assessment پروگرامز شروع کئے ہیں۔ اگر آپ مجھے موقع دیں گے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ وضاحت کروں گا کہ ہم آلودگی پر کنٹرول کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہم صفائی پر بحث کے لئے ایک خصوصی دن مقرر کریں گے۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! وزیر موصوف صرف اتنا بتا دیں کہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ صفائی ہوئی ہے؟ ہم نے تو گندگی کی نشاندہی کی ہے۔ آپ صرف اتنا بتا دیں کہ جہاں آپ شفٹ ہوئے ہیں اور جہاں آپ کا گھر ہے یا جہاں سے جس سڑک سے آپ کی گاڑی گزرتی ہے وہاں پر تو صفائی ہوتی ہے مگر اس کے علاوہ آپ کسی بھی جگہ چلے جائیں، کسی بھی شاہراہ پر چلے جائیں وہاں پر انتہائی گندگی ہے۔ کیا جب آپ کی گاڑیاں وہاں سے گزرتی ہیں تو اس وقت آپ کی آنکھیں بند ہوتی ہیں؟ آپ کو وہ کوڑے کے ڈھیر کیوں نظر نہیں آتے جو عوام کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں؟ آپ یہاں پر دعوے کیوں کر رہے ہیں کہ ہم یہ کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں؟ مجھے آپ اپنا ایک بھی کام کیا ہوا بتا دیں کہ فلاں جگہ پر ہم نے یہ کام کیا ہے۔ میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ یہاں پر جتنے بھی وزراء بیٹھے ہوئے ہیں جو اپنی یہ کارکردگی بتاتے ہیں کہ ہم یہ کر رہے ہیں یا ہم یہ کریں گے تو براہ مہربانی جتنے بھی شکایت کنندگان کے یہ کام کرتے ہیں ان کی رپورٹ یہاں پر پڑھ کر سنائی جایا کرے اور ہم شکایت کرنے والوں کی تشفی کی جائے کہ واقعی آپ کے کام ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کی باتوں میں نہ آنے والے ہیں اور نہ ہی غلط بیانیوں سے آپ ہمیں بہلا سکتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ یہ غلط طریقہ اختیار نہ کریں اور نہ ایوان کو مذاق بنائیں اور نہ ہی ہمارے ساتھ مذاق کریں۔ جناب والا! سارے سیاسی ماحول میں گندگی پھیلی ہوئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں مخدوم اشفاق صاحب سے درخواست کروں گا کہ انہوں نے کل کا ماحول بہت خراب کیا تھا۔ ہمیں ان پر بڑا غصہ ہے۔ لہذا یہ ابھی بات نہ کریں۔

آبپاشی پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ صفائی پر ایک خصوصی دن رکھا جائے گا اور اس پر بحث کی جائے گی۔ آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم آبپاشی پر بحث ہے۔ جن صاحبان نے اس پر بحث کرنی ہے وہ اپنی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔ اس پر already وزیر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میں اس وقت طاہر حسین ملیزئی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ اریگیشن ہمارے ملک میں اس وقت بہت اہم مسئلہ ہے۔ میری گزارشات یہ ہیں کہ اس وقت ملک میں پانی کی بہت کمی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں long term planning & short term planning کرنا ہوں گی۔ long term planning کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پانی کی قلت کا جو حل ہے وہ اس وقت صرف نئے ڈیم بنانے سے ہے اور storage reservoirs پر ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں دو ڈیم کام کر رہے ہیں ایک تربیلا ڈیم جس کی capacity 9 million acres feet ہے جب کہ منگلا ڈیم کی capacity 5 million acres feet ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، میری گزارش یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم جو کہ ہمارے ملک کے لئے، اس صوبہ کے لئے بہت بڑا beneficial project ہے۔ یہ وہ واحد پراجیکٹ ہے جس سے تقریباً 6 million acres feet پانی سٹور کیا جائے گا۔ اس سے 15 لاکھ ایکڑ رقبہ irrigate ہوگا۔ یہ ایک ایسا منصوبہ ہے جو کہ سات سالوں میں مکمل ہونا ہے اور سات سالوں میں اس نے اتنی مفید کارکردگی دینی ہے کہ ان سات سالوں میں اپنی cost equal کر جائے گا۔ اس ڈیم کے بنانے سے ہمارے ملک میں تقریباً پانچ لاکھ نئی نوکریاں نکلیں گی اور وہ بھی یقیناً اس ملک کے عوام کے لئے بہتری ہوگی۔ اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے

کہ اس وقت پورے ملک میں 12 ہیڈ ورکس اور بیراج ہیں ان کے اوپر bond areas ہیں۔ bond areas میں میری گزارش یہ ہے کہ وہاں پر storage reservoirs بنائے جائیں۔ میں اس کی مثال چشمہ ہیڈ ورکس کی دوں گا کہ جہاں پر 5. ملین ایکڑ فٹ پانی کا پہلے سے ہی storage reservoir بنا ہوا ہے۔ اگر ہم بارہ بیراجوں ہیڈ ورکس اور دو سائفن پر storage reservoirs بنائیں تو مجھے امید ہے کہ ان چودہ ہیڈ ورکس پر تقریباً ہم 7 ملین ایکڑ فٹ پانی سٹور کر سکیں گے جو کہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے۔

میری دوسری تجویز یہ ہے کہ ہمارے نہری نظام میں جہاں سے main canal یا برانچ کینال گزر رہی ہیں وہاں پر بھی mini storage reservoirs بنائے جائیں۔ اس سے بھی تقریباً 1.5 ملین ایکڑ فٹ پانی کو ہم سٹور کر سکتے ہیں۔ long term planning کے حوالے سے ایک انتہائی اہم بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے water sources اور اپنے channels کی lining کرنی چاہئے اور انہیں پختہ کرنا چاہئے۔ اس سے پانی کا ضیاع کم ہو گا۔

میری ایک اور گزارش یہ ہے کہ نہروں کی reconditioning کی جائے۔ اس کے beds، اس کا edge، اور اس کے B and Y اس کے ڈیزائن کے مطابق بنائے جائیں۔ ہمارے جو existing dams ہیں، جن میں تربیلا ڈیم کی capacity 9 million acres feet ہے اور منگلا ڈیم کی capacity 5 million acres feet ہے ان کی capacity کو raise کیا جائے۔ یہ کام پہلے بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت تربیلا اور منگلا کے کناروں کو اونچا کیا جا رہا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ اگر ہم ان کناروں کو اونچا کریں گے تو تقریباً 2.5 million acres feet گنجائش بڑھے گی۔

جناب والا! پانی کے حوالے سے ہمارے ملک میں supply based system ہے جبکہ اس وقت ہمیں demand based system درکار ہے۔ ہمیں کالا باغ ڈیم سے ہٹ کر جو کہ سیاست کا شکار ہو چکا ہے، mini storage reservoirs ضرور بنانے چاہئیں۔ تاکہ جیسے جیسے پانی کی ڈیمانڈ آئے ہمیں ویسے ویسے supply بھی مل سکے۔

جناب والا! Short Term Plannings کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ آج کل ارگیشن ڈیپارٹمنٹ نہری پنچایت کمیٹیوں کے حوالے سے کام کر رہا ہے۔ اس میں میرا بھی یہ خیال ہے بلکہ میں نے اس بارے میں بہت سارے ماہرین سے بھی بات کی ہے۔ اس میں ان پنچایت نہری کمیٹیوں کو لازمی constitute ہونا چاہئے اور ان کی implementation ہونی چاہئے۔ یہ نہری پنچایت کمیٹیاں وارا بندی پروگرام کو یقینی بنائیں۔ ان کے rotation programme میں illegal supply نہیں دی جائے گی۔ اس کی یقین دہانی ان کمیٹیوں سے لی جانی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہماری زمینیں زیادہ تر unlevelled ہیں' اس سلسلہ میں کسانوں کو educate کیا جائے اور انہیں compel کیا جائے کہ وہ اپنے رقبے کے level کو بہتر کریں تاکہ پانی کی بچت ہو سکے۔ اس کے علاوہ یہاں کئی technologies آئی ہیں جن میں خاص طور پر zero tillage ہے جس کی وجہ سے ہم کافی پانی بچا سکتے ہیں۔ پھر اس بارے میں بھی کسانوں کو educate کیا جائے تو یقیناً آٹھ سے بارہ فیصد پانی بچایا جا سکتا ہے۔

جناب عالی! اس کے علاوہ short term planning کے حوالے سے یہ باتیں کسانوں کو پڑھانے کے بارے میں ہیں کیونکہ ہمارے اکثر دیہاتوں میں تقریباً پانچ ایکڑ' اڑھائی ایکڑ اور تین ایکڑ' چار ایکڑ کے پلاٹ ہیں جو زیادہ پانی consume کرتے ہیں۔ اس میں اگر کسانوں کو تجویز دی جائے کہ ان کا پلاٹنگ ایریا دو کنال سے زیادہ نہ ہو تو اس سے پانی کو بچایا جا سکتا ہے۔

جناب عالی! اس کے علاوہ ایک انتہائی اہم بات پانی کی کمی کے بارے میں کہنا چاہوں گا کہ حکومت کسانوں کو ترغیب دے کہ وہ ایسی فصلیں کاشت کریں جو زیادہ پیداوار دیں اور ان میں پانی کم استعمال ہوتا ہو کیونکہ اس وقت ہمارے ملک میں اگر پانی کا بحران ایسے ہی رہا تو آئندہ تین چار سالوں میں خوراک کی کمی کا اندیشہ ہے۔ ایک طریقہ پانی لفٹ کرنے کا ہے۔ اس سلسلے میں میری proposal ہے کہ واپڈا کے ساتھ co-ordinate کر کے بجلی کے special subsidized tarrif introduce کرنے

چاہئیں۔ تاکہ کسان رعایتی نرخوں پر اپنی فصلوں کو پانی لگا سکیں ۔اس کے علاوہ کئی agriculture techniques ہیں جن سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ مثال کے طور پر جو علاقے salty watered ہیں انہیں مختلف کیمیکلز جپسم اور سلفیورک ایسڈ کی ادویات استعمال کر کے قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے ۔

جناب عالی! اریگیشن سے متعلق چار'پانچ problems ہیں وہ میں بتانا چاہوں گا کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا سب سے بڑا مسئلہ improvement of communication system ہے کہ آج بھی اکیسویں صدی کے دور میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں آج سے ڈیڑھ سو سال پرانا نظام' وہی تار سسٹم' ٹیلی گرافک سسٹم رائج العمل ہے۔ ایک آدمی سائیکل پر بیٹھ کر چالیس کلومیٹر دور جا کر کوئی پیغام دینے جاتا ہے تو پیچھے ملک کا کروڑوں' اربوں کا نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔میری یہ submission ہے کہ اس میں وائرلیس سسٹم' ٹیلی فونک سسٹم' فیکس مشینیں متعارف کروائی جائیں۔ وہاں پر جو operational staff ہے' اسے وہیکل provide کئے جائیں۔ ایس ڈی او level پر گاڑیاں دی جائیں۔ اوورسیئر level پر موٹر سائیکل دیئے جائیں تاکہ quick communication سے مسئلہ حل ہو سکے۔ اس کے علاوہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک مسئلہ ان کے سٹاف کی کمی کا بھی ہے ۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ 1984 میں آخری دفعہ ایس ڈی او کی بھرتیاں کی گئیں ۔ اس کے بعد نو سالوں میں کوئی نیا سٹاف نہیں رکھا گیا ۔ ایک ایس ڈی او کے پاس تقریباً تین' ساڑھے تین سو موگہ جات ہیں ۔ اس کے پاس کوئی سہولت نہیں ہے ۔ کوئی وہیکل نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی less productive efficiency ہے ۔ اس کے علاوہ اکثر ریسٹ ہاؤس unnecessary ہیں چونکہ کمیونیکیشن کافی develop ہو گئی ہے اور روڈ وغیرہ بن گئے ہیں تو جو ریسٹ ہاؤسز غیر ضروری ہیں انہیں sale out کر کے ریونیو اکٹھا کیا جائے اور جو ضروری ہیں انہیں براہ مہربانی regulate ضرور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے کافی وقت لے لیا ہے اور لوگوں نے بھی بولنا ہے ۔

جناب طاہر حسین خان طیزئی، حکومت پنجاب کئی ایسے نئے منصوبے متعارف کروا رہی ہے جیسے گریٹر تھل کینال ہے تو میری submission یہ ہے کہ وہ منصوبے جو فلڈ سپلائز میں چلیں تو انہیں تو متعارف کروایا جائے اور جو سٹوریج سپلائز میں چلیں انہیں براہ مہربانی دو، تین سالوں کے لئے suspend کیا جائے۔ آخری بات یہ ہے کہ ہمارے بیراج اور ہیڈ ورکس میں الائیڈ ورکس ہونے والے ہیں both civil and mechanical براہ مہربانی اس طرف بھی توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نجف عباس سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں چند گزارشات اور تجاویز دینا چاہتا ہوں اور جناب وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ وہ ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ 70 فیصد آبادی کاشتکاری پر منحصر ہے اور سب سے اہم مسئلہ اریگیشن کا ہے۔ چند تجاویز ان کی خدمت میں پیش کر کے امید رکھتا ہوں کہ جس وقت یہ اپنی wind up speech کریں گے تو اس میں کوئی معقول جواب اور حل ضرور بتائیں گے۔ سب سے اہم مسئلہ ٹیل پر پانی کا نہ ہونا ہے۔ ڈیمز بن رہے ہیں۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ چند ان محکموں میں سے ہے جو devolution plan سے باہر ہے لہذا اس میں ناظم اور تحصیل ناظم کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اربوں روپے کے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ میں پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں کہ ٹیل پر پانی نہ ہونے سے 30 فیصد زمیندار جو کاشتکاری کرنا چاہتے ہیں، ان کی زمینیں بنجر ہو رہی ہیں۔ ٹیل پر پانی کیوں نہیں پہنچتا؟ اس لئے نہیں پہنچتا کہ جب تک چوری کا مسئلہ حل نہیں ہوگا تو اس وقت تک ٹیل پر پانی نہیں پہنچے گا۔ میں جناب وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ پانی چوری کیسے ہوتا ہے؟ اس میں ہم بھی شامل ہیں یعنی خدانخواستہ میں ایوان کی بات نہیں کر رہا۔ ہم اپنے زمیندار بھائیوں کی بات کر رہے ہیں۔ وہ اور محکمہ اریگیشن کی بھگت کر کے جو زمیندار طاقت میں ہوتا ہے وہ

ناکے بھی کرتا ہے، راجباہ کو بھی توڑتا ہے ، اس میں محکمہ بھی شامل ہوتا ہے تو میری یہ suggestion ہے اور وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ایک بہت بڑا محکمہ ہے اب تینتیس ہزار میل پر نہریں بنی ہوئی ہیں۔ یہاں پر اریگیشن فورس قائم کی جائے جو spot کرے اور پانی کو چیک کرے تو ٹیل پر پانی پہنچے گا۔ ٹیل کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ چوری کی روک تھام کو روکیں۔ ہمیں بھی ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہئیے۔ ہمیں یہ بھی وعدہ کرنا چاہیے کہ پانی چوری میں جو ملوث ہو ۔اس کی سفارش نہیں کرنی چاہیے ۔ اس کے بعد رنگ پور کینال جھنگ میں واقع ہے جو کہ سو، سوا سو میل لمبائی میں جھنگ کے سب سے زیادہ زرخیز علاقے کو سیراب کرتی ہے ۔ یہاں پر چھ ماہ کا پانی تھا لیکن حکومت کی طرف سے دس، بیس بلکہ بائیس سال قبل سکارپ ٹیوب ویل install کئے گئے جو کہ تمام ہی بند پڑے ہیں جبکہ مالیہ اور آبیانہ غریب زمیندار سے لے کر متوسط طبقے اور امیر تک ہر آدمی دے رہا ہے ۔ میں نے سیکرٹری اریگیشن سے درخواست کی تھی کہ ہمیں پانی دو کیونکہ پچیس روپے لٹر ڈیزل خرید کر ایک زمیندار پانچ یا چھ پانی لگا کر گندم کی فصل تیار کرتا ہے تو اس نہر میں ہمیں دو دفعہ اور پانی دے دیا جائے تو انہوں نے تجویز دی کہ ہم پانی نہیں دے سکتے لیکن ہم آپ کے سکارپ ٹیوب ویل دوبارہ شروع کر دیتے ہیں۔ میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ 464 میں سے 271 سکارپ ٹیوب ویل فوراً چل سکتے ہیں، سیکرٹری صاحب بھی مان گئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اس پر جلدی عمل درآمد کروایا جائے تاکہ اگلی فصل تک زمیندار کو پانی مل سکے۔ اس دوران آبیانہ کو ختم کیا جائے۔ یہ ظلم ہے کہ محکمہ کی طرف سے پانی بھی نہ دیا جائے اور آبیانہ بھی لگے۔

میری اگلی درخواست یہ ہے کہ تریموں ہیڈ ورکس میں 40 بیداروں کی اسامیاں خالی تھیں۔ ایکسیئن تریموں ہیڈ ورکس نے بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا۔ پھر اچانک یہ بھرتی روک دی گئی۔ میں وزیر صاحب سے دریافت کروں گا کہ وہ بھرتی کیوں

روکی گئی؟ چونکہ یہ ایک بہت بڑا ڈیم ہے' بہت بڑا بیراج ہے۔ جب بیلدار نہیں ہوں گے تو پھر کام کیسے چلے گا؟ لہذا مہربانی فرما کر اس بھرتی پر پابندی ختم کی جائے اور یہاں بیلداروں کو بھرتی کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ سعدیہ ہمایوں!

محترمہ سعدیہ ہمایوں : جناب سپیکر ' میں وزیر موصوف کو کچھ ضروری مسائل بتانا چاہوں گی۔ پچھلی حکومتوں کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے کچھ ٹیوب ویلز دس سال سے بند پڑے ہیں۔ پنجاب میں ہزاروں ایسے دیہات ہیں جہاں پانی بالکل نہیں پہنچتا۔ جو ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں ان جگہوں پر منشیات فروشوں نے قبضے جما رکھے ہیں۔ ان سرکاری ٹیوب ویلز کی بندش سے ہر سال لاکھوں ایکڑ زمین بنجر رہ جاتی ہے۔ خاص طور پر دھان اور چاول کی فصل کے وقت تو پانی بالکل دستیاب نہیں ہوتا۔ چھوٹے کاشتکار مالی طور پر اتنے مضبوط نہیں ہوتے کہ وہ 25 روپے فی لٹر ڈیزل خرید کر ٹیوب ویل چلائیں اور اپنی فصل کاشت کر سکیں۔ اسی وجہ سے ہر سال لاکھوں ایکڑ زمین کاشت ہونے سے رہ جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ جن دیہاتوں میں پانی نہیں پہنچتا وہاں پر بھی آبیانہ لگا دیا جاتا ہے۔ میری وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ جہاں پانی نہیں پہنچتا وہاں آبیانہ بند کیا جائے اور جو ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں ان کو دوبارہ سے چالو کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ قدسیہ لودھی --- موجود نہیں ہیں۔ جناب جاوید گجر صاحب !

چودھری زاہد پرویز ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ' میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ابھی یہاں تقاریر میں بار بار ڈیزل کا ذکر آ رہا ہے۔ ڈیزل کی قیمت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ ڈیزل سے پنپر انجن چلتے ہیں ' ڈیزل ہی سے ٹریکٹر چلتے ہیں اور ڈیزل ہی سے باقی ساری زرعی مشینری چلتی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وفاقی حکومت کو سفارش کی جائے کہ کم از کم ڈیزل کی قیمت نہ بڑھائی جائے۔ ڈیزل کی قیمت بڑھنے سے غریب لوگوں پر بڑا منفی اثر پڑتا ہے

اور یہ حکومت کی بدنامی کا باعث بھی بن رہا ہے۔

جناب جاوید حسن گجر، جناب سپیکر! پرسوں سے آبپاشی پر بحث چل رہی ہے۔ ہمیں اصل حقائق کی طرف آنا پڑے گا۔ اگر ہم دیکھیں تو جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے پانی کی کمی اسی وقت سے ہے۔ہمارے ماہرین کے مطابق آبی ذخائر اتنے کم ہوتے جا رہے ہیں کہ آنے والے وقت میں یہ ایک گمبھیر مسئلہ بن جائے گا۔ منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم میں ریت آنے کی وجہ سے پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو 2005 میں پاکستان کا per capita surface water availablity ہزار کیوبک فی میٹر فی کس رہ جائے گا جس سے ہماری پانی کی requirements پوری نہیں ہوں گی۔ ہمارے جتنے بھی regulatory barrages اور چھوٹی کینال ہیں' ان کے اوپر جتنے بھی ہیڈز بنے ہوئے ہیں' وہ سب کے سب اپنی life گزار چکے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ وہ اس جانب توجہ دیں۔ جتنی بھی بڑی بڑی کینال ہیں' خاص طور پر اپر جہلم' لوئر باری اور رحیم یار خان میں پنجند کینال پر جتنے regulatory ہیڈز بنے ہوئے ہیں وہ سب کے سب اپنی life مکمل کر چکے ہیں۔ اب ہمیں ان کو replace کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے بجٹ بڑھانا پڑے گا۔ میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ رحیم یار خان' بہاولپور اور ملتان کے زمیندار بڑی مشکل میں ہیں۔ یہاں surface water salinity ہے۔ لہذا چشمہ بیراج کینال کو ہیڈ تریموں سے پانی دیں' ہیڈ تریموں سے پھر ہیڈ پنجند پانی آئے گا تب جا کر کہیں ہمارے پانی کی ضروریات پوری ہوں گی۔

ہمارے علاقے میں ایک عباسیہ ٹنک کینال ہے۔یہ 1980ء میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت اس کا بجٹ 18.82 ملین تھا۔ اسے پھر دوبارہ 1986-87ء میں شروع کیا گیا۔ اس کا بجٹ enhance ہوا' اس مرتبہ اس کا بجٹ 3307 ملین رکھا گیا۔ اس کے باوجود وہ مکمل نہیں ہوئی۔ اب دوبارہ آپ نے اسے re-schedule کیا ہے اور اس کی cost پہلے فیز میں 4078.9 ملین بتائی گئی ہے۔ ابھی تک اس کا کام improve نہیں ہوا۔

اس کا پانی ہمیں جلد سے جلد ملنا چاہئے کیونکہ ہمارے رحیم یار خان کا پورا ضلع ، خصوصاً کچے کا علاقہ اسی پر base کرتا ہے۔ اس بابت ہماری آپ کے سیکرٹری سے بھی بات ہوئی ہے، انھوں نے ہمارے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے اور وہ بڑی دلجمعی سے اس کینال کے بارے میں کام کر رہے ہیں لیکن ہمیں آپ کی توجہ اور مدد کی بھی ضرورت ہے۔ آپ مہربانی کرتے ہوئے ملتان، مظفر گڑھ ، رحیم یار خان اور علی پور کے لوگوں کے لئے چشمہ بیراج کا پانی تریموں میں دیں اور تونسہ ٹی پی لنک کا پانی ہیڈ پنجند میں گرائیں۔ اس کی ضروریات 15 ہزار کیوسک ہیں۔ اس کا flow 12 ہزار کیوسک ہے جبکہ اس کا ڈیزائن 14 ہزار کیوسک کا ہے۔ اس کی اب re-modelling, re-lining کی ضرورت ہے تاکہ پانی کی seepage کم ہو۔ ابھی ایک دوست محکمہ آبپاشی کے حوالے سے بات کر رہے تھے کہ ایس ڈی اوز کو جیپیں دی جائیں تو میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ایس ڈی اوز کے پاس جیپیں پہلے سے موجود ہیں۔ ان کے پاس پرانی جیپیں ہیں البتہ انھیں replace کیا جانا چاہئے۔

جناب والا ! اس ایوان میں اکثریت زمینداروں کی ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ ہم نے اپنی اپنی نہروں کے اوپر کتنا پہرہ لگایا ہوا ہے۔ پانی کی چوری تو زمینداروں کے موگوں پر ہی ہو رہی ہے۔بااثر لوگوں کی وجہ سے اوورسیئر ، ایس ڈی او اور ایکسیئن بھی خاموش ہو جاتے ہیں۔ میں انشاء اللہ کسی وقت آپ کے ساتھ بیٹھ کر بتاؤں گا کہ کہاں کہاں سے پانی چوری ہو رہا ہے۔ وارا بندی کے حوالے سے آپ کے عہدے سنبھالنے سے پہلے آپ کے سیکرٹری صاحب سے میری بات ہوئی تھی۔ ہم دونوں نے بیٹھ کر ایک پنچایتی سسٹم شروع کیا۔پھر میں نے سیکرٹری صاحب سے یہ کہا کہ وارا بندی 8 دن کی بجائے 10 دن کے لئے کی جائے۔ 8 دن کی وارا بندی میں جب ٹیل پر پانی پہنچتا ہے تو وہ زمیندار کے لئے صرف 6 دن کا رہ جاتا ہے۔ دو دن پھر کٹ جاتے ہیں اور بعض زمیندار ایسے ہیں جن کی چھ دن کی وجہ سے چار چار باریاں رہ جاتی ہیں آپ کے محکمے کی مہربانی ہے کہ انھوں نے ہمارے کہنے پر دس دن کی وارا بندی کی تاکہ 8

دن کے لئے زمیندار کے لئے پانی رہ جائے۔ یہاں پر ہم سب دوستوں کے cooperation کی ضرورت ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے اپنے ارگیشن کے محکموں سے cooperate کریں اور اپنی نہروں پر پہرہ لگائیں۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر موصوف سے یہ ضرور کہوں گا کہ ہماری جو عباسیہ لنک کینال ہے کیونکہ کچے کا ایریا بالکل پیا جا رہا ہے۔ جو non perennial area کا پانی ہے اس کو اسی حساب سے دیا جائے۔ non perennial area کے ہمارے کچھ ایسے زمیندار ہیں جو perennial area کا پانی لے جاتے ہیں ہمیں اس پر بھی آپ کی خاص توجہ چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، رئیس اقبال صاحب!

جناب محمد اقبال رئیس، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے خصوصی طور پر اس مسئلے پر بحث کرنے کے لئے وقت دیا۔ اس ہاؤس میں تقریباً 80 فیصد زمیندار ہیں اور تمام صاحبان یہ جانتے ہیں کہ پاکستان میں نہری نظام بہت عرصہ پہلے سے جاری شدہ ہے۔ غالباً یہ 1930 سے جاری ہے۔ جس وقت یہ نہری نظام شروع ہوا تھا اس وقت ہر کاشتکار کے پاس اپنی ٹوٹل مالکی زمین کا 30 فیصد آباد تھا اور اسی کے مطابق اسے پانی دیا گیا تھا۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی بات ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! میں اسی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تصحیح کر لیں۔ انھوں نے 1930 کہا ہے لیکن یہ نظام 1898ء سے شروع ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلو تصحیح کر لیں۔

جناب محمد اقبال رئیس، جناب والا! ویسے میں نے approximately کہا ہے۔ شکریہ کہ آپ نے تصحیح کر دی۔ بہرحال اس وقت سے آج تک نہ تو پانی کی مقدار تبدیل ہوئی

ہے اور نہ ہی outlets کا سائز کم یا زیادہ ہوا ہے جب کہ آج کے دور میں کسی بھی کاشتکار نے ایک انچ زمین بھی غیر آباد نہیں چھوڑی ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل گورنمنٹ اور لوگوں کو بھی جو اہم شکایت ہے اور خصوصی طور پر tail والوں کو بھی کہ پانی چوری ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چوری کی وجہ محض یہی ہے کہ ان لوگوں کو properly ان کی زمین کے مطابق انھیں پانی نہیں دیا جاتا اس لئے چوری ہوتی ہے۔ اگر ان کو زمین کے مطابق پانی فراہم کر دیا جائے تو بلاشبہ یہ چوری کم ہو جائے گی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ بالکل نہیں ہوگی۔ کاشتکار کے ساتھ اس سے بڑھ کر ایک اور ستم ظریفی یہ ہے کہ کچھ non perennial نہروں پر سکارپ والوں کے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں اور وہ کاشتکار، وہ زمیندار نہر کے پانی کا اور سکارپ کے ٹیوب ویل کا ڈبل آبیانہ ادا کر رہے ہیں لیکن میں وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں جو سکارپ کے ٹیوب ویل ہیں وہ عرصہ سے کم از کم 60 فیصد بند ہیں۔ ایک تو کاشتکار کو پانی نہیں دیا جا رہا دوسرا ان کے ساتھ زیادتی یہ کہ ان سے ڈبل آبیانہ بھی وصول کیا جا رہا ہے۔ یہ ان کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ سکارپ والوں کا یہ عالم ہے کہ ان کے پاس تقریباً ہر سال ان ٹیوب ویلوں کی مرمت کے لئے خطیر رقم آتی ہے لیکن وہ اہلکار انھیں درست کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ وہ رقم lapse ہو جاتی ہے اور واپس چلی جاتی ہے۔ انھیں یہ ہدایت کی جائے کہ جس قدر جلدی ہو سکے وہ حکومت سے پیسا لے کر یا جو فنڈز ان کے پاس پہنچتے ہیں، ان سے ٹیوب ویلوں کی مرمت کریں اور کاشتکاروں کو properly پانی فراہم کریں۔

جناب والا! اس کے بعد میری submission یہ ہے کہ ہمارے پنجاب کی نہروں میں بھل صفائی کی جاتی ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، ممکن ہے کہ میری یہ بات کسی پر گراں گزرے، جو پالیسی میکرز ہیں، پلانرز ہیں، جو ایک کمرے میں بیٹھ کر پالیسی بنا لیتے ہیں انھیں سوچنا چاہئے اور یہ بات میرے مشاہدے میں ہے، میں ذاتی طور پر اس بات کا شاہد ہوں کہ بھل صفائی ان دنوں میں کی جاتی ہے جب کاشتکار کو اپنی فصلیں سیراب کرنے کے لئے پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے تو یہ مہربانی فرمائیں کہ بھل

صفائی خصوصی طور پر ان دنوں میں کریں یا کروائیں جن دنوں میں کاشتکار کو قدرے کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان دنوں میں بھل صفائی کی جائے تو کاشتکار آسانی سے اپنی فصلوں کو سیراب کر سکیں گے۔پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے اپنے ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں اور ڈیزل پر خطیر رقم خرچ کر کے اپنی فصلوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کاشتکار اپنے ذاتی ٹیوب ویل چلا کر ڈیزل خرچ کرتے ہیں جب کہ non perennial کے لوگ properly پانی نہیں حاصل کر پاتے۔ جو ان کا حق ہوتا ہے انھیں وہ بھی نہیں ملتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ اگر قانونی طور پر ہمیں چار مہینے پانی ملنا چاہئے تھا تو دو مہینے پانی دیا جاتا ہے لیکن ظلم یہ ہے کہ دو مہینے کی بجائے چار مہینے کا آبیانہ جمع اس ٹیوب ویل کا ڈبل آبیانہ بھی ہم سے وصول کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے ایک اہم گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو دریائی علاقے ہیں جنھیں ہم اپنی زبان میں بیٹ کہتے ہیں ان علاقوں میں کوئی نہری نظام رائج نہیں ہے۔ وہ زمیندار اپنی جیب سے ڈیزل پر خرچ کر کے اپنی فصلات سیراب کرتے ہیں جب کہ مشاہدے میں ہے کہ کئی سالوں سے ان جگہوں پر سیلاب نہیں آیا جس کے خوف سے وہاں نہری نظام جاری نہیں کیا گیا۔ اگر ان لوگوں کو تجرباتی طور پر نہریں فراہم کر دی جائیں تو میرا خیال ہے کہ وہ بہت زیادہ فصلیں اگائیں گے جس سے پاکستان اور پنجاب کو کافی فائدہ ہوگا۔ ہمارے ہاں تحصیل لیاقت پور میں الہ آباد ایک مقام ہے جہاں سکارپ والوں نے کئی ایکڑ اراضی لے رکھی ہے وہاں پر ہر آفیسر کے status کے مطابق ایک بہترین ریسٹ ہاؤس ہے۔ وہاں ایک بہترین ہاؤسنگ کالونی ہے۔ وہاں بہت زیادہ رقبہ ہے اور تمام سہولیات بجلی اور ٹیلی فون وغیرہ میسر ہیں لیکن نہ جانے انھوں نے کس وجہ سے وہاں سے ایکسئین کا ہیڈ آفس اٹھا کر ساتھ کی تحصیل خان پور میں شفٹ کر دیا ہے جب کہ مکمل ٹیوب ویلز کا پورا working area تحصیل لیاقت پور سے منسلک ہے لیکن ان کا آفس خان پور میں شفٹ کیا گیا ہے۔ ان کے

اس عمل سے ہر کاشتکار کو اپنے گھر سے کم از کم 60 کلومیٹر دور اپنے مسائل کے لئے جانا پڑتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچ کر ان کو متعلقہ آفیسر مل سکیں اور وہ اپنا کام کرا سکیں۔ اس میں میری خصوصی طور پر یہ تجویز ہے کہ ایکسیئن آفس اور سب ڈویژنل آفس فوری طور پر واپس اسی جگہ شفٹ کیا جائے جہاں سے پہلے اسے شفٹ کیا گیا تھا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہاں کی کالونی، ریسٹ ہاؤس اور اس محکمے کی جو بہت بڑی پراپرٹی ہے وہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلے سپیکر! محمد یار ممونکا!

جناب محمد یار ممونکا، شکریہ، جناب سپیکر! وزیر آبپاشی نے آبپاشی کے معاملات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی تھی اور اپنی ترجیحات میں deficiencies بھی بتائی تھیں vision اور strategies میں تمام مسائل کی بھی نشاندہی کی گئی تھی اور اس کے لئے حل طلب کیا تھا اور انھوں نے بار بار فرمایا تھا کہ اس موضوع پر کھل کر بات کی جائے اور اس میں جو خامیاں ہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔ لہذا مجھے اس لئے زیادہ ٹائم درکار ہو گا کہ میرے علاقے میں چودہ tails پڑتی ہیں اور تمام ضلع کی tails میرے علاقے میں پڑتی ہیں۔ پتا نہیں سیال صاحب کے علاقے میں کتنی tails آتی ہیں۔ ان کی بات میں بھی بڑا درد تھا، بڑا سوز تھا۔ جہاں چودہ tails پڑتی ہوں اور ان کے پانی کی حالت زار بتانے کی ضرورت نہیں ہے ان حالات میں بڑا مشکل ہے کہ وہاں پانی پہنچے۔ لہذا مجھے تھوڑا سا زیادہ وقت درکار ہو گا، براہ کرم وہ مجھے دیجئے گا۔۔۔

چودھری طالب حسین، پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! آپ کا شکریہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر گورنر پنجاب جناب خالد مقبول اور وزیر آبپاشی عامر سلطان چیمہ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں جب کہ پانی کی کمی ہے اس کے باوجود لاہور کے بارڈر ایریا میں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جب آپ

کو ٹائم دیا جائے گا تو اس وقت بات کریں۔ This is no way آج کی بحث میں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا اور میں اس سلسلے میں رولز کو بھی معطل کرتا ہوں۔ اس وقت آبپاشی پر عام بحث ہو رہی ہے اور پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں ہوگی۔ جناب محمد یار ممونکا، جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ آبپاشی پنجاب کی شہ رگ ہے۔یہ ان علاقوں کا مسئلہ ہے جہاں صرف نہری نظام ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ یہ ان بھائیوں اور ان صاحبان کے سننے کی بات ہے جن کا گزارہ صرف نہری پانی پر ہے تو گزارش یہی کروں گا کہ پلیز! یہ جو دو چار باتیں ہماری ہیں وہ سن لیں۔ یہ کینال سسٹم جو پاکستان کا ہے' انشاء اللہ It is one of the largest and one of the best in the world اور یہ نظام ایک مدت سے چلا آ رہا ہے۔ اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں۔ یہ نظام خستہ حالی کی طرف رواں دواں تھا۔ جو وزیر صاحب نے باتیں بتائی ہیں ان سے امید لگ گئی ہے کہ انشاء اللہ اس نظام میں بہتری آئے گی اور اس میں جن چیزوں کی ہم نشاندہی کر سکتے ہیں' مثال کے طور پر چوری پر انہوں نے بھی زور دیا تھا میرے باقی بھائیوں نے بھی دیا ہے۔ چوری کے تین طریقے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ طریقہ ہے کہ آپ پائپ سے پانی نکال لیں۔ وہ بھی کون نکالتا ہے؟ ایک بااثر زمیندار نکالے گا۔دوسرا یہ ہے کہ آپ موگے کو temper کر دیں۔ وہ بھی ایک غریب چھوٹا کاشتکار نہیں کر سکتا۔تیسرا طریقہ ہے کہ آپ اس میں سے' جب بھی موگے کی tempering ہوتی ہے تو اس کا ایک پرانا فرسودہ طریقہ ہے کہ ایک تار دی جاتی ہے وہ ایس ڈی او صاحب وہاں ضلع دار کو بھیجتے ہیں اور وہ ضلع دار اس بڑے آدمی کے زیر سے پر جاتا ہے' شاید اس سے پہلے اس نے tempering کی ہوتی ہے یا پانی چوری کیا ہوتا ہے' آخر میں ایک چالان فارم اس کو دینا ہوتا ہے۔اس کے لئے سب کہہ رہے ہیں کہ موگے کی چوری بند ہونی چاہئے تو اس کا طریقہ ہمیں بتانا چاہئے۔اس کا طریقہ میری سمجھ میں یہی آتا ہے کہ ہمارے علاقے میں نہریں بنیں' لائننگ ہو' ان کے اوپر چاہنا یجنگ کمپنی کے prescribed size کے لوہے کے بنے ہوئے یا کسی خاص میٹریل کے بنے

ہوئے موگے لگانے چاہئیں لیکن ان نہروں پر وہ نہیں لگ سکے۔ یہ جو اینٹوں سے موگے بنائے جاتے ہیں' چھوٹی سی مشین دی جاتی ہے' یہ جتنی بار آپ بنائیں گے' میں مثالیں دوں گا اپنی گفتگو میں کہ دس دفعہ ایک سال میں موگے temper ہوئے ہیں ان کا کوئی چالان نہیں ہوا۔ کوئی جیل میں نہیں گیا۔ کسی کو تاوان نہیں ہوا۔ اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ ایک solid Machine جس ڈیزائن کا موگہ ہو اس کے مطابق پوری لوہے کی مشین وہاں پر نصب کی جائے جس کو نہ توڑا جا سکے نہ اسے بڑھایا جا سکے۔ یہ چوری کا معاملہ اس طرح رک سکتا ہے۔

جناب والا! ڈیمز کی بات بھی یہاں کی گئی ہے۔ ڈیمز بھی silt up ہو رہے ہیں جہاں پر وزیر موصوف نے ڈیمز کی حالت زار بہتر بنانے کے لئے باتیں کی ہیں' بیراجوں کی بھی بات کی ہے وہاں میں یہ عرض کروں گا کہ جو ہیڈ ورکس ہیں خاص طور پر سلیمانکی ہیڈ ورکس جو silt up ہو گیا ہے' ہیڈ ورکس بھی silt up ہو رہے ہیں' ان کے silt کو remove کرنے کے لئے ہمیں کوئی سکیم بنانی پڑے گی۔

جناب والا! اس کے علاوہ واٹر الاؤنس کی بات ہے۔ میں بڑے افسوس سے کہہ رہا ہوں کہ ضلع بہاولنگر کی صرف 10 فیصد آبادی ہے جہاں زیر زمین پانی ٹھیک ہے اور وہاں ٹیوب ویل سے پانی لگتا ہے۔ وہاں کی 55 فیصد آبادی کا رقبہ barren ہے' چولستان ہے اور وہ صحرا ہے۔ وہ کیوں صحرا ہے؟ کیونکہ پورے پنجاب میں واٹر الاؤنس صرف بہاولنگر کا 3.6 ہے جب کہ پنجاب میں 8.50 تک بھی ہے تو یہ جو وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ہم equitable distribution of water کریں گے تو اس میں بہاولنگر ایک واحد ضلع ہے جس کا lowest water rate per thousand acre 3.60 کیوسک ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے' یہ میں نہیں کہتا کہ باقی اضلاع جو 8.50 لے رہے ہیں۔ ایک ہی ڈویژن میں بھی فرق ہے۔ میں ان کا نام بھی نہیں لوں گا لیکن گزارش یہ ہے کہ بہاولنگر کا واٹر الاؤنس اب تک کیوں نہیں بڑھایا گیا اور یہ بڑھایا جانا چاہئے۔

جناب والا! جب یہ چیزیں ہم نے حکام بالا تک پہنچائیں تو بعد میں ہمیں یہ پتا چلا کہ ہماری جو ایسٹرن صادقیہ کینال ہے اس کی capacity اتنی نہیں ہے۔ بہاولنگر کی ایسٹرن صادقیہ کینال کی capacity 6 ہزار کیوسک کی ہے۔ 6 ہزار 6 سو کیوسک بھی اس میں جاتا ہے لیکن میرے علم کے مطابق چار ہزار سے اوپر وہ کم وبیش ہی چلتی ہے۔ ہماری وہاں کی تحصیل منچن آباد میں ایک عوامی کینال ہے' وہ آج تک میرے خیال میں ششماہی ہے اور اگر یہ ہمارا واٹر الاؤنس باقی اضلاع کے برابر لایا جائے تو وہاں پر کروڑوں ایکڑ آباد ہو سکتے ہیں۔ہاکڑہ لیفٹ ہے وہاں فورٹ عباس میں ہمارے ایک جو ٹیکٹ چینل ہے جس کو ابھی تک پانی نہیں دیا گیا' یہ ایسٹرن صادقیہ پراجیکٹ جس کے لئے پچھلے سال پیسے آئے تھے foreign aided scheme جو آتی ہیں ان میں یہ بکی ہوئی تھی لیکن پچھلے سال اکتوبر میں ہمیں یہ بھی پتا چلا کہ جناب گورنر پنجاب اس سکیم کا افتتاح کرنے تشریف لا رہے ہیں۔ Foundation stone lay کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ جب یہ پروگرام بن گیا تو پتا چلا کہ وہ نہر کے پیسے withdraw ہو گئے ہیں۔ وہ اس لئے ہو گئے تھے کہ یہ foreign aided scheme جو ہوتی ہیں یہ مشروط ہوتی ہیں۔ اس میں شرط یہ تھی کہ اس کو privatize کیا جائے۔ privatization کے معاملے میں جہاں آپ نے اپنے ڈویلپمنٹ سیکٹرز اور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے متعلق ایک بات کی ہے کہ Institutional reforms under national development programme میں PIDA کا ذکر کیا ہے۔ جو بھی آپ لائننگ کریں گے' جو بھی نہر بنائیں گے وہ PIDA کے تحت بنائیں گے اور I am sorry to say کہ PIDA اسی ایوان نے پاس کیا تھا۔ اسی PIDA کے تحت میرے علاقے میں دو نہریں ہیں۔ وہ کاشتکار کے لئے death warrants ہیں۔وہاں کاشتکار ذلیل ہو رہے ہیں۔ میں وزیر موصوف کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ PIDA کے تحت ایک چلنے والی نہر سراج واہ جس کے متعلق ضلع بہاولنگر سے بھی resolutions پاس ہوئے۔ ان لوگوں کی درخواست میرے پاس پڑی ہے کہ وہاں کے جو 20 موگے ہیں' وہاں کے جو چکوک ہیں' ان کے نام بہادر واہ کے 28

موگہ سے لے کر 45 تک اور نجیب واہ کے 19 سے لے کر 23 تک۔ 14 گاؤں ہیں' یہ گاؤں اجڑ چکے ہیں اور وہاں سے لوگ نقل مکانی کر گئے ہیں۔ وہ لوگ مویشی تک بیچ گئے ہیں کیونکہ PIDA ایکٹ کے تحت نہریں ایف اوز کو جاتی ہیں اور وہاں جو ایف اوز بنتی ہیں وہ سیاسی طور پر بنتی ہیں اور ایف او کا جو صدر ہوتا ہے وہ tail end سے نہیں ہوتا وہ با اثر زمیندار ہوتا ہے۔ اگر ہیڈ سے وہ آجاتا ہے تو وہ tail والے موگوں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ یہ لوگ زرعی بنک کے قرضے تک ادا نہیں کر سکے ہیں اور وہ جیلوں میں پڑے ہیں۔ ان کی پانچ فصلوں میں سے' ایک ایکڑ میں سے ایک من بیج بھی ان کو واپس نہیں ملا ہے۔ اس کے لئے فوری تدارک کی ضرورت ہے۔ وہاں پر گورنر انسپکشن ٹیم گئی ہے انہوں نے لکھ کر دیا ہے کہ PIDA فیل ہے کیونکہ جو PIDA کا صدر ہوگا وہ ممبر ضلع کونسل بھی ہوگا' PIDA کا جو پٹواری ہوگا وہ یونین کونسل کا ممبر بھی ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقت کا خیال رکھیں۔

جناب محمد یار ممونکا: جناب والا! میں نے گزارش کی تھی کہ مجھے وقت دیا جائے۔ ابھی تو میں نے ایک چوتھائی بات بھی نہیں کی۔ میں کوئی غیر متعلقہ بات نہیں کر رہا ہوں۔ PIDA کے لئے یہ لازمی ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہمیں باہر سے امداد نہیں ملے گی جب تک privatize نہیں کریں گے۔ آپ ان کو نہر دے دیں۔ وہاں واجبات دیکھیں کروڑوں روپے ریونیو کے ہیں جو انہوں نے pay نہیں کئے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ یہ بھی دیکھا جائے اور وہ بھی دیکھا جائے کہ جو PIDA کے تحت نہر گئی ہے اس میں موگوں کی tempering کتنی دفعہ ہوئی ہے اور ان کا سدباب کیا ہوا ہے؟ وہاں کتنے موگوں کے چالان ہوئے ہیں؟ کتنے وہاں بقایا جات ہیں جو لوگ دے نہیں رہے؟ جن کو پانی نہیں ملا وہ آپ کو پیسے کیسے دے دیں گے۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ میرے علاقے میں نیل کے 14 راجباہ ہیں۔ ایک قانون کے تحت 100 کیوسک سے کم پانی کی نہروں کی لائننگ

ہوتی ہے۔ وزیر موصوف کی توجہ چاہوں گا کہ میرے علاقے کے 14 راجباہ 50 کیوسک سے کم ہیں ان کی لائننگ کے لئے' زیادہ سے زیادہ فنڈز کے لئے میری استدعا ہے۔ نہروں کے کئی مسائل ہیں۔ اگر آپ نہروں کی بات کریں تو میں اس ہاؤس میں دو دن بات کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ایک نہر کا مسئلہ کیا ہے۔ جہاں موگوں کا مسئلہ ہے' وہاں انہیں watch کرنے کا مسئلہ ہے' وہاں ان کی encroachment کا مسئلہ ہے۔ پہلے نہروں کے ساتھ ساتھ رقبے ہوا کرتے تھے جہاں سے مٹی اٹھا کر نہروں کے کناروں کو پکا اور مضبوط کیا جاتا تھا۔ اب لوگوں نے وہ رقبے اپنے قبضے میں لے کر ان پر کاشت کاری شروع کر دی ہے۔ آپ کسی نہر کے ساتھ جا کر دیکھ لیں۔ سرکاری رقبہ پر لوگوں نے قبضہ کر لیا ہوا ہے لیکن اگر کسی پل پر کوئی چھابڑی والا بیٹھتا ہے تو اسے پکڑ کر اندر کر دیا جاتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ نہروں کے ساتھ والے سرکاری رقبے پر قبضہ ہونے کے بعد اب نہروں کے کنارے مضبوط کرنے کے لئے 10/10 کلومیٹر دور سے lead کی مٹی لائی جاتی ہے جس پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں اگلے مقرر چودھری شفیق صاحب سے گزارش کروں گا۔۔۔

نہیں ہیں۔ جلال دین ڈھکو صاحب!

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پوائنٹ آف آرڈرز تو میں نے بالکل بند کر دیئے ہیں۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، میرا چھوٹا سا اور بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے!

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، نہری پانی چوری کرنے کے ایک طریقہ کا یہاں پر ذکر نہیں کیا گیا۔ میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ موگے کے قریب دو تین اینٹیں رکھ دی جاتی ہیں تاکہ پانی میں رکاوٹ ہو اور اس رکاوٹ سے موگے کے اندر سے نکلنے والے پانی کا پریشر بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح اس پریشر کی وجہ سے مطلوبہ مقدار سے زیادہ پانی

موگے سے پاس ہوتا ہے۔ اس چوری کے طریقے کا بھی کوئی نہ کوئی سد باب کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں بھی چھوٹا سا زمیندار ہوں۔ میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ ایک موگے سے متعلقہ زمیندار مل کر موگے کی مرمت کے لئے درخواست دیتے ہیں اور متعلقہ لوگوں سے مل ملا کر مرمت کے بہانے موگے کا سائز ذرا زیادہ رکھوا لیتے ہیں۔

جناب والا! تیسری بات یہ ہے کہ جن دوستوں نے پانی کے چارجز کے متعلق بات کی ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ It should be a service charge. یہ نہیں ہے کہ وہ پانی دیں یا نہ دیں اور وہ ان لوگوں سے بل وصول کرتے رہیں It should be strictly a service charge. اس کے علاوہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ پانی چوری میں محکمہ ملوث ہوتا ہے۔۔۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! معزز رکن نے پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنی شروع کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ مختصر کریں جی۔

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، جناب والا! انہوں نے تو ہر بات پر اعتراض کرنا ہوتا ہے۔ اگر اختلاف ہے تو کریں کم از کم اعتراض تو نہ کریں۔ یہ میری گزارشات تھیں جو میں نے پیش کی ہیں۔ اصل میں محکمے کے لوگ چوری کرواتے ہیں جب کہ چوری کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جلال دین ڈھکو صاحب!

ملک جلال دین ڈھکو، شکریہ' جناب سپیکر! آج نہری نظام پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ ہماری بقاء کا مسئلہ ہے اور ملک کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ اس ضمن میں صرف لفظوں پر نہ رہا جائے۔ اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ جن اقدام سے یہ نہری نظام بہتر ہو سکتا ہے انہیں کم از کم عملی شکل دی جائے۔ اس ضمن میں' میں گزارش کروں گا کہ پنجاب کا نہری نظام

جس وقت بنا تھا' یہ دنیا کا سب سے بڑا نظام تھا۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ جب انگریز یہاں سے رخصت ہوا تو اس نے کہا کہ پنجاب سونے کی چڑیا ہے۔ اس نے یہ کیوں کہا؟ یہ اس لئے کہا کہ پیداوار بہت زیادہ تھی۔ پنجاب سے ہی مال برآمد ہوتا تھا اور پنجاب کی ہی بنیاد پر یہاں کی معیشت مضبوط ہو رہی تھی لیکن اب حالت یہ ہے کہ نہری نظام پر توجہ دی ہی نہیں گئی۔ نہری نظام کی وجہ سے زراعت اس حد تک متاثر ہو چکی ہے کہ لوگ مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔۔۔

(اس مرحلے پر ہاؤس میں موبائل فونز بجنے کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Please put off your mobile phones

ملک جلال دین ڈھکو، چاہے بڑا زمیندار ہے یا چھوٹا' سب اس وقت زرعی قرضوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ زرعی نظام نہری نظام کی وجہ سے بہتر ہونا تھا لیکن نہری نظام جوں کا توں ہے۔ وہ بہتر نہ ہوا اور زراعت تباہ ہو گئی ہے۔ اس ضمن میں' میں چند ایک گزارشات ابھی ایوان میں بتاؤں گا اور وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ ہماری باتیں سن کر ارگیشن کی ایک کمیٹی بنا دی جائے یا ان پر عملی اقدامات کئے جائیں۔ بے شک ڈویلپمنٹ کم کی جائے لیکن نہری نظام پر خرچہ کر کے اسے بہتر بنا کر پیداوار بڑھائی جائے تاکہ ملک اور قوم کے مقدر کا فیصلہ ہو سکے۔ میں اس ضمن میں چند ایک گزارشات کروں گا۔

جناب والا! جب یہ نہری نظام بنا تھا تو اس وقت ملک میں کاشت کل رقبہ کا تیسرا حصہ تھی لیکن اب بڑھتی بڑھتی کاشت سو فیصد ہو گئی ہے۔ اگر کسی شخص کے 25 ایکڑ تھے تو وہ اس وقت 8 ایکڑ کاشت کرتا تھا اور اب وہ 25 کے 25 ایکڑ کاشت کرتا ہے۔ وہ یہ کیوں کرتا ہے؟ وہ اس لئے کہ آبادی بڑھ چکی ہے اور بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر پیداوار کو بڑھانا بھی بے حد ضروری تھا۔ اس ضمن میں میری دو گزارشات ہیں۔ اگر اس معاملے کو ٹھیک کرنا ہے تو جہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے وہاں ہر نہر' ہر

چھوٹی نہر اور ہر کھالے کی لائننگ کر کے اسے پکا کیا جائے تا کہ پانی بچ سکے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ بیلداری نظام کو بحال کیا جائے کیونکہ اس وقت نہروں پر کوئی بیل دار نہیں ہے۔ آپ خود وہاں پر جا کر دیکھیں کہ نہروں کے کنارے ٹوٹے ہوئے ہیں اور نہری پانی ضائع ہوتا ہے۔ اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ پورے پنجاب میں نئے بیلدار بھرتی کر کے نہروں کے کناروں کو مضبوط اور پختہ کیا جائے۔

جناب والا! ہمارا پڑوسی ملک ہندوستان ہے آپ وہاں جا کر دیکھ لیں یا پتا کر لیں وہاں پر جس زمیندار کو ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت پڑتی ہے وہاں پر حکومت 7 دن کے اندر بغیر کسی خرچے کے ٹیوب ویل لگانے پر bound ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Irrigation Minister take note please

ملک جلال دین ڈھکو، وہاں نہری نظام کیوں بہتر ہوا ہے اور انڈیا کی پیداوار کیوں بڑھی ہے؟ وہاں جو شخص بھی درخواست دے گا بلا امتیاز حکومت اپنے خرچے پر 7 دن کے اندر اندر ٹیوب ویل لگائے گی۔ یہاں حالت یہ ہے کہ ٹیوب ویل پر سارا خرچہ خود برداشت کرنا پڑتا ہے اور عام کاشتکار بجلی کا ٹیوب ویل لگانے سے قاصر ہے۔ وہ نہیں لگوا سکتا اور اگر لگوا لیتا ہے تو اس کے پاس بل ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے کیونکہ ایک دفعہ یہاں فلیٹ ریٹ مقرر ہوا تھا لیکن وہ بڑھتے بڑھتے بہت زیادہ ہو گیا تھا اور ایک غریب زمیندار اتنا زیادہ بل جمع نہیں کروا سکتا تھا۔ اس بے چارے کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو وہ قرضوں پر دارومدار کر کے گزارہ کرتا ہے۔۔۔

میری دوسری تجویز یہ ہو گی کہ جہاں پر زیر زمین پانی کڑوا نہیں وہاں پر بلا امتیاز ٹیوب ویل گورنمنٹ بغیر خرچے کے لگائے اور فلیٹ ریٹ مقرر کرے جو کم سے کم ہوں تا کہ production بڑھے اور ملک و قوم کو فائدہ ہو۔

میری تیسری گزارش یہ ہے کہ جہاں پر زیر زمین پانی کڑوا نہیں ہے وہاں پر ٹیوب ویل لگیں اور جہاں پر کڑوا ہے وہاں پر lining کی جائے اور نہروں کے کنارے

پختہ کئے جائیں۔ ٹیوب ویلوں کا انتظام وہاں کی کمیونٹی اور لوگ چلائیں تاکہ ٹیوب ویل کا نظام جاری و ساری رہ سکے۔

اس کے بعد میری گزارش نہروں کے پانی کی چوری ہے۔ نہری پانی کی چوری اس طرح ہو رہی ہے کہ بڑے آدمی، طاقتور لوگ پانی چوری کر لیتے ہیں اور اتنی مقدار میں کر لیتے ہیں کہ غریب منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ان کو پانی نہیں ملتا، ان کی کاشت ہی نہیں ہوتی اور وہ کسمپرسی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی production نہیں ہوتی، ان کی گندم نہیں ہوتی، چاول نہیں ہوتے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس ضمن میں legislation کی جائے۔ سزا سخت سے سخت کی جائے اور ان لوگوں کو کڑی سزا دی جائے جو پانی چوری کرتے ہیں۔ چاہے وہ بہت بڑا آدمی ہی کیوں نہ ہو۔ سزا بلا امتیاز دی جائے اور اس بات سے قطعاً گریز نہ کیا جائے۔ میں پہلے بھی آبپاشی کی سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین رہا ہوں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ سزا کے لئے بھی مقامی سطح پر ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں ایک ایگزیکٹو کا آدمی ہو اور دوسرا علاقے کا نمبردار ہو۔ اس میں کچھ سیاسی آدمی بھی ہم نے چنے تھے تاکہ وہاں پر وہ کمیٹی بنا کر اس آدمی کو سزا دی جائے۔ اس معاملہ میں میری گزارش یہ ہو گی۔ وزیر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، یہ خیال سے، دھیان سے میری باتیں بھی سنیں اور ان باتوں پر عمل کرنے کی ہاؤس کوشش کر رہا ہے۔ یہ سارا ہاؤس یہ چاہتا ہے کہ نہری نظام کو بہتر کیا جائے۔ سارا پنجاب یہ چاہتا ہے کہ نہری نظام کو بہتر کیا جائے۔ اگر پھر بھی بہتر نہ ہوا تو پھر اللہ حافظ ہے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ کسی ایک فردواحد کا کام نہیں ہے۔ یہ ساری قوم کا اور سارے پنجاب کا اور سارے ملک کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کروں گا کہ جو تجاویز ہم نے دی ہیں یا وہ سن رہے ہیں یا وہ دیکھ رہے ہیں، کم از کم ایک کمیٹی بنا کر ان پر عمل کروائیں تاکہ اس ملک میں کم از کم نہری نظام بہتر ہو، زراعت مستحکم ہو اور production بڑھے اور ملک و قوم کا فائدہ ہو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، محترمہ قدسیہ لودھی صاحبہ!

محترمہ قدسیہ لودھی ، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں محترم وزیر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گی کہ آبی ماہرین کے مطابق 2005 میں پاکستان کی per capita water availability جو 1950 میں 5300 کیوبک میٹر تھی۔ وہ کم ہو کر ایک ہزار کیوبک میٹر رہ جائے گی۔ یہ human subsistence کے لئے کم از کم درکار پانی ہے۔ آبادی میں مسلسل اضافے اور پانی میں کوئی investment نہ ہونے کی وجہ سے ہم اتنی خطرناک صورتحال کو touch کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! 1974 میں تربیلا ڈیم کے بعد کوئی ڈیم پاکستان میں تعمیر نہیں ہوا۔ اس کے بعد اتنے عرصے میں 2003 تک چین نے 253 ڈیم تعمیر کر لئے ہیں۔ جاپان نے 97 ڈیم تعمیر کر لئے ہیں۔ ترکی نے 113 ڈیم تعمیر کئے ہیں۔ ایران ابھی تک 52 ڈیم تعمیر کر چکا ہے اور بھارت نے ابھی تک 28 ڈیم تعمیر کر لئے ہیں۔ یہ سب ڈیم multi-purpose ہیں۔ یہاں پر میں وزیر موصوف کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ Indus Water Treaty کے تحت ستلج، بیاس اور راوی کے حقوق ہندوستان اور چناب جہلم اور سندھ کے حقوق پاکستان کو دیئے گئے۔ پانی کے حقوق کے تحفظ کے لئے جو کمیشن بنایا گیا تھا اس میں انجینئرز کو شامل کیا گیا تھا۔ اس معاہدے کے تحت چناب اور جہلم پر بھارت کوئی ڈیم نہیں بنا سکتا لیکن اب وہاں پر مقامی ضرورت اور بجلی کی پیداوار کے لئے بیراج کی شق کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسا کر رہے ہیں کیونکہ Indus Water Treaty میں ایک شق تھی جو کہ پاکستان کے مفاد کے خلاف تھی کہ بھارت limited irrigational purpose کے لئے ڈیم تعمیر کر سکتا ہے۔ اسے سامنے رکھتے ہوئے اب وہ بگلیہار ڈیم چناب پر بنا رہا ہے جو کہ اس معاہدے کی سراسر خلاف ورزی ہے اور وہ پاکستانی انجینئرز کو اجازت نہیں دے رہا کہ وہ اس کا معائنہ کریں۔ اسلام آباد

میں بھی بگلیہار ڈیم کی تعمیر کے مسئلہ پر Indus Commission کا اجلاس ہوا' وہ بغیر کسی نتیجے پر پہنچے ختم ہو گیا۔ اس میں' میں سمجھتی ہوں کہ بھارت کی بے ایمانی اور بدنیتی شامل ہے کہ وہ پاکستانی انجینئرز کو کیوں اجازت نہیں دے رہا کہ وہ ڈیم کی تعمیر اور اس کے پرنٹس دیکھیں۔

اس کے علاوہ میں یہ کہوں گی کہ اس سے قبل سرینگر کے قریب دریائے جہلم پر دوار ڈیم کی تعمیر شروع کی گئی۔ یہ بھی Water Treaty کے ضابطوں کے خلاف ہے۔ اس کا بھی بھارت نے بہت عرصہ تک انٹرنیشنل لیول پر شوشہ اٹھائے رکھا۔ میری حکومت پاکستان سے درخواست ہے اور خاص طور پر حکومت پنجاب سے کیونکہ چناب خانکی' مرالہ اور قادرآباد سے ہوتا ہوا ہمارے ایک بڑے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔ یہ معاملہ فوری طور پر ورلڈ بنک کے علم میں لانا چاہیے کیونکہ ورلڈ بنک ہی اس معاہدے کا اہم کردار اور اس کی سلامتی کا ضامن ہے۔

This year both the major dams, Tarbela and Mangla, were empty by mid February despite the over filling water level had been 1206' at Mangla against the optimum of 1202 and 1552 at Tarbela against the optimum of 1550. If there had not been timely rains the country would have faced famine like situation Continuous drought would have easily wiped out 5 to 6 million tons of wheat and rendered sowing of cotton impossible

یہاں پر میں درخواست کرتی ہوں کہ

already our country still lose upto 2 million acres feet of water to sea because there is no storage facility available here.

یہاں پر تین options ہیں۔ کالاباغ ڈیم' بھاشا ڈیم اور اخوڑی ڈیم ہیں۔ کالا باغ ڈیم اس لئے سب سے زیادہ قابل عمل تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی feasibility report تیار

ہو چکی ہوئی ہے۔ وہ صرف تعمیر کے لئے آغاز چاہتا ہے۔ اگر سب صوبائی حکومتوں کی طرف سے سنٹر میں قرارداد پیش کی جائے اور اس پر کوئی قدم اٹھایا جائے کیونکہ باقی جو دو ڈیم بھاشا اور اخوڑی ہیں' وہ ابھی feasibility stage میں ہیں۔ ان کو بننے میں آگے پندرہ سال required ہیں۔ یہ بہت لمبا عرصہ ہے جب کہ آبی ذخائر کے حوالے سے 2005 تک ہی ہم بہت خطرناک situation میں پہنچ رہے ہیں۔ The country is losing over 1000 acres feet capacity every year.

جناب سپیکر! یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گی کہ بہت زیادہ investment کی جا چکی ہے۔ Pakistan and India both have made heavy investment in ground water since early 1960 پاکستان میں ابھی تک دو لاکھ ٹیوب ویل بنے ہیں اور انڈیا تین ملین ٹیوب ویل بنا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ' محترمہ!

وزیر آبپاشی و قوت برقی، یہ relevant باتیں کر رہی ہیں' انہیں وقت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

محترمہ قدسیہ لودھی ، Thank you very much Mr Speaker and hon'ble Members of the House میں یہاں پر یہ کہوں گی کہ The water is only one important sector for modern irrigation management improvement

جب میں یہاں پر facts and figures کے حساب سے بات کروں تو اس میں آپ Indus Basin کو دیکھیں کہ Covering 587615 square kilo meters The world's largest contiguous irrigation system ہمارے پاس ہے لیکن ہم اسے صحیح طریقے سے utilize نہیں کر پا رہے ہیں۔

The river systems provide about 17 53million hectors of water. There are 8 major barrages and head works that feed 63212 kilo

meters of canals in 42 canal units. These supply water about 3 2 million to farms on more than 80000 water course out lets for a total irrigated area

about 10.6 million hectors of water is اور وہ ہمارا پندرہ ملین ہیکٹر بنتا ہے۔

diverted into the modern canal system shed by the Tarbela and Mangla dams and we are wholly dependent on these two dams.

1974 کے بعد 2030 تک تربیلا ڈیم اپنی 55 سالہ ڈیزائن لائف پوری کر کے ختم ہو چکا ہو گا جبکہ اب صرف 27 سال رہ گئے ہیں اور زندہ قومیں اپنے 50 سال کے آگے کے منصوبے بناتی ہیں۔ تربیلا ڈیم اپنی ڈیزائن لائف 2030 میں ختم کر رہا ہے۔ یہ یہاں پر under 1960 Indus Basin agreement بنا تھا۔ یہاں پر میں وزیر موصوف صاحب سے یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ اس وقت ٹیکنیکل اگر ہم دیکھیں تو ان کو ایک بڑی comprehensive field study ملے گی in 40 large command areas in Pakistan, Punjab and Sindh Provinces, اور وہ ان technical 6 volumes میں ہیں جو 1978 میں publish ہوئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ محترمہ! آپ کو کافی ٹائم دے دیا ہے۔ اگلے نمبر پر شگفتہ انور صاحبہ ہیں، تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، سمرا صاحب!

مہر فضل حسین سمرا، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پنجاب کے خلاف پانی کے حوالے سے اپنا مقدمہ پیش کر رہا ہوں۔ میرا تعلق تھل کے ایک ضلع لیہ سے ہے جس کو تھل کینال ارگیشن سسٹم سیراب کرتا ہے۔ اس سسٹم کے تحت ضلع میانوالی، ضلع خوشاب، ضلع بھکر، ضلع لیہ اور جزوی طور پر مظفر گڑھ آبپاش ہوتے ہیں۔ تھل کینال ارگیشن سسٹم کا ایک دلخراش پس منظر بھی ہے۔ جب ہمیں early 1950 میں یہ سسٹم دیا گیا تو اس وقت پنجاب گورنمنٹ نے TDA ایکٹ نافذ کر کے ہم لوگ مالکان سے 3/4 حصہ اراضی

acquire کر لی۔ ہمیں 1/4 حصہ اپنی ملکیت کا واپس کیا گیا اور میرا خیال ہے کہ یہ برصغیر میں واحد اریگیشن سسٹم ہے جہاں لوگوں سے زمینیں لے کر انہیں آبپاشی کی سہولت دی گئی ہے۔ جب ہمیں یہ سسٹم دیا گیا تو ہم سے کہا گیا کہ دس ہزار کیوسک پانی دیا جائے گا۔ آج تک چار یا پانچ ہزار کیوسک سے اوپر ہمیں پانی نہیں ملا اور اب پانی کے برے حالات میں دو یا تین ہزار کیوسک پانی مل رہا ہے۔ ہم روہی، تھل اور دامان کے پیاسے لوگ جب اپر پنجاب میں میلوں تک دھان کے کھیتوں میں پانی دیکھتے ہیں تو ہمارا دل کہتا ہے کہ ہمیں پنج دریائی یا پنج آبی نہ کہا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ وہ میرے بارے میں اپنے ذہن میں کوئی فتویٰ ترتیب دینے سے قبل میری پوری بات سن لیں۔ ہم نے یہ اریگیشن سسٹم خرید کیا ہے اور ہمیں اپنا حق بھی نہیں مل رہا۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ آپ کو پانی اس لئے زیادہ نہیں مل سکتا کہ تھل کینال جہاں سے نکلتی ہے یا جہاں سے شروع ہوتی ہے وہاں زمین کی nature اس قسم کی ہے کہ نہر کے پشتے پانی کا زیادہ بوجھ سہار نہیں سکتے۔ ہماری برسوں کی چیخ و پکار کے بعد 1995 میں ہمیں یہ نوید دی گئی کہ تھل کینال کو ری ماڈل کرنے کے لئے منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر آبپاشی سے پوچھتا ہوں کہ 1995 کا منظور شدہ منصوبہ پنجاب کی بیورو کریسی نے سرد خانے میں کیوں ڈال دیا ہے اور اس کے مقابلے میں لوئر چناب کینال کی ری ماڈلنگ کا کام 80 فیصد مکمل ہونے والا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہم مظلوم لوگوں کے لئے جلد از جلد تھل کینال کی ری ماڈلنگ کا منصوبہ شروع کرائیں۔ بہت مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جناب جاوید علاؤالدین صاحب!

جناب جاوید علاؤالدین ساجد، جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع اوکاڑہ سے ہے جس میں آلو، گنا اور مکئی کی سب سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ میرا تعلق LBDC سے ہے۔ نہر لوئر

باری دوآب 1906 میں شروع کی گئی تھی اس پر سر گنگا رام نے ایک پاور ہاؤس بنایا تھا جو 1925 میں تعمیر ہوا۔ وہاں ایچ پلانٹ سے پانی کو lift کیا گیا۔ آج تک وہی سسٹم چل رہا ہے۔ ان پمپوں کی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہو چکی ہے کہ وہ پانی اب پوری مقدار میں نہیں دیتے۔ ستم ظریفی یہ ہوئی کہ سیکرٹری اریگیشن ادھر گئے اور انہوں نے وہ پمپ محکمہ اریگیشن کے حوالے کر دیئے۔ پہلے وہ پمپ سر گنگا رام پاور ہاؤس کی انتظامیہ چلاتی تھی۔ اب جب وہ پمپ بند ہو جاتے ہیں' ایس ڈی او صاحب سے رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ واپڈا والے کریں گے' میں تو کر ہی نہیں سکتا کیونکہ میرے پاس نہ ورکشاپ ہے اور نہ ٹیکنیکل لوگ ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ سرگنگا رام صاحب کی اپنی ورکشاپ تھی جس میں ان کے مکینک تھے اور وہ انہیں چلا رہے تھے۔ وہ بے کار ہو چکے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ یہ گنگا رام اور ایچ پلانٹ lift سسٹم کو ARE کے پاس ہی رہنے دیا جائے' اسے بہتر کیا جائے اور یہ پمپ بہتر حالت میں لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! پانی کی چوری کے حوالے سے بات ہوئی ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ نہ کوئی زمیندار پانی چوری کرتا ہے اور نہ کوئی عام آدمی چوری کرتا ہے۔ یہ پانی محکمہ چوری کرتا ہے۔ لوگ منتھلیاں لیتے ہیں لیکن یہ محکمہ چھوانا لیتا ہے۔ اگر انہیں چھوانا نہیں ملتا تو وہ نکے چھوٹے کر دیتے ہیں۔ میں ثبوت کے ساتھ یہ پیش کر سکتا ہوں کہ اب جب وارا بندی سسٹم چل رہا تھا جو حلقے کے لوگ یا زمیندار انہیں جا کر پیسے دیتے تھے وہ اس نہر کو چلا دیتے تھے اور دوسری کو بند کر دیتے تھے۔

جناب والا! وقت کی قلت کے باعث میں آپ سے چھوٹی سی درخواست اور کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے انجینئرز نے ایک ایسی نہر چلائی جو ایک کنارے سے چل رہی ہے دوسری طرف اس کا پانی کھلا پھر رہا ہے۔ میں وزیر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ میرے حلقہ میں آئیں۔ میں ان کو L-1 نہر دکھاتا ہوں کہ ایک کنارہ بنایا گیا ہے دوسری طرف پانی کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ آج تک وہ پانی کھلا پھر رہا ہے اس نہر کا دوسرا

کنارہ ہی نہیں ہے۔ ایک طرف پانی کی کمی کا رونا رویا جاتا ہے دوسری طرف ٹھیکیدار اور انجینئرز نے مل کر اس میں بدنظمی کی۔ L-1 نہر کو وزیر صاحب موقع پر جا کر دیکھ سکتے ہیں کہ اس کی اتنی بری حالت ہے ۔ وہاں پر زمین کا water level بہت گہرا ہے اور اس کا پانی نمکین ہے۔ دوسرا L-1 نہر میں اتنا کم پانی چلایا جاتا ہے کہ وہاں کے لوگ منتھلی تو کیا وہ ڈیلی دینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ میں نے وزیر صاحب سے درخواست کی کہ لوگ تو مہینے کے بعد ' چھ مہینے کے بعد جاتے ہیں مگر ہمارا ایس ڈی او تو روزانہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے کہ آج مجھے نذرانہ نہیں ملا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور وزیر صاحب کو L-1 نہر کو دیکھنے کی دعوت دیتا ہوں کہ وہاں پر ہمارے انجینئرز اور ٹھیکیداروں نے ایک طرف پانی کو کھلا چھوڑ کر اور ایک کنارہ بنا کر چلا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک محمد احمد صاحب!

ملک محمد احمد خان ایڈووکیٹ، شکریہ' جناب والا! ہمارے آبپاشی کے نظام میں تین بنیادی objects ہیں جن پر اس ہاؤس میں کچھ باتیں تفصیلاً ہو گئی ہیں۔ کچھ چیزیں data based کی طرح تھیں جو کہ اس طرح یاد ہو گئی ہیں جس طرح کہ پانچ وقت نماز پڑھنی ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ once we talk of irrigation system جس میں سپلائی کا کنٹرول اور انتظامی اتھارٹی حکومت کے پاس ہو اور دوسری جانب اس کی public utility ہے۔ اس کی social implications ہیں۔ there are laws which regulate them یہاں پر Canals and Drainage Acts میں amendments کی گئی ہیں جو کہ چھ یا سات ہیں۔ یہ amendments بھی ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس سے جو پہلا 'Fundamental Canal and Drainage Act جو اریگیشن سسٹم کو regulate کر رہا ہے اس میں ایک بات بڑی واضح ہے کہ کیا جو practically وارا بندی کا سسٹم ہے ' جو وارا بندی دی جاتی ہے it is very much on the lines for the day جب اس سسٹم کو inaugurate کیا گیا ' پنجاب کے اندر کینال کے ذریعے پانی کی سپلائی دینے کا

سلسلہ شروع کیا گیا تو اس وقت یہ سسٹم تھا کہ on administrative costs
economized اس کا ایک بنیادی اصول تھا کہ جو چیز بنائی گئی ہے اس کو اسی مناسبت
اور مطابقت کے ساتھ آگے پہنچا دیا جائے۔ آج گریڈیشنز کے معاملہ میں آپ کسی گاؤں
کی چک بندی کرتے ہیں اور وہاں پر ایک متعلقہ افسر پٹواری جاتا ہے اور وہ وہاں پر جا کر
پانی کی وارا بندی کرنا چاہتا ہے تو آج بھی وہی سسٹم exist کرتا ہے جب یہ نہریں
کھودی گئیں۔ آج بھی کسی موقع پر زمین کی گریڈیشن کو سی گریڈ کو بی میں بی کو
اے میں convert کرنے کے لئے mathematical system ہمارے پاس exist نہیں
کر رہا ہے۔ سب سے پہلا بنیادی issue جس کی طرف میں وزیر متعلقہ اور ان کے محکمے کی
توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ خدارا gradation of water جب آپ وارا بندی کے
بارے میں بات کریں کیونکہ بنیادی طور پر یہ ایک social utility ہے۔ اس کے بدلے
میں crop اور crop کے بدلے میں ایک economic dependency ہے۔ اس لئے یہ
inter related subject ہے اگر آپ اس کو حکومت کے administrative control
میں رکھیں گے تو اس کی ہمارے پاس مثالیں ہیں۔ There is a canal system in
Sri Lanka, there is a canal system in India, there is a canal system
in Japan and there is a canal system in USA یونائیٹڈ سٹیٹس والوں نے اس
بات کو 1935-45 کے دس سال کے عشرے میں طے کر لیا کہ یہ جو گورنمنٹ کا کنٹرول
ہے upon those utilities جن کے بدلے میں economic dependency
generate ہوتی ہے to curtail it down to the social sectors ۔ آج ہماری یہ
حالت ہے کہ we are talking of those systems ہم ان کی بات کرتے ہیں اور
یہاں پر ہماری ایک محترم بہن نے ایک بڑی زبردست detailed study دی۔ that was
in a very chronological order کہ ہمارے پاس کتنے ڈیٹا بیسز ہیں؟ کتنے ڈیمز ہونے
چاہئیں؟ واٹر لیول کتنا subsidise کرنا ہے؟ یہ ساری باتیں اپنی جگہ پر درست ہیں۔ but
this is the question of public interaction آپ نے وارا بندی سے لے کر پانی

چوری پر تو penalty رکھ دی مگر ان لوگوں کا حساب کون لے گا جو پانی چوری کرنے پر اس کسان کو مجبور کرتے ہیں؟ آپ دیکھیں کہ devolution plan کے تحت ضلعی حکومتوں کا پلان ہمارے پاس آ گیا۔ اس پلان کے تحت تمام چیزیں وہاں چلی گئیں جن کے لوکل مسائل نیچے حل ہونے چاہئیں۔ اریگیشن کے معاملے میں ٹیوب ویل کی تنصیب This is the subject of WAPDA نہروں کی مناسب دیکھ بھال ہونی چاہئے۔ پانی چوری نہیں ہونا چاہئے۔ That is again the matter which remains with another department اور یہ واحد محکمہ ہے۔ میں وزیر متعلقہ سے گزارش کروں گا کہ This is the subject on the list of Punjab Legislation ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کے پاس یا کسی ادارے سے کوئی چیز استوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ This is the only department that you are held for a civil offence and tried as a criminal آپ جو جرم کرتے ہیں وہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے تحت competency jurisdiction کی سول کورٹ کو دیتے ہیں اور پانی چوری کی سزا کے لئے تھانے میں جا کر مقدمہ ہو جاتا ہے۔ بندہ حوالات میں چلا جاتا ہے۔ مدعی حکومت ہے وہ لوگ نہیں ہیں جو public utility صحیح معنوں میں کر سکتے ہیں۔ جن کے پاس water trading of discourse management equivalent ہونا چاہئے۔ جن کے پاس یہ اختیار ہونا چاہئے۔ ایک ہفتے میں میری وارا بندی ہے۔ میں end of the stream پر ہوں۔ میرے پاس پانی اس وقت پہنچتا ہے۔ جبکہ top of the stream والا پانی ختم کر دیتا ہے اس کی ضرورت کے مطابق اس کے پاس پانی نہیں ہے۔ ہمارے پاس اس چیز کی لیجسلیشن موجود ہے۔ ہم نے یہ legislate کیا ہے کہ water trade نہیں کر سکتے' there is no amendment in that ایک کاشتکار جو tail پر بیٹھا ہے اس چھوٹے کھال کو جس کو اس کاشتکار نے maintain بھی خود کرنا ہے۔ جس کو اس نے بنے کنارے بھی خود ٹھیک کرنے ہیں۔ اس کے لئے اسے labour بھی چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہمارے پاس کوئی لیجسلیشن نہیں ہے۔ اس کے لئے میرے پاس پانچ تجاویز ہیں جن کو آج میں کہوں گا اور

جب تک ہم اس کو کسی document کی صورت میں نہیں لاتے۔ پہلے کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ میں ایک تکلیف ہے۔ اس تکلیف کے تحت میں نے متعلقہ ایس ڈی او کو شکایت کی۔ میرا کیس ایکسین کے پاس چلا گیا۔ اب XEN is sitting in a court یہ واحد محکمہ ہے جو منصف بھی خود ہے اور تفتیشی بھی خود ہے۔ اس نے اسی پٹواری کو کہنا ہے جس نے چک بندی غلط کی ہے۔ جس پر مجھے اعتراض ہے کہ مجھے (اے) گریڈ میں ہو جانا چاہئے' وہ پھر بھی مجھے (سی) گریڈ میں رکھتا ہے۔ میں انہی کے پاس شکایت کرنے کے لئے جاؤں گا۔ وہی تفتیش کریں گے اور وہی میرا فیصلہ کریں گے۔ نمبر 1 اس میں جو ترمیم آنی چاہئے کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کے chapter 7 میں جو jurisdiction کے متعلق ہے They should be curtailed to investigation powers and they should be a separate body by an amendment جو اس چیز کا اختیار رکھتی ہو کہ تفتیشی علیحدہ ہو اور فیصلہ کرنے والا علیحدہ ہو۔

جناب والا! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ وارابندی کا جو design system تھا' اس پر ایک detailed study آ چکی ہے۔ there has been thesis on it لوگوں نے بڑے تفصیلی مقالے لکھے ہیں کہ کتابیں بھر گئی ہیں۔اب اس میں' میں ایک ریفرنس دیتا ہوں In Freemen's reference chapter 6 کے صفحہ 777 پر for the concerned official sitting here انہوں نے اس میں تقسیم کا ایک فارمولا دیا ہے۔ اور انہوں نے اس کو describe کیا ہے as an exact size اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ہم خواہ مخواہ ابہام کی بنیاد پر کہہ دیں۔ آپ کی زمین ہے' کتنی ہے' یہ بھی طے ہے۔آپ کو پانی کتنا ملتا ہے' کتنے کیوسک اس کینال کے ذریعے drain out ہو گا' یہ بھی طے ہے۔ جب اتنا broad principle designed ہیں تو اس کی چھوٹی چھوٹی implications کے لئے اگر یہ ڈیپارٹمنٹ تھوڑا thoroughly head down ہو کر سوچے تو اس کو آج اس chapter میں سے نکال دینا چاہئے on the basis of one word designed to economise administrative cost اب ہمیں اس ambit سے

نکل جانا چاہئے۔ یہ public utility ہے اور ستم ظریفی یہ ہے کہ کسان کو' آج ایسے کسان کو جو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کمانے کی اہلیت رکھتا ہے۔ بارہ یا ساڑھے بارہ ایکڑ سے اوپر والا کسان tax net میں شامل کر لیا گیا ہے and with all the reasons ہم یہ بات جان چکے ہیں کہ یہ جیسے کیسے بھی ہو رہا ہے چیف منسٹر نے آج بھی کہا ہے کہ ہم پنجاب کا حق نہیں مرنے دیں گے۔ وہ اس بات پر بھی بڑے کلیئر تھے کہ پانچ ایکڑ سے اوپر ٹیکس آنا چاہئے' نیچے نہیں آنے کا۔ مگر گزارش یہ ہے کہ آبیانہ میں نے آج بھی سرکار کو ادا کرنا ہے۔ میری revenue collection آج تک modernise نہیں ہو سکیں۔ مجھے آج بھی کسی بھی کمرشل بنک سے قرضہ حاصل کرنے کے لئے اسی نظام کے تحت pledge کروانا پڑتا ہے۔ جب چاہے تحصیل دار مجھے گریبان سے پکڑ کر نیچے پھینک دے کہ تم کون ہوتے ہو؟ کیونکہ تم تو وہ رعایا ہو جس پر انگریز حکومت کرتا رہا اور ہم بھی کرتے رہے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ ہم اس tax net میں شامل ہو گئے ہیں جن کو privilege services ملتی ہیں تو میری متعلقہ وزیر سے گزارش ہے کہ وہ اس چیز کا نوٹس لیں جب میں فصل کا انکم ٹیکس بھی دے رہا ہوں جو کہ آبیانہ دے کر میں نے پانی لیا ہے تو میری گزارش ہوگی کہ اتنا استحقاق اس کسان کا رہنا چاہیے کہ اسے بھی وہ استحقاق ملے جو باقی services oriented لوگوں کو ملتی ہیں۔ جو economic dependency کو generate کرتے ہیں۔ اس کو براہ مہربانی define کر دیں؟ Is it administrative you know آپ نے محکمہ حکومت کی تحویل میں رکھنا ہے تو اس کا status public utility کا لیں۔ اس کا legal status should be of public utility کسان کے ساتھ آپ کی interaction ہے۔ آج تک اس کے پاس ایسا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ جس کے ذریعے claim کر سکے The only jurisdiction left up to the civil اور سول کورٹس کے اوپر بھی اس Canal and Drainage Act کے تحت ایک embargo لگا دی گئی ہے کہ آپ main season کے درمیان کسی قسم کا کوئی آرڈر پاس نہیں کر سکتے اور for stream lining اس پر کوئی آرڈر پاس نہیں ہو سکتا۔ جو بات ہونی ہے وہ اس کے بعد

ہو گی۔ یہ تین گزارشات کے ساتھ پلاننگ، ڈیزائن، کنسٹرکشن، آپریشن، مینٹیننس، یہ ڈیپارٹمنٹ کے issue ہیں، یہ کریں گے تو بہتر رہے گا۔ خدارا جہاں پر public interaction ہے وہاں amendment oppose کریں اور ان لوگوں کو مطابقت کے ساتھ پانی دیں اور مطابقت کے ساتھ ہی ان کی بات سنیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شیخ امجد عزیز!

شیخ امجد عزیز: جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بھی کہا۔ سب سے پہلے میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پرسوں جب میں نے کورم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس مسئلے کو pend کروایا تھا تو اس وقت جو منسٹر صاحبان پریس کو متوجہ کر کے شور مچا رہے تھے کہ یہ آٹھ کروڑ عوام کا معاملہ ہے اور بڑی serious بات ہے اس کو شیخ امجد عزیز نے یوں کر دیا اور آج اس بات کی seriousness دیکھ لیں جبکہ آپ کی شفقت سے پورا دن دوبارہ رکھا گیا لیکن وہ لوگ آج اس ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ یہ آٹھ کروڑ عوام کا معاملہ ہے اور ان کی seriousness، بہرحال اس بات کو چھوڑیے۔ بات ارگیشن کے حوالے سے ہے اور ہماری جو تجاویز تنقید کی صورت میں آئیں تو منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہم انہیں تنقید کی صورت میں بتانا چاہتے ہیں کہ کہاں کہاں flaw ہے اور کہاں کہاں یہ اپنی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اصلاح کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میرا پوائنٹ یہ ہے کہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1973 جن حالات کے تحت بنایا گیا تھا اب وہ حالات نہیں ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ بیسویں اور اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق اس میں تبدیلی لا کر جو ملک صاحب نے کہا کہ اس کو نئے طریقے سے ڈیزائن کریں، اس پر کوشش کریں۔ دوسری بات نہری پنچایت کمیٹی متعارف کروائی جا رہی ہے۔ سیکشن 33 میں کینال کمیٹیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایس ڈی او اس وقت تک تاوان نہیں لگا سکتا جب تک یہ کمیٹیاں

recommend نہ کریں لیکن ابھی تک ایس ڈی او خود ہی تاوان لگاتا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میری درخواست ہے کہ قانون بنا کر کینال کمیٹیوں کو اسی سیکشن 33 کے تحت نہری پنچایت کمیٹیوں میں تبدیل کر دیا جائے لیکن ان کمیٹیوں کی recommendation' کیونکہ غریب لوگوں پر تاوان لگتا ہے اس لئے ان کو ضرور ensure کیا جائے۔ دوسری بات کہ 'right man for the right job' میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ ان کے علاقے میں جو انجینئرز کینال اینڈ ارگیشن میں ہیں ان میں سے اکثریت تقریباً پچاس فیصد کا تعلق مکینیکل کے شعبے سے ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وہ انہیں سول انجینئرنگ کا زیادہ سے زیادہ تقرر کروائیں کیونکہ مکینیکل کا کام کینال اور ارگیشن میں زیادہ نہیں ہے۔ سول انجینئرنگ کو ترجیح دی جائے اور انہیں وہاں لگایا جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اس وقت دو نظام ہیں۔ ایک فلڈ ویسٹ سپلائز اور سیکنڈ سٹوریج ویسٹ سپلائز۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت ملکی حالات اور فنڈ کی دستیابی کے مطابق ان دونوں نظاموں میں ہمیں سب دوستوں' سیکرٹری صاحب و انجینئرز کو دیکھنا چاہئے کہ ہمیں اس وقت کیا ضرورت ہے؟ ہمیں فلڈ ویسٹ سسٹم کے پروگرام کو متعارف کروانا ہے یا سٹوریج بیسسٹم کو۔ اس کے لئے سب سے پہلے think tank کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو تحقیق کریں' جو تحقیق کر کے ہمیں بتائیں کہ ہماری ضروریات کیا ہیں لیکن یہاں پر میں شرمندگی کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ایک پاکستان کا cultural exchange programme ہے جس کے تحت تقریباً دس لوگ پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے مخصوص کئے جاتے ہیں اور اس وقت ان دس لوگوں میں سے نو آدمیوں کو تو بھیجا ہی نہیں جاتا۔ ایک آدمی ارگیشن ڈیپارٹمنٹ سے پی ایچ ڈی کرنے کے لئے گیا ہوا ہے تو آپ سب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ وہ پی ایچ ڈی جسے 110 ڈالر ہماری حکومت پاکستان نے اور اتنی ہی مالیت ارگیشن ڈیپارٹمنٹ ترکی نے دینے ہوتے ہیں تو پانچ سال کا معاہدہ ہے اور دو سال اسے پی ایچ ڈی سکالرشپ دیا گیا اور اب دو سال سے اس کا یہ سکالر شپ بند ہے اور اس کو کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس ڈالرز نہیں ہیں جبکہ

ہماری حکومتیں ہر روز کہتی ہیں کہ ہمارا reserve بڑھ گیا ہے۔ اگر پورے پاکستان میں دس میں سے صرف ایک آدمی اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے منتخب ہوا ہے اور اسے صرف سکالر شپ بھی فراہم نہیں کر سکتے تو کیا خاک ریسرچ ہو گی اور کیا ہماری بات ہو گی؟

جناب سپیکر! واٹر چینلز کی بہتری کے لئے مختلف عالمی بنک، ایشین بنک اور بیرون ملک لوگ امداد کی صورت میں ہمیں رقوم فراہم کرتے ہیں۔ یہ بات میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہاں پر کہنا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت میں میاں شہباز شریف نے کوشش کرتے ہوئے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے وہ فنڈ جو انڈیا جانے تھے ہماری progressive بہتری سمجھتے ہوئے پاکستان میں منتقل ہوئے جبکہ آج کے "نوائے وقت" میں آپ سب نے پڑھا ہو گا کہ نو ارب روپیہ جو پاکستان کے فیصل آباد شہر میں خرچ ہونا تھا، اسے انڈیا منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس بات کو بھی سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے ملک کی بہتری کے لئے، اپنے ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لئے ایسا progressive work کریں کہ جو ہمیں فنڈز کی allocation ہے وہ دوسرے ملک کو جا رہی ہے جبکہ پچھلی حکومت دوسرے ملک کی allocation اپنے ملک میں لائی تھی۔ اب میں آپ کی توجہ سیکرٹری صاحب اور وزیر موصوف کی ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی ایک لیبارٹری ہے جو کہ بڑی مزیدار ہے اور اس کا نام جیو سنتھیٹک لیبارٹری ہے جس کا کام لائننگ کے لئے ریسرچ کرنا ہے جو ہم لائننگ بچھاتے ہیں اس کے لئے Cess Canal Bank بہاولنگر میں ایک منصوبہ چار پانچ سال پہلے پایہ تکمیل تک پہنچا۔ جس میں ساڑھے بارہ بارہ لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ پر دو فرانسیسی انجینئرز رکھے۔ جن کے کہنے پر لیبارٹری کا سامان آیا اور وہ پہلا پراجیکٹ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے بعد اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی خواہش پر لیبارٹری کو یہاں لاہور میں لایا گیا اور اس وقت سے لے کر آج تک کروڑوں روپے کی لیبارٹری کو ایک روپیہ بھی فنڈ فراہم نہیں کیا گیا۔ وہاں کیا ریسرچ اور کام ہو گا؟ پاکستان میں دو کمپنیوں، ایک اینگرو یوریا اور دوسرا ٹرسٹ بنانے والوں نے اب GEO membrane کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ اگر ہم اس لیبارٹری کو استعمال کریں تو

پاکستان میں پولی تھین بنانے والے ادارے، بہت سی دوسری کمپنیوں اور تھل کینال پراجیکٹ کی canal lining کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی اور اس سے کروڑ ہا روپے ہم بچا سکتے ہیں لیکن ہم نے اس کو پانچ سال سے بند کیا ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ اگر حکومت اسے نہیں چلا سکتی، جیسا کہ پانچ سال سے نہیں چلا رہی تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ اگر وہ لیبارٹری آپ میرے حوالے کر دیں تو میں حکومت کو اس کے عوض پچاس لاکھ سے ایک کروڑ روپے تک سالانہ ادا کرنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر ! اس حوالے سے میں ایک بڑی دلچسپ بات بتانا چاہتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ یہاں پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ایک مشین UTM جو کہ ایک کروڑ روپے کی لاگت سے خریدی گئی ہے۔ دوسری مشین dogmatic mdicator ساڑھے چھ لاکھ روپے میں آئی ہے۔ جب میں نے انٹرنیٹ سے اس کی قیمت معلوم کی تو وہ ساڑھے چار سو ڈالر تھی۔ یعنی ساڑھے چھ لاکھ کی مشین کی قیمت ساڑھے چار سو ڈالر تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور شاندار بات عرض کروں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ وزیر صاحب اب اس کو دیکھنے کے لئے ضرور جائیں گے۔ وہاں پر ایک Stiffness Measuring Device ہے۔ جب میں نے اسے دیکھا اور قیمت پوچھی تو معلوم ہوا کہ اس کی قیمت ساڑھے پانچ لاکھ روپے ہے۔ آپ یقین کریں، یہ ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ ایل ٹائپ میں بنا ہوا صرف لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جبکہ اس کی قیمت ساڑھے پانچ لاکھ روپے ہے۔ ہمارے ملک کی یہ حالت ہے۔ یہ سب مشینری قرض پر آئی ہوئی ہے۔ یہ قرض میں نے، میرے بچوں نے اور اس سارے ایوان نے چکانا ہے۔ وزیر موصوف وہاں پر جا کر ضرور دیکھیں کہ کیا کچھ ہو رہا ہے؟ اس وقت کے چیف انجینئر جنھوں نے یہ سب کچھ کیا وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ میرے خیال میں اس بابت ہاؤس کی ایک کمیٹی بننی چاہئے اور اس کی پورے طریقے سے چھان بین ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر ! میں آخری گزارش یہ کروں گا کہ لاہور میں زیر زمین پانی تقریباً ساڑھے پانچ سو فٹ نیچے جا کر صحیح صورت میں دستیاب ہوتا ہے۔ اب لاہور کا پانی ایک

پیالے کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ چونکہ لاہور کا سارا پانی ختم ہو گیا ہے۔ اب گوجرانوالہ اور قصور سے پانی آ رہا ہے تو قصور کا پانی جیسا ہے وہ آپ جانتے ہیں ۔ اس میں Tanneries کا زہریلا مادہ شامل ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ سے بھی فیکٹریوں کا زہریلا پانی یہاں شامل ہو رہا ہے۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ لاہور کے پانی کے مسئلہ میں خصوصی شفقت فرماتے ہوئے ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔

(وقت ختم ہونے کی نشاندہی کی گئی۔)

شیخ امجد عزیز، چونکہ اب آپ نے میرا وقت ختم ہونے کی گھنٹی بجا دی ہے اس لئے صرف آخری ایک بات عرض کروں گا کہ براہ کرم ڈیمز بنانے کی طرف توجہ دیں ' نہروں کے کناروں کی طرف توجہ دیں' نہروں میں lining system پر توجہ دیں تاکہ پانی tail end تک پہنچ سکے۔ ہم آبیانہ تو پورا وصول کرتے ہیں لیکن tail end پر پانی نہیں پہنچاتے۔ بہت شکریہ

جناب محمد وارث کلو ، جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنے ایک سوال کے حوالے سے بھی عرض کروں گا۔ آج وقفہ سوالات میں میرے سوال نمبر 842 کی باری آئی لیکن میں اتفاق سے اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں تھا۔ اس سوال کے جز (الف) میں پرنٹنگ کی غلطی سے لکھا گیا ہے کہ " موجودہ اضلاع کے لئے صدر پاکستان نے چھوٹے قرضہ جات کی عام معافی کا اعلان کیا" جبکہ یہ درست عبارت اس طرح ہے کہ "آفت زدہ اضلاع کے لئے صدر پاکستان نے چھوٹے قرضہ جات کے لئے عام معافی کا اعلان کیا" ایک تو یہ ریکارڈ کی درستی کر لی جائے۔ دوسری گزارش یہ کروں گا کہ اس بابت ADBP نے معافی کر دی تھی اور بعد میں وزارت خزانہ سے اپنا claim لیا تھا۔ محکمے نے جواب یہ دیا ہے کہ کوآپریٹو بنک نے فیڈرل بنک کو لکھا اور فیڈرل بنک نے وزارت خزانہ کو لکھا اور ابھی تک معافی نہیں ہوئی حالانکہ معافی تو اسی وقت ہو جانی چاہئے تھی جب صدر پاکستان نے اعلان کر دیا تھا اور ADBP نے کر بھی دی تھی۔ وزارت خزانہ سے claim موصول کرنا بنک کا کام تھا۔

محکمے نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے ابھی تک آفت زدہ اضلاع کو معافی نہیں دی۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا' میرا خیال ہے کہ اس وقت متعلقہ وزیر صاحب ہاؤس میں تشریف نہیں رکھتے۔ بہرحال ان تک بات پہنچ جائے گی لہذا وہ اس بارے میں مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر ! اب میں موجودہ موضوع کی طرف آتا ہوں۔ اس سلسلہ میں رانا آفتاب صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر نئے ڈیمز نہ بنائے گئے تو ہماری معیشت خدانخواستہ دھڑام سے گر پڑے گی۔ میں کہتا ہوں کہ ہماری معیشت تو دھڑام سے گر چکی ہے لیکن ہم اس سے اپنی آنکھیں چراتے ہیں تو وہ علیحدہ بات ہے۔ اس وقت ہماری economy کی صورتحال paralysed ہے۔ اب ہم نے اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہے کہ ہم نے اپنی معیشت کو کیسے بچانا ہے۔ اس کے آثار ہر طرف نظر آتے ہیں' foreign policy پر نظر آتے ہیں۔ آپ کے donors نے ہماری حالت نزع کی معیشت کو inject کرکر کے زندہ رکھا ہوا ہے۔ وہ اتنا inject کرتے ہیں کہ آپ زندہ بھی رہیں' ان کی اقساط بھی pay ہوتی رہیں اور ان کی پالیسیاں بھی اپنے ملک میں enforce کرتے رہیں۔ آپ اس وقت مجبور ہیں کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی ہر بات مانیں۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے تو میری آج اس پورے ایوان سے استدعا ہے کہ ہم جو یہاں پر بحث کرتے ہیں یہ نہ ہو کہ صرف نشستند' گفتند اور برخاستند والی بات ہو بلکہ ہم cogent قسم کی تجاویز کو لے کر آگے چلیں۔ سٹیٹ بنک کے گورنر کی طرف سے ایک پمفلٹ تمام ایم پی اے صاحبان کو دیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے قرضہ جات 40 ملین ڈالر سے کم ہو کر 36 ملین ڈالر رہ گئے ہیں۔ یہ صورت حال بڑی خطرناک ہے۔ ہم اس vicious circle میں پھنس چکے ہیں' اس سے نکلنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہم اپنے وسائل کو منصوبہ بندی کے ساتھ re-built کریں۔ اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ کسی بھی ریاست کے دو قسم کے وسائل ہوتے ہیں۔ ایک قدرتی وسائل اور دوسرے انسانی وسائل human resources ہوتے ہیں۔

زراعت کسی بھی ریاست کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ زراعت کو پہلے built کرنا ہوتا ہے' establish کرنا ہوتا ہے تب آپ کے باقی سارے organs of economy activate ہوتے ہیں۔ میں استدعا کروں گا کہ ہم سب مل کر زراعت کے بنیادی ذریعہ' کو built کرنے والے main factor آبپاشی پر توجہ دیں۔ اسی حوالے سے آج ہم بحث کر رہے ہیں اس بارے میں پہلے بھی سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ اس پر اب سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اس حوالے سے جو تجاویز ممبران کی طرف سے آئی ہیں ان پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر ' انگریز کے بعد ' آزادی کے بعد آبپاشی کے لئے جو main structure develop ہوا ہے وہ Indus Basin Treaty کے بعد ہوا ہے۔ بے شک اس وقت ایک آمر کی حکومت تھی لیکن انھوں نے اس آبپاشی کے نظام کو built کیا تھا۔ تربیلا ڈیم' منگلا ڈیم بھی اسی وقت شروع ہوا۔ 1974 کے بعد تو ہم نے اپنے اس سارے نظام کو ignore کر دیا۔ اس کے بعد ہم نے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی ہے۔ اس بابت ہم سب مجرم ہیں۔ ہم نے دیکھا بھی نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم اپنے اس نظام کو ختم کر رہے ہیں۔ اسی ٹہنی کو کاٹ رہے ہیں جس کا ہم پھل کھا رہے ہیں تو میں یہ استدعا کروں گا کہ ہم نے اس کو بہت ignore کر لیا ہے۔ اب ہمارے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر اسی طرح غفلت ہوتی رہی تو خدانخواستہ ایتھوپیا جیسی صورتحال کہیں نہ ہو جائے۔ ایتھوپیا والوں کو کیا ہوا تھا؟ ان کی بھی mis-management. mis-planning تھی' اسی کی وجہ سے انھوں نے سزا بھگتی۔

جناب والا! اس سلسلے میں جو آبپاشی کے متعلق بات ہوئی ہے کہ ڈیم بنائے جائیں۔ اس سلسلے میں میری سب سے پہلی استدعا یہ ہے کہ ہمارا جو پہلا infrastructure موجود تھا نہروں کی جتنی capacity approved تھی اب ان میں وہ capacity نہیں رہی اور وہ آدھی سے بھی کم ہو گئی ہے۔ نہریں جو پہلی آبادی کے لئے بنی تھیں ان

کی capacity آدھی سے بھی کم ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ silting کی وجہ سے آپ کے ڈیمز کی capacity بھی half رہ گئی ہے اور جیسے محترمہ نے فرمایا ان کی عمر بھی تھوڑی رہ گئی ہے۔ اس سلسلے میں میری یہ استدعا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم ڈیم پر دوسرے صوبوں کی confrontation لیں۔ سب سے پہلے ہم اپنے پانی کو جو ہمارا lay out canal system ہے اسے اس level تک لے آئیں جو already approved ہے تو ہمارا خاصا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم اپنے نئے avenues تلاش کریں کہ ہم نے آبی وسائل کیسے built کرنے ہیں۔ اس سلسلے میں میری استدعا ہے کہ چاروں صوبوں کا consensus لے کر لوگ tour کریں اور اگر کالا باغ ڈیم damaging ہے تو اور کوئی ڈیم بنائے جائیں۔ پوری دنیا میں لوگ اپنے ذخائر develop کرتے ہیں تو یہاں بھی کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بارانی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ ابھی سمرا صاحب نے فرمایا ہمارے اضلاع میں کافی barren land پڑی ہے جہاں soil water بہت اچھا ہے۔ وہاں پر ٹیوب ویل لگ سکتے ہیں لیکن وہاں پر صرف تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کام کیا۔ اس کے بعد آج تک وہاں ڈویلپمنٹ کا کوئی process نہیں چلا۔ میں سمرا صاحب کے حکم نامے سے تھوڑا سا اختلاف بھی کروں گا۔ ہم پنجاب سے ہیں ہم پنجابی ہیں اور تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ظفرالاحسن کے under بہت کام کیا اور جتنا بھی تھل آباد ہے وہ ظفرالاحسن صاحب کی وجہ سے ہوا تھا۔ مجھے خوشاب اور بھکر کی حد تک اندازہ ہے کہ کوئی زمین وغیرہ نہیں لی گئی تھی۔ ہماری ملکیت کسی نے نہیں لی۔ اگر ہم یہاں floor پر کوئی negative بات کریں گے تو پتا نہیں کیا message جائے گا۔ میں اس سلسلے میں سمرا صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ جا کر اپنی پوری تسلی کر لیں کیونکہ یہ ایک negative چیز جاتی ہے۔ اس سلسلے میں میری استدعا ہے کہ پورے بارانی علاقے میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے جس طرح بلوچستان کو پیکیج ملا ہے' اس سے پہلے بھی وہاں پر سبسڈی ملتی رہی ہے۔ اب پھر وہاں سبسڈی سکیم شروع کی جائے۔ وہاں پر ٹیوب ویل

لگائے جائیں۔ وہاں بہت زرخیز زمین ہے اس پر ہر قسم کی فصل اگتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے ہماری پوری بارانی بیلٹ اس ملک کی economy میں ایک نئے خون کا کام دے گی۔ یہاں پر وزیر آبپاشی تشریف رکھتے ہیں یہ بھی اس سلسلے میں معاون ثابت ہوں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ اگلے سپیکر سمیع اللہ خان صاحب!

جناب محمد وارث کلو، جناب والا! تھوڑا سا وقت اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے کافی بات کر لی ہے باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے اور نماز ظہر کا بھی وقت ہو رہا ہے۔ جی' سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج جس موضوع پر یہ جنرل بحث ہو رہی ہے ۔ میرا اپنا خیال ہے کہ جس طرح بہت سارے معزز اراکین نے کہا کہ 2005 ایک dangerous indicator ہو گا تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ 2005 یا 2006 میں جب کبھی اریگیشن پر جنرل بحث ہو گی تو یہ ہاؤس اس طرح سے نہیں ہو گا' یہاں پر وزیراعلیٰ بیٹھا ہو گا اور ہاؤس بھی فل ہو گا۔ پہلے دن ایک دوست نے بات کی کہ اب اکیسویں صدی میں جو تنازعات ہیں جو differences ہیں وہ پانی کے issues پر ہوں گے اور دنیا میں پانی کے اختلافات نظر آئیں یا نہ آئیں بد قسمتی سے سب سے پہلے میری اس دھرتی پر اس کے اثرات اور واقعات شروع ہوئے ہیں۔ آپ اس میں دیکھ لیں کہ ارسا کی رپورٹ آتی ہے تو صوبوں کے درمیان اختلافات ہیں۔ ڈیمز کی بات آتی ہے تو صوبوں اور مختلف علاقائی خطوں کے درمیان اختلافات ہیں۔ ابھی ایک دن پہلے جو آبپاشی پر گفتگو ہو رہی تھی اس میں کچھ دوستوں نے اربن اور رورل کا جو مسئلہ پیش کیا اس میں بھی مجھے اختلاف نظر آیا۔ اس کے علاوہ Head اور Tail کا مسئلہ ہے تو مجھے یہ یقین ہے کہ آئندہ پانچ سات سال بعد اگر میرے وطن میں کوئی اختلافات ہوں گے' کوئی تنازعات ہوں گے تو وہ پانی کے حوالے سے ہوں گے چونکہ آج کے موضوع پر technically میرے بہت

سے معزز ممبران نے ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز کی leakages کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی ہے۔ technically اور بھی بہت سے points پر گفتگو کی ہے لیکن میں آج کی پریس کے حوالے سے مختصر بات کروں گا کہ وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے آج کے اخبار میں انٹرویو آیا ہے اور ہیڈ لائن لگی ہے کہ "ہم ایک بہت بڑا نیا ڈیم بنائیں گے۔" میں صرف اسی پر بات کروں گا کہ پاکستان میں ایک بہت بڑے ڈیم کی ابتدا اس ملک کے ایک فوجی حکمران مرحوم ایوب خان صاحب نے رکھی اور اس ڈیم کو ختم کرنے کا عمل دوسرے فوجی حکمران مرحوم ضیاء الحق صاحب کے دور میں ہوا۔ میرے ایک دوست نے پچھلے دنوں گفتگو کرتے ہوئے یہاں کہا کہ وہ ڈیم تعمیر ہو سکتا تھا۔ میرے وطن میں ایک بڑے ڈیم کی کہانی یہ ہے کہ ایک فوجی حکمران اس کو ڈیزائن کرتا ہے اور اسے شروع کرتا ہے اور دوسرے فوجی حکمران کے دور میں وہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے آگے بات بڑھائیں تو جیسے ہاؤس میں میری محترمہ بہن قدسیہ صاحبہ نے بڑی popular figures یہاں رکھی ہیں کہ چین نے 253 ' ترکی نے 113 ' جاپان نے 97' ایران نے 52 ' بھارت نے 28 اور اگر آپ اس میں میکسیکو کو شامل کریں تو more than one thousand dams وہاں بنے ہیں۔ اس سے ہمیں کچھ سیکھنا چاہئے کہ یہ کیا indicator ہے' یہ indicators ہیں کہ بڑے ڈیمز کا دور بدل گیا ہے۔ جو دنیا میں ہو رہا ہے اگر آپ اس کی ratio نکالیں تو 80 فیصد تا 90 فیصد سمال ڈیمز ہیں۔ مجھے یہ خدشہ ہے کہ جیسے سارے ہاؤس میں بڑی یکسوئی کے ساتھ اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس issue کے حوالے سے حکومتی بنچز کی طرف سے بھی باتیں ہوئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام دوستوں نے بڑی فکر مندی سے یہ گفتگو کی ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کا یہ بیان کہ اب کالا باغ ڈیم کی سٹوری ختم ہو گئی۔ اب ہم ایک نئے ڈیم کی نئی سٹوری شروع کرنے جا رہے ہیں۔ میں وزیراعلیٰ صاحب سے بڑی ہمدردانہ اپیل کروں گا کہ آج پاکستان کو ضرورت ہے کہ چھوٹے چھوٹے ڈیمز بنائے جائیں اور دنیا میں جو ڈیمز کی strategies بن رہی ہیں اس میں سمال ڈیمز---

وزیر قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

وزیر قانون، جناب والا! میں اپنے بھائی سے معذرت چاہتا ہوں۔ بہت اچھی باتیں کر رہے ہیں اور سارا ہاؤس بڑی توجہ سے سن رہا ہے۔ جہاں انھوں نے وزیر اعلیٰ صاحب کا ذکر کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کالا باغ ڈیم کی سٹوری ختم کر کے ایک نئی سٹوری شروع کی ہے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان یہ ہے کہ ہم ایک نیا بڑا ڈیم بنانے کی بات کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ڈیم بنے گا۔ میری معزز رکن سے یہ گزارش ہوگی کہ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو اپنی تجاویز دیں کہ وہ زمینداروں کا خیال رکھتے ہوئے ایک issue کو انہوں نے realise کیا ہے اور اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ہم بڑا ڈیم بنائیں گے۔ اچھی بات کو appreciate کرنا چاہئے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ یہ ڈیم کب اور کہاں بنے گا کس علاقے میں بنے گا؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! اس سلسلے میں' میں پھر کہہ رہا ہوں اور وزیر موصوف سے میں معذرت کے ساتھ گزارش کروں گا کہ انہوں نے میری بات کو mix کر دیا ہے' میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کالا باغ ڈیم کو چیف منسٹر نے ختم کیا۔ میں نے بڑی وضاحت سے کہا کہ ایک فوجی حکمران نے اس کو شروع کیا اور دوسرے فوجی حکمران جو کہ اس کو بنا سکتے تھے اس کے دور میں اس ڈیم کو عملاً ختم کر دیا گیا۔ میں نے آج اور اب جو بات کی ہے وہ آج کی خبر کے حوالے سے کی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ایک تجربہ جو بیس پچیس سال لگا کر جس پر قوم کا اربوں روپیہ لگا اور وہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا۔ میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ چیف منسٹر صاحب جو ایک نئے اور بڑے ڈیم کی بات کر رہے ہیں۔ میرا اختلاف ڈیم پر نہیں ہے۔ میں ایک بڑے ڈیم کی نئی سٹوری

کہہ رہا ہوں' پرانی تو ختم ہو گئی' نئی سٹوری جو آج آئی ہے اس کے متعلق میں کہہ رہا ہوں---

جناب ڈپٹی سپیکر ، نماز ظہر کے لئے 2 بجے وقفہ کریں گے۔ جن بہن بھائیوں نے نماز پڑھنی ہو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ 2 بجے سے 2 بج کر 20 منٹ تک وقفہ کریں گے۔ اس کے بعد پھر ہاؤس جاری رہے گا۔

جناب سمیع اللہ خان ، شکریہ۔ جناب سپیکر! قدسیہ لودھی صاحبہ نے جو figures ایوان میں بتائے ہیں ان کو میں ایوان میں پھر quote کر رہا ہوں۔ اس سے بھی اگر یہ قوم سمجھنا نہیں چاہتی کہ بین الاقوامی طور پر اب trend کیا ہے؟ بڑے ڈیمز کا trend نہیں ہے۔ اب یہ حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ بڑا ڈیم بنانا بہت اچھی بات ہے اس پر بہت روپیہ لگے گا۔ اس کو مت بنائیں۔ چھوٹے چھوٹے ڈیمز اس سرزمین پر بنائیں اس پر تنازعات بھی کم ہوں گے' اختلافات بھی کم ہوں گے اور وہ زیادہ feasible بھی ہوں گے۔ بہت شکریہ' بہت مہربانی۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی ، جناب والا! مجھے صرف ایک منٹ چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، جی' فرمائیے۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، جناب والا میں انہی کی بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ جو figures ابھی ڈیمز کے متعلق آئے ہیں کہ اب یقیناً وہ دور نہیں ہے کہ ایک بڑا ڈیم بنایا جائے۔ اب چھوٹے ڈیمز اور چھوٹے reservoirs کا دور ہے۔ اس لئے میری یہی گزارش ہے کہ جو ہمارے بیراج ہیں' ہمارے سائفنز ہیں' ہمارے ہیڈ ورکس ہیں' وہاں پر ہزاروں ایکڑ رقبہ پڑا ہوا ہے' وہاں کے pond areas میں 5 ایم اے ایف کا reservoir ہر بیراج کے اوپر بن سکتا ہے۔ ہمارا جو پانی ضائع ہوتا ہے وہ 4.5 ایم اے ایف ہے' جو سالانہ ضائع ہوتا ہے۔ اگر 12 ہیڈ ورکس' سائفنز اور بیراجز پر ہم اگر 14 reservoir بنائیں تو ہمارا 7 ایم اے ایف پانی save ہو سکتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر ، جناب احسان اللہ وقاص صاحب!

وزیر آبپاشی و قوت برقی ، جناب والا میں بات کو clear کرنا چاہوں گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا اس حوالے سے بیان بھی آیا ہے۔ میں پہلے یہ بات اپنی wind up تقریر میں بھی کرنا چاہ رہا تھا لیکن اب چونکہ یہ ذکر ہو گیا ہے تو میں بھی چاہتا تھا کہ ابھی یہاں پر ذکر ہو جائے۔ ہمارے اریگیشن سسٹم کے لئے چھوٹے ڈیمز بھی بننے چاہئیں لیکن چھوٹے ڈیموں سے وہ افادیت حاصل نہیں ہو سکتی جو کہ ایک بڑے ڈیم کے بننے سے حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ یہ سسٹم کا سپلیمنٹری طریقہ کار اور سپلیمنٹری سسٹم ہے۔ اس لئے یہاں پر بڑے ڈیمز ہی کی ضرورت ہے جو کہ آج وزیراعلیٰ صاحب نے بیان دیا ہے اور ان کا بیان بہتر ہے اور صحیح ہے اور انہوں نے پنجاب کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر وہ بیان دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ آج یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے معزز ممبران نے محکمہ آبپاشی کے بارے میں بہت عمدہ اور بہت تیاری کے ساتھ تجاویز دی ہیں۔ میری محترم بہنوں نے بھی بہت تیاری کے ساتھ اس بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے اور میں ان باتوں کو دوبارہ repeat نہیں کرنا چاہتا۔ بہت ساری باتیں بہت تفصیل کے ساتھ اس وقت آ چکی ہیں۔ میں صرف ایک دو گزارشات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے کالا باغ ڈیم کے بارے میں' میں بات کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں آنے والی ہر حکومت نے اس کو سیاسی stunt کے طور پر استعمال کیا۔ اس وقت جب کہ صوبہ سرحد کے اندر ایک ایسی حکومت قائم ہے کہ جس کے وزیر نے یہ بیان بھی دیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے لئے ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اگر یہ کالا باغ ڈیم بنایا جائے۔ اس وقت جب کہ صوبہ سندھ کے اندر بھی مسلم لیگ (ق) ہی کی حکومت ہے اور مسلم لیگ (ق) کی پنجاب کے اندر بھی حکومت ہے، مسلم لیگ (ق) کی بلوچستان میں بھی مخلوط حکومت ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اپنی ان ساری حکومتوں کو ایک جگہ پر بٹھا کر ایک ہی پارٹی کی اگر حکومت ہو تو وہ کیسے اس بارے میں convince نہیں کر سکتے؟ ان کو اس بارے میں convince کرنا چاہئے کہ کالا باغ ڈیم جو ضروریات پوری کر سکتا ہے وہ کوئی اور ڈیم پوری نہیں کر سکتا۔ یہ بات کہنا کہ کالا باغ ڈیم کی بجائے صرف چھوٹے چھوٹے ڈیمز بنا دیئے جائیں اس سے ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی، کالا باغ ڈیم جو ہے، جس جگہ پر وہ واقع ہے اور تکنیکی ضروریات کے لحاظ سے، اس سے جو فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں وہ کسی اور ڈیم سے حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ میں یہ حکومت سے درخواست کروں گا کہ کالا باغ ڈیم کو صرف سیاسی مصلحتوں کو پیش نظر رکھ کر اس مسئلہ کو اٹھانا اور صوبہ سندھ کے اندر بلا جواز اس بارے میں بالکل غلط اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم بن جائے گا تو اس کے نتیجے میں سمندر کا پانی سندھ کی زمینوں میں واپس آ جائے گا۔ حالانکہ تکنیکی طور پر یہ کہا گیا ہے کہ اس وقت تقریباً 12 ملین کیوسک پانی سمندر کے اندر پھینکا جا رہا ہے جب کہ صرف 8۔ ملین کیوسک پانی اگر سمندر میں پھینکا جائے تو وہ بھی کافی ہوگا۔ ہم اتنا پانی وہاں پر ضائع کر رہے ہیں اور یہ جو دلیل دی گئی ہے یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے عرصہ کے دوران پنجاب کے کوٹے پر 59 فیصد کٹ لگایا گیا۔ سندھ کے کوٹے پر 45 فیصد کٹ لگایا گیا۔ یہ پانی کی جو صورتحال ہے وہ پورے ملک کے لئے نہایت تشویش ناک ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ اگر اس میں پانی زیادہ ہو تو وہ بھی سب کو اس کے حصے کے مطابق ملنا چاہئے اور اگر پانی میں کمی واقع ہو جائے تو وہ بھی حصے کے مطابق برابر کا کٹ لگانا چاہئے۔ اس میں کسی کو فائدہ پہنچانا یا کسی کو نقصان پہنچانا مقصد نہیں ہے۔ ہمارا سارا ایک ملک ہے۔ ہم اس ملک کے

ساتھ محبت کرتے ہیں۔سندھ بھی ہمارا ہے لیکن سندھ والوں کو پنجاب کو بھی اپنا ہی سمجھنا چاہئے۔ بلوچستان والوں کو بھی پنجاب کو اپنا ہی سمجھنا چاہئے اور ان سارے صوبوں کے درمیان اتحاد اور یگانگت کی فضا ایک انصاف کے ساتھ ایک محبت کے نتیجے میں ہی پیدا ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت پنجاب میں ایک اہم پروگرام پنجاب رورل ڈویلپمنٹ پروگرام چل رہا ہے۔ اس کا ایک بڑا حصہ کھالوں کے پختہ کرنے پر خرچ کیا جانا چاہئے کیونکہ ایک اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر کھال پختہ ہوں تو اس کے نتیجے میں 40 فیصد سے زیادہ کا فائدہ پہنچتا ہے۔ پنجاب رورل ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت اس بارے میں' میں جناب وزیر محترم سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر خصوصی توجہ دیں۔ کھال پختہ کئے جائیں اور باقی چیزیں میرے محترم دوستوں نے بہت تفصیل کے ساتھ کہہ دی ہیں' میں ان کو repeat نہیں کرنا چاہتا۔ آخر میں' میں یہ پھر کہوں گا کہ اس ملک پر پاکستان پیپلز پارٹی کی بھی حکومت رہی' انہوں نے بھی کالا باغ ڈیم کے لئے کچھ نہیں کیا اور اس ملک پر مسلم لیگ کی بھی حکومت رہی' صرف نعرے لگائے جاتے رہے' انہوں نے بھی کچھ نہیں کیا۔ اس وقت جو مسلم لیگ کی حکومت ہے یہ اگر اس بارے میں مخلص ہیں تو باقی صوبوں میں بھی ان کی حکومتیں موجود ہیں تو ان کے ساتھ ان کو understanding حاصل کرنی چاہئے۔ ان کو دلائل کے ساتھ مطمئن کرنا چاہئے اور مطمئن کرکے کالا باغ ڈیم کو ضرور بنانا چاہئے۔ یہ ہمارے ملک کی ضرورت ہے اور اس کو محض تعصب کی نذر کر دینا یہ بہت زیادتی ہو گی۔بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں راؤ اعجاز علی خان صاحب کو بولنے کا موقع دوں گا۔

راؤ اعجاز علی خان، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبران کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گو بہت سے دوستوں نے محکمہ آبپاشی سے متعلق اہم معاملات کی نشاندہی کی ہے لیکن میں اس کے باوجود ایک طرح سے repetition کرتے ہوئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی repeat value ہے اور وہ یہ کہ ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ اس وقت پاکستان کا سب سے اہم مسئلہ معیشت ہے اور معیشت میں سب سے زیادہ اہمیت زراعت کی ہے اور محکمہ آبپاشی کے بغیر زراعت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور اس پر اصرار کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس گمبھیر صورتحال کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ پاکستان کی معیشت اور پاکستان کی زراعت اس وقت ایک بحران کا شکار ہے اور وہ بحران یہ ہے کہ پاکستان میں اس وقت خشک سالی کا دور ہے' ایک قحط کی کیفیت ہے۔ اگر یہ موجودہ باران رحمت نہ ہوتی تو اسی سال ہم ایک بہت بڑے بحران سے دوچار ہوتے۔ محترم ساتھیو! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ خاص طور پر نہری نظام سے متعلق علاقے جہاں کاشت کاری کے لئے نہری نظام قائم ہے جیسے کہ دوستوں نے ذکر کیا ہے۔ میرا تعلق ضلع بہاول نگر سے ہے اور ہم وہاں پر ایک منفرد صورتحال سے دوچار ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ضلع کے نوے فیصد رقبے کا پانی کڑوا ہے اور صرف دس فیصد ایسا رقبہ ہے جہاں پر میٹھا پانی ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے مسائل دوسرے دوستوں سے زیادہ سنجیدگی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں' میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اور جیسے کہ دوستوں نے بہت سے معاملات کا ذکر کیا لیکن ہمارے ہاں پینے کے پانی کی دستیابی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارے ضلع میں اکثر لوگ پینے کے پانی کے لئے نہری پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب ہمارے dams dead level پر چلے جاتے ہیں تو اس وقت یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے کہ نہروں میں industrial waste یا municipal waste والا پانی چھوڑا جاتا ہے جو کہ pollution کا باعث بنتا ہے۔ پاکستان کے 14 اضلاع میں سے ہمارا ضلع ایک ایسا ضلع ہے جہاں گردے کی بیماریاں سب سے زیادہ ہیں۔ میں آپ کی توجہ اس

طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ گندا پانی نہروں میں چھوڑا جاتا ہے جسے لوگ پینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آپ اس جانب توجہ مبذول کریں اور میں کہوں گا کہ لوگوں کو اس آفت سے نجات دلائیں۔

جناب سپیکر! دوسری میری عرض یہ ہے کہ یہاں دوستوں نے نہروں کی وارا بندی کا ذکر کیا ہے۔ اسے مکمل طور پر محکمہ آبپاشی کے مقامی افسران اور اہل کاران کی صوابدید پر چھوڑا ہوا ہے اور ان کی وہ discretion کبھی بھی کوامی فائدے کے لئے استعمال نہیں ہوتی۔ اس لئے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس بات کو ensure کیا جائے کہ وہاں کے کاشت کاروں کو equal distribution of water ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ موجودہ نہری نظام میں دوستوں نے لائننگ کے متعلق ذکر کیا ہے۔ بالکل یہ بہت اہم مسئلہ ہے راجباہوں اور نہروں کو پکا کیا جانا چاہئے تاکہ پانی کی seepage نہ ہو۔ ایک طرف ہم رونا روتے ہیں کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے دوسری طرف ہماری صورتحال یہ ہے کہ ہم اپنے پاس دستیاب پانی کو بھی صحیح طور پر استعمال نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کھالوں، نہروں اور راجباہوں کو پکا کیا جائے۔ ہم اسی طریقے سے پانی کی بچت کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ فی ایکڑ جتنا پانی دستیاب ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اور اس میں یہ دلیل دی گئی کہ نہریں ہیڈ سے اتنا پانی لے نہیں سکتیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نہریں silt up ہو گئی ہیں تو محکمہ آبپاشی نہروں کی de-silting کرے تاکہ لوگوں کو کم از کم sanctioned water تو دستیاب ہو۔ شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: I give the floor to Hasnain Dreshak Sahib

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔ پچھلے سال مجھے انڈیا جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے وہاں پر دیکھا کہ ان کے شروع سے لے کر ٹیل تک راجباہ اور سُوے وغیرہ پکے ہیں۔ اگر ہم ان کی اچھی بات کو اپنے مدنظر رکھیں، کسی کے اچھے کام کو سمجھنا اور سیکھنا چاہئے۔ اس سے ایک تو پانی کی چوری بھی کم ہو جائے گی اور دوسرا پانی ضائع بھی نہیں ہوگا۔ وہاں کا کاشتکار ہم سے بہت زیادہ خوش حال ہے۔ میں 20 جون کو ادھر گیا تھا۔ میں نے ادھر دیکھا کہ دھان کی فصل تقریباً 12 آنے کاشت ہو چکی تھی جب کہ پاکستان میں 4 آنے بھی کاشت نہیں ہوئی تھی۔ وہاں پر ایک اور بات یہ ہے کہ نہری پانی free ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے محترم وزیراعلیٰ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ہمارے زمیندار کو free پانی نہ ملے تو کم از کم آدھی قیمت پر ہی مل جائے تو اس سے بھی کاشتکار کو فائدہ ہوگا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Honour'ble Finance Minister.

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر!

وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے۔ آج ایوان میں آبپاشی کا نہری نظام موضوع بحث ہے۔ آبپاشی کا نظام ہمارے زرعی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ ہماری معیشت کی بنیاد زراعت پر ہے اور پانی single and the most binding concentrate ہے جو ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ پر ہے۔ اگر ہم اپنے water resources اور ارگیشن سسٹم کو بہتر کر لیں تو ایگریکلچرل سسٹم اور ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ صوبے میں ہو سکتی ہے اور اتفاق سے صوبہ پنجاب سب سے زیادہ agriculture produce کرنے والا صوبہ ہے جس سے ہمارے ملک کی معیشت پر بہت بہتر اثرات ہو سکتے ہیں۔ ہمارے پاس دستیاب water resources دو طرح کے ہیں۔ ایک

surface water ہے جو کہ ہمیں دریاؤں اور نہروں سے ملتا ہے۔ دوسرا گراؤنڈ واٹر ہے جسے ہم زمین سے پمپ آؤٹ کرتے ہیں۔ اس میں' میں specifically وزیر موصوف کی توجہ ground water management کی طرف دلانا چاہوں گا۔ ہم لوگوں کے پاس کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم زمین میں کتنا پانی re-charge کر رہے ہیں اور کتنا پانی ادھر سے لے رہے ہیں؟ گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ کے دو اثرات ہوتے ہیں اگر ہم پمپ آؤٹ کرنے والے پانی کو balanced نہیں کریں گے تو اس کے دو نقصانات ہوتے ہیں۔ تمام لوگ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ پانی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ water level بہت نیچے چلا گیا ہے کیونکہ کوئی balance نہیں ہے۔ جو پانی ہم باہر لے رہے ہیں یا جتنا پانی زمین کے اندر بارشوں یا seepage کی شکل میں زمین میں جا رہا ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ نہ صرف پانی کی مقدار کم ہوتی ہے بلکہ پانی کی کوالٹی بھی خراب ہوتی ہے۔ اگر آپ خراب پانی کی پمپنگ جاری رکھیں گے تو وہ علاقے جہاں میٹھا پانی ہے وہ بھی آہستہ آہستہ brackish water zones میں تبدیل ہوتے جائیں گے۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ ایک technical & economical policy ground water development کے حوالے سے بنائی جائے جس پر عملدرآمد اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ سے کروایا جائے۔ اس پالیسی کی قانون سازی اس معزز ایوان سے کرائی جائے۔ پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر ہم ایک ضلعے کو لے سکتے ہیں جس میں ہم دیکھیں کہ وہاں پانی بارشوں کے ذریعے مہیا ہوتا ہے یا seepage کے ذریعے مہیا ہوتا ہے۔ وہاں کتنا پانی ہے اور وہاں پر کتنے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جو اس پانی کو نکال رہے ہیں۔ زیادہ دور نہیں کہ ہمارے تمام sweet water zone بھی brackish water میں تبدیل ہو جائیں گے اگر ہم اپنی اس مشکل کو آج زیر بحث نہ لائے۔

جناب سپیکر! میں کچھ باتیں اپنے ڈویژن ڈی جی خان کے حوالے سے بھی کرنا چاہوں گا۔ ہماری ڈی جی خان نہر پر تقریباً پانچ سو غیر قانونی ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں

جو out of چک بندی علاقے کو irrigate کرتے ہیں۔ جن کی اجازت کوئی کونسل دے سکتا ہے۔ اس پر حکومت کی کوئی پابندی اور چیک نہیں ہے۔ پانچ سو کیوسک پانی دن دیہاڑے ڈی جی خان میں ان علاقوں کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے دو کریک ہیں' ایک نور دھندی کریک اور ایک قادرہ کریک ہے جو کسی زمانے میں چلتے تھے' جب دریا میں پانی زیادہ ہوتا تھا۔ پانی کا level اوپر ہوتا تھا اور پانی نہروں میں آتا تھا جس سے ہماری وارابندی کچھ کم ہو جاتی تھی۔ اب اتفاق سے پانچ چھ سالوں سے وہ سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ وزیر موصوف کو جناب کی وساطت سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہمارے پرانے قادرہ اور نور دھندی کریک جو دریائے سندھ پر تھے ان کو چلانے کی بھی کوئی قابل عمل تجویز بنائیں۔

جناب سپیکر! اریگیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ میں خاص طور پر پاور ڈیپارٹمنٹ کے متعلق بات کرنا چاہوں گا کہ چاہنہ میں بے پناہ چھوٹے پراجیکٹ small generatmg units ہیں جہاں پر نہروں کا water fall ہوتا ہے وہاں پر لگے ہوئے ہیں جو بہت کم لاگت سے لگتے ہیں۔ ان سے ہم بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو اس کے بھی پائلٹ پراجیکٹ ان depressed علاقوں کو دیئے جائیں تاکہ وہاں پر بجلی کی کمی کو پورا کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اپنے خیالات اس معزز ایوان کے سامنے اور بالخصوص معزز وزیر صاحب کے سامنے پیش کر سکوں۔ میں اس امید کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گا کہ میری ان تجاویز پر وزیر صاحب ضرور غور کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، میاں محمد اصغر صاحب!

میاں محمد اصغر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جناب سپیکر! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلہ پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ میں وزیر آبپاشی

کی موجودگی میں چند وہ گزارشات پیش کروں گا جن سے ایک درمیانے درجے کا زمیندار تکلیف میں مبتلا ہے اور وہ آبپاشی کے نظام سے پوری طرح مستفید نہیں ہو رہا۔

جناب والا! پانی کی کمی کی وجہ سے بدقسمتی سے پنجاب میں وارابندی کا نظام جاری ہے۔ مختلف اوقات میں مختلف نہروں میں پانی چھوڑا جاتا ہے۔ میرا تعلق ضلع اوکاڑہ سے ہے اور ہمارے علاقے کو نہر لوئر باری دوآب سیراب کرتی ہے۔ اس میں سے جو ڈسٹری بیوٹریز نکلتی ہیں ان میں وارابندی کے حساب سے جب پانی چھوڑا جاتا ہے تو وہاں سے پانی کی مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ ان ڈسٹری بیوٹریز سے جو مائنرز نکلتے ہیں وہ اس پانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میری یہاں پر یہ گزارش ہے کہ جس ڈسٹری بیوٹری کا وارابندی میں نمبر آئے اسے مقدار کے مطابق سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کے مطابق فراہم کیا جائے تاکہ جو لوگ مائنرز پر رہتے ہیں ان کا پانی بھی وارابندی کے ذریعے انھیں مل سکے۔

جناب وزیر آبپاشی سے میری گزارش ہے کہ تھوڑی سی توجہ فرمائیں۔ آج سے دو سال قبل نام نہاد قسم کے انجینیئرز ہمارے موگوں پر گئے۔ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا۔ وہ موگے کی مرمت کے لئے ایک لفظ بھی نہیں جانتے تھے۔ انھوں نے یہ کیا کہ موگوں کو اونچا کر دیا۔ اب کئی دفعہ یہ ہوتا ہے کہ مائنرز میں پانی تو چل رہا ہوتا ہے لیکن یقین کیجیے کہ اس سے ایک موگہ بھی مستفید نہیں ہو سکتا۔ براہ کرم وزیر آبپاشی اپنے محکمے کو حکم کریں کہ آج سے دو سال پہلے موگوں کا جو level تھا۔ اس طرح درست کیا جائے تاکہ پانی موگوں سے زمینوں تک پہنچ سکے۔

اس کے علاوہ جو پانی وارابندی کے حساب سے جس ڈسٹری بیوٹری میں ہو وہاں پر سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کو ضرور ملحوظ رکھا جائے کیونکہ کبھی کبھار نہیں بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ پانی چھوڑا جاتا ہے لیکن ٹیل تو کیا درمیان میں جو لوگ ہیں وہ بھی اس سے محروم رہتے ہیں۔ براہ کرم سپلائی اینڈ ڈیمانڈ کو ضرور ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

اس کے علاوہ میں گزارش کروں گا کہ کئی مائنرز ایسے ہیں، جس طرح میرے حلقے میں 2R مائنر ہے وہاں پر ٹربائن کے ذریعے پانی lift کیا جاتا ہے۔ ممکنہ آبپاشی کا یہ

طریقہ کار ہے کہ جو یوٹیلیٹی بل واپڈا کی صورت میں ہوتے ہیں' وہ کاشتکاروں سے' زمینداروں سے آبیانہ کے ساتھ ہی وصول کر لئے جاتے ہیں لیکن ملی بھگت سے وہ بل بروقت واپڈا والوں کو ادا نہیں کرتے۔ یہ سانحہ ہوا کہ 2R مائنر کا بل کاشتکاروں سے لے لیا گیا لیکن تقریباً دو ماہ تک وہ زبان بند رہی اور بےچارے کاشتکار پانی سے محروم رہے۔

جناب والا! میں یہاں پر آپ کی وساطت سے ایک اور اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ جب نہر ٹوٹ جاتی ہے تو نہر ٹوٹنے کے بعد سب سے پہلے وہ زمیندار کی فصل کو تباہ کرتی ہے۔ محکمہ انہار کے عملے کی غفلت ہوتی ہے۔ وہ دھیان نہیں کرتے' اس کا خیال نہیں رکھتے۔ نہر ٹوٹ جانے کی صورت میں ایک تو زمیندار بےچارے کی فصل تباہ ہوتی ہے اور دوسرا دفتروں میں بیٹھ کر محکمہ انہار کے لوگ اسی غریب زمیندار کو تاوان لگا دیتے ہیں جو کہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔ براہ کرم آپ یہ دیکھیں کہ کوئی زمیندار LBDC کو ارادتاً توڑنے کی کوشش نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ ٹوٹ جائے تو ان کے کھیت تو کیا ان کے گھر بھی تباہ ہو سکتے ہیں لیکن جب وہاں پر کوئی ناکہ ہوتا ہے تو اس کے بعد وہ غریب زمیندار تاوان بھی دیتا ہے۔ اس پر خصوصی توجہ فرمائی جائے۔

اب میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ نہروں میں شگاف کیوں پڑتے ہیں؟ جہاں پر آبادیاں ہوتی ہیں' چکوک ہوتے ہیں وہاں سے لوگ بامر مجبوری اپنے ڈنگروں کو پانی نہروں سے پلاتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک تجویز پیش کروں گا کہ جہاں پر نہروں کے ساتھ ساتھ آبادیاں ہیں' اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے فنڈ سے وہاں پر پانی گھاٹ بنوائے تاکہ ایک مخصوص جگہ سے لوگ جا کر اپنے مویشیوں کو پانی پلا سکیں۔ اس سے نہ تو نہریں ٹوٹیں گی اور نہ ہی تاوان آئے گا اور نہ ہی فصلوں کا نقصان ہو گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری مشتاق صاحب!

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! آپ سب کے علم میں ہے کہ یہ نہریں آج سے تقریباً ایک صدی پہلے بنائی گئی تھیں اس وقت بہت کم رقبہ سیراب ہوتا تھا۔

اب سیراب کا رقبہ بہت بڑھ چکا ہے لیکن نہریں وہی ہیں' موگے وہی ہیں۔ کل تقریباً 25 فیصد رقبے کو سیراب کرنے کے لئے پانی دیا جاتا ہے اور 75 فیصد رقبہ نہروں سے سیراب نہیں ہوتا۔ وہ ذاتی ٹیوب ویلوں یا بارش سے سیراب ہوتا ہے جس کے لئے ہم تمام آبیانہ ادا کرتے ہیں۔ پانی کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے جنرل ایوب خان (مرحوم) نے یہاں پر سکارپ ٹیوب ویل لگوائے تھے جو کہ ورلڈ بنک نے لگوائے تھے اور وہ ورلڈ بنک کی مدد سے ہی چلتے رہے ہیں۔ اب جب کہ ورلڈ بنک کا ٹائم ختم ہو گیا تو ہماری تمام حکومتوں نے سکارپ کے ٹیوب ویلوں کو ختم کر دیا اور اب زمینداروں سے صرف دس ہزار روپیہ لے کر ان کو ٹیوب ویل بیچ دیئے گئے ہیں لیکن اب جب کہ زمینداروں نے وہ ٹیوب ویل خرید بھی لئے ہیں' دس ہزار روپیہ بھی ادا کر دیا ہے۔ اس کے لئے انہیں کنکشن بھی نہیں دیئے جا رہے ہیں۔

جناب والا! پنجاب جو کہ تمام ملک کو غلہ سپلائی کر سکتا ہے۔ اس کی بہت کم پیداوار ہے اور اس کی کمی کی بڑی وجہ پانی کا نہ ہونا ہے۔ اگر سکارپ کے ٹیوب ویل دوبارہ چلا دیئے جائیں اور خود گورنمنٹ چلائے تو اس کا آبیانہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ اب گورنمنٹ وہ ٹیوب ویل بند کر چکی ہے اس لئے پانی کی بہت کمی ہے۔ لوگ پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے خود ٹیوب ویل بور کروا رہے ہیں جن کی گہرائی صرف 90 یا 100 فٹ تک ہوتی ہے۔ اس سے زمین کی پی ایچ بڑھ رہی ہے اور پیداوار میں بہت کمی ہو رہی ہے۔ اگر وہی قیمت ٹیوب ویل بحال کر دیئے جائیں تو اس سے پیداوار کافی بڑھ سکتی ہے۔ ہمارے قریب ہی چیچہ کی ملیاں میں نہر پر ایک چھوٹا سا بجلی گھر بنایا گیا ہے جو کہ بڑا کامیاب چل رہا ہے۔ اگر ایسے ہی چھوٹے چھوٹے بجلی گھر نہروں پر بنا دیئے جائیں تو بجلی کی کمی پوری ہو سکتی ہے۔ یہی بجلی زمینداروں کو ٹیوب ویل چلانے کے لئے سستے نرخوں پر سپلائی کی جا سکتی ہے اس سے پانی کی کمی بھی پوری ہو سکے گی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ نئے قرضے دینے کی بجائے اب گورنمنٹ منصوبے بنا رہی ہے کہ نئے ٹیوب ویل لگائے جائیں۔ پھر نئے سرے سے مقروض ہو

جائیں تو کیوں نہ سکارپ ٹیوب ویلوں کو بحال کیا جائے اور پانی کی کمی کو پورا کیا جائے۔ نہریں اب پانی کے گندے نالے بن چکی ہیں۔ مُرید کے میں ایس ڈی او کے گھر کے بالکل قریب ہی ایک نہر ہے اب وہ گندے پانی کا نالہ بن چکی ہے۔ آپ وزیر موصوف کی توجہ اس طرف دلائیں کہ جو نہریں گندے پانی کا جوہڑ بن چکی ہیں انہیں اس سے بچایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ شہناز سلیم!

محترمہ شہناز سلیم، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف دلانا چاہوں گی اور گزارش بھی کروں گی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک کچھی کینال جو کہ نہر تونسہ بیراج سے شروع ہو رہی ہے اور صوبہ بلوچستان کے علاقہ کچھی تک جائے گی۔ یہ کینال تقریباً 250 کلومیٹر ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور سے گزرے گی لیکن اس کینال سے ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے رقبہ کو سیراب نہیں کیا جائے گا۔ ڈیرہ غازی خان کینال جو کہ تونسہ بیراج سے شروع ہوتی ہے اور ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کو سیراب کرتی ہوئی اس نہر کے مغربی طرف کے رقبہ جات جو کہ lift pumps کے ذریعے سیراب کئے جاتے ہیں' جس سے ہزاروں ایکڑ رقبہ کاشت ہوتا ہے۔ کچھی کینال جو کہ ڈی جی خان کینال کے مغربی جانب نزدیک ترین گزاری جا رہی ہے اور ڈی جی خان کینال پر منظور شدہ lift پمپ لگائے گئے ہیں جو کہ مغربی جانب کے رقبہ جات کو سیراب کرتے ہیں' ان منظور شدہ lift pumps کو ختم کر دیا جائے گا جس سے ہزاروں ایکڑ رقبہ بنجر ہو جائے گا۔ ہماری گزارش ہے کہ ان کاشتکاروں کے lift pumps کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس کے علاوہ جو زمین اس نہر کے لئے گورنمنٹ حاصل کرے گی اس کے مناسب ریٹ کاشتکاروں کو ادا کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ارسا کو چاہئے کہ وہ بطور ادارہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے متاثرہ کاشتکاروں کو کم از کم ایک ہزار کیوسک پانی بطور civil rights کے مہیا کرے اور ان کے لئے مناسب چینل ترتیب دیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت شکریہ۔ جی' ڈاکٹر جاوید صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! یہاں بہت سی تجاویز آ گئی ہیں۔ میں اپنے جنوبی پنجاب سے متعلق دو تین گزارشات کر کے اجازت چاہوں گا۔ سب سے پہلی گزارش یہ ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ آپ کے پیارے اپر پنجاب کے لئے 53 کیوسک پانی ہوتا ہے اور جب ہمارے ملتان کی باری آتی ہے تو 35 کیوسک ہو جاتا ہے۔ میری اس بات سے بہت سارے (ق) لیگ والے ایم پی اے خوش ہوتے ہیں اور بعد میں مجھے مل کر مبارک باد بھی دیتے ہیں کہ اپر پنجاب کی باری آتی ہے تو ایک ہی ضلع سے چار چار وزیر ہوتے ہیں اور جب ہماری طرف جاتے ہیں تو چار چار اضلاع سے ایک وزیر بھی نہیں ہوتا۔ پہلے نمبر پر ہم چاہتے ہیں کہ اس تفریق کو ختم کیا جائے۔ دوسرے نمبر پر بات یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے زیادہ ہمارے اضلاع والے ہی آپ کو گندم اور کپاس پیدا کر کے دیتے ہیں' جو آپ کے ملک کی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں اور کئی مرتبہ ایکسپورٹ کا زرمبادلہ بھی وہاں سے ملتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ چونکہ اس وقت پانی کا مسئلہ زیربحث ہے۔ پانی اور زراعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ جس جگہ سے آپ کو سب سے زیادہ زراعت سے فائدہ مل رہا ہے پانی کا حق بھی اس علاقے کا سب سے زیادہ ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جہاں پر آپ کو اس کی زیادہ ضرورت ہے وہاں کم جائے اور جہاں کم ضرورت ہے وہاں زیادہ جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس بات کو مدنظر رکھیں۔ میرا مقصد اپر اور لوئر پنجاب کو تفریق کرنے کا قطعاً نہیں ہے۔ میں اس لئے یہ بات کرتا ہوں تاکہ ہم ان نفرتوں کا قلع قمع کریں۔ جب حقوق برابر ہو جائیں گے اور جب انصاف ہو جائے گا تو یقیناً یہ بے چینیاں ختم ہو جائیں گی۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ جب اسلام آباد بن رہا تھا اور جب بنگلہ دیشی لیڈر وہاں آ کر ان سڑکوں پر گھومتے تھے اور واپس ڈھاکہ میں جا کر پریس کانفرنس کرتے تھے تو کہتے تھے کہ جب ہم

اسلام آباد کی سڑکوں پر گھومتے ہیں تو ہمیں پٹ سن کی بو آتی ہے۔ میں یہ قطعاً نہیں کہنا چاہتا کہ جنوبی پنجاب کے لوگ جب یہاں آئیں اور واپس جا کر کہیں کہ ہمیں لاہور کی سڑکوں سے گندم اور کپاس کی خوشبو آتی ہے۔

جناب سپیکر! میری تیسری گزارش یہ ہے چونکہ میں تاجر ہوں اور میں اپنے زمیندار بھائیوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے اندر تنظیم اور اتحاد ہے ہی نہیں اور نہ اپنا حق لینے کا حوصلہ ہے۔ میں ایک تاجر ہوں۔ وہ پاک فوج جو تمام طاقتیں رکھتی ہے وہ آج سے دو سال پہلے سیلز ٹیکس سروے کرنے کے لئے آئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنوبی پنجاب میں تاجروں کے اوپر سیلز ٹیکس سروے بھی کریں گے اور ٹیکسز بھی لگائیں گے۔ وہاں جنوبی پنجاب کے تاجر ڈٹ گئے۔ ہم نے ہڑتالیں کیں۔ میں بھی اس میں شامل تھا اور گرفتار بھی ہوا۔ گرفتاریوں کے بعد انہوں نے تاجروں کو برہنہ کر کے ساری ساری رات تشدد کیا مگر ہم ڈٹے رہے' ہم نے ہڑتالیں کیں' پورا جنوبی پنجاب بند ہو گیا۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ وہ پاک فوج جو سروے کے لئے اپنی گنیں اور بندوقیں' اسلحہ اور جیپیں لے کر آئی تھی اس نے جنوبی پنجاب کے تاجروں سے سیلز ٹیکس سروے ہی ختم کر دیا اور وہ واپس آ گئے۔ میں زمیندار بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اپنے حقوق کی خاطر ڈٹ ہی نہیں سکتے۔ یعنی ظلم کی بات یہ ہے کہ جیب آپ کی ہے اور ہاتھ کسی اور کا ہے۔ یہاں تو صورتحال یہ ہے کہ گندم آپ پیدا کرتے ہیں' کپاس آپ پیدا کرتے ہیں اور اس کا ریٹ حکومت مقرر کرتی ہے۔ اس مرتبہ کپاس کا ریٹ کم ہو گیا مگر پانی کا ریٹ پورا ہے' بجلی کا ریٹ پورا ہے' ڈیزل کا ریٹ پورا ہے مگر کپاس کا ریٹ کم ہو گیا۔ آفات آئیں تو زمیندار پر آئیں' نقصان ہو تو زمیندار کا ہو' نقصان ہو تو کسان کا ہو اور ریٹ کا فیصلہ حکومت کرے۔ ہم تاجر حکومت کو کہہ دیں کہ ہم اپنی مرضی کی چیز خرید کر لاتے ہیں اور اپنی مرضی سے بیچتے ہیں۔ ہم پر نہ کوئی چیک ہے اور نہ ہی کوئی اس پر آرڈر جاری کر سکتا ہے۔ آپ سارا سال محنت کر کے اور مشقت کر کے مارے جاتے ہیں اور ریٹ حکومت مقرر کرتی ہے۔ آپ کم از کم اس قسم کی

پالیسی بنائیں کہ آپ کی محنت کا معاوضہ آپ کو ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ڈیمز کے متعلق ہے جو کہ بہت ضروری ہے۔ ہمارے زمینداروں کی خوش قسمتی ہے کہ اس وقت وزیراعلیٰ بھی زمیندار ہیں' اس وقت وزیر بھی زمیندار ہیں' وہ ان معاملات کو اور ان مسائل کو سمجھتے ہیں اور یقیناً وہ اپنی محنت اور کوشش کے ساتھ منصوبہ بندی بھی کر رہے ہوں گے' میری ان سے گزارش ہے کہ وہ جو بھی منصوبے بنائیں یقیناً وہ زمینداروں کی بہتری کے لئے ہوں گے لیکن ان منصوبوں پر اور ان پالیسیوں پر عملدرآمد کرانے کی بھی کوشش کریں۔ ڈیم کے متعلق میری یہ عرض ہے کہ ڈیم ایک بنے تو بنائیں' ڈیم دس بنیں تو بنائیں' ڈیم بیس بنیں تو بنائیں ہم ٹیکنیکل بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ چھوٹا ہو' بڑا ہو' جو بھی مناسب ہو' آپ بنائیں۔ میں تو یہ چاہوں گا کہ اس کے لئے صحت اور تعلیم کے بعد سب سے زیادہ فنڈز ڈیموں کی تعمیر کے لئے ہونے چاہئیں۔ چھوٹی موٹی سڑکوں کی تعمیر و ترقی' گلیوں نالیوں کے فنڈز بے شک آپ ایک سال کے لئے روک دیں مگر بھرپور طریقے سے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو ڈیم بنانے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔ اس میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ واپڈا نے ایک واپڈا بانڈ جاری کیا ہے کہ جس سے پانچ ارب روپے آمدنی ہو گی۔ اسی طرز پر حکومت پنجاب ڈیم بانڈ جاری کر سکتی ہے اور وہ اس قسم کا ہونا چاہئے کہ فنڈز کے لئے قرضے بھی نہ لینے پڑیں اور جتنے زیادہ ڈیم آپ بنا سکتے ہیں بنائیں اور خاص طور پر آخری گزارش ہے کہ وہ عسکری حلقے جو جب چاہتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں اقلیت کو اکثریت میں بدل دیتے ہیں۔ابھی آج ہی کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ وہ کار پر شیرپاؤ پل سے گزر رہے تھے تو سامنے دیکھا تو ایک بوتل لڑھکتی ہوئی آ رہی تھی انہوں نے اس بوتل کو بڑا بچانے کی کوشش کی کہ وہ ان کے ٹائر کے نیچے نہ آنے لیکن وہ نہ بچا سکے اور وہ بوتل ٹائر کے نیچے آ گئی۔ انہوں نے یک دم بریک لگائی اور دیکھا کہ بوتل سے دھوئیں کا بہت بڑا غبار کھڑا ہو گیا وہ یک دم پریشان ہو گئے کہ اس بوتل کے اندر کیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ دھواں ایک بڑے جن کی شکل اختیار کر گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، 20 منٹ کے لئے نماز ظہر کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر نماز ظہر کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 3 10 پر کرسی صدرات پر متمکن ہوئے)

جناب طاہر حسین خان طیزئی، جناب سپیکر! پانی کے بحران پر ایک ہاؤس کمیٹی بنا دیں۔ ان کے پاس فری ٹائم ہو اور وہ اجلاس سے ہٹ کر اپنی میٹنگ کر لیں۔ آپ یہ مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی تجویز بہتر ہے لیکن پہلے بحث ہو جائے پھر اس کو consider کیا جا سکتا ہے۔ جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ جب کار شیر پاؤ پل کے اوپر چڑھ رہی تھی تو بوتل ٹائر کے نیچے آ گئی اور اس بوتل کے ٹوٹتے ہی دھوئیں کا ایک بہت بڑا غبار نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک جن نما شکل اختیار کر گیا۔ پیچھے ساری ٹریفک رک گئی اور وہاں گھبراہٹ طاری ہو گئی کہ یہ جن کہاں سے آ گیا ہے۔ جن اچانک جھکا اور کار والے کو سلام کیا' کار والے نے کہا کہ تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا کہ میں اس بوتل کا جن ہوں۔ چونکہ آپ نے آج مجھے اس بوتل سے آزادی دلائی ہے لہذا آج کے بعد میں آپ کا غلام ہوں۔ آپ مجھے جو بھی حکم کریں گے میں وہ بجا لاؤں گا۔ اس نے کہا کہ آپ میری خاطر کیا کر سکتے ہیں؟ جن نے کہا کہ میں آپ کی خاطر آسمان کے تارے توڑ کر لا سکتا ہوں۔ آپ کے لئے یہ کر سکتا ہوں' آپ کے لئے وہ کر سکتا ہوں۔ بندہ بڑی گھبراہٹ میں تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا' وہ کنٹونمنٹ کا علاقہ تھا۔ اسے بڑے بڑے خوبصورت محل نما گھر نظر آئے۔ اس نے کہا کہ بھئی آپ میری خاطر سب کچھ کر سکتے ہیں تو پھر آپ یہ کام کریں کہ مجھے ایسا ایک گھر ہی بنوا کر دے دیں۔ اس پر جن صاحب شرمندہ ہو گئے' سر جھکا لیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ کام تو میں نہیں کر سکوں گا کیونکہ یہ کام تو صرف اس ملک کے جرنیل کر سکتے

ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ جب ہمارے ملک کے جرنیل الحمدللہ انتہائی باصلاحیت لوگ ہیں۔ وہ جو چاہتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس ملک کا کر سکتے ہیں۔ جب چاہتے ہیں اکثریت کو اقلیت میں بدل دیتے ہیں۔ جس کو چاہتے ہیں ملک میں نہیں آنے دیتے۔ جس کو چاہتے ہیں ملک سے باہر بھیج دیتے ہیں۔ ان کا بنیادی کام یہ ہے کہ وہ ملک کو بچانا چاہتے ہیں۔ ملک کو بچانے کے لئے سارے عسکری اقدامات فوجی جرنیل کرتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہ بھی ملک بچانے کا کام ہے۔ کالاباغ ڈیم کا بنانا ملک بچانے کا کام ہے۔ مزید ڈیموں کا بنانا ملک بچانے کا کام ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ کم از کم ملک بچانے کی خاطر' جہاں وہ اور بہت سے شعبوں میں اپنی عسکری اور قومی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جس پر یہ قوم جتنا فخر کرے وہ یقیناً کم ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کو بچانے کے لئے کم از کم یہ کریں کہ وہ کوئی ڈیم بنا دیں۔ کیونکہ ان کے لیے یہ مشکل نہیں ہے۔

آخر میں اپنے زمیندار بھائیوں کے لئے جن کی یہاں اس وقت قلت ہے۔ آج انہی کے متعلقہ معاملہ ہے اور زمیندار ہی غیر حاضر ہیں اور بےچارہ دکاندار یہاں ان کی خاطر کھڑا ہو کر بول رہا ہے۔ زمینداروں کی نظر ایک شعر عرض کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

لنگدے لنگدے ہوئے ہوئے کن وچ طعنہ ماری ویندے
ستے شیرو بن تاں جاگو باندر ڈھوک اجاڑی ویندے

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرنل سلطان سرفراز اعوان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اجلاس کا وقت پانچ بجے تک بڑھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ' جناب سپیکر! محترم وزیر انہار نے

جو تقریر کی تھی اس پر مجھے خوشی ہے کہ جو بیماریاں اس محکمے کو لگ چکی ہیں ان سے یہ بخوبی آگاہ ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ خود بھی اور یہ اسمبلی بھی ان بیماریوں کا کیا علاج کرتی ہے؟ سب سے پہلے میں اپنے علاقے کے ایک مسئلے کے حوالے سے یہاں ریکارڈ پر بات لانا چاہتا ہوں کہ میلسی سائفن کے ذریعے جو چینل نکلتے ہیں' ان کے ذریعے سے بہاولپور کا سو فیصد علاقہ irrigate ہوتا ہے۔ ماضی میں بھی اس کا کنٹرول وہاں سے کہیں اور منتقل کیا گیا تھا تو اس سے ہمیں کافی پریشانیاں ہوئیں۔ اب بھی یہ بات گردش کر رہی تھی کہ اس کا کنٹرول بہاولپور سرکل زون سے کہیں اور منتقل کیا جائے گا لیکن میں جناب وزیر صاحب اور سیکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے پوری یقین دہانی کروائی ہے کہ اس قسم کا کوئی فیصلہ ہم نہیں کریں گے ورنہ یہاں کیفیت یہ تھی کہ بہاولپور ڈویژن کے بیشتر ایم پی ایز صاحبان نے باقاعدہ میمورنڈم تیار کیا ہوا تھا۔ اس کو ہاؤس میں بھی پیش کرنا تھا اور وزیراعلیٰ صاحب سے بھی وقت لے کر اس بارے میں ان سے احتجاج کرنا تھا۔ بہرحال اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دوسری اہم بات جو پانی کے حوالے سے ہے کہ کمی ہے' مزید ڈیم بننے چاہئیں۔ میرے بھائی احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ بات یہاں کہی ہے کہ کالا باغ ڈیم کو بنایا جانا چاہئے۔ اس کے لئے اب ماحول بھی سازگار ہے۔ صوبہ سرحد کی طرف سے کچھ اس قسم کے عندیے ہیں کہ وہ بھی اس میں تعاون کریں گے۔ صوبہ سرحد کے بالخصوص جنرل فضل حق صاحب نے اس مسئلے کو سیاسی بنا دیا تھا' اب وہاں یہ کیفیت نہیں ہے۔ یہ ایک اچھا تاثر ہے کہ تینوں صوبوں کی گورنمنٹ کے نمائندے بیٹھے ہیں اور اس بارے میں کوئی مثبت فیصلہ کریں۔

دوسری بات پانی کی کمی کے حوالے سے ہے۔ اس سلسلے میں مسئلے بھی کافی دوستوں نے بات کی ہے کہ ہماری ساری کی ساری معیشت تقریباً زراعت کی بنیاد پر ہے۔ اس لئے ایگریکلچر اور پانی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس میں کوشش کی جائے کہ ہمارے واٹر چینلز کو priority کی بنیاد پر پکا کیا جائے۔ پانی کی چوری کے حوالے سے

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بات درست ہے کہ جب تک محکمے کے اہلکار شامل نہ ہوں پانی کی چوری نہیں ہو سکتی۔ اس میں بڑا ظلم یہ ہوتا ہے کہ جو بڑے زمیندار ہیں وہ چینلز کو توڑتے ہیں اور اس علاقے کے جتنے بھی غریب اور چھوٹے زمیندار ہیں وہ بھی اس کی رگڑ کے اندر آ جاتے ہیں اور سب پر تاوان لگ جاتا ہے۔ پانی سے فائدہ ایک زمیندار اٹھاتا ہے اور تاوان چھوٹے زمینداروں کو بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں' میں وزیر موصوف کو تجویز دوں گا کہ پانی کی چوری کے کیسز میں جب پرچہ درج ہوتا ہے تو اس پرچہ میں متعلقہ اہلکار کو بھی nominate کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس پرچے کے اندر اہلکار کا نام آ جائے گا تو اس سے کافی deterrence ہو گی۔ جو بڑے زمینداروں کے ساتھ ملی بھگت ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔

دوسرا اہم مسئلہ محکمے کے اندر کرپشن کا ہے۔ اسمبلی کو یہ سن کر بڑی حیرت ہو گی کہ بہاولپور میں ایسے موگے بھی ہیں جن کو عوام نے اب designate کر دیا ہے کہ یہ چار چار' پانچ پانچ لاکھ کا موگہ ہے۔ یعنی اتنے پیسے دے کر اس موگے کے سائز اور level کو بنوایا گیا ہے اور بڑا کھلا پانی اس کے اندر چلتا ہے تو اس سلسلے کو چیک کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس میں منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں ایک بات فرمائی تھی کہ وہاں سے کسانوں کے جانور اور زرعی مشینری گزرتی ہے جس وجہ سے اس کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس سے نقصان ہوتا ہے لیکن ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ پہلے نہروں کے ساتھ ساتھ پٹڑیاں بڑی مضبوط ہوتی تھیں اور بڑی ٹریفک بھی اس کے اوپر چل سکتی تھی لیکن اب یہ کیفیت نہیں ہے اور اس کی maintenance نہیں ہو رہی۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بیلداروں کی پوری پیڑھی کی پیڑھی بڑے افسران یعنی ایکسیئن' ایس ڈی اوز' اوور سیئرز' چیف انجینئرز وغیرہ ان کے گھروں میں کام کرتی ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ کئی کئی ایکڑوں کے اندر ان افسران کے گھر ہوتے ہیں اور ظاہری بات ہے کہ ان گھروں کو maintain بھی کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے ان کے پاس کوئی علیحدہ ملازم تو نہیں ہوتے۔ وہاں باغات'

سبزیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ نہ صرف ان کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں بلکہ بیچتے بھی ہیں۔ سارا عملہ ان کے گھروں میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بھی چیک کئے جانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے کسانوں کو ٹیوب ویل دیئے جائیں اور مفت بجلی دی جائے۔ ابھی میرے ایک فاضل دوست نے یہ بات بتائی تھی کہ انڈیا کے اندر فلاں فلاں سہولیات ہیں اور یہ سہولت بھی وہاں کسانوں کو میسر ہے کہ انہیں مفت بجلی دی جاتی ہے۔ انہیں زرعی مقاصد کے لئے بجلی کی قیمت ادا نہیں کرنا پڑتی لیکن یہاں اگر بات کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں حالانکہ resources موجود ہیں۔ ماضی کے اندر اگر افسران دورے کرتے تھے تو گھوڑوں پر کرتے تھے۔ بڑی دیر بعد وہاں پہنچتے تھے اور پھر night stay کرنا پڑتا تھا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ جتنا بھی بڑا سرکل یا زون ہے' اگر چیف اپنے دورے پر نکلتا ہے تو وہ اپنا کام مکمل کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر پر واپس آ جاتا ہے۔ یہاں جگہ جگہ پر ریسٹ ہاؤسز ہیں' پچیس پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر ریسٹ ہاؤسز بنے ہوئے ہیں۔ ان کی maintenance کے لئے عملہ موجود ہے' اچھی خاصی زمین اور بلڈنگ موجود ہے لیکن وہاں پر کوئی افسر آ کر ٹھہرتا نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب ایک انقلابی قدم اٹھائیں' اس کا پورا ڈیٹا اکٹھا کریں اور اس کو بیچ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کروڑوں روپے کی آمدن ہوگی اور اگر وہ رقم کسی کاروبار کے اندر لگا دی جائے تو اس سے جو منافع حاصل ہوگا اس کے ذریعے سے ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ بڑی تعداد کے اندر جو زرعی مقاصد کے لئے ٹیوب ویل ہیں' ہم ان کو مفت بجلی فراہم کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں۔

جناب طاہر حسین خان ملیزئی، جناب سپیکر! میلسی سائفن کے لنک سے دو نہریں نکلتی ہیں۔ ایک نہر ہمارے علاقے ملتان' دنیا پور' لودھراں کو سیراب کرتی ہے جب کہ

اس کی دوسری نہر بہاولپور کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ ملتان زون کی نہروں پر ساڑھے سات لاکھ ایکڑ رقبہ ہے جب کہ بہاولپور زون کی نہروں پر صرف تین لاکھ ایکڑ رقبہ ہے۔ 1997 تک یہ regulation چیف انجینئر ملتان کے پاس تھا لیکن پچھلے سے پچھلے regime میں شہباز شریف صاحب نے اپنے صرف ایک ایم پی اے کو save کرنے کے لئے ہمارا خون کیا۔ یہ regulation اٹھا کر چیف انجینئر بہاولپور کو دے دیا۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی نہریں سیراب کرتے ہیں اور ساری کمی ملتان زون کی نہروں کو دیتے ہیں۔ جناب والا! میں منسٹر صاحب سے بڑی humble درخواست کروں گا کہ مہربانی کر کے بہاولپور والوں کو بھی اور ملتان والوں کو بھی اکٹھا بٹھا کر کوئی definite آرڈر دیں۔ یہ regulation بے شک ایک آدمی کے ہاتھ میں نہ ہو لیکن اس پر ایک کمیٹی بن جائے جو اس کو regulate کرے۔ بہاولپور کا سارا علاقہ sweet water کا ہے جب کہ ہمارا علاقہ brackish water کا ہے یہ انتہائی زیادتی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مزمل الرشید عباسی صاحب!

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی: جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے یہ عرض کروں گا کہ شروع سے ہی ہیڈورکس بہاولپور کے under control رہا ہے۔ جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ وہ سارا sweet water علاقہ ہے۔ وہاں جتنی بھی sampling قائم ہے یہ physically وہاں آ کر چیک کر سکتے ہیں۔ یہ brackish علاقہ ہے۔ آپ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ کا خون کیا، میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ I will say کہ ملتان نے ہمارا خون کیا اور ہمارے حق پر ڈاکہ ڈالا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: مس ماہا راجہ ترین!

محترمہ ماہا راجہ ترین: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا۔ جس طرح ہمیں معلوم ہے کہ ہماری 70 فیصد آبادی زراعت پر مشتمل ہے۔ پاکستان کی معیشت زراعت کی معیشت ہے۔ naturally اس حوالے سے اریگیشن بڑی اہمیت رکھتی

ہے۔ میرا تعلق چکوال سے ہے اور وہاں پر basically بارانی زمین ہے اور land holdings بہت کم ہیں---

(اس مرحلے پر موبائل فون بجنے کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Again! please put off your mobiles

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! جس کا موبائل فون بجے تو وہ ساری اسمبلی میں بیٹھے ہوئے دوستوں کو کھانا کھلا دے۔ اگر آپ یہ طریقہ اپنائیں گے تو موبائل فون بند ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' مہاراجہ ترین!

محترمہ مہاراجہ ترین، جناب والا! وزیر آبپاشی سے میری درخواست ہے کہ چونکہ چکوال ایک بارانی علاقہ ہے تو وہاں پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کر کے ایسی کوئی strategy کا اعلان کیا جائے جس سے water conservation کے لئے پراجیکٹس بنائے جائیں اور چیک ڈیمز کا نیٹ ورک ہونا چاہئے کیونکہ اس وجہ سے بارانی زمینوں کو پانی نہیں مل پاتا۔

اس حوالے سے میری ایک اور تجویز ہے کہ Less water intensive plants and crops ہیں اور ان کی seeds چکوال کے کسان کو دستیاب ہونی چاہئیں اور ہمارے محکمہ زراعت کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں announcements کرنی چاہئے کہ یہ seeds دستیاب ہیں۔ جب منسٹر صاحب نے اریگیشن کے حوالے سے debate شروع کی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ صرف اریگیشن کا محکمہ نہیں ہے اس میں پاور بھی شامل ہے۔ میں کچھ تجاویز دیتی ہوں کہ چھوٹے چھوٹے level پر جو ہائیڈرل پاور کے پراجیکٹس ہیں جو کہ K V کی بجلی فراہم کرتے ہیں' گورنمنٹ کی طرف سے چکوال میں یہ

سہولیات بھی فراہم کی جائیں کہ ہائیڈرل پاور کو facilitate کیا جائے جس سے معیشت uplift ہو سکتی ہے اور poverty alleviation کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' فرمائیں۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! ابھی میرے ایک بھائی نے کہا ہے کہ ہمارا پانی ضلع بہاولپور میں چلا جاتا ہے اور میلسی میں نہیں آتا۔ بات یہ نہیں ہے کہ پانی بہاولپور میں جانے یا میلسی میں ' پانی ضرورت سے بہت کم ہے۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لاؤں گی کہ جو بڑے زمیندار ہیں وہ تو موگے بھی بڑے بنوا لیتے ہیں۔اپنی مرضی سے جس کو پانی کم دینا ہوتا ہے یا جس کو زیادہ دینا ہوتا ہے۔ لیکن جو مزارعے ہوتے ہیں' جن کے پاس تھوڑی زمین ہوتی ہے ان کی کیا بدنصیبی ہے کہ وہ بےچارے پانی بھی دیں اور اس کے بعد یہ ہوتا ہے کہ ایس ڈی او کے ساتھ مل کر یہ بڑے زمیندار اپنا پانی اپنی مرضی سے لیتے ہیں اور کھال چونکہ کچے ہیں بڑی بات یہ ہے کہ پورے بہاولپور میں پکے کھال نہیں ہیں کیونکہ میرا تعلق بہاولپور سے ہے ۔ وہاں پر پکے کھال نہیں ہیں ۔ جس کی وجہ سے پانی پہنچنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اگر وہاں پر پکے کھال بن جائیں تو میرا خیال ہے کہ پانی کی قلت اس سے بھی دور ہو سکتی ہے۔ میرا ایک تو یہ پوائنٹ ہے کہ ایس ڈی او صاحبان اور وہاں کے سرکاری اہلکار بے ضابطگیوں میں ملوث ہوتے ہیں ان کے خلاف نوٹس لیا جائے۔ دوسرا یہ کہ پکے کھال بنائے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مزمل الرشید عباسی!

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اپنی پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے کالا باغ ڈیم کو دوبارہ ایک نئی زندگی دی ہے اور یہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے سلسلہ میں ہماری حکومت کا بہت ہی مثبت اقدام ہے۔ I hope they will push on this matter It has become a very sensitive issue

ہماری سیاست کی نذر ہو گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس پر سنجیدگی سے غور ہوگا۔ ہم پر اور ہماری آنے والی نسلوں پر رحم کریں۔ اس منصوبے کو سیاست کی نذر نہ کریں۔ اس منصوبے پر ہم کئی بلین روپے خرچ کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ باقی صوبوں سے ان کی consultation کے ساتھ اس مسئلہ کو ہم حل کرنے میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہماری دوسری بات جو بہت اہم ہے' میں اپنے معزز وزیر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہوں گا۔ Irrigation Department has introduced reservoirs in Bahawalpur District and they are still planning to introduce that system in other parts of Pakistan میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ reservoirs کسی ایک آدمی کی تحویل میں چلے جائیں گے۔ چھوٹے چھوٹے reservoirs بن رہے ہیں۔ یہ تقریباً 15/14 ایکڑ کے ایریا میں develop کر رہے ہیں اور اس کی مالیت تقریباً 7.5 ملین آ رہی ہے۔ جب کہ میری ایک تجویز یہ ہے کہ بہاولپور کا اریگیشن سسٹم اور خصوصاً بہاولپور کا اریگیشن سسٹم چلانے کے لئے وہاں بہاولپور سٹیٹ کے دور میں ڈیزرٹ برانچ کے دائیں کنارے پر reservoirs بنائے گئے تھے اور بقول محکمہ کے کئی وجوہات کی بناء پر وہ reservoirs اب silt up ہو چکے ہیں یا بند ہو چکے ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ ہم دوبارہ بلین روپے ایک نئے تجربہ پر لگائیں جبکہ ایک سسٹم ہمارے پاس موجود ہے اور میں اس بات پر اصرار کروں گا کہ اس سسٹم کو دوبارہ feasible بنایا جائے۔ ہم جتنا پیسا ایک نئے سسٹم پر لگائیں گے ہمارے پاس ایک بنا بنایا سسٹم موجود ہے۔ میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سسٹم کی feasibilities کو ممکن بنائیں۔ میں نے پہلے بھی اس issue کو highlight کیا تھا تو محکمہ کی طرف سے وہ feasibility میرے پاس موجود ہے مگر اس کو non feasible دکھایا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ یہ جو چھوٹے چھوٹے reservoirs بنائے جا رہے ہیں اور اس پر بلین روپے کی لاگت دکھائی گئی ہے' حکومت یہ جو اریگیشن سسٹم متعارف کروا رہی ہے اس کا سب سے بڑا draw back یہ ہوگا کہ یہ کسی ایک آدمی کے ہاتھ میں ہوں

گے' اس کی مرضی ہوگی کہ وہ علاقے کے دوسرے کاشتکاروں کو پانی دے یا نہ دے۔ اس میں یقیناً سیاسی اثر و رسوخ شامل ہوگا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سسٹم کو دوبارہ revise کریں اور دیکھیں کہ جب وہ سسٹم موجود ہے تو اس کو چلائیں۔

جناب والا! میرا اگلا پوائنٹ بہاولپور کی اے پی برانچ کے متعلق ہے۔ اس کا ڈسچارج یونٹ 2480 کیوسک ہے اور ہم پچھلے کئی سالوں سے 1500 کیوسک حاصل کر رہے ہیں۔ میں اس کی وضاحت چاہوں گا کہ ہمارے ساتھ جو ایک ہزار کیوسک کا گھپلا کیا گیا ہے وزیر موصوف اس کا جواب دیں کہ یہ پانی کدھر گیا اور یہ پانی کس نے استعمال کیا؟ SMB کا جو معاملہ ہے خواہ وہ ملتان ہو یا بہاولپور ہو ہم اس پر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہمارا علاقہ زیادہ تر tail کا ہے وہاں پر ہم اپنے معاملات کو SMB سے ہی channelize کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ملتان ڈویژن اس معاملہ کو زیادہ push نہیں کرے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، بریگیڈیئر محمد حسن صاحب!

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق خطہ پوٹھوہار سے ہے۔ میں نے جو بات کرنی ہے اس کا تعلق صرف راولپنڈی ضلع سے نہیں ہے بلکہ اس میں جہلم بھی ہے' چکوال بھی ہے' اٹک بھی ہے' میانوالی بھی ہے اور خوشاب اور گجرات کے کچھ علاقے بھی شامل ہیں۔ یہاں کا سارا علاقہ undulating ہے۔ یہاں پر پہاڑیاں بھی ہیں' elks بھی ہیں' کھڈے بھی ہیں' نالے بھی ہیں' ساری زمین ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ یہاں کے لوگوں کے پاس زمین کی holding بہت تھوڑی ہے sustainable نہیں ہے' consolidation نہ ہونے کی وجہ سے ایک آدمی کی زمین بھی مختلف جگہوں پر ہے جس سے وہ ٹیوب ویل کو بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ اس زمین کی حالت کی وجہ سے لوگوں نے زمینداری پر انحصار کم کر دیا ہے اور زیادہ لوگ سروس میں آ گئے ہیں۔ اس خطے میں زیادہ تر لوگ فوج میں جاتے رہے اور یہی بات ہے کہ میں فخر سے کہتا ہوں کہ

گوجر خان تحصیل میں دو نشان حیدر مدفن ہیں لیکن اب لوگوں کو فوج بھی اتنی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ہمارے لوگ بہت بری حالت میں اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ میرے علاقے کے لوگ دو تین ہزار کی نوکری کے لئے ترس رہے ہیں۔ میں یہاں ایوان میں ان کارخانہ داروں سے درخواست کروں گا کہ اگر آپ ان کو کچھ دے سکتے ہیں تو ہم آپ کے مرہون منت ہوں گے کیونکہ ہمارے لوگ یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ اب تو انہوں نے خودکشیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔وہ لوگ وہاں پر پہنچ گئے ہیں کہ جہاں انہوں نے ہیروئن ' کلاشنکوف ' ڈاکے اور رہزنی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی خطرناک صورتحال ہے جس سے ہمارے وزیر راجہ بشارت صاحب بخوبی واقف ہیں۔ گزشتہ دنوں وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ یہاں پر ہم نے تیس ڈیم بنائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس علاقے میں ہماری ضرورت تیس ڈیم نہیں ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے تیس ہزار ڈیم ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے ڈیم اتنا زیادہ پیسہ consume نہیں کرتے۔چھوٹی چھوٹی جگہوں پر اگر صرف بند باندھ دیئے جائیں تو یہ فائدہ مند ہو گا۔ اس طرح پانی کا level جو خطرناک حد تک کم ہو چکا ہے کہ پینے کا پانی بھی میسر نہیں آ رہا ہے۔ اس سے پانی کا level بھی اوپر آئے گا اور جو تھوڑی بہت زمین لوگوں کے پاس ہے وہ اس سے کسی نہ کسی طریقہ سے پانی استعمال کر کے زیر کاشت لا سکتے ہیں۔ ایک اور بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ جو ہمارا سنٹرل علاقہ ہے ' یہ علاقہ اس لحاظ سے بڑا خوش قسمت علاقہ ہے کہ یہاں پر زرعی زمینیں بھی ہیں اور صنعتی ترقی بھی بہت ہوئی ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ آپ بجائے اس کے کہ اس قیمتی زرعی زمین کو انڈسٹریل ایریا میں کھپت کریں۔ آپ ہمارے پاس آئیں کیونکہ وہاں جو بے کار زمینیں پڑی ہوئی ہیں وہاں انڈسٹریل زون بنا کر ہماری زرعی زمین جو سنٹرل اور شمالی سائیڈ میں ہے وہاں انڈسٹریز کو develop کریں تاکہ بنجر اور بے کار علاقے میں انڈسٹریز develop ہو سکے اور جو قابل کاشت رقبہ ہے وہاں سے زرعی پیداوار حاصل کی جا سکے ۔ میری وزیر موصوف سے زراعت کے حوالے سے درخواست ہے کہ ہمارے چھوٹے

چھوٹے ڈیمز اور تالابوں کو بہت وسیع طریقے سے پلان کیا جائے تاکہ ہمارے پانی کے مسائل حل ہو سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جاوید اکبر ڈھلوں صاحب!

انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: شکریہ' جناب سپیکر! میرا تعلق رحیم یار خان ضلع سے ہے۔ میں وزیر آبپاشی کی توجہ کے لئے چند حقائق پیش کروں گا۔ سندھ طاس معاہدے کے بعد دریائے ستلج انڈیا کو دینے کے بعد سب سے زیادہ متاثر ستلج ویلی کینال سسٹم ہوا۔ اس میں دوسری طرف اگر دیکھا جائے تو ستلج ویلی بہاولپور ڈویژن جو کہ 53 فیصد کاٹن پیدا کر رہا ہے اور 40 فیصد ٹوٹل گندم کا یہی علاقہ پیدا کر رہا ہے جبکہ پانی کی صورتحال یہ ہے کہ ہم ٹوٹل پانی جو کہ بیس ملین ایکڑ فٹ اس علاقے کو دے رہے ہیں' اس کے مقابلے میں سندھ کو چالیس ملین ایکڑ فٹ پانی دیا جا رہا ہے جبکہ کپاس کی ایک کروڑ گانٹھوں میں سے صرف اکیلے رحیم یار خان ضلع کی کپاس کی پیداوار سولہ لاکھ گانٹھیں ہیں جو کہ سندھ کی ٹوٹل پیداوار کے قریب قریب ہے۔ میں وزیر آبپاشی کی توجہ چاہوں گا کہ اس علاقے میں ہزاروں ایکڑ زمین پچھلے پندرہ بیس سالوں میں فوجی افسران کو الاٹ کی گئی لیکن اس زمین کے لئے اضافی پانی کا انتظام نہیں کیا گیا۔ اس میں نیا ایریا ڈال دیا گیا تو پہلے سے جو رقبہ سیراب ہوتا ہے اس کی پیداوار متاثر ہوئی۔ چونکہ جن صاحبان کو زمین الاٹ ہوئی انہوں نے اپنا اثر ڈال کر پانی منظور کروا لیا لیکن پہلے سے کاشت رقبہ کے مالکان کو کوئی متبادل پانی نہیں دیا گیا۔ اس علاقے کے لئے عباسیہ لنک کینال کے نام سے شروع کی گئی جو پچھلے پندرہ بیس سال سے اسی طرح درمیان میں پڑی ہوئی ہے' جب تک یہ مکمل نہیں ہو جاتی اور اضافی پانی نہیں دیا جاتا تو اس علاقے میں پانی کے مسئلہ کا حل نہیں ہو سکتا۔ میری درخواست ہے کہ آئندہ پالیسی بناتے وقت وزیر موصوف اس پہلو کو مدنظر رکھیں کہ اس علاقے کو اضافی پانی عباسیہ لنک کینال کے ذریعے دیا جائے تاکہ وہاں کے زمینداروں کو ان کا حق مل سکے۔ اس کے علاوہ وہاں جو واٹر لاگ ایریا ہے اس کے

لئے واپڈا سکارپ کا جو منصوبہ چل رہا ہے' وہاں بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پانی اتنا ڈرین آؤٹ ہو چکا ہے کہ وہاں واٹر لاگ کی بجائے drought پیدا ہو گیا ہے تو وہاں ایک proper اتھارٹی ہونی چاہیے جو اسے مانیٹر کرے کہ جہاں سے یہ واپڈا کے سکارپ ٹیوب ویل پانی نکال رہے ہیں وہاں سے مزید پانی ڈرین آؤٹ کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں بلکہ اسے روکا جانا چاہئے تاکہ وہاں جو underground water level گر رہا ہے جس سے کافی علاقہ اس مسئلے کا شکار ہے' جہاں دس فٹ نیچے ٹیوب ویل لگائے جاتے تھے آج کل بیس' بیس' پچیس ' پچیس فٹ نیچے ٹیوب ویل لگائیں تو پھر پانی نکلتا ہے تو میری درخواست ہے کہ ہمارے علاقے کے اس مسئلے کو فوری حل کیا جائے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر! بہاول پور کے اندر بہت ساری زمینیں جنرل صاحبان کو الاٹ کی گئی ہیں اور غریبوں کا پانی کاٹ کر انہیں دیا جا رہا ہے۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے اور بڑی مثبت تجویز ہے کہ ان جرنیلوں کے لئے ایک علیحدہ ڈیم بنایا جائے تاکہ یہ اپنی زمین سیراب کر سکیں اور غریب کسان اپنا حق لے سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عامر عثمان عادل!

جناب عامر عثمان عادل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! ہمارا ملک جو کہ زرعی کہلاتا ہے' جس کی معیشت کا تمام تر دارومدار زراعت پر ہے اس ملک کے لئے نظام آبپاشی ایسے ہے جیسے انسانی جسم میں گردش کرتا ہوا لہو۔ آج ہمیں اس ایوان سے اکیسویں صدی میں داخل ہوتے ہوئے یہ فکر لے کر اٹھنا ہے کہ گردش کرتا ہوا یہ خون زندگی پہنچانے والے ان حصوں تک پہنچ رہا ہے یا نہیں۔ افسوس اور دکھ کے ساتھ بات کرنا پڑتی ہے کہ ہمارا پیارا ملک پاکستان اور جب پنجاب کا ذکر آتا ہے تو ہمارے ذہن میں لہلہاتے کھیت' کھیت کھیت ہریالی اور پانچ دریاؤں کی سرزمین کا نقشہ ابھرتا ہے لیکن

جب ہم غور کرتے ہیں تو بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا وطن جسے اللہ تعالیٰ نے وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے' وسائل کی کمیابی نہیں ہے تو پھر کیا بات ہے کہ ایسے زرعی ملک کو گندم تک باہر سے منگوانا پڑتی ہے۔ جب ہم اس لمحہ فکریہ میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنے کھیتوں کی طرف دیکھتے ہیں اور ان بہتے ہوئے دریاؤں کی طرف دیکھتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو جواب یہ آتا ہے کہ،

زرخیز زمینیں کبھی بنجر نہیں ہوتیں
دریا ہی بدل لیتے ہیں راستہ اسے کہنا

آج اکیسویں صدی میں کھڑے ہمیں پیچھے مڑ کر یہ دیکھنا ہے کہ کیا ان دریاؤں کے سوتے تو نہیں خشک ہو گئے؟ کیا یہ دریا ہمارے کھیتوں تک پہنچنا بند تو نہیں ہو گئے؟ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج اگر سوتے خشک ہوتے ہیں' دریاؤں نے رخ موڑا ہے تو یکجہتی کے دریاؤں نے رخ موڑا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج وطن عزیز میں جب اجتماعی بھلائی کی بات آتی ہے ' یکجہتی کی بات آتی ہے تو اس پر بھی ہم تقسیم ہیں اور بار بار ہم ایک ہی چیز کا رونا روئے جا رہے ہیں۔ ماضی کی بات کرتے ہیں' کالا باغ ڈیم کی بات دہراتے ہیں۔ زندہ قومیں اپنے آگے پچاس سال کی پلاننگ کیا کرتی ہیں لیکن آج ہم پھر پیچھے کی طرف کیوں دوڑتے ہیں؟ ہم اپنے ماضی کا رخ کیوں کرتے ہیں؟ آج میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان سے درخواست کرنا چاہوں گا' وزیر موصوف سے انتہائی دردمندی کے ساتھ یہ بات کہنا چاہوں گا کہ،

لالی ہے چمن میں گر لالی تو خون جگر ارزاں کر دو
یوں صرف خزاں کے ماتم سے تزئین گلستان کیا ہو گی

میں آپ کی وساطت سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ اس ایوان کی کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے ساتھ ساتھ حکومتی ارکان بھی شامل ہوں اور جو پوری دردمندی کے ساتھ مل کر باقی تمام صوبوں کے ساتھ بات کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھیں اور درخواست کریں کہ اس میں ان کے جو تحفظات ہیں' جو ٹیکنیکل خدشات درپیش ہیں'

ٹیکنیکل لوگوں کو ساتھ بٹھا کر ان کے خدشات دور کریں۔ ان کے آگے ہاتھ جوڑنا پڑیں تو گریز نہیں کرنا چاہیے کہ اگر کالا باغ ڈیم اس ملک کی آنے والی نسلوں کو پانی کی رسائی کے لئے ضروری ہے تو اس کو تعمیر ہو جانا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر دردمندی اور نیک نیتی کے ساتھ یہ مسئلہ لے کر باقی صوبوں میں جائیں گے تو یہ انشاء اللہ حل ہو جائے گا اور اس ضمن میں ماضی گواہ ہے کہ پنجاب نے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا ہے اور آئندہ آنے والا دور بھی اگر اس مسئلے کی طرف پیش رفت کرے تو آنے والی نسلیں ہمیں اچھے لفظوں سے یاد کریں گی کہ ہمارے بڑوں نے ہمارے لئے کچھ کیا ہے۔ ایک اور تجویز جناب وزیر موصوف کے لئے ہے کہ جب بھی کسی مسئلے کے حل کے لئے بات ہوتی ہے تو پالیسی ساز ایسی پالیسیاں رقم کرتے ہیں جو on ground کبھی applicable نہیں ہوا کرتیں۔ ڈرائنگ روموں میں بیٹھ کر پالیسیاں بنا دی جاتی ہیں جن کا زمینی حقائق کے ساتھ دور تک کا بھی واسطہ نہیں ہوا کرتا تو اگر وزیر آبپاشی ٹیکنیکل ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں اور کسانوں کو بھی اس میں شامل کریں جن کا یہ حقیقی مسئلہ ہے، جنھیں پانی کی کمی اور چوری کا مسئلہ درپیش ہے، اس کمیٹی میں کسانوں کو نمائندگی دی جائے، technical ماہرین کی اس ملک میں کمی نہیں ہے انھیں شامل کیا جائے۔ محب وطن بیورو کریٹس کی کمی نہیں ہے، انھیں اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ ان سارے لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ آج ایوان میں میرے فاضل بھائیوں اور بہنوں نے جن کمزوریوں اور خامیوں کی طرف نشاندہی کی ہے ان کے ازالہ کے لئے کمیٹی بنائی جائے۔ یہ کمیٹی جو سفارشات مرتب کرے ان پر قرار واقعی عمل کیا جائے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آنے والے دور میں کسان خوشحال، پاکستان خوشحال کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر آبپاشی سے آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق گجرات سے ہے۔ یہ سرزمین بارانی علاقوں پر مشتمل ہے۔ ان بارانی علاقوں میں زراعت کا سارا دارومدار ٹیوب ویلوں پر ہے۔ پچھلی حکومت نے واپڈا سے ان ٹیوب ویلوں کے لئے

خصوصی طور پر رعایت دے کر دی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اب وہ رعایت ختم ہو چکی ہے۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ وہ خصوصی طور پر اس معاملے میں دلچسپی لیں اور بارانی علاقے کے زمینداروں کو سہارا دینے کے لئے واپڈا سے انھیں ریلیف دلوایا جائے تاکہ وہاں اپنی دھرتی ماں کو فروخت کر کے اپنے سپوتوں کو بیرون ملک بھیجنے کا رجحان ختم ہو سکے۔ خدا کرے کہ وہ وقت آئے جب میرے پیارے وطن میں ' میرے پیارے پاکستان میں کھیت کھیت ہریالی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو جائے۔ اللہ کرے کہ ہماری آنے والی نسلیں وہ دور دیکھیں کہ یہ ملک صحیح معنوں میں ہمارے پرکھوں کے خوابوں کی تعبیر بن جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب فیصل حیات جوانہ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب نوید عامر!

جناب نوید عامر، جناب سپیکر ! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا کہ میں اقلیتوں کی طرف سے اپنی submission پیش کر سکوں۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے شہر ملتان سے ہے۔میرا اس علاقے سے تعلق ہے جہاں پر شانتی نگر جلایا گیا۔ ایک سال پہلے یہ واقعہ رونما ہوا کہ شانتی نگر کے پاس جو نہر تھی وہ ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے ہمارے مسیحی بھائیوں کی سینکڑوں ایکڑ اراضی تباہ و برباد ہو گئی۔ ان لوگوں کا مالی نقصان ہوا۔جب ہم موقع پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس نہر کو بم سے اڑایا گیا ہے۔ بعد میں کہا گیا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس نہر کا کنارہ کمزور تھا اس وجہ سے ٹوٹی ہے۔ میری وزیر آبپاشی سے درخواست ہے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں investigate کریں۔ آیا ان واقعات میں کہیں آبپاشی کا عملہ تو ملوث نہیں ہے۔ اگر نہروں کے کنارے کمزور ہیں تو انھیں مضبوط بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں تاکہ اس قسم کے واقعات دوبارہ نہ ہونے پائیں۔

جناب سپیکر ! ہمارے مسیحی کسانوں نے چوک اعظم' چوک منڈا میں جا کر وہاں کی زمینیں آباد کی ہیں۔انھیں آبپاشی کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ وہ بے چارے پچھلے 30 سالوں سے محنت کر رہے ہیں لیکن پانی کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے خاطر

خواہ نتائج حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ اس وجہ سے ان میں مایوسی پائی جاتی ہے اور وہ بے چارگی کے عالم میں مبتلا ہیں۔ میں وزیر آبپاشی سے یہ مطالبہ کروں گا کہ ان کے حقوق انھیں دیئے جائیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مہاجر نہیں ہیں۔ ہمارا تعلق اسی دھرتی سے ہے۔ ہمارا جینا اور مرنا اسی دھرتی سے ہے۔ ہم نے اس دھرتی کو آباد کیا ہے۔ صرف اس وجہ سے discrimination نہ کی جائے کہ ہم مسیحی ہیں۔ ان معاملات کو خاطر میں لایا جائے۔ اسی طرح چک نمبر 176 جو کہ میاں چنوں کے ساتھ ہے وہاں کے موگے کو چھوٹا کیا جا رہا ہے۔ ساہیوال میں چک نمبر 174 کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا جا رہا ہے۔ ہم وزیر آبپاشی سے یہ گزارش کریں گے کہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کی جائے اور ان تمام عناصر کی جو اس قسم کے واقعات میں ملوث ہیں باز پرس کی جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : محترمہ نشاط افزا۔۔۔ نہیں ہیں۔ اعجاز احمد سماں صاحب!

چودھری اعجاز احمد سماں : جناب سپیکر ! باری آنے میں تاخیر سے آئی کہ جو کچھ میرے ذہن میں تھا وہ لوگ بیان کر گئے۔ میرا علاقہ ہیڈ مرالہ اور ہیڈ خانکی کے درمیان میں واقعہ ہے۔ میرا گاؤں دریا سے تین ایکڑ دور ہے۔ اگر ابھی میں delta intensity water logging کے بارے میں بیان کروں گا تو اس کا کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ ہمارا کچھ نہ نہ نل چاہی اور کچھ نہری ہے۔ محکمے کو جو خطرات درپیش آنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کے اوپر بات کروں۔

جناب سپیکر ! جو PIDA بن رہا ہے، جس میں ایک نیا revival of colonialism ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ دیانت دار لوگ تلاش کریں جو کہ اس محکمے کو چلائیں۔ اپنے اخراجات کم کریں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ کسان جو پانی حاصل کرتے ہیں انھیں اس کے لئے mineral water کے حساب سے پیسے ادا کرنے پڑیں۔ نہروں کو privatize نہیں ہونا چاہئے۔ پہلے ہمیں اس بارے میں ہاؤس میں مکمل بحث کرنی چاہئے۔ اس وقت ہمارے ہاں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ اگر میں گورباچوف کی مثال دوں تو مناسب ہو

گا۔ جب گورباچوف آئے تو وہ روس میں یہی بیان دیتے رہے کہ پیراسٹرائیکا' پیراسٹرائیکا' پیراسٹرائیکا۔ جب لوگوں کو اس کی سمجھ نہ آئی تو گورباچوف نے یہ بتایا کہ کچھ ایسے ادارے جن کو حکومت اپنے نظم ونسق میں مناسب طریقے سے نہیں چلا رہی تھی اور ان کی کارکردگی سے وہ مطمئن نہیں تھی' ان اداروں میں ہم پرائیویٹ لوگوں کو شامل کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا ' کسی بھی طرح' کسی بھی لحاظ سے ان کی کارکردگی privatize کرنے سے بہتر نہ ہوئی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزیرموصوف سے گزارش ہے کہ نہروں کو privatize نہ کیا جائے کیونکہ یہ ہمارا اثاثہ ہیں۔ 1898 یا 1902 میں جب یہ نہریں بنیں تو جو لوگ بھی گجرات سے سرگودھا ' بہاولپور یا سندھ گئے وہ ہمارے ہی قبیلے کے تھے۔ ہم لوگ sons of soil ہیں۔ ہم نہ جاسکے کیونکہ ہم نے یہیں رہنا بہتر سمجھا۔ ان حالات میں ہمیں چاہئے کہ ہم اس محکمے کو دیانت دار لوگوں سے چلوائیں' اپنے اخراجات کم کریں اور نہروں کو کسی طرح بھی privatize نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح اس ہاؤس میں بیٹھے تمام لوگ اپنے اپنے کاروبار بھی چلا رہے ہیں۔ اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہے۔ جس طرح وزیر صنعت ہیں' وہ اپنا کاروبار بھی چلا رہے ہیں اور وزارت بھی چلا رہے ہیں۔ انھوں نے ذکر کیا تھا کہ انھیں ایوارڈ بھی ملا ہے۔ وہ پچھلے دس سال سے اچھا کام کر رہے ہیں تو ایسے آدمی موجود ہیں جو اس کی supervision کر سکتے ہیں۔ ہمیں privatization کی مخالفت کرنی چاہئے۔ ہم نے پہلے جتنے بھی ادارے privatize کئے ہیں ان میں سے کسی کی بھی کارکردگی بہتر نہیں ہوئی ہے۔ پنجاب کے زمینداروں' پنجاب میں رہنے والے لوگوں کے مفاد میں ہے کہ اخراجات کم کئے جائیں اور دیانت دار لوگ لگائے جائیں۔ جس طرح پنجابی میں کہا جاتا ہے کہ "ایہدے وچ پانی نئیں وگدا روپے وگدے نیں" تو یہ سارے انجینئر بڑے مالدار لوگ ہیں لیکن ہم اس میں یہ کر سکتے ہیں کہ ہم دیانتدار لوگ لگا لیں اور میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ بجائے اس کے کہ ہم اس میں water allowance یا دوسری چیزوں پر جھگڑا کرتے رہیں' وہ ہمارے اندرونی معاملات ہیں۔ ابھی تو اس محکمے کو بیرونی خطرہ ہے۔ میری اس میں گزارش ہے کہ اس

بیرونی خطرہ سے بچنا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سید علیم شاہ صاحب!

سید عبد العلیم شاہ: شکریہ' جناب سپیکر! میں محترم صوبائی وزیر آبپاشی کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر پلیز۔

سید عبد العلیم شاہ: سب سے پہلے تو میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کا مشکور ہوں کہ جس طرح انھوں نے' تمام اراکین اسمبلی کو بروشر دیئے اور اپنی ایک سال کی پالیسی ہم تک پہنچائی۔ جناب سپیکر! جہاں سے میرا تعلق ہے اسی علاقے سے آپ کا بھی تعلق ہے۔ میں یہاں اس ایوان کی وساطت سے چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور پنجاب کے انتہائی پسماندہ علاقے ہیں۔ میری اس بات سے کسی تعصب کی بات کا اندازہ نہ کیا جائے۔ ہمارے علاقے سے ایک کینال جس کا نام کچھی کینال ہے کو وہاں سے گزارا جا رہا ہے۔ کچھی کینال وہ کینال ہے جو بلوچستان کے لوگوں کو سیراب کرے گی اور ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ بلوچستان کی ترقی کے لئے کینال پنجاب سے گزر کر جا رہی ہے۔ حالانکہ کالا باغ ڈیم جو پورے پاکستان کی سخت ترین ضرورت ہے صوبہ بلوچستان نے اس کی ہمیشہ مخالفت کی۔ اسکے باوجود بھی ہم فراخدلی سے اس بات کو کسی صوبائی تعصب میں نہیں لانا چاہتے لیکن آج اپنی عوام کی' اپنے لوگوں کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے صرف میں نہیں بلکہ تمام اراکین اسمبلی جن کا تعلق اپوزیشن سے ہے یا حکومتی پارٹی سے ہے' ہم اس بات پر متفق ہیں اور آج حکومتی ایوانوں میں یہ بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ کچھی کینال سے پاکستان کی معیشت پر جو اثر پڑے گا وہ صرف زبانی جمع خرچ نہیں تقریباً چھ لاکھ ایکڑ اراضی ڈیرہ غازی خان کی' تونسہ کی اور بشمول راجن پور کی اراضی تباہ و برباد ہو جائے گی۔ جہاں سے کچھی کینال گزر رہی ہے پہلے وہاں پر لفٹس پمپ تھے اب حکومت نے وہ لفٹس پمپ بند کر دیئے ہیں اور تقریباً چھ لاکھ ایکڑ ایریا۔۔۔ محترم چیئرمین صاحب! میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ چاہوں گا

کیونکہ یہ ایک national issue ہے اور میں اس floor پر یہ بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کچھی کینال جب میرے ضلع کی حدود میں پہنچے گی' جب تک ہمارے یہ مسائل حل نہیں کئے جائیں گے ہم تمام اراکین اسمبلی اس کو ضلع ڈیرہ غازی خان کی حدود سے نہیں گزرنے دیں گے۔ ماسوائے صوبہ پنجاب کے پورے ملک کے اندر' حکومت پاکستان نے صوبہ بلوچستان کے تمام زمینداروں کو فلیٹ ریٹ دیا ہوا ہے۔ صوبہ سرحد کے تمام زمینداروں کو فلیٹ ریٹ دیا ہوا ہے جب کہ بجلی چوری کی ratio جتنی ان دو صوبوں میں ہے پنجاب میں نہیں ہے۔ جتنے بھی فلیٹ ریٹ تھے پنجاب کے زمیندار سے وہ تمام کے تمام واپس لے لئے گئے۔ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب جب ریفرنڈم کے سلسلے میں ڈیرہ غازی خان تشریف لائے تھے تو اس میٹنگ میں ہم بھی موجود تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کی تو اس ریفرنڈم کی وجہ سے تین مہینے کے لئے ڈیرہ غازی خان کے زمینداروں کا فلیٹ ریٹ بحال کر دیا گیا اور جیسے ہی ریفرنڈم ختم ہوا وہ فلیٹ ریٹ واپس لے لیا گیا۔ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آخر کیوں؟ اس علاقے میں تین سو فٹ کے بعد پانی آتا ہے۔ میرے پاس اخبارات کی cuttings تھیں شاید وہ منسٹر صاحب تک پہنچ چکی ہوں کہ وہاں پر پچھلے مسلسل ایک مہینے سے لوگ احتجاج کر رہے ہیں' جانور مر رہے ہیں۔ میں نے سیکرٹری آبپاشی کو بھی request کی تھی۔ میں نے دوسرے اعلیٰ حکام کو بھی request کی کہ مہربانی فرما کر کچھی کینال کے گزرنے سے پہلے ہمارے ان تین اضلاع کا مسئلہ حل کیا جائے۔ میں اس میں وزیراعلیٰ پنجاب کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انھوں نے جو زمینداروں کو ایک ریلیف دیا کہ سود کو 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد پر لے آئے جو زمینداروں کے لئے ان کی ایک محبت ہے۔ یہاں پر وزیر قانون صاحب موجود ہیں' یہاں پر وزیر خزانہ بھی موجود ہیں جن کا تعلق ضلع راجن پور سے ہے' وزیر آبپاشی بھی موجود ہیں ان کی توجہ بھی چاہوں گا کہ یہ ہمارے دو اضلاع cotton crops area کے انتہائی اہم ترین اضلاع ہیں۔ تحصیل تونسہ کی کپاس پورے پاکستان میں نمبر 1 کپاس شمار کی جاتی ہے۔ وہاں سے کچھی کینال 250 میل کے ایریے کو cross کرتی ہوئی گزر رہی

ہے۔ ہماری آپ سے یہی request ہے اور میں اس floor پر بات کر رہا ہوں اور ہم اس پر عمل کر کے دکھائیں گے۔ میں اکیلا نہیں میرے تمام اراکین اسمبلی بھی ساتھ ہیں کہ جب تک ہمارے دو اضلاع کے کاشتکاروں کا مسئلہ حل نہیں کیا جائے گا' ہمیں وہاں پر فلیٹ ریٹ نہیں دیا جائے گا' ہمیں اس کچی کینال سے لفٹ پمپ لگانے کی اجازت نہیں دی جائے گی تو ہم اس کو اپنے ان اضلاع سے قطعاً گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے چاہے ہمیں اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر جو کینال گزاری جا رہی ہے وہاں کے متاثرین کو کسی بھی قسم کا معاوضہ نہیں دیا جا رہا۔ مارکیٹ سے بھی انتہائی کم ریٹ کاشتکار کو دیا جا رہا ہے۔ میں اس سلسلے میں وزیر آبپاشی اور سیکرٹری آبپاشی سے کہوں گا کہ مہربانی کر کے وہاں کے زمیندار کو مناسب ریٹ دیا جائے۔ یہاں پر وزیر زراعت بھی تشریف رکھتے ہیں۔ یہ دونوں محکمے ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں جن کا تعلق پاکستان کی 70 فیصد عوام سے ہے۔ میں ان دونوں حضرات سے گزارش کروں گا' میں نے اپنی ایجوکیشن پالیسی کے حوالے سے بھی عرض کیا تھا کہ ہم بہت سارا عرصہ گفتگو میں ضائع کر چکے ہیں۔ ہم نے پاکستان کے 54 سال میں صرف باتیں کی ہیں' تقریریں کی ہیں لیکن ہم نے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ لودھی صاحب انتہائی سینئر ترین آدمی ہیں' چیمہ صاحب کا تعلق بھی پارلیمنٹ فیملی سے ہے' ان سے صرف ایک ہی گزارش ہو گی کہ ہم یہاں جتنی تقریریں کر لیں ان کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہو گا جب تک ان کی تمام چیزیں ground reality پر نہیں آتیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ آپ آج سپیکر کی کرسی پر ہیں تو یہ اسی علاقے کے لوگوں کی دی ہوئی محبت ہے۔ حسنین دریشک صاحب آج جس منصب پر موجود ہیں یہ بھی اسی علاقے کی دی ہوئی محبت ہے۔ جس منصب پر آج ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اسی علاقے کی دی ہوئی محبت ہے۔ مہربانی فرما کر کچی کینال کے سلسلے میں ہمارے تحفظات دور کئے جائیں۔ بہت مہربانی شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. I give the floor to Haji Muhammad Ijaz...He is not present. Next speaker is Shafqat Abbasi He is also not present. Next speaker is Ch. Talib Hussain . Not present. Next speaker is Ihsan ul Haq Noulatia

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے اس وقت گفتگو کا موقع دیا کہ مجھے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا وہ شعر یاد آتا ہے کہ،

چل اے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے
محفل اٹھ گئی جس دم مجھ تک دور جام آیا

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع مظفر گڑھ سے ہے۔ ہمارا علاقہ ایک نہر سے سیراب ہوتا ہے جو کالا باغ میانوالی سے نکل کر بھکر، خوشاب، میانوالی، یہ اور آخر میں ضلع مظفر گڑھ کے علاقے کو سیراب کرتی ہے تو پورے پنجاب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ پورے پاکستان کی یہ واحد کینال ہے جو TDA ایکٹ کے تحت جب بنائی گئی تو اس کا منشور یہ تھا کہ لوکل مالکان سے 75 فیصد زمینیں لے کر ان کو پانی دیا جائے گا۔ پاکستان کی کوئی نہر ایسے نہیں بنائی گئی سب کو پانی اس لئے دیا گیا کہ وہ لوگ پاکستان کے شہری ہیں لیکن ہمیں پانی اس طرح دیا گیا کہ آپ کے ساتھ ایک کنٹریکٹ ہے کہ آپ اپنی بنجر زمینوں کا 75 فیصد علاقہ TDA کو، حکومت کو دے دیں تو آپ کے 25 فیصد علاقے کو نہر دی جائے گی۔ اس وقت ہمارے ہاں 4.52 کیوسک per one thousand ایکڑ واٹر الاؤنس مقرر کر کے اس معاہدے کے تحت زمین لے کر ہمیں پانی دے دیا گیا لیکن جن علاقوں سے یہ نہر گزرتی ہے وہاں کے چند لوگوں نے زمینیں دے کر پانی لینے سے انکار کر دیا تو ان کو پانی نہ دیا گیا۔ جب یہ نہر بنائی گئی تو اس وقت یہاں سے چودہ لاکھ ایکڑ زمین آبپاش ہوتی تھی لیکن آج ان لوگوں نے جنہوں نے زمینیں نہیں دیں جب ہمارے پانی کو کاٹ کر ان کو دے دیا گیا تو آج ہماری نہر میں 22 لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہمارا واٹر الاؤنس 4.52 سے کم

ہو کر 17 3 رہ گیا اور چار پانچ اضلاع کو آب پاش کرکے جب یہ نہر ضلع مظفر گڑھ میں اور واحد ضلع مظفر گڑھ کا وہ حلقہ جس سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں یہاں پر جب ختم ہوتی ہے تو 25 tails کا وہ علاقہ ہے جہاں پر میرا حلقہ ہے۔ میں وزیر آبپاشی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بڑی جانفشانی کے ساتھ اپنی ایک اریگیشن کی vision پیش کی ہے کہ اگر یہ محکمہ میرے پاس آیا ہے تو میں اس کو منصوبے کے تحت آگے لے کر چلوں گا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس پروگرام کے اندر ہماری تھل کینال کی ری ماڈلنگ کو بھی زیر بحث لائے ہیں لیکن ایک بات جس کی طرف میں ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے ری ماڈلنگ آف تھل کینال کی بات کی تو اس کے اندر یہ کہا۔ Subject to the condition of payment of allowances تو یہ وہ بات ہے کہ یہ منصوبہ جب 1997 کے اندر یہاں پر lodge کیا گیا تو اس وقت سے لے کر اب تک اگر اس کا جائزہ لیا جائے کہ کتنے فیصد اس پر کام ہوا ہے اور کتنا باقی ہے تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ ہر حکومت نے اس ری ماڈلنگ کا تذکرہ کرکے 30 سال سے وہ پانی جو پورے ملک کے اندر ہم واحد وہ لوگ ہیں جنہوں نے پانی کو خریدا ہے' تیس سال سے جو بھی حکومت آئی ہے اس نے ہمارے ساتھ اس معاہدے کو breach کیا ہے اور violate کیا ہے۔ یہ وہ واحد کینال ہے پاکستان کے اندر جہاں پانی خریدا گیا ہے۔ اگر آپ ہمیں پانی کی وہ طے شدہ مقدار' contract کے اندر یعنی جو معاہدہ ہوا ہے' وہ نہیں دے سکتے تو وہ لاکھوں ایکڑ زمین جو لوکل مالکان سے لی گئی تھی وہ ہمیں واپس کر دیں تو شاید پانی کے بغیر بھی ہم گزارہ کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے وزیر صاحب سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ پانی ہے جس کے لئے ہمارے ان علاقوں کے لوگ تین دفعہ قیمت ادا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے بزرگوں نے زمینیں دے کر اس پانی کی قیمت ادا کی۔ دوسری مرتبہ ہم آبیانے کی شکل میں قیمتیں ادا کرتے ہیں اور ایک موگے پر اگر پچاس مربعے زمین ہے تو میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ اس موگے پر اگر آج سے پہلے چالیس مربعے زیر کاشت تھے تو آج ان میں سے

دس مربعے زیر کاشت ہیں اور صرف دو مربعے ایسے ہیں جن کو اس پانی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ تیس مربعے کے کاشتکار تو ان زمینوں کو دوبارہ barren کر کے چھوڑ کر چلے گئے ہیں لیکن جو دس مربعوں کے کاشتکار موجود ہیں انہوں نے دو مربعوں کو نہری پانی سے کاشت کیا ہوا ہے۔ آٹھ مربعے رقبے کو ڈیزل خرچ کرکے جب ٹیوب سے آب پاش کرتے ہیں تو تیسری دفعہ ہم ڈیزل کی شکل میں اس پانی کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ میں آج اس floor پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہم یہاں آج آبپاشی کے مسئلے پر بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام لوگوں نے اپنا حق مانگا ہے کہ چونکہ ہم پنجاب کے شہری ہیں اس لئے ہمارے نہری نظام کو ٹھیک کیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم پانی کو خواہ پنجاب کا شہری ہونے کی وجہ سے مانگیں لیکن یہ تو ہماری ایک سوات ہے۔ میں اس سے بڑھ کر ایک بات کرتا ہوں کہ ہم نے یہ پانی خریدا ہے' اس لئے ہمارا حق زیادہ بنتا ہے کہ جب priority اور preferences کو طے کیا جائے تو اس بات کو دوسری ترجیح میں رکھا جائے کہ ان لوگوں کو پانی دیا جائے جو یہاں کے کاشتکار ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو پہلے پانی دیا جائے جنہیں آپ معاہدہ کر کے پہلے ان سے بہت زیادہ چیزیں لے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ ایک اور بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب واٹر الاؤنس کی بات کی جاتی ہے تو میں نے یہ پوچھا کہ واٹر الاؤنس کو determine کرنے کے لئے کہ کن علاقوں میں واٹر الاؤنس کم ہو گا اور کن علاقوں میں واٹر الاؤنس زیادہ ہو گا اس کے لئے آپ کے پاس کیا measures ہیں؟ تو پتا یہ چلا کہ ایسے علاقے جو صحرائی ہیں' جو sandy areas ہیں ان کو واٹر الاؤنس زیادہ دیا جائے گا۔ جو علاقے دریا سے دور ہیں ان کو واٹر الاؤنس زیادہ دیا جائے گا۔ جن علاقوں میں بارش کم ہوتی ہے ان کو واٹر الاؤنس زیادہ دیا جائے گا۔ جن علاقوں کے اندر زیر زمین پانی کھاری ہے ان کو واٹر الاؤنس دیا جائے گا۔ اگر یہ پانچوں کے پانچوں measures ہماری نہر کو fulfil کرتے ہیں کون نہیں جانتا کہ بھکر میانوالی' خوشاب' یہ اور ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ

کا علاقہ صحرا تھل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو صحرا کے اندر کبھی moisture نہیں ہوتی اور صحرا کے علاقے دریا سے دور فاصلے پر ہیں اور وہاں نیچے پانی بھی کھاری ہے۔ اگر یہ تمام measures ہمیں fulfil کرتے ہیں تو پھر آئیے پنجاب کی تمام نہروں کے اس واٹر الاؤنس کا جائزہ لیں کہ تھل کا 3 17 کیوں ہے اور ہمارے ساتھ موجود تونسہ سے نکلنے والی جو canals ہیں ان کا واٹر الاؤنس کسی کا 8 17 ہے' کسی کا 5 15 ہے۔ اگر یہ تمام نہریں جہاں زرخیز زمینیں ہیں' جہاں صحرائی علاقہ نہیں ہے اور جہاں پر زیر زمین پانی اچھا ہے تو جب ہمارے منسٹر صاحب نے ایک پالیسی دی تو اس کے اندر ایک بڑی بات رکھی۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ The main issue is to rationalize water allowances یعنی واٹر الاؤنسز کو طے کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم اس کا ایک اچھے انداز میں تعین کریں گے لیکن اس کے تعین کرنے کے ساتھ ساتھ جناب وزیر آبپاشی کی توجہ بھی چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایک بات کو یہاں رکھا ہے کہ Decrease unnecessarily high water allowances کہ جہاں پر زیادہ واٹر الاؤنسز ہیں اور غیر ضروری ہیں ان کو کم کیا جائے گا۔ خدارا! میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ پانی واٹر الاؤنسز کو اس rationale کے طور پر دیکھنے کے لئے آپ کے پاس کیا measures ہیں؟ بدقسمتی سے 55 سال میں یہاں جو ہوتا رہا ہے وہ یہی ہے کہ جو پولیٹیکل گروپ زیادہ بااثر ہوا اس کو کہہ دیا گیا کہ اس کو زیادہ واٹر الاؤنسز کی ضرورت ہے اور جو پولیٹیکل گروپ زیادہ بااثر نہ ہوا اس کو کہہ دیا گیا کہ اس کو کم واٹر الاؤنس کی ضرورت ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہی ہے کہ ٹیلوں ٹبوں اور ٹوٹل sands zones کا جو علاقہ ہے' یہ جو تھل کا علاقہ ہے اس کا واٹر الاؤنس کم ہے اور اس کے مقابلے میں باقی نہروں کا بہت زیادہ ہے تو خدارا! پہلے اس کا معیار چیک کیجئے کہ اگر آپ نے اس کو unnecessarily high water allowances rationalize کرنا ہے تو اس کے لئے آپ کے پاس measures کیا ہیں؟ کیا determine کرنا ہے؟ کیا فارمولا ہے؟ سٹینڈرڈ کیا ہے؟ سٹینڈرڈ یہ نہ رکھیے گا کہ اس علاقے سے ہمارے ہاں زیادہ نمائندگی آئی ہے یا اس علاقے سے کم نمائندگی آئی ہے۔

اگرچہ اس نہر کے علاقے سے بھی کم نمائندگی آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب والا! میں اپنی آخری بات کروں گا۔ میں اپنی اس آخری بات کو ایک چیز کے ساتھ complete کرتا ہوں اور یہیں پر اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہی علاقہ ہے جس علاقے میں سب سے زیادہ کپاس اور گنے کی پروڈکشن ہوئی ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمارے ملک کی ترقی کے لئے کام کر سکتی ہیں۔ میں وزیر آبپاشی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ حقیقی طور پر صحیح معنوں میں اپنی پوری strategy کو objective اور پروگرام کو سامنے لائے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، مس شگفتہ انور!

محترمہ شگفتہ انور ،جناب سپیکر! میں معذرت چاہتی ہوں کہ میں ایوان میں موجود نہیں تھی۔ مجھے کچھ غلط فہمی تھی کہ آج پراجیکٹ submit کرنے کی آخری تاریخ ہے تو میں کچھ دیر کے لئے ہاؤس میں موجود نہیں تھی اس لئے میری غیر موجودگی میں میرا نام دو تین دفعہ اناؤنس کیا گیا اور میں اپنے نہ ہونے کی معذرت چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے جناب وزیر موصوف کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہوں گی' چونکہ میں خود پروفیشنل وکیل ہوں اور بھی میرے بہت سے دوستوں نے problems کو highlight کیا ہے' میں بہت تھوڑے وقت میں صرف ایک problem کو highlight کرنا چاہوں گی کہ محکمے کے خلاف بہت سارے کیسز کورٹ میں pending ہیں جن میں most of the time محکمے کے جو نمائندے ہیں وہ موجود نہیں ہوتے اور جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پرائیویٹ پارٹیز ان کے آرڈرز کو prolong کرتی جاتی ہیں اور کسی ایک پارٹی کو چند ماہ کے لئے' چند مہینوں کے لئے پانی کی باری دی ہوتی ہے وہ ریڈر کے ساتھ مل ملا کر اس کو کئی سالوں تک چلاتے رہتے ہیں۔ میں چاہوں گی کہ اس کی طرف بھی توجہ دیں تاکہ پانی کی جو کمی

یا چوری اور دیگر مسائل ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس کا بھی حل کیا جا سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ سردار لنڈ صاحب!

جناب جاوید اختر، شکریہ' جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دیا۔ کافی ساری باتیں تو ہو چکی ہیں۔ کچھی کینال کے بارے میں ہم لوگ زیادہ بات کرنا چاہتے تھے۔ یہ جو کچھی کینال بلوچستان جا رہی ہے' یہ بہت اچھی بات ہے۔ ہمارے بھائی ہیں لیکن ہمارے علاقے کا جو نقصان ہو رہا ہے اس پر ہزاروں خاندان جو کہ اس سے روزی حاصل کر رہے ہیں وہاں پر جو لفٹ پمپز لگے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے ان کا روزگار بالکل ہی ختم ہو جائے گا۔

جناب والا! بجلی کے فلیٹ ریٹس جب بحال تھے تو 470 ٹرباٹنز کوٹ فیڈر پر چلتی تھیں اور جب یہ فلیٹ ریٹ ختم ہوا تو اب یہ صرف 54 باقی رہ گئی ہیں وہ بھی بند ہونے کے قریب ہیں۔ پہلے تو واپڈا والے گندم اور کپاس پر seasonal bill لیتے تھے اب یہ لوگ ہر مہینے بل لیتے ہیں۔ اگر ایک آدمی بل نہیں دیتا تو یہ پیچھے سے ہی سب کا کنکشن کاٹ دیتے ہیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ واٹر سپلائی لائنز بھی انہی کے ساتھ چلتی ہیں انہوں نے انہیں بھی بند کر رکھا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ واپڈا والوں سے بات کریں اور علاقے کے گمبھیر مسائل حل کرائیں۔ بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: I give the floor to Sardar Leghari.

جناب محمد محسن خان لغاری، شکریہ' سپیکر صاحب! جیسا کہ ڈیرہ غازی خان والے میرے باقی دونوں بھائیوں نے بھی کچھی کینال کی بات کی ہے۔ وہ تو ایک ایسا پراجیکٹ ہے کہ جس پر ہمارے پورے صوبے سے ایک کمیٹی ہونی چاہئے جو بلوچستان والوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ چیز discuss کریں کہ بھئی! اگر آپ ہمارے صوبے اور ہمارے اضلاع میں سے ایک نہر لے کر جا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس میں سے پرندے کو

بھی ایک بوند پانی پینے کو نہیں ملے گا۔ میرا نہیں خیال کہ کام کرنے کا یہ کوئی مناسب طریقہ ہے۔ جب کچھی کینال ہمارے زرخیز علاقے کو بنجر کرتے ہوئے جائے گی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم پیاسے مر جائیں اور وہ بیچ میں سے پانی لے کر چلے جائیں۔ بلوچستان والے ہمارے بھائی ہیں۔ They are welcomed. لیکن پہلے ہم بیٹھ کر ایک طریقہ کار بنائیں کہ اس کینال میں سے ہمیں بھی کوئی پانی ملے' آخر ہمارے بھی حقوق ہیں۔ کچھی کینال کے بارے میں سرکاری طور پر کبھی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ یہ ساری باتیں سنی سنائی چل رہی ہیں۔ اس ایوان کو brief کر دیا جائے یا کم از کم علاقے کے نمائندوں کو brief کر دیا جائے کہ کچھی کینال کس طرح چلے گی؟ اس کی alignment کیا ہوگی اور اس کا پورا طریقہ کار کیا ہوگا؟ ابھی تو سارے اندھیرے میں ہیں اس لئے جتنے منہ اتنی باتیں سامنے آتی ہیں کہ جی وہ 7 ہزار کیوسک لے کر جائے گی۔ کبھی کوئی کہتا ہے 14 ہزار کیوسک لے کر جائے گی لیکن جب وہ وہاں سے گزرے گی ایک تو وہ سیم کا بہت بڑا مسئلہ پیدا کرے گی۔ وہ ایک اونچے پول سے گزرے گی تو نیچے سیم کا مسئلہ پیدا ہوگا۔

(موبائل فون بجنے کی آوازیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Put off your mobile phones please.

جناب محمد محسن خان لغاری: یہ سننے میں آیا ہے کہ وہ پکی نہر ہوگی۔ 1960 میں جب ڈی جی خان کینال شروع میں بنی تھی تو اس کا بھی منصوبہ یہی تھا کہ اسے 10 سال کے اندر پکا کر دیا جائے کیونکہ اس سے سیم کا مسئلہ پیدا ہوگا اور زمینیں غیر آباد ہو جائیں گی۔ اس لئے اسے پکا کرنا تھا۔ 1960 سے اب 2003 آ گیا ہے ابھی تک تو اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ اسی طرح جیسے سننے میں آ رہا ہے اگر کچھی کینال ڈیرہ غازی خان کینال سے دو گنا یعنی 14 ہزار کیوسک پانی لے کر جائے گی تو وہ سیم کا اور زیادہ مسئلہ پیدا کرے گی۔

جناب سپیکر! ہم سمجھے تو بہت کر رہے ہیں لیکن میں ساتھ ساتھ وزیر صاحب کا

شکریہ بھی ادا کر دوں کہ 1999 سے ملھاون ہل پراجیکٹ تھا جو کہ Japanese aid کا پراجیکٹ تھا۔ ہمارے بارانی علاقے کے اندر پہاڑی نالے جو تباہی پھیلاتے تھے اب وہ پانی استعمال ہو گا اور بجائے اس کے کہ وہ تباہی پھیلائیں وہ لوگوں کی زمینوں کو زرخیز کریں گے۔

جناب سپیکر! باقی دوستوں نے بھی فلیٹ ریٹ کی بات کی ہے۔ ہم لوگ بارانی علاقوں میں تین تین سو' چار چار سو فٹ نیچے سے پانی لے کر آ رہے ہیں' اس کے بجلی کے بل ناقابل برداشت ہیں۔ جیسے کہ ابھی سردار صاحب نے بتایا کہ 470 ٹربائنز کام کر رہی تھیں اور اب صرف 54 چل رہی ہیں۔ ان کا بھی جب 80 ہزار' ایک لاکھ 30 ہزار' ایک لاکھ 20 ہزار روپے کا بل آتا ہے تو وہ لوگ بھی زیادہ عرصہ نہیں چلا سکیں گے۔ چونکہ ان لوگوں کے پاس اس کے سوا کوئی اور ذریعہ روزگار ہے نہیں تو اس لئے وہ چلا رہے ہیں۔ فنانس منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں ان کے علاقے میں بھی یہی مسئلہ ہے اگر محکمہ آبپاشی اور محکمہ خزانہ واپڈا کے ساتھ مل کر ہمیں کوئی سبسڈی مہیا کر سکیں تو یہ غریب علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کی بہت بڑی مہربانی ہو گی۔ یہ ground realities ہیں یہاں comfortable کرسیوں پر بیٹھنا اور بڑی اچھی اچھی بحثیں کر لینا بڑی مزے کی بات ہے لیکن جب آپ علاقے میں پھرتے ہیں تو آپ نے وہاں خود دیکھا ہے کہ وہاں لوگوں کا کیا حال ہے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Now I give the floor to Mr Mushtaq Kiani Sahib'

GP. CAPT.(R) MUSHTAQ AHMED KIANI: Thank you very much. Sir Although I did not give my name because I am not from the place where irrigation works There are no canals in our area.

ہم تو بارانی علاقے کے لوگ ہیں اور ہر وقت اللہ کی رحمت سے امید لگائے رکھتے ہیں کہ بارش ہو تب ہی ہماری فصلیں ہو سکتی ہیں لیکن میں نے اپنے علاقے سے متعلق چند دن

پہلے بھی اپنے ارگیشن سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی۔ He was very kind and they are planning to construct some small dams ہمارے علاقے میں اور خاص طور پر جو میرا حلقہ ہے اس کے ساؤتھ میں خصوصاً پوٹھوہار کے علاقے میں Small dams can be made and they are very effective like Rawal Dam یہ Rawal Dam کسی علاقے میں چھوٹا ڈیم بنا تھا لیکن اب وہ پورے پنڈی کو پینے کے لئے بھی اور آبپاشی کے لئے بھی پانی دیتا ہے۔ اپنے علاقے کے لئے I have proposed small dams schemes باقی That is the best way that we can میرے دوستوں نے محکمہ آبپاشی کے متعلق بے شمار باتیں کی ہیں۔ This departrnent needs complete over and I think we have a very efficient Minister Alhamdulilah the things will be implemented and we are hopeful for the best. Thank you, Sir.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, I give the floor to Jahanzeb Imtiaz Gill.

جناب جہاں زیب امتیاز گل، شکریہ' جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں appreciate کروں گا جن صاحب نے بھی ہمیں print out دیئے ہیں یا وزیر آبپاشی نے کسی سیکشن آفیسر کو کہا ہو گا۔ اس میں مجھے کچھ چیزیں سمجھ نہیں آئیں۔ اس میں' میں ایک ہی چیز pin point کرنے لگا ہوں اور اس میں میں کہوں گا We will look forward آئندہ بھی ہمیں ایسی چیزیں دیا کریں تاکہ ہمیں تھوڑا سا پتا چلتا رہے۔ Strategies and directions for addressing water sector issues. میں food security objectives میں ۔ To ensure that the basic food needs of the population are met now and in the future انہوں نے اس کی ایک strategy بتائی ہے یعنی strategy والے خانے میں لکھا ہوا ہے۔ Increasing population 60 million to over 120 million by 2080 اس کے متعلق میں وزیر صاحب سے وضاحت

چاہوں گا What does it mean?

جناب سپیکر! یہ بھی appreciate کرنے والی بات ہے کہ انہوں نے فروری 2003 کا ایک ورکنگ پیپر دیا ہے اس کے پہلے صفحے پر They have gone to the numbers' نمبرز کی تفصیل دی ہے۔ 645 ملین کی بات کی گئی ہے۔ اس کے بعد D میں 320 ملین ہیں اور 300 ملین ہیں۔ I could not come up with the 645 million rupees. یہ calculation درست کی جائے۔

جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے دوسری یہ درخواست کروں گا کہ I do not know ارگیشن ڈیپارٹمنٹ میں آر این ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے یا نہیں؟

MR DEPUTY SPEAKER: You address the Chair please.

جناب جہاں زیب امتیاز گل، Yes, I am doing that Sir. اگر آر این ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے تو اسے فعال بنایا جائے اور اگر نہیں ہے تو براہ مہربانی آر این ڈی ڈیپارٹمنٹ کو قائم کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ 80 فیصد مسائل کو حل کرنے میں آر این ڈی ڈیپارٹمنٹ مدد کرے گا اور دوسرا جو آج کل مشکل پیش آ رہی ہے' مجھے خود بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب بھی ہم آبپاشی کے دفاتر میں جاتے ہیں تو وہاں کے آفیسر زیادہ اوقات اپنے دفاتر میں نہیں ملتے۔ اس کے لئے میری یہ درخواست ہے کہ کیوں نہ ایک دن یا دو دن مختص کر دیئے جائیں تاکہ ہمیں پتا ہو کہ وہ اس دن public relation کے لئے available ہوں گے یا اس دن دورے پر ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لئے simple circular would do this purpose شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ملک محمد جاوید اعوان!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان، جناب سپیکر! مہاجر ارگیشن سکیم جس کے لئے موجودہ سال میں پچیس ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں وزیر موصوف کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ یہ سکیم 1993 میں بنائی گئی تھی۔ اس پر کروڑوں روپے

خرچ ہوتے ہیں۔ اب یہ سکیم بالکل کاغذوں میں رہ گئی ہے اور برباد ہو چکی ہے۔ اس میں بجلی کے لئے جو تاریں لگائی گئی تھیں وہ کاٹ لی گئی ہیں۔ جو نالہ بنایا گیا تھا وہ مٹی سے بھر چکا ہے۔ اس کی باقاعدہ انکوائری کروائی جائے اور مزید جو پیسے لگانے ہیں اس سے پہلے ایک کمیٹی بنائی جائے کہ آئندہ جو رقم اس پر خرچ ہونی ہے وہ اس طریقے سے برباد نہ ہو۔ اس کا پانی مہاجر کینال سے لیا جائے گا جو پہلے ہی ناکافی ہے۔ اگر اس کا پانی لفٹ سکیم کے لیے لیا گیا تھا تو اس میں مزید کمی ہو جائے گی۔ براہ مہربانی مہاجر کینال کو گہرا کرنے کے لئے رقم رکھی جائے جس طرح تھل کینال کو گہرا کرنے کے لیے رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں ٹیوب ویل کا مسئلہ ہے۔ جس طرح میرے چند دوستوں نے فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں چار سو سے لے کر چھ سو فٹ تک پانی کی گہرائی ہے۔ اس پر ساٹھ سے اسی ہزار روپیہ بل آ رہا ہے۔ پہلے جب rate fix تھے تو دس سے پندرہ ہزار روپیہ بل آتا تھا۔ اس کے مقابلے میں بلوچستان میں بھی چار سو سے چھ سو فٹ تک گہرائی سے جو پانی ہے وہاں چار ہزار روپیہ rate fix کیا گیا ہے۔ براہ مہربانی حکومت پنجاب بھی rate fix کرے۔

جناب سپیکر! میرا آدھا حلقہ پہاڑی علاقہ ہے۔ میرے دوستوں نے پہلے بھی فرمایا ہے کہ mini dam بنائے جائیں۔ میرے علاقے میں جب بارش ہوتی ہے تو پانی اتنا تیزی سے آتا ہے کہ اس کے راستے میں فصلیں، مکان یا کوئی چیز بھی ہو تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اگر mini dam بنائے جائیں تو یہ ہماری آبپاشی کے لئے بہتر ہو گا۔ ہمارے علاقے میں پینے کا پانی بہت نایاب ہے۔ اس طرح ہم وہ پانی پینے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری کامران علی صاحب!

چودھری محمد کامران علی خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! آج آبپاشی پر بات ہو رہی ہے۔ ہم

اصل میں بارانی علاقے کے زمیندار ہیں لیکن خوش قسمتی سے میرے حلقہ نیابت میں ایک دو علاقے ایسے ہیں جہاں پر آبپاشی والوں سے ہمارا واسطہ رہتا ہے۔ خصوصاً ٹیکسلا تحصیل میں اور پھر پنڈی اڈیالہ یونین کونسل ہے۔ سب سے پہلے میری گزارش ہے کہ میرے حلقے میں ایک جاوا ڈیم موضع ڈھلا کی زمینوں پر بنا ہے۔ یہ 1992 میں بنا ہے۔ اس ڈیم میں جو زمینیں آئی ہیں آج دن تک ان کی ادائیگی نہیں ہوئی۔ مجھے وہاں پر لوگوں نے بتایا ہے کہ کئی دفعہ سیکرٹری آبپاشی سے بات ہوئی ہے لیکن وہ فائل ابھی تک کہیں گم ہے۔ اس حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ جن لوگوں کا رقبہ ڈیم کے اندر آیا ہے ان کو ادائیگی کی جائے۔ اس کے ساتھ یہ ہے کہ لوگوں سے زمینیں بھی لے لی گئیں اور ڈیم بھی بنا دیا گیا لیکن بدقسمتی سے اس موضع کے لوگوں کو اس پانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس سے سات آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اور موضع ہے وہاں پر اس ڈیم کا پانی دیا جا رہا ہے۔ میں اس پر بھی چاہوں گا کہ وزیر صاحب کوئی نظر ثانی فرمائیں۔

اس کے علاوہ میرے حلقہ نیابت میں تھانہ چونترا کے علاقے کو دریائے سوانجھ تقسیم کرتا ہے۔ وہاں پانی ہمیشہ اچھی مقدار میں ہوتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پانی سے کوئی فائدہ اٹھایا جائے تو اس علاقے کے دونوں اطراف کے زمیندار خوش حال ہو جائیں گے۔ میری یہی گزارشات ہیں۔ مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر، حفیظ اللہ خان!

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا حلقہ بھکر، جہاں سے تھل کینال گزرتی ہے مجھے کچھ عرصہ سے اپنے علاقہ سے شکایات ملی ہیں کہ میرے ضلع کا پانی کم کر کے ملحقہ ضلع لیہ کا پانی بڑھا دیا گیا ہے۔ میں اسی بارے میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے؟ اس موسم میں جب گندم کی فصل پکنے والی ہے اور پہلے ہی نہروں میں پانی کم ہے اگر مزید کم کر کے دوسرے ضلع کو دیا گیا ہے تو میرے علاقہ کے لوگوں کے ساتھ یہ بہت ناانصافی

ہے۔

میرا بھکر کے علاقہ کچا سے تعلق ہے۔ یہ ایک دریائی علاقہ تھا جو تقریباً سندھ تک جاتا ہے۔ انگریز کے زمانے میں اس علاقے کو سونے کی چڑیا کہتے تھے لیکن اب یہ اپنی زرخیزی کھو رہا ہے۔ سیلاب نہیں آتے۔ ایک عرصے سے دریائے سندھ کے مشرقی کنارے پر بند باندھ دیا گیا ہے اس وجہ سے سیلاب نہیں آتا۔ ٹیوب ویل جو پانی چوس رہے ہیں اس وجہ سے بھی زرخیزی میں کمی آ رہی ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ اس علاقہ کچا کو نہر سے ملا دیا جائے کہ جو تھل کینال گزرتی ہے اور اس کو اس علاقے میں دے دیا جائے تو اس کی زرخیزی واپس آ سکتی ہے۔ ہمارے علاقہ سے ملحقہ ڈیرہ اسماعیل خان کا علاقہ دامان اور ڈیرہ غازی خان کے لوگ ہمارے علاقوں میں آ کر فصل کی کٹائی کرتے تھے لیکن اب ہمارے لوگ ان علاقوں میں جا کر فصل کی کٹائی کرتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک صورتحال ہے۔ اس علاقے کا انحصار ٹیوب ویل پر ہے۔ فلیٹ ریٹ ختم ہونے کی وجہ سے اور بجلی مہنگی ہونے کی وجہ سے لوگوں نے کنکشن کٹوا دیے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ آپ واپڈا سے بھی مذاکرات کریں کہ فلیٹ ریٹ بحال کئے جائیں۔ وہ لوگ ڈیزل مہنگا ہونے سے کاشت کاری نہیں کر سکتے۔ وہ دوبارہ کاشت کاری شروع کریں۔ میری وزیر موصوف سے یہی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس سے پہلے کہ میں وزیر موصوف کو wind up کے لئے کہوں۔۔۔

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! جب میں تقریر کر رہا تھا تو آپ نے درمیان میں مجھے ٹوک دیا تھا۔ میں بیٹھ گیا تھا۔ میں نے ایک قومی بات کی تھی۔ میں نے اپنے علاقے کے بارے میں ایک پوائنٹ بھی نہیں اٹھایا تھا۔ آپ نے اس وقت مجھے بٹھا دیا تھا۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ کی وساطت سے اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو نور پور تھل کا علاقہ ہے وہاں سے چشمہ جہلم لنک کینال نکلتی ہے۔

وہاں جب پانی چھوڑا جاتا ہے تو اس سے میرے سات آٹھ گاؤں کا پورا رقبہ سیم کی وجہ سے تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ چشمہ جہلم لنک کینال جب وہاں سے گزاری گئی تو اس علاقے کے لوگوں کو اس وقت بھی معاوضہ نہیں دیا گیا اور اب جو سات آٹھ گاؤں پانی میں ڈوبے پڑے ہیں آج تک محکمے نے ان کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جب کہ وہاں واپڈا کا سکارپ سالہا سال تک Indus Basin Treaty کے فنڈز استعمال کرتا رہا۔ اب وہ نہر والوں کو دے کر چلے گئے ہیں اور ان کے ٹیوب ویل جو پانی کو suck کرتے تھے وہ ختم ہو گئے تھے۔ اس سلسلے میں جناب وزیر آبپاشی سے درخواست ہے کہ ڈرینج بھی ان کے پاس ہے۔ وہاں تقریباً 20 میل کا علاقہ ایسا ہے جو زمین کے اوپر چشمہ جہلم لنک کینال بنائی گئی ہے اگر اس کی لائننگ کر دی جائے اور اس کو پختہ کیا جائے تو میرے سات' آٹھ گاؤں بچ جائیں گے۔

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے دوسری عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ گریٹر تھل نکل رہی ہے اس کا بھی بندوبست کیا جائے۔ چونکہ میرا تھل کا علاقہ ہے وہاں سیم بہت جلدی ہوتی ہے۔ ہم تو وہاں تباہ و برباد ہو رہے ہیں اور وہاں کوئی انتظام نہیں کیا جا رہا۔ وزیر صاحب اس خطرے کو anticipate کریں اور اس کو بھی پختہ کریں تاکہ ہمارا علاقہ سیم سے بچ جائے۔ دریا پر بیٹھ کر پیاسے والی بات ہے کہ کچھی کینال والا ہمارے ساتھ بھی معاملہ ہے۔ نورپور تھل کے علاقے کو یہ پانی نہیں دے رہے۔ چشمہ جہلم لنک کینال جس سے پانی لیا جا رہا ہے وہ بھی ہمارے علاقہ سے ہے۔ گریٹر تھل بھی وہاں سے جا رہی ہے لیکن ہمیں پانی نہیں دیا جا رہا۔ میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ ایک تو دونوں نہروں کو پختہ کریں۔ دوسرا نورپور تھل ایریا کو پانی دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔ Before I ask the honourable Minister to wind up. میں تھوڑا اپنے حلقے کے بارے میں ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں Before he

winds up that should also be included in پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے چند ایک پوائنٹس پر خصوصاً Qadra Creek اور ٹیوب ویلز کے فلیٹ ریٹ کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ دوسرے ڈیرہ غازی خان کے صاحبان جنہوں نے کچی آبادی کے بارے میں جو بات کی ہے یہ بڑی اہم نوعیت کی بات ہے۔ چونکہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ وہاں پانی کا پہلے ہی بڑا فقدان ہے۔ اگر وہاں کوئی نہر نکالی جائے تو ہمیں اس نہر کے نکالنے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اصولاً اس نہر کے نکلنے سے پہلے اگر ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے لوگ اور پنجاب کی کمیٹی سنٹرل گورنمنٹ سے بات کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ زیادہ بہتر ہوگا اور amicable solution ہو جائے جس کے ذریعے اگر کچی کینال بنائی جائے تو اس میں وہ پانی بھی رکھا جائے جس سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کا تقریباً ساڑھے چار لاکھ ایکڑ رقبہ جو غیر آباد ہے' وہ آباد ہو سکتا ہے۔

دوسرا ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کا علاقہ بلوچستان کے ساتھ منسلک ہے۔ اس علاقے کو بھی اس کے مطابق سمجھا جائے کیونکہ وہاں ہمارا اکثر علاقہ بارانی ہے۔ جہاں subsoil water بھی نہیں ہے اور پانی تین سے چار سو بلکہ چھ سو فٹ نیچے ہے اور وہاں اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ "پچھات" کا علاقہ اسے کہا جاتا ہے اور اس پچھات کے علاقے میں لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں اور خون کی بو آتی ہے۔ اگر بارش ہو جائے تو پانی آتا ہے ورنہ کوئی نہیں۔ جس طرح انہوں نے بلوچستان کے فلیٹ ریٹ مقرر کئے ہیں اگر اس کو بھی بلوچستان کے ساتھ شامل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس علاقے کے لئے آپ کا اور ہم سب کا اور پنجاب گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ This matter should be taken up with the Central Government جب بھی کوئی بات ہو تو Before the Katchhi Canal is taken out, a decision should be taken amongst all of us, the Punjab Government including the D G. Khan and Rajanpur representatives تاکہ اس پر سیر حاصل بحث ہو اور اس کے بعد جو بھی

عمل کیا جائے ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ اب میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ wind up کریں۔

جناب طاہر حسین خان طیزئی، جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کمیٹی بنانے کے بارے میں آپ سے گزارش کی ہے۔ یہ بڑا اہم ایشو ہے۔ اگر آپ مہربانی کر کے پنجاب پر احسان کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ارگیشن ڈیپارٹمنٹ کیسے جا رہا ہے؛ صرف پانی کی کمی اور بحران کے اوپر ہاؤس ایک کمیٹی بنا دے جس میں بے شک ٹیکنیکل لوگوں کو بھی ضرور رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منسٹر صاحب wind up کریں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی، بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے معزز ارکان اسمبلی کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے آبپاشی کے انتہائی اہم شعبے کے متعلق اپنی بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور اس معزز ایوان کو یقین دلاؤں گا کہ ان کی آج جو آراء سامنے آئی ہیں ان پر انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہتر حکمت عملی اپنائیں گے اور منصوبہ بندی کر کے ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلے میں جیسا کہ ابھی آپ نے بھی کہا اور معزز ارکان اسمبلی کی بھی تجویز ہے کہ کمیٹی بنائی جائے۔ ہمارے پانچ زون ہیں اور میں محرم کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہر زون وائز ارکان اسمبلی کی میٹنگ بلاؤں گا کیونکہ اس وقت تک ہمیں اسمبلی کی کارروائی کی کاپیاں بھی مہیا ہو چکی ہوں گی اور ان سب کے ساتھ بیٹھ کر ہم ایسی پالیسی واضح کریں گے کہ جس سے ہمیں ان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد مل سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! جیسا کہ یہاں پر پانی کے بڑے اہم مسئلے پر بات ہوئی جو ہم سب کو، ہمارے آنے والے بچوں اور آنے والی نسلوں کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی ہوئی کہ آئندہ جنگیں بھی پانی پر ہوں گی۔ میں اس بحث کو سمیٹتے وقت شرمندگی سے ایک بات ضرور کروں گا کہ آج یہاں پر مجھے نہ تو اپوزیشن لیڈر نظر آ رہے

ہیں اور نہ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر نظر آ رہے ہیں۔ ان کا یہاں ہونا بہت ضروری تھا اور اپوزیشن لیڈر کا تقریر کرنا بھی بہت ضروری تھا کیونکہ ان کے مفید مشوروں کی وجہ سے ہی شاید آج ہم مل بیٹھ کر کوئی ایسا لائحہ عمل اپنا لیتے جس کی آج اس صوبے کو نہیں اس ملک کو اشد ضرورت تھی۔ آپ کو پتا ہے کہ قائد ایوان کا یہاں ہونا کوئی ضروری نہیں ہے کیونکہ ان کی طرف سے تین وزراء یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم ان کی ایک مکمل ٹیم ہیں کیونکہ ہمارے پاس اختیارات ہیں اور محکمے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں ان سے مکمل مشورے اور آراء لیتے رہتے ہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک sense میں اس بات کو رکھا ہے۔ یہ واقعی ایک سوچنے کی بات ہے اور میں گنتی بھی کر رہا تھا۔ اس وقت تقریباً 26 ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ منسٹر صاحب اس کو generally رکھتے تو زیادہ بہتر تھا اس طرح مناسب نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سینئر وزیر راجہ بشارت صاحب کو کوئی کام نہیں ہے تو پھر کسی ایم پی اے کو اتنے کیا ضروری کام ہو سکتے ہیں کہ وہ اس ہاؤس میں نہیں ہیں؟ یقینی بات ہے کہ منسٹر صاحبان اس ہاؤس کے زیادہ ذمہ دار ممبرز ہیں اور ان کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ کوئی logic نہیں ہے کہ ایم پی ایز کو بڑے کام تھے۔ خاص طور پر میں یہ بھی کہوں گا کہ یہاں پر صرف تین خواتین بیٹھی ہوئی ہیں۔ ایم پی اے کو تو یہ بہانہ ہو سکتا ہے کہ بڑے حلقے سے پریشر تھا لیکن باقی جو خواتین نہیں ہیں تو میں منسٹر صاحب سے صرف یہی کہوں گا کہ اس کو general رکھیں۔ ورنہ اس ہاؤس کا پہلے ہی ماحول کوئی اچھا نہیں ہے۔ صرف 25 ممبر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بالکل شرم کی بات ہے۔ آئندہ کل لودھی صاحب نے بھی wind up کرنا ہے۔ میں بشارت صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ منسٹر نے wind up کرنا ہے'

پالیسی سٹیٹمنٹ بھی دینی ہے اس لئے اگر آپ کے بنچز کی طرف سے حاضری زیادہ ہو تو ہم اچھا محسوس کریں گے۔ ہم بھی کوشش کریں گے کہ ہمارے ممبرز بھی زیادہ ہوں۔ بہت شکریہ

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج جہاں میں اس ایوان کا شکریہ ادا کر رہا ہوں وہاں میں اپنے قائد چودھری پرویز الٰہی کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے کل ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے پانی کے اس اہم مسئلہ پر بات کی اور انہوں نے پاکستان کے دوسرے صوبوں کی توجہ بھی اس اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرائی ہے۔ میں ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! آج وقت یہی ہے کہ ہم بڑے آبی ذرائع کی تعمیر کے لئے سندھ سرحد، بلوچستان اور پنجاب سب مل کر national dialogue شروع کریں تاکہ اس اہم مسئلہ پر بات ہو سکے اور ہم اتفاق پیدا کرتے ہوئے اس معاملہ کو احسن طریقہ سے حل کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہاں پر بات ہوئی کہ چھوٹے ڈیم بنا دیئے جائیں تو اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ چھوٹے ڈیمز صرف پوٹھوہار کے علاقے میں بن سکتے ہیں۔ پنجاب کے دوسرے علاقوں میں وہ ڈیمز نہیں بن سکتے کیونکہ باقی پنجاب کا علاقہ surrounding areas اور flat land ہے۔ flat land میں ڈیمز کا بننا ناممکن ہے اس لئے یہاں پر بڑا ڈیم ہی بنے گا۔ اس سے مسائل حل ہوں گے جو کہ آج وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک واضح بیان دے کر ہمارے حوصلے بلند کئے ہیں اور مجھے پوری امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ہماری حکومت ایک اچھا فیصلہ کر کے اس مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرے گی کیونکہ آبی وسائل ہمارا مسئلہ ہی نہیں پوری دنیا کا مسئلہ ہے اور اس مسئلہ کو جب قوموں نے ignore کیا تو اس کا نقصان ہوا اور ہمیں اس کو ignore نہیں کرنا ہے۔ اگر ہم اسے ignore کریں گے تو آئندہ آنے والے سالوں میں شاید قحط پڑ جائے گا۔ یہ بات میں نے

اپنی شروع کی تقریر میں بھی کی تھی اور میں نے وضاحت کی تھی۔ میں نے اس ایوان کو مختلف تجاویز کے حوالے سے vision of strategies اور development schemes کی کاپیاں بھی تقسیم کی تھیں تاکہ ان پر بحث ہو سکے۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ یہاں کے معزز اراکین نے کھل کر بحث کی اور اس پر کھل کر بات ہوئی۔ ہمیں ایک اچھی حکمت عملی اپنانے کے لئے اس ہاؤس کی آراء سے مدد مل سکے گی۔

جناب والا! میں چند ایک باتیں یہاں پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو میرے معزز اراکین نے کی ہیں۔ میں ان پر مختصراً روشنی ڈالوں گا۔ باقی انشاء اللہ تعالیٰ محرم کے بعد زون وائز میٹنگ بلا کر تفصیلاً احکامات ان کی آراء کے مطابق جاری کئے جائیں گے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر جہاں ڈیموں کی ضرورت ہے وہاں ہمیں اس وقت چند ایسے اقدامات کی بھی ضرورت ہے جن میں نہروں کی ماڈلنگ، راجباہوں کی lining اور پانی کی چوری کا سدباب اور پانی کے استعمال کے جدید طریقے اپناتا ہوں گے۔ نہروں کی ماڈلنگ کے سلسلہ میں ہم ایک پراجیکٹ لا رہے ہیں جس پر اچھی خاصی رقم صرف ہو گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس پراجیکٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ آپ منصوبے لاتے ہیں اور اس پر باتیں ہوتی ہیں لیکن ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جاتا۔ میں اس ایوان کو یقین دلاؤں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ راجباہوں کی lining بھی ہو گی اور آپ دیکھیں گے کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں اور آئندہ ADP میں بھی راجباہوں کی lining کی سکیمیں شامل ہوں گی اور ان پر انشاء اللہ تعالیٰ کام ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

جناب والا! جہاں تک پانی چوری کے سدباب کے سلسلہ میں باتیں ہو رہی ہیں تو اس سلسلہ میں، میں آپ کو بتاتا چلوں کہ پانی چوری کو روکنے کے لئے ہم نے اچھے اقدامات کئے ہیں۔ ہم نے اس میں محکمہ زراعت، محکمہ آبپاشی اور وہاں کے لوکل لوگوں کو شامل کر کے کمیٹیاں بنائی ہیں اور جس طرح کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ ہم نہری پنچایت اور کینال پنچایت اور اسی طرح راجباہوں پر بھی پنچایت بنا کر اس کو پنچایت سسٹم کے

ذریعے ہی روکیں گے۔ہم نے یہ سوچا ہے کہ ہم محکمہ کی طرف سے جو بلیک میلنگ ہے ' ایس ڈی او ' ایکسئن اور نہری پٹواری کی بلیک میلنگ سے عوام کو دور کر دیں اور عوام کو اس پروگرام میں شامل کریں اس سلسلہ میں ہم نے پروگرام وضع کر لیا ہے اور اس کی سمری بنا کر جناب وزیراعلیٰ کو بھجوا دی گئی ہے۔ جیسے ہی وہاں سے منظوری آئے گی تو عنقریب پنچایت سسٹم پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس سے مسائل پر کافی حد تک کنٹرول ہو گا۔ ہم اس پر مانیٹرنگ بھی کریں گے اور ایسے لوگوں کو کیفر کردار تک بھی پہنچایا جائے گا۔ میں اس حوالے سے آپ کو بتا دوں کہ ہم نے پہلے ہی اس سال بھی خاصے لوگوں کو پکڑا ہے ۔ ہم نے Tail Committees بھی بنا دی ہیں جو اس بات کو واضح کریں گی کہ tail تک پانی پہنچ سکے۔اس مقصد کے لئے ہم نے 2432 کمیٹیاں تشکیل دے دی ہیں۔

جناب والا! اس سال ہم نے جو بھل صفائی کی ہے۔ ہمارا ٹارگٹ 608 راجباہوں کی صفائی تھا۔ جب میں نے چارج سنبھالا تو اس وقت یہ کام شروع ہو چکا تھا اور مجھے اراکین اسمبلی نے کہا کہ یہ کام ناقص ہے اس کو بہتر طریقہ سے اپنایا جائے تو میں نے اس وقت ان اراکین اسمبلی سے مشورہ کر کے اس پروگرام کو increase کیا اور ہم نے 733 نہروں اور راجباہوں کی صفائی کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر صفائی ہوئی۔ جن اراکین نے مجھے شکایات کیں وہاں پر میں موقع پر بھی گیا اور بھل صفائی کی مہم کی خود نگرانی بھی کی اور اس بھل صفائی کی مہم کے حوالے سے مجھے امید ہے کیونکہ یہ مہم اپنی مدد آپ کے تحت تھی۔ اس سے پہلے مختلف ٹیمیں اور مانیٹرنگ ٹیمیں یہ صفائی کروائی رہی ہیں لیکن اس دفعہ اپنی مدد آپ اور کسانوں کی ٹیموں کی مدد سے یہ صفائی ہوئی ہے۔ اس سے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پانی ٹیلوں تک پہنچنے میں خاصا فائدہ ہو گا اور پانی کی قلت کچھ حد تک دور ہو سکے گی۔اسی طرح ہم نے پروگرام بنایا ہے کہ محکمہ آبپاشی کے افسران ہر سوموار اور جمعرات کو اپنے ہیڈکوارٹرز میں بیٹھا کریں گے اور وہ وہاں پر مسائل سنیں گے اور ان کو حل کریں گے۔ میں اراکین اسمبلی سے

کہوں گا کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اور علاقوں میں یہ نگرانی کریں کہ سوموار اور جمعرات کو جو افسر نہیں بیٹھے گا، جو ہیڈکوارٹر میں بیٹھ کر کام نہیں کرے گا، اپنی کرسی پر نہیں ہوگا تو مجھے ان افسران کی نشاندہی کریں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! میں شکایات کو خود بھی مانیٹر کروں گا اور میں نے ہر پندرہ دن بعد کھلی کچہری کا اہتمام کیا ہے کہ ہر ایکسیئن، ایس ڈی او، سپرنٹنڈنٹ انجینئر اور چیف انجینئر مہینے میں ایک دفعہ اپنے اپنے زون میں اور اپنے اپنے علاقوں میں کھلی کچہریاں لگائیں گے تاکہ عوام کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے اور ان شکایات کی مکمل سمری بنا کر اور مکمل ڈیٹا بنا کر سیکرٹری کے پاس اور بعد میں میرے پاس آئے گا اور ہم بھی دیکھیں گے کہ ان شکایات پر کتنے احکامات جاری ہوئے ہیں اور کتنی شکایات پر عملدرآمد ہوا ہے۔ اس کی مکمل مانیٹرنگ ہوگی۔ یہاں پر بھی ہم نے سیکرٹری آبپاشی کے دفتر میں ایک مانیٹرنگ سیل بنا دیا ہے اور ہم ہر ماہ بعد اس کو REVIEW کیا کریں گے اور دیکھا کریں گے کہ یہ مسائل کس طرح حل نہیں ہو رہے ہیں۔ میں نے محکمہ کو حکم دیا ہے کہ وہاں کے ایم این اے صاحبان، ایم پی اے صاحبان، تحصیل ناظم اور یونین ناظم اور چیف گیسٹ کے طور پر ڈسٹرکٹ ناظم کو بھی ان کھلی کچہریوں میں مدعو کریں تاکہ وہ وہاں پر بیٹھ کر دیکھ سکیں کہ یہاں پر محکمے کے لوگ کس طرح مسائل حل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر 10 محرم کے فوراً بعد عمل درآمد شروع ہوگا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کو بھی بلایا جائے گا۔ اگر کسی علاقے میں یہ کھلی کچہری نہیں ہوگی اور آپ لوگ اس کی نشان دہی کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا یہ بھائی وہاں پر کارروائی کرے گا۔ میں آپ کے علاقوں میں خود آؤں گا اور دیکھوں گا کہ کس طرح یہ کام نہیں ہوتا۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح ایک تو محکمہ کی کارکردگی بہتر ہوگی اور دوسرا لوگوں کی شکایات کافی حد تک دور ہوں گی۔ اس میں آپ کی بھی دلچسپی بڑھے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے اچھے فیصلے کر سکیں گے اور اچھے نتائج مل سکیں گے۔

جناب والا! یہاں پر مختلف پراجیکٹس کے حوالے سے بات ہوئی تو میں ان پر بھی روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ اس سے پہلے میں یہ چاہوں گا کہ ہم پانی کے استعمال کے لئے ایسے جدید طریقے اپنائیں۔ جیسا کہ میرے ایک بھائی نے یہاں پر بات کی کہ ہمیں ایسے سسٹم بنانے چاہئیں کہ ہم ایسی فصلیں متعارف کروائیں جس سے کم پانی سے بھی ہم بہتر نتائج حاصل کر سکیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر ہم نے ایک پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ جس میں sprinkle irrigation, drip irrigation, laser levelling اور zero tillage کے منصوبے شامل ہیں۔ ان سے انشاء اللہ ہم بہتر طریقے سے نتائج لا سکیں گے۔ پانی کی کمی کا جو مسئلہ ہے اس سے بہتر اور اچھی فصلیں لا سکیں گے۔ ایسی نقد آور فصلوں کو متعارف کروا سکیں گے جو کم پانی سے زیادہ آمدنی دیں گی۔ پچھلے دنوں میں لنگاہ خان صاحب جو کہ لاہور بارڈر پر ہیں۔ وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں انہوں نے ایک فارم ہاؤس' گرین ہاؤس بنا رکھا ہے جہاں ایسی فصلیں کاشت کی ہیں جن کا موسم نہیں تھا اور وہ ان سے بہتر آمدنی حاصل کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے ٹماٹر کی فصل سے کافی پیسا کمایا ہے اور اگر ہم بھی اس طرح کی چیزوں کو ٹی وی' ریڈیو اور مختلف حوالے سے لوگوں کو دکھائیں گے تو وہ میڈیا کے حوالے سے بھی متعارف ہوں گی۔ لوگوں کو ایسی فصلوں کے متعلق پتا چلے گا تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسی فصلوں کے حوالے سے کام کر کے اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں گے بلکہ میں آج اس ایوان کے حوالے سے پریس اور دانشوروں کو بھی گزارش کروں گا کہ آپ ایسے موضوعات کو اخبارات میں جگہ دیں تاکہ زراعت کی ترقی ہو سکے اور اریگیشن نظام کے حوالے سے لوگوں کی آراء اور مشکلات سامنے آئیں جن پر بحث ہو' کالمز لکھے جائیں تاکہ ہم اس مسئلے پر مل کر بحیثیت ایک قوم کوئی اچھا فیصلہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! یہاں بات ہوئی کہ شاید اس محکمے کو پرائیویٹائز کیا گیا ہے تو میں بتاتا چلوں کہ 1997 میں PIDA Act کے تحت قانون اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور وہ ایسا قانون تھا کہ جو چند پیسے اور foreign aid لانے کے لئے اس وقت کی حکومت

نے پاس کیا اور اس سے یہ ہوا کہ چند ایک نہریں جن میں بہاول پور کا ایریا جس کا ابھی ذکر ہوا ہے۔انہوں نے بتایا کہ وہاں پر ظلم ہو رہا ہے اور واقعی یہ بات درست اور صحیح ہے۔ اس ایکٹ کے تحت ان نہروں کی پرائیویٹائزیشن ہوئی تو عام کسانوں کے ساتھ واقعی ظلم تھا تو اس ایکٹ میں ایک ایسا کالم اور فقرہ تھا جس سے سہارا لے کر ہم نے اس ایکٹ کو پوری طرح نافذ نہیں ہونے دیا اور اب اسی سہارے کی بدولت تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کی آراء کے لئے کسانوں کی ایسوسی ایشن بنائیں گے تاکہ زمیندار کسانوں کی پنچایت کے حوالے سے شامل ہو سکیں اور jointly یعنی ڈیپارٹمنٹ' کسان اور زمیندار اس میں شامل ہوں گے اور اس کینال سسٹم کو handover نہیں کریں گے تاکہ اس سے کوئی غلط کام نہ ہو سکے جس کی نشاندہی میرے بھائیوں نے یہاں کی ہے۔

جناب والا! میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم خود زمیندار ہیں اور زمینداروں کا ہمیں بخوبی احساس ہے اور ان کی آواز انشاء اللہ تعالیٰ اس اسمبلی میں بلند ہو رہی ہے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے ۔ یہاں مختلف پراجیکٹس کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ سکیموں پر پوری طرح عمل درآمد کروائیں گے ۔ اسی طرح نہری پانی کی برابر تقسیم کے حوالے سے بات ہوئی تو میں یقین دلاتا ہوں کہ کینالز سسٹم میں تقسیم کے طریقہ کار کو واضح کر دیا ہے جس میں ہر نہر کے حق ڈسچارج کا تناسب ہے ۔ اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور نہر میں پانی کا پورا حق دیا جاتا ہے ۔ بوائی اور پکائی کے اندر رہتے ہوئے اسی طریقہ کار کو اپنا رہے ہیں ۔ اسی طرح راجباہوں کے اندر بھی تقسیم کے لئے کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو محکمہ زراعت اور آبپاشی کے ساتھ مل کر زمینداروں کو روٹیشنل پروگرام اور انٹرنیشنل پروگرام متعارف کروا رہی ہیں اور زمینداروں کے مشورے کے ساتھ اس روٹیشنل پروگرام پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ آپ لوگ بھی چیک کریں کہ اگر آپ کے علاقے میں اس پروگرام پر آپ کے مشورے سے عمل درآمد نہیں ہو رہا تو اس کی نشان دہی کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی بہتر ہو جائے گا۔

اسی طرح موگہ جات کی وارا بندی بھی ہے ۔ اس میں ہم سب ڈویژنل کینال آفیسرز اور ڈپٹی کینال کلکٹرز کی اتھارٹی کو ختم کر کے اختیارات سرکاری اہلکاروں سے لے کر زمینداروں کو دے رہے ہیں جو کھال پنچایت کی صورت میں کام کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج آئیں گے۔ اسی طرح واٹراللاؤنس کے بارے میں بتاتا جاؤں کیونکہ یہ بیک وقت ایک جیسا نہیں ہو سکتا ۔ مختلف نہروں پر مختلف الاؤنسز ہیں لیکن اس سلسلے میں غور کیا جا رہا ہے کیونکہ دریاؤں میں پانی کی دستیابی اور پراجیکٹ ایریا دیکھا جاتا ہے۔ بارشوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور زیر زمین پانی کی کوالٹی اور مقدار دیکھی جاتی ہے کہ پانی پوری طرح دستیاب ہے ۔ اقسام اور درجہ حرارت کے حوالے سے واٹرا لاؤنسز مختلف علاقوں میں مختلف ہوتا ہے لیکن اس سلسلے میں 1991 کے واٹر بورڈ کے حوالے سے اس پر مکمل عمل درآمد کروائیں گے کیونکہ اس میں جو منظور شدہ الاؤنس ہے وہی ہر جگہ لگے گا۔ اسی طرح آبیانے کے متعلق بات ہوئی ہے ۔ موجودہ قوانین کے تحت آبیانہ صرف اس کھیت پر وصول کیا جاتا ہے جس میں فصل کاشت ہو کر برداشت تک پہنچ جائے اور اس کا جھاڑ پچیس فیصد بمقابل جھاڑ بندوبست سے کم ہو۔ پانی کی کمی کی صورت میں کاشتکار کم رقبے پر فصل کاشت کرتا ہے اس لئے عدم کاشت پر کوئی آبیانہ وصول نہیں کیا جاتا ۔ ٹیوب ویل سے رقبے کو کاشت کرنے کی صورت میں پچیس فیصد آبیانے کی رعایت دیتے ہیں ۔ اگر اس پر مکمل عمل درآمد نہیں ہو رہا تو اس کی نشان دہی کریں ۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک میٹنگ کی ہے جس کے دوران ایک تجویز سامنے آئی ہے کہ آبیانے کو فلیٹ ریٹ پر تقسیم کر دیں ۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے ۔ آپ لوگ بھی اس سلسلے میں اپنی تجاویز دیں کہ فلیٹ ریٹ آبیانہ کر دیں۔ آپ کی تجاویز سے انشاء اللہ استفادہ کریں گے لیکن میری reservation یہ ہے کہ فلیٹ ریٹ کرنے سے شاید جنہیں آبیانہ کم دینا پڑتا ہے تو انہیں زیادہ دینا پڑے ۔ یہ ان سے زیادتی ہو گی تو اس حوالے سے میری ذاتی رائے اور تجویز ہے کہ سروس چارج پر آبیانہ لیں ۔ جتنی سروس اتنا آبیانہ چارج کریں ۔ اس حوالے سے اگر آپ کا مشورہ شامل ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعلیٰ صاحب سے

سمری move کر کے اس کی منظوری لینے کی پوری کوشش کریں گے۔

درختوں کی دیکھ بھال کے متعلق بات ہوئی کہ درخت چوری ہو رہے ہیں اور ان کی نگرانی نہیں ہو رہی۔ اس سلسلے میں سابقہ حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کیا تھا جس کے بعد یہ درخت فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیئے گئے تھے کیونکہ درخت اریگیشن والے لگاتے ہیں اور نہروں کی دیکھ بھال بھی ہم کرتے ہیں لیکن درختوں کی ملکیت فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے۔ آپ کی بات واقعی درست ہے کہ اس طرح سے درختوں کی چوری بڑھ گئی اور درختوں کی دیکھ بھال اریگیشن کا ایس ڈی او اور متعلقہ عملہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اب ان کی ذمہ داری نہیں رہی۔ اب یہ ذمہ داری فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ اس حوالے سے بھی میں کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کی تجاویز سے درختوں کی نگرانی اور دیکھ بھال اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو واپس دیں تاکہ درختوں کی نیلامی کر کے ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اسی طرح ریسٹ ہاؤس کے حالات بہت خراب ہیں۔ 600 ریسٹ ہاؤس ہیں جنہیں نیلام کرنے کے لئے پچھلی حکومت نے ایک منصوبہ بنایا تھا۔ صرف ایک ریسٹ ہاؤس کی نیلامی کے بعد اس کام کو روک دیا گیا تھا اور پھر اس کے بعد عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اب ہم ان ریسٹ ہاؤسز کو اصلی حالت میں لے کر آئیں گے کیونکہ بنیادی طور پر انہیں نیلام کرنے سے فائدہ نہیں ہو گا بلکہ انگریز نے ریسٹ ہاؤس سسٹم اس لئے بنایا تھا کہ وہاں پر آفیسر بیٹھ کر کھلی کچہریاں لگائیں، لوگوں کے تاوان، چک بندی اور دوسرے مسائل کو سن سکیں۔ ہم نے آئی ایس آر پی پراجیکٹ میں شامل کر لیا ہے اور ان ریسٹ ہاؤسز کو مرمت کروا کر انہیں اصلی شکل میں لائیں گے اور وہاں کے کمیشنل آفیسرز، ایس ڈی اوز اور تمام دوسرے متعلقہ آفیسرز کو پابند کریں گے کہ وہاں جا کر کھلی کچہریاں لگائیں تاکہ لوگوں کے مسائل کی وہاں hearing ہو سکے، بجائے اس کے کہ لوگ کیس سننے دور دراز ہیڈ کوارٹرز یا شہروں میں جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ ایکسئین صاحب آج نہیں ہیں تو اس سے انہیں مشکل پیش آتی ہے۔ ہم یہ ensure کر

رہے ہیں کہ ان ریسٹ ہاؤسز کو آباد کریں۔ وہاں انسپکشن ہوگی اور ریونیو کیسز کی سماعت بھی ان ریسٹ ہاؤسز میں ہوا کرے گی۔

جناب والا! اس طرح یہاں پر پوٹھوار ایریا میں چھوٹے ڈیمز کی بات ہوئی۔ میں وضاحت کر دوں کہ میں نے اپنی 22 فروری کی تقریر میں بھی اس بارے میں روشنی ڈالی تھی۔ میں پھر بتاتا چلوں کہ ہم نے 10 ڈیموں کا package منظوری کے لئے بھیج دیا ہے۔ جیسے ہی منظوری ہوئی ان پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس وقت اٹک میں بوسال ڈیم کا کام ہم نے شروع کر دیا ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ جہلم اور چکوال میں لہری اور میال ڈیمز پر کام شروع ہو جائے گا۔ دریائے سندھ اور جہلم پر بڑے ڈیموں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ چھوٹے ڈیموں کو بھی پوٹھوار ایریاز میں انشاء اللہ متعارف کروائیں گے۔ وہاں کے مقامی ایم پی اے، ایم این اے صاحبان کی تجاویز سے مستفید ہوں گے اور ان کے مفید مشوروں سے ان ڈیمز کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

یہاں پر تھل کینال کے حوالے سے بات ہوئی۔ تھل کینال جو کہ جناح بیراج سے نکلتی ہے۔ ڈیزائن کے مطابق اس کا ڈسچارج 7200 کیوسک ہے۔ ہم اس کو بڑھا کر 9 ہزار کیوسک تک لے گئے ہیں۔ یہ تھل کینال کا منصوبہ جب مکمل ہو گا تو اس سے پورا علاقہ مستفید ہو سکے گا۔ اس کا تقریباً 60 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ، بھکر، خوشاب اور اس سے بھی آگے تک کے علاقے اس تھل کینال سے انشاء اللہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس کی تکمیل سے لوگوں کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ یہ چند وہ باتیں تھیں جن کے بارے میں میرے معزز دوستوں نے ہاؤس میں ذکر فرمایا۔ میں نے حکومتی نقطہ نظر سے ان پر روشنی ڈالی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب سپیکر! آئندہ منصوبوں کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ہم تھل کینال کی remodelling کریں گے۔ بحالی کنارہ جات ایم آر لنک، بحالی

سٹرکچر ایم آر لنک، بحالی BRDD کینال لنک، ڈی ایس کینال لنک کی بحالی اور اپر چناب کینال کی بحالی بھی آئندہ منصوبوں میں شامل ہیں۔ یہاں پر کہا گیا کہ نہروں کے پرانے سٹرکچر کو بحال کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ مالی سال میں ہم اس نظام کو رائج کر رہے ہیں۔ نہروں کے کنارے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح ہوں گے۔ وفاقی حکومت نے ہمیں اس بارے میں خاصی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جیسے ہی یہ پراجیکٹ یہاں سے تیار ہو کر وفاقی حکومت کے پاس منظوری کے لئے جائے گا تو مجھے پوری امید ہے کہ وفاقی حکومت اس کی منظوری دے کر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی۔

اسی طرح یہاں پر communication system کے حوالے سے بات ہوئی کہ بہت پرانا سسٹم ہے۔ اس سلسلے میں بتاتا چلوں کہ ہم نے پہلے ہی پرانا تار کا نظام ختم کر دیا ہے اور اب ہم نے اپنے محکمے میں وائرلیس سسٹم کو متعارف کروا دیا ہے۔ پرانی گاڑیوں کو بھی ہم replace کر رہے ہیں اور communication system کو جدید تقاضوں کے مطابق بنانے کے لئے ہمیں رقم مل چکی ہے۔ اس کا PC-I تیار ہو چکا ہے۔ National Drainage Programme میں ہم نے اس کو رکھا ہوا ہے۔ چونکہ یہ پراجیکٹ foreign aided ہے، اس کی منظوری بیرونی اداروں نے دینی ہوتی ہے۔ وہاں سے جیسے ہی منظوری ہو گی ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ٹینڈرز کے حوالے سے بات کی گئی۔ بتایا گیا کہ کام معیاری نہیں ہوتے۔ ہم نے اس طریق کار کو مزید شفاف بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات ہم نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی خود ٹینڈر کھولے گی۔ ضلعی حکومت کے نمائندے، مقامی انتظامیہ اور محکمہ آبپاشی کے افسران پر مشتمل ہر ضلعے میں ایک کمیٹی ہو گی جس کے سامنے ٹینڈرز کھولے جائیں گے۔ اس سارے معاملے کو شفاف بنایا گیا ہے تاکہ اچھی شہرت رکھنے والی فرموں کو کام مل سکے اور معیاری، تسلی بخش کام ہو سکے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ جس حلقے میں کام ہو رہا ہو اس حلقے کے مقامی ممبر

اسمبلی ' ایم پی اے صاحبان کا بھی فرض ہو گا کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے کام کو خود چیک کریں۔ اس کام کی کوالٹی اور مقدار کو چیک کریں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ پر کام صحیح نہیں ہو رہا تو اس کی ہمیں رپورٹ کریں۔ ہم ان کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے فوری کارروائی کے لئے احکامات جاری کریں گے۔

جناب والا ' اسی طرح ہم نے محکمے کی کار کردگی کو بہتر اور شفاف بنانے کے لئے ایک vision cell بنایا ہے۔ ابھی تو صرف سیکرٹری کی سطح پر بنایا گیا ہے لیکن مجھے یہاں دو تین ایسے ارکان نظر آئے ہیں جنھوں نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ میں انھیں بھی اس vision cell میں شامل کروں۔ آئندہ چل کر ہم اس کو ہر زون کی سطح پر متعارف کروائیں گے تاکہ محکمے کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں ہمیں مدد اور راہنمائی مل سکے۔ اس طرح محکمہ کے لوگوں کی کار کردگی کو چیک کیا جا سکے گا۔ ایسے لوگ جن کی کار کردگی بہتر نہیں ہے' جو عوام کو تنگ کر رہے ہیں' جو عوام کی بہتری میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں انھیں محکمے سے انشاء اللہ تعالیٰ فارغ کر دیں گے۔ اس سے قبل بھی ہم نے ایسے بہت سے لوگوں کو محکمے سے نکالا ہے۔مزید بھی نالائق لوگوں کو اپنے محکمے سے نکال دیں گے۔

جناب سپیکر' آخر میں بجلی کے حوالے سے عرض کروں گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے ہمیں خصوصی ہدایت کی ہے کہ ہم اپنی مدد آپ کے تحت یا پرائیویٹ سیکٹر کو متعارف کروا کر چھوٹے بجلی گھر بنائیں۔ اس سلسلے میں ہم نے 31 منصوبوں کی نشاندہی کی ہے جن میں سے 10 پراجیکٹ فائنل سطح پر ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان منصوبوں کو پرائیویٹ سیکٹر کی مالی معاونت سے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ ہم نہروں اور راجباہوں پر چھوٹے بجلی گھر بنائیں گے تاکہ ان سے سستی بجلی لوگوں کو مہیا ہو سکے۔ صوبہ پنجاب میں 99-1998 کی مردم شماری کے مطابق 25892 گاؤں میں بجلی موجود ہے۔ جبکہ اس وقت پورے پنجاب میں 3844 گاؤں ایسے ہیں جن میں بجلی نہیں ہے۔ چونکہ 1995 کے بعد واپڈا نے گاؤں میں بجلی مہیا کرنے کی کوئی نئی سکیم منظور نہیں کی۔ ہم اس سلسلے میں وفاقی

حکومت سے رابطہ کر رہے ہیں۔ خوشحال پروگرام کے تحت ضلعی حکومتوں کو جو بجٹ دیئے گئے ہیں ان سے کہیں گے کہ وہ اپنے کچھ فنڈز گاؤں کو بجلی مہیا کرنے کے لئے مختص کریں اور اپنے طور پر بھی پنجاب level پر ہم سکیم لا رہے ہیں کہ جن گاؤں میں اس وقت بجلی مہیا نہیں ہے انھیں بجلی مہیا کی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ اس سلسلے میں بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

جناب والا! کسانوں کو ٹیوب ویلز پر سبسڈی دی جائے گی۔ یہ سکیم بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کر کے بھیج دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر اجلاس کا وقت مزید 10 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی کسانوں کو سستی بجلی مہیا کرنے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے سمری منظور کر کے وفاقی حکومت کو بھیج دی ہے۔ وفاقی وزیر پانی و بجلی کے پاس سمری پہنچ چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے پوری امید ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب کی ذاتی دلچسپی کی وجہ سے ہم عنقریب اس سکیم کو رائج کریں گے۔ ہم کسانوں کو ٹیوب ویلز پر سستی بجلی دیں گے۔ کسانوں کو 33 فیصد سبسڈی دے کر بجلی مہیا کریں گے۔ اس سے کسان کو آسانی ہو گی اور پانی کے مسئلے میں کافی بہتری آ سکے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ابھی بہت سارے ایسے مسائل ہیں جن کے بارے میں ہمیں آپ کے مفید مشوروں کی ضرورت رہے گی۔ میں چاہوں گا کہ آپ کے یہ مفید مشورے ہمیں ملتے رہیں اور ہم ان پر مرحلہ وار احکامات جاری کرتے ہوئے محکمہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب والا! میں آخر میں سب کا اور خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے خصوصی دلچسپی لے کر آبپاشی پر بحث کروائی۔ اس بحث میں ہر ممبر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میں نے دیکھا اور سنا کہ خواتین ممبران نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے بڑی دلچسپی سے معلومات اکٹھی کیں اور ہمیں اس بارے میں آگاہ کیا۔ باقی سب

اراکین نے بھی اچھی خاصی معلومات کا اظہار کیا۔ یہی ایک پڑھی لکھی اسمبلی اور پچھلی اسمبلیوں کا فرق ہے۔ اس پڑھی لکھی اسمبلی میں جو تجاویز آئی ہیں مجھے پوری امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم پچھلی اسمبلیوں کی طرح ان کو صرف بحث کر کے ختم نہیں کریں گے بلکہ ان پر آپ اور فاضل ارکان اسمبلی کی راہنمائی اور وزیراعلیٰ کی سربراہی میں عمل درآمد کر کے پنجاب اور پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ اب اجلاس کل 27 فروری 2003 بوقت 10 بجے صبح تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 27 ۔فروری 2003

1۔ سوالات (محکمہ جات خزانہ، جنگلات و ماہی پروری اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

2۔ توجہ دلاؤ نوٹس

3۔ سرکاری کارروائی

(1) مسودہ قانون (ترمیم) نوعمر افراد کی تمباکو نوشی مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2003)

(2) مسودہ قانون (پہلی ترمیم) لاہور آرٹس کونسل مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2003)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس)

جمعرات' 27 ۔فروری' 2003

(یوم الخمیس' 25۔ ذوالحج 1423ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 18 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری افتخار الدین گیلانی نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ
شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ
الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ
لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ
مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

پارہ14' سورۃ النحل ، آیت 10 تا 12

وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور اسی سے سبزہ زار پیدا ہوتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو اور اسی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتے ہیں نیز زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بیشک اس میں (بڑی) نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں اور اسی نے تمہارے (فائدے کے) لئے (اپنا) مسخر کیا ہے رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر (قدرت) ہیں بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے رہتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ ۝

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ خزانہ ، محکمہ جنگلات و ماہی پروری اور محکمہ سیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں کل وزیر تعلیم کا انتظار کرتا رہا کہ وہ آئیں اور انہیں میں خراج تحسین پیش کروں کہ پرسوں ایوا کالج میں انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے کہ انہوں نے ہماری بچیاں جو ڈانس پیش کر رہی تھیں اس کو بند کروایا اور سختی سے یہ حکم دیا کہ اگر آئندہ کسی پرنسپل نے ایسی بات کی تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی ہو گی۔ میں اس بات پر وزیر تعلیم جناب عمران مسعود صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان کی اس بات پر سارے پنجاب میں خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں اس اسمبلی میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ظہور احمد خان ڈاہا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ظہور احمد خان ڈاہا: جناب سپیکر! میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں کئی دنوں سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے اس ایوان میں حاضری اس وجہ سے بہت کم ہوتی ہے کہ ہر آدمی نے اپنے حلقہ کے کام کرنے ہوتے ہیں۔ اس کے لئے میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ اگر یہ کارروائی دو بجے یا دو بجے کے بعد شروع کی جائے تو یہ بہتر ہو گا اور ہمارے لئے بھی یہ بہتر ہو گا کہ ہم اپنے اپنے حلقے کے کام 2 بجے تک کر لیا کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری، جناب سپیکر! میں یہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ دو دن پہلے ہمارے محترم وزیراعلیٰ صاحب نے "جنگ" کے دفتر میں ایک گھنٹہ کے لئے بلکہ دو گھنٹہ کے لئے لوگوں کے ٹیلی فون پر مسائل سنے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور آج اخبار میں پڑھا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جو ٹیلی فون سنے ان لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے احکامات صادر فرمائے۔ میرا وزیر قانون صاحب کو مشورہ یہ ہے کہ دو گھنٹے لوگوں کے مسائل سننے سے پورے پنجاب کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ اگر وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ایک دفتر شکایات کھول دیا جائے جس کا ٹیلی فون نمبر ٹی وی اور اخبارات میں دیا جائے تاکہ پنجاب کے عوام، پورے صوبہ کے عوام اپنے انفرادی اور اجتماعی مسائل وہاں پر ریکارڈ کروائیں جو اگلے دن وزیراعلیٰ صاحب کو رجسٹر میں put up کئے جائیں۔ اس طریقے سے لوگوں کے مسائل حل کئے جائیں۔

جناب سپیکر، جناب آفتاب احمد خان صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ!

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! میرے سوال کا نمبر 74 ہے۔

جناب سپیکر، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

بنک آف پنجاب میں بھرتی

*74 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ا کتوبر 1999 سے آج تک پنجاب بنک میں کتنے افراد بھرتی ہوئے؟ ان کے نام، پتا جات، عہدہ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا بھرتی سے پہلے بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی؟ اگر بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی تو تاریخ اور اخبار کا نام بتایا جائے۔

وزیر خزانہ:

(الف) ا کتوبر1999 سے آج تک بنک آف پنجاب میں 44 افراد بھرتی ہوئے۔ ان کے نام، پتہ جات، عہدہ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) بنک آف پنجاب میں بھرتی پر نہ پہلے پابندی تھی اور نہ اب ہے۔ ان افراد کو بنک کی ضرورت اور قواعد و ضوابط کے مطابق بذریعہ انٹرویو ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربے کے پیش نظر بھرتی کیا گیا۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب والا! اس کے جز (ب) کا جواب پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، کوئی ضمنی سوال؟

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا بھرتی کا اشتہار دیا گیا تھا؟

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر خزانہ، جی' جناب والا! بھرتی کا اشتہار دیا گیا تھا۔

بیگم ریحانہ جمیل، اس اشتہار کے مطابق جو افراد کسی دوسری جگہ پر جس rank میں نوکری کر رہے تھے کیا پنجاب بنک میں بھی اسی rank میں لئے گئے؟

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! میں ایک دفعہ محترمہ کے سوال کا جز (ب) پڑھتا ہوں اور پھر اس کا جواب پڑھتا ہوں۔" کیا بھرتی سے پہلے بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی؟ اگر بھرتی پر پابندی ختم ہو چکی تھی تو تاریخ اور اخبار کا نام بتایا جائے۔"

انہوں نے اخبار کا جو تراشہ مانگا ہے وہ اس حوالے سے مانگا ہے کہ کیا جب بھرتی پر پابندی لگائی گئی تھی تو اس کا اخبار میں ذکر آیا تھا یا جب پابندی اٹھائی گئی تو اس کا اخبار میں کوئی ذکر آیا؟ کیونکہ اس بھرتی پر پابندی نہیں لگی تھی اس لئے اسی وجہ سے اخبار میں اس کا کوئی تراشہ نہیں دیا گیا۔ جن پوسٹوں پر ملازمت دی گئی ان کی advertisement کی گئی جن کی فوٹو کاپیاں میرے پاس ہیں۔ اگر محترمہ دیکھنا چاہیں تو دیکھ سکتی ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ' جی!

بیگم ریحانہ جمیل، مورخہ 24-09-2000 کو یہ اشتہار روزنامہ "جنگ" میں دیا گیا تھا جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ اس کے مطابق متعلقہ اسامیاں پُر کرنے کے لئے ان لوگوں کو بھرتی کیا جانا تھا جو متعلقہ اسامی کے اسی گریڈ اور اسی شعبے میں اپنے اپنے بنک میں کام کر چکے تھے یا کر چکے ہوں گے لیکن جنہیں بھرتی کیا گیا انہیں ایک ایک گریڈ اور بعض کیسوں میں دو گریڈ ترقی دے کر بھرتی کیا گیا جبکہ وہ متعلقہ شعبے کا تجربہ بھی نہیں رکھتے تھے۔ جتنے بھی EVP جنرل منیجرز بھرتی کئے گئے کوئی بھی اپنے پہلے بنک میں EVP نہ تھا بلکہ سب سینئر وائس پریذیڈنٹ یا وائس پریذیڈنٹ تھے۔ مسٹر انیس اقبال جو یونین بنک میں وائس پریذیڈنٹ تھا اسے ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ لیا گیا۔ جو اشتہار دیا گیا اس کے مطابق یہی کہا گیا تھا کہ جو جس rank میں کام کر رہے ہیں

انہیں اسی rank میں اس بنک میں ملازمت دی جائے گی لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ advance promotion دے کر انہیں بھرتی کیا گیا اس کی کیا وجوہات تھیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے محترمہ کو بتانا چاہوں گا کہ بنک آف پنجاب ایک کمرشل ادارہ ہے جو سٹیٹ بنک کی regulations کے مطابق کام کرتا ہے۔ اب محترمہ نے جس نکتے کو اس معزز ایوان میں پیش کیا ہے اس کے متعلق وہ اپنا نیا سوال دے دیں' میں تمام تفصیلات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کر دوں گا۔ شکریہ

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! پہلے میرے اس سوال کا جواب دیا جائے تب میں نیا سوال کروں گی۔

جناب سپیکر، محترمہ جواب تو اس کا وزیر خزانہ نے دے دیا ہے کہ جتنی بھی recruitments کی گئی ہیں وہ قانون اور ضابطے کے مطابق کی گئی ہیں۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! کیا قانون اور ضابطہ یہ کہتا ہے کہ اس کے مطابق کام نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس کیا جائے۔

جناب سپیکر، نہیں۔ محترمہ! وہ فرما رہے ہیں کہ جو اشتہار دیا گیا ہے اسی کے مطابق ہی recruitments کی گئی ہیں۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! میرے پاس اس چیز کا ثبوت موجود ہے۔ اخبار کا اشتہار بھی موجود ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ مسٹر انیس جو کہ کسی اور rank میں تھے لیکن یہاں انہیں دوسرے rank میں لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، چلیں' پھر ایسا کریں کہ وزیر موصوف کے چیمبر میں اجلاس کے بعد تشریف لے جائیں۔ وہاں ان کے سیکرٹری بھی ہوں گے اور وہ آپ کو تفصیل کے ساتھ بتا دیں گے۔۔۔ اگلا سوال بھی بیگم ریحانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

بیگم ریحانہ جمیل، سوال نمبر 87 ہے۔

ضلع لاہور میں سرکاری جنگلات

*87۔بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے جنگلات ہیں۔ ضلع لاہور میں جنگلات کے اہلکاروں کی تعداد عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؛

(ب) سال 1990 تا 2002 کس کس جنگل سے کتنی لکڑی فروخت کی گئی۔ خرید کنندہ کے نام اور اگر ٹینڈر ہوا ہو تو اخبار کا نام، جس میں اشتہار شائع ہوا نیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؛

وزیر جنگلات و ماہی پروری:

(الف) ضلع لاہور میں دو آبپاش جنگلات (Irrigated Plantations) دو دریائی جنگلات (Riverian Forests) کے علاوہ قطاری جنگلات (Liner Plantations) کی تعداد 55 ہے۔ ان کی تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جب کہ خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	قسم جنگلات	کل رقبہ	رقبہ زیر			
			جنگل	پارک	کالونی	خالی
1۔	آبپاش جنگلات	1۔698 ایکڑ	1۔241 ایکڑ	1۔317 ایکڑ	1۔37 ایکڑ	1۔103 ایکڑ
2۔	دریائی جنگلات	1۔2060 ایکڑ	1۔1062 ایکڑ	1۔65 ایکڑ	1۔29 ایکڑ	1۔904 ایکڑ

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ قطاری جنگلات

(I) انہار	462 میل	315 کلومیٹر	—	147 میل
(II) شاہرات	173 کلومیٹر	91 کلومیٹر	—	82 کلومیٹر
(III) ریلوے	70 کلومیٹر	11 کلومیٹر	—	59 کلومیٹر

ضلع لاہور میں سرکاری جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے بشمول ایک مہتمم جنگلات(BS-18) دو سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر (BS-17) اور ایک رینج فارسٹ آفیسر (BS-16) کے کل 126 اہلکاران فرائض انجام دے رہے ہیں۔ سکیل کے حساب سے ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

سکیل	تعداد
بی-پی-ایس 18	1
بی-پی-ایس 17	2
بی-پی-ایس 16	1
بی-پی-ایس 6 تا 15	32
بی-پی-ایس 1 تا 5	90
کل تعداد	126

اس بارے میں مزید تفصیل مع اہلکار کا عہدہ اور تعیناتی منسلکہ "ب" میں دی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

(ب) ضلع لاہور سے لکڑی حکومت کی طرف سے مختص کردہ تاریخ پائے یعنی ہر ماہ 6 اور 19 تاریخ کو بذریعہ نیلام فروخت کی جاتی ہے۔ تاہم ان تاریخوں میں اگر گزیٹڈ چھٹی آ جائے تو ایک دن آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

1990-91 سے لے کر اب تک ضلع بھر میں 100 مختلف خریداران کو نمبر 45541 مکسر فٹ' بالن 36267 مکسر فٹ اور 37929 شیشم یونٹ (کھڑے درختاں) نیلام عام میں فروخت کئے گئے۔ سال کے حساب سے خلاصہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

سال 1990 تا 2002 نیلام کمیٹی ہائے تشکیل دی گئی ہیں ان کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر سوال کا جواب جز(ب) پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ وزیر جنگلات! جز (ب) کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری، ضلع لاہور میں سرکاری جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے ہمارے پاس 126 ملازمین ہیں۔

جناب سپیکر، جز (ب) ہے' "ضلع لاہور سے لکڑی حکومت کی طرف سے مختص کردہ۔۔۔"

وزیر جنگلات و ماہی پروری، یہی ہے۔ جناب! کل تعداد 126 ہے' جس میں سکیل بی پی ایس 18 کا ایک ہے۔

جناب سپیکر، جز (ب) آپ پڑھیں۔ یہ سوال نمبر 87 ہے اور اس کا جز (ب) پڑھنا ہے۔ "ضلع لاہور سے لکڑی حکومت کی طرف سے مختص کردہ۔۔۔" یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

---

* تفصیلات اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری، جز (ب) ضلع لاہور سے لکڑی حکومت کی طرف سے مختص کردہ تاریخ ہائے یعنی ہر ماہ 6 اور 19 تاریخ کو بذریعہ نیلام فروخت کی جاتی ہے۔ تاہم ان تاریخوں میں اگر گزیٹڈ چھٹی آ جائے تو ایک دن آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔ 91-1990 سے لے کر اب تک ضلع بھر میں 100 مختلف خریداروں نے 45541 فٹ ٹمبر اور 36267 فٹ ایندھن اور لکڑیاں نیلام کیں۔سال 1990 تا 2002 نیلام کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ فرمائیں!

بیگم ریحانہ جمیل، جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں پوچھنا چاہوں گی کہ جو تفصیل انہوں نے بیان کی ہے اس میں خریداروں کے نام نہیں ہیں۔ میں نے سوال کیا تھا کہ خرید کنندگان کون تھے؟ ان کے نام بتائے جائیں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف، میرا خیال تھا کہ آپ گریجویٹ اسمبلی سے کر آئے ہیں لیکن میرے بھائی وزیر جنگلات نے جب بی اے کیا ہو گا تو ان کا سبجیکٹ اردو نہیں ہو گا لیکن میں کہوں گا کہ ایوان کا بہت قیمتی وقت ہے۔ لہذا اگر یہ اپنے صفحات پر نشانات لگا کر پوری تیاری کر کے آئیں تو شاید مزید بہتر کارروائی ہو سکے گی۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ وزیر جنگلات! محترمہ فرما رہی ہیں کہ میں نے خریداروں کے نام پوچھے تھے لیکن ایوان کی ٹیبل پر رکھی گئی لسٹ میں خریداروں کے نام نہیں ہیں۔ یہ ذرا وضاحت کر دیں۔

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری، جناب سپیکر! ان کو نام بعد میں دے دیے جائیں گے ۔

جناب سپیکر، جی محترمہ! آپ چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ منسٹر صاحب آپ کو نام بتا دیں گے۔

بیگم ریحانہ جمیل ، جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ سوال ابھی کیا جا رہا ہے تو جواب بھی ابھی دیا جانا چاہیے۔ وزیر موصوف تیاری کر کے آیا کریں ۔

جناب سپیکر، ہاں! ہونا تو یہی چاہیے تھا لیکن چلو آپ مہربانی کریں۔ بعد میں دیکھ لیں۔ جی، سمیع اللہ صاحب! فرمائیں ۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب سپیکر! میرے خیال میں ہم کوئی پوائنٹ سکور نہیں کر رہے بلکہ یہ بڑا سنجیدہ معاملہ ہے۔ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے جو questions بھیجنے تھے یہ ان کا fault ہے کیونکہ میری بہن نے بڑا واضح لکھا ہے کہ فروخت کنندگان کے نام میں کوئی ابہام نہیں ہے تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کا جو رویہ ہے اس سے آپ اندازہ کریں کہ اس صوبے کی بیورو کریسی ہمارے منسٹر صاحبان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنا چاہتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا جائے بجائے اس کے کہ ہم کوئی بات کریں، حکومتی بنچز کو اس کا نوٹس لینا چاہیے ۔

جناب سپیکر، شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ ! آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

بیگم ریحانہ جمیل ، جناب سپیکر! میرے اس سوال کا تو یہ جواب نہیں ہے کیونکہ میں نے خرید کنندگان کے نام پوچھے تھے ۔

جناب سپیکر، اس کا جواب تو ابھی آئے گا۔

بیگم ریحانہ جمیل ، جناب سپیکر! ازہانی مہینے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا ۔

جناب سپیکر، جی محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف

رکھیں۔جی next question ہے۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب والا! جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ " 37929 شیشم یونٹ (کھڑے درختان) نیلام عام کے ذریعے فروخت کئے گئے"۔ میں وزیر محترم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بات کا کیا اہتمام کیا گیا کہ انھوں نے واقعی صرف 37929 درخت کاٹے ہیں، زیادہ نہیں کاٹے؟ کیونکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جتنے درخت نیلام کے ذریعے فروخت کئے جاتے ہیں خریدنے والے ان سے ڈیڑھ گنا زیادہ درخت کاٹ لیتے ہیں۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری: جناب سپیکر! ہر درخت کے اوپر نشان لگا ہوتا ہے، نمبر لگا ہوتا ہے۔ پہلے ایک نیم سروے کرتی ہے۔ وہ اپنی رپورٹ دیتی ہے کہ کتنے درخت نیلام کرنے ہیں۔ پھر اسی کے مطابق نیلام کئے جاتے ہیں۔

بیگم ریحانہ جمیل: جناب سپیکر! انھوں نے جو فہرست مہیا کی ہے اس کی counting بھی غلط کی گئی ہے۔ آپ اس کو بے شک دیکھ لیں، انھوں نے جو تفصیل بتائی ہے وہ 25881 بنتی ہے جبکہ انھوں نے 21331 بتائی ہے۔ وزیر صاحب شاید تیاری کر کے نہیں آتے یا پھر انھیں اپنے اختیارات استعمال کرنے نہیں آتے؟

جناب سپیکر: شکریہ، اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور: سوال نمبر 206۔

TDCP کے ریسٹ ہاؤسز کی آمدن و اخراجات

*206۔محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں T D C P کے کتنے ریسٹ ہاؤسز کس کس جگہ پر واقع ہیں اور ان کا سالانہ بجٹ کیا ہے؟ نیز 1997 سے 2002 تک ہونے والی آمدن اور اخراجات اور تعیناتی عملے کی تفصیل بیان کی جائے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں T D C P کے کتنے ہوٹلز اور دیگر تفریح گاہیں کس کس جگہ واقع ہیں۔ ان میں قیام و طعام کی سہولتیں، ٹھہرنے کا طریق کار اور ان کا کرایہ کیا ہے؟ تفصیل بیان فرمائی جائے۔

(ج) کیا T D C P کامران کی بارہ دری، راوی دریا لاہور میں کوئی تفریحی پروگرام منعقد کرنے اور وہاں بچوں کے لئے کیا کوئی ایڈونچرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ نیز وہاں چیئر لفٹ لگانے کا بھی کوئی منصوبہ زیر غور ہے، اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر سیاحت:

(الف) T D C P کے صوبہ بھر میں کوئی ریسٹ ہاؤسز نہیں تھے۔ تاہم T.D.C.P نے فروغ سیاحت کے لئے مختلف resorts اور سڑک کے کنارے سہولیات بنائی ہیں جو کہ لائسنسنگ کی بنیاد پر پرائیویٹ سیکٹر چلا رہا ہے۔ آمدن، اخراجات اور تعیناتی عملے کی تفصیل منسلکہ "الف" (Annexure-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں T D C P کا کوئی ہوٹل نہیں ہے۔ تاہم جو فورسٹ ریزارٹ موٹل T D C P کے پاس ہیں ان کی تفصیل منسلکہ "الف" (Annexure"A") میں درج ہے۔

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) کامران بارہ دری کا انتظام TDCP کے پاس نہیں ہے۔ اس کا انتظام PHA کے پاس ہے۔ تاہم TDCP ماضی میں کاہے بگاہے تفریحی پروگراموں کا انعقاد کرتی رہی ہے اور مستقبل میں بھی خاص تہواروں کے انعقاد کا ارادہ رکھتی ہے۔ بچوں کے لئے فی الحال کوئی ایڈونچر بنانے کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔ تاہم چیئر لفٹ کا منصوبہ ماضی میں زیر غور آیا اور اس پر تفصیلاً تحقیق بھی ہوئی اور سروے کیا گیا۔ محکمہ آبپاشی و دیگر متعلقہ اداروں سے مشاورت کی گئی۔ وزیراعلیٰ پنجاب اور گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق consultants کی مدد سے feasibility report تیار کی گئی۔ مزید برآں model study بھی کی گئی جس کو محکمہ آبپاشی کے ریسرچ سنٹر نے تکنیکی بنیادوں پر ناقابل عمل قرار دیا۔ اس وجہ سے اس منصوبے پر مزید کام نہ کیا گیا کیونکہ ایسا کرنے سے دوران سیلاب شہریوں کی قیمتی جانوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔ مزید واپڈا کی بجلی کی تاروں(ہائی ٹینشن وائرز) کی موجودگی بھی اس منصوبے کی راہ میں مانع ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر موصوف وضاحت کریں گے کہ کون سی model study کی گئی ہے جس کی technical بنیاد پر یہ منصوبہ ناقابل عمل قرار دیا گیا ہے؟ آج کل کے جدید دور میں تو سمندروں کے اندر floating city بن چکے ہیں' فائیو سٹار ہوٹل بن چکے ہیں۔ براہ کرم وزیر صاحب ان technical بنیادوں کی وضاحت کر دیں۔

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! اس منصوبے پر جو سابقہ دور میں model study کروائی گئی تھی' اس پر تقریباً سات لاکھ روپے خرچ آیا تھا۔ محمود بوٹی سے لے کر شاہی قلعہ تک چیئر لفٹ لگانے کے منصوبے پر جس کمپنی نے ریسرچ کی' اس نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ بجلی کی تاروں(ہائی ٹینشن وائرز) کی وجہ سے اس کی feasibility نہیں بن سکتی۔

اسی طرح محکمہ آبپاشی نے بھی technical بنیادوں پر اس کی مخالفت کی تھی۔

جناب جہانزیب امتیاز گل : جناب سپیکر ! کیا وزیر صاحب یہ technical report ایوان کی میز پر رکھ سکتے ہیں ؟ محترمہ تو رپورٹ کے حوالے سے سوال پوچھ رہی ہیں جبکہ وزیر صاحب جواب میں بتا رہے ہیں کہ اس پر سات لاکھ روپے خرچ آیا ہے۔ Does the expenditure of rupees seven lac says that the technical report will be very authenticated? اس کمیٹی کے کیا credentials تھے جس نے اسے study کیا تھا؟

وزیر سیاحت : جناب سپیکر ! اس منصوبے کے بارے میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس میں متعلقہ محکموں کے ماہرین شامل تھے۔ انھوں نے رپورٹ دی کہ اس منصوبے کی feasibility ممکن نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس منصوبے کو reject کیا گیا ہے۔ اگر feasibility ممکن ہوتی تو اس منصوبے کو ضرور قابل عمل بنایا جاتا۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) : میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ وہ رپورٹ ایوان میں لائی جائے۔ ایوان میں ماشاء اللہ پڑھے لکھے اور انجینئرز حضرات بھی ہیں۔ وہ اس کی دوبارہ study کریں گے' اسے دوبارہ چیک کریں گے۔ وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ یہ سابقہ حکومت نے study کروائی تھی تو ہو سکتا ہے کہ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ technical وجوہات بھی بدل جائیں۔

جناب سپیکر : میاں صاحب ! اس بارے میں غور کریں۔

وزیر سیاحت : بہتر ہے۔

جناب سپیکر : اگلا سوال بھی محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شہلا راٹھور : جناب سپیکر ! میں تو ابھی اپنے پہلے سوال پر ہی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر : بی بی ! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب آگے چلتے ہیں۔

محترمہ شہلا راٹھور : جناب سپیکر! جواب تو کوئی نہیں آیا' صرف سوال ہی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر : آپ اپنے اگلے سوال کا نمبر پکاریں۔

محترمہ شہلا راٹھور : سوال نمبر 207 ۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تاریخی مقامات کی آمدن اور اخراجات

*207۔محترمہ شہلا راٹھور: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں کون کونسی مغلیہ دور کی تاریخی عمارتیں اور دیگر یادگاریں ہیں' ان سے ہونے والی سالانہ آمدن 1997 سے 2002 تک کیا تھی اور اس دوران ان عمارات پر مرمت اور دیکھ بھال کے لئے کتنے اخراجات ہوئے اور وہاں پر تعینات عملہ اور انکے گریڈز عرصہ تعیناتی تفصیلاً بیان کی جائے؟

(ب) ہرن مینار' ضلع شیخوپورہ اور اس کی دیگر یادگاروں کے لئے محکمہ کیا ایسے اقدامات کر رہا ہے جس سے سیاحوں کی تعداد اور آمدن میں اضافہ ہو سکے؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں اس محکمہ کی کیا کارکردگی ہے اور کون کونسے منصوبہ جات پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس محکمہ نے شمالی علاقہ جات کی طرح میدانی علاقے میں کیا کوئی نیا پراجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ وہاں کے عوام میں شعور پیدا کیا جائے اور آمدن کے ذرائع بھی بڑھ سکیں اور لوگوں کو تفریح کے مواقع میسر ہو سکیں؟

وزیر سیاحت :

(الف) یہ سوال T.D.C.P سے متعلق نہیں ہے کیونکہ لاہور میں کسی بھی تاریخی عمارت کا انتظام و انصرام T D C P کے ذمہ نہیں ہے۔

(ب) ہرن مینار اور دیگر یادگاریں محکمہ آثار قدیمہ کے کنٹرول میں ہیں۔ T.D.C.P کا اس کے انتظامی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ تاہم TDCP نے محکمہ آثار قدیمہ کی اجازت سے فروغ سیاحت کے لئے کچھ سہولیات بشکل کشتی رانی وغیرہ کا انتظام کیا ہے اور TDCP کے تین افسران اور دیگر عملہ تعینات ہے۔ اس کے علاوہ سیاحوں کے لئے لاہور سے ہرن مینار تک تفریحی دوروں کا انتظام حسب ضرورت کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں T.D.C.P نے ہیڈ مرالہ کے مقام پر تفریحی سہولیات مہیا کرنے کے لئے سروے کیا ہے اور مستقبل قریب میں فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں اس منصوبہ کو عملی شکل دی جائے گی۔ اس طرح دریائے توی کے پار بجوات کے علاقہ میں سیالکوٹ کے شہریوں کے لئے و دیگر مقامات سے آنے والے سیاحوں کے لئے تفریحی سہولیات، پکنک سپاٹ و دیگر سہولیات مہیا کرنے کا بھی ارادہ ہے۔

شمالی علاقہ جات کی طرح TDCP صوبہ پنجاب کے میدانی علاقوں پر بھی توجہ دیئے ہوئے ہے۔ اس صورت میں چھانگا مانگا جنگل، لال سوہانرا نیشنل پارک، چنیوٹ، کھاریاں، کلر کہار، چھتر باغ وغیرہ پر سیاحتی منصوبہ جات پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور مستقبل قریب میں چولستان، جھیل کلر کہار، چناب پارک، مظفر گڑھ، غازی گھاٹ، سخی سرور، ضلع ڈیرہ غازی خان اور رحیم یار خان ضلع میں بھی ٹورسٹ ریزارٹ و دیگر سہولیات بمطابق ضرورت اور فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں تعمیر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شہلا راٹھور : جناب سپیکر! میں جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ جو جواب دیا ہے اس کے مطابق متعلقہ محکمے نے بالکل لا تعلقی ظاہر کی ہے۔ محکمہ

نے کہا ہے کہ "تاریخی عمارتوں کا انتظام و انصرام کے متعلق محکمے کی کوئی involvement نہیں ہے" کیا محکمہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ تاریخی عمارتیں سیاحوں کے لئے attraction کا باعث ہیں؟

وزیر سیاحت جناب سپیکر، میں اپنی فاضل رکن سے درخواست کروں گا کہ انھوں نے جو سوال کیا ہے اسی کے مطابق جواب دیا گیا ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ "لاہور میں کون کونسی مغلیہ دور کی تاریخی عمارتیں اور دیگر یادگاریں ہیں، ان سے ہونے والی سالانہ آمدن 1997 سے 2002 تک کیا تھی اور اس دوران ان عمارات پر مرمت اور دیکھ بھال کے لئے کتنے اخراجات ہوئے اور وہاں پر تعینات عملہ اور ان کے گریڈز عرصہ تعیناتی تفصیلاً بیان کی جائے" سوال کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "یہ سوال TDCP سے متعلق نہیں ہے کیونکہ لاہور میں کسی بھی تاریخی عمارت کا انتظام و انصرام TDCP کے ذمہ نہیں ہے" اس کو وفاقی وزارت handle کرتی ہے، اسی کے ذمہ سارا انتظام و انصرام ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): یہ بات ٹھیک ہے کہ محکمہ سیاحت کے پاس اس کا انتظام و انصرام نہیں ہے لیکن تاریخی عمارات جن میں زیب النساء مقبرہ ملتان روڈ پر ہے، قرطاس مقبرہ چوہا سیدن شاہ میں ہے جو کہ دو ہزار سال پرانا ہے جہاں پر البیرونی نے تعلیم حاصل کی تھی۔ اسی طرح لاہور کے دروازے ہیں۔ وہ عمارتیں جو کہ تاریخی ورثہ ہیں ان کو محکمہ آثار قدیمہ نے محفوظ declare کر دیا ہے۔ ان محفوظ مقامات کی دیکھ بھال مرمت صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس طرح لاہور میں ٹولنٹن مارکیٹ کی آرائش و مرمت کی جا رہی ہے۔ یہ صوبائی حکومت کے ambit میں آتا ہے کہ ان محفوظ مقامات کی دیکھ بھال اور مرمت کرے لیکن افسوس کی بات ہے کہ لاہور شہر کے دروازوں کی جگہوں پر کہیں تو کمپیوٹر سنٹر بنا ہوا ہے، کہیں مال مویشی بندھے ہوتے ہیں اور ایک آدھ جگہ پر ضلعی حکومت نے اپنا دفتر بنایا ہوا ہے۔ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ The Punjab Special Premises (Preservation) Ordinance, 1985

کے تحت جو عمارتیں محفوظ declare کر دی گئی ہیں ان کی دیکھ بھال اور مرمت کرے۔ وزیر صاحب بتائیں کہ صوبائی حکومت اس بابت کیا کر رہی ہے؟ خصوصاً چوہا سیدن شاہ کے معاملے میں کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

چودھری اعجاز احمد سماں : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے Archaeology Act کا ذکر کیا ہے لیکن پنجاب یونیورسٹی میں Archaeology کا شعبہ نہیں ہے۔ اگر کسی نے پڑھنا ہے تو اسے پشاور جانا پڑتا ہے تو میری گزارش ہے کہ یہ شعبہ یہاں بنایا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب ارشد محمود بگو: اس پر میری گزارش ہے ---

جناب سپیکر: پہلے سوال کا تو جواب آنے دیں۔ جی' منسٹر صاحب!

وزیر سیاحت : جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہی request کی ہے کہ محکمہ آثار قدیمہ پنجاب گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے۔ یہ وفاقی حکومت کے under ہے اور وفاقی حکومت ہی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' ارشد محمود صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): This building has been declared as a safe building. That is the responsibility of the Provincial Government to look after those buildings وہ بالکل صوبائی معاملہ ہے۔ جس طرح ٹولنٹن مارکیٹ کی دیکھ بھال کا کام صوبائی حکومت کر رہی ہے اسی طرح Cattas کا معاملہ' یہ جو دروازے ہیں اگر یہ محفوظ ہیں تو ان کی دیکھ بھال صوبائی حکومت نے کرنی ہے۔ یہ اس بارے میں بے شک کل بتا دیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! جس طرح محترم منسٹر نے فرمایا ہے' یہ درست ہے کہ یہ

Tourism سے متعلق نہیں ہے اس لئے وہ اس کا جواب نہیں دے رہے لیکن جہاں تک عباسی صاحب نے پنجاب گورنمنٹ سے متعلق ایک مسئلے کی نشاندہی کی ہے تو باقاعدہ آثار قدیمہ کا محکمہ اور آرکائیوز کا محکمہ اس سلسلے میں اقدامات کر رہے ہیں۔ جس طرح معزز رکن خود اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ نولتھن مارکیٹ کا معاملہ ہے اسی طرح ہماری اسمبلی کے بالکل سامنے شاہ دین منزل ہے اس کو restore کرنے کا معاملہ ہے' مال روڈ پر اور بھی بلند نگر ہیں۔ کچھ عمارات ایسی ہیں جن کو انھوں نے باقاعدہ محفوظ declare کیا ہوا ہے اور ان کی restoration کے لئے ان کی بحالی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ میں معزز رکن کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے باقاعدہ ایک محکمہ کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ میرے خیال میں اس پر کافی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! یہ ایک relevant question ہے اور سیالکوٹ سے متعلق ہے' اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! انھوں نے جز (ج) میں کہا ہے کہ ہیڈ مرالہ کے مقام اور دریائے توی کے پاس بجوات کے علاقے میں ہم نے سروے کرایا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر ہم اس کو تفریحی spots بنانے کے لئے عملی شکل دے لیں گے۔ میں وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ بتائیں کہ یہ سروے کب ہوا تھا اور دوسرا یہ کہ اس پر عمل درآمد کب کروائیں گے؟

جناب سپیکر: جی' منسٹر صاحب!

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! تقریباً دو سال پہلے اس کا سروے کروایا گیا تھا۔ اب یہ سوال کہ یہ کب تک شروع ہو جائے گا تو میں یہ درخواست کروں گا کہ PTDC ایک Autonomous Corporation ہے۔ جیسے جیسے اس کے پاس اپنے source سے funds generate ہوتے جاتے ہیں ویسے ویسے ہم نے جو منصوبہ جات بنائے ہوتے

ہیں ان پر عمل در آمد ہوتا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی اندازہ ہے کہ کب تک؟

وزیر سیاحت، جناب والا! یہ availability of funds پر منحصر ہے۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم سارے فنڈز کو خود ہی generate کرتے ہیں اور جتنے فنڈز آتے ہیں ان کے مطابق ہم نے جو plans بنائے ہوتے ہیں انہیں ویسے ویسے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! میرا تعلق شیخوپورہ سے ہے چونکہ اس میں شیخوپورہ کی یادگار عمارتوں کے بارے میں بات کی گئی تو میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گی کہ ہرن مینار کے بارے میں تو بہت بات ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں ضلع شیخوپورہ کا ایک قلعہ ہے جو بنیادی طور پر اس کی پہچان ہے اور اس وقت اس قلعہ کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر جرائم پیشہ اور غلط لوگ پناہ لیتے ہیں۔ بد قسمتی سے اس وقت میرے ضلع شیخوپورہ کا کرائم ریٹ سب سے زیادہ ہے۔ میں وزیر موصوف سے عرض کرنا چاہوں گی کیونکہ قلعہ شیخوپورہ ہماری ایک بہت ہی یادگار عمارت ہے لیکن آج تک اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور وہ صرف مجرموں کی پناہ گاہ بن کر رہ گیا ہے۔ اگر آپ اس پر توجہ دیں تو شاید ہمارے ضلع شیخوپورہ کا کرائم ریٹ بھی کم ہو سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ جی' احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا بالکل متعلقہ ضمنی سوال ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ جو مختلف تاریخی عمارات ہیں ان کی حفاظت' ان کی نگرانی کی ذمہ داری محکمہ آثار قدیمہ کے سپرد ہے لیکن وہاں کے لئے Tourism کی facilities پیدا کرنا' Tourism کی attraction پیدا کرنا تو اس محکمے کی ذمہ داری ہے۔ یہ اس بارے میں تو

ہمیں ضرور بتائیں کہ یہ جو مختلف تاریخی عمارات ہیں ان کے لئے ملکی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر 'Tourism' کی facilities اور attraction پیدا کرنے کے لئے مختلف بروشرز شائع کرنے کے لئے محکمہ کا کوئی پروگرام ہے؟ کیونکہ میں ایک دفعہ انڈیا گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ابھی دہلی ایئر پورٹ سے بندہ باہر نہیں نکلتا کہ Tourism والے آپ کی جان کو اٹک جاتے ہیں کہ آپ فلاں جگہ دیکھیں' فلاں جگہ دیکھیں۔ میری عرض یہ ہے کہ ہمارے ہاں بھی تاریخی اہمیت والی بے شمار جگہیں ہیں' اس لئے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان عمارات میں attraction پیدا کرنے کے لئے' بین الاقوامی طور پر سیاحت کے مراکز بنانے کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر، جی' منسٹر صاحب!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! جہاں تک ان مقامات کی attraction کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں ہم باقاعدہ طور پر وقتاً فوقتاً پیکج announce کرتے رہتے ہیں۔ نہ صرف domestic tours visit کرتے ہیں بلکہ internationally بھی انتظامات کرتے رہتے ہیں۔ جہاں تک شاہ صاحب نے بروشرز وغیرہ کا فرمایا ہے وہ ہر چیز ہمارے پاس موجود ہے۔ ایئر پورٹ پر بھی ہمارا انفارمیشن سنٹر موجود ہے۔ اسی طرح لاہور کے اندر بھی 4-8 لارنس روڈ پر ہمارا انفارمیشن سنٹر موجود ہے۔ جو peak hours ہوتے ہیں' جیسے پچھلے دنوں ہمارا event آیا تھا تو وہاں 24 hours information available ہوتی ہیں' ہمارا بندہ بیٹھا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سماں، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں' جیسے وزیر موصوف نے سیاحت کے حوالے سے فرمایا کہ لاہور میوزیم کا دنیا کے top ten museums میں شمار ہوتا

ہے۔ انھوں نے اس کا ٹائم 4 بجے کا رکھا ہوا ہے ۔میں ساڑھے تین بجے وہاں سے گزر رہا تھا تو دو English Tourists جو وہاں ٹکٹ لینے گئے تو انھیں ساڑھے تین بجے ٹکٹ نہیں دیا گیا اور انھیں کہا گیا کہ ہم چار بجے بند کر دیتے ہیں۔ یہ دنیا میں منفرد قسم کا میوزیم ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ گوتم بدھ کا بت اپنی اصل حالت میں پڑا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں 16 ہزار سکے ایسے ہیں جن میں ہر سکے کی قیمت دس لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ بے شمار ایسی miniatures ہیں جن کے لئے وہاں ہال موجود نہیں' اس لئے وہ گوداموں میں پڑی ہیں۔ اس لئے ہال تعمیر ہونے چاہئیں اور لاہور میوزیم کا ٹائم 6.00 بجے تک ہونا چاہئے اور اس مسئلے کو چیک کیا جائے کہ ان غیر ملکیوں کو ٹکٹ کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر، اگلا سوال راجہ ریاض احمد!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، سوال نمبر 251 (راجہ ریاض احمد کے ایما پر معزز ممبر نے دریافت کیا)

جناب سپیکر، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، نہیں۔ اس کا جواب پڑھ دیا جائے۔ پہلے جز (الف) کا کہ کیا ناظم نے جنگلات کی 6 کنال 12 مرلے زمین پر قبضہ کیا تھا؟ وہ تسلیم کیا ہے کہ ضلع ناظم فیصل آباد کے والد بزرگوار نے۔۔۔

جناب سپیکر، چھ نہیں چار کنال لکھا ہوا ہے۔ سوال پر چار کنال ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، چھ کنال بارہ مرلے پر قبضہ کیا تھا۔ وہ اس کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر، جی' منسٹر صاحب! جواب پڑھ دیں۔

جناب نجف عباس سیال، جناب والا! جس فاضل ممبر نے یہ سوال کیا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ on his behalf ہو سکتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

جنگلات کی اراضی پر ناجائز قبضہ

*251۔راجہ ریاض احمد: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ضلعی ناظم فیصل آباد نے محکمہ جنگلات کی 4 کنال اراضی پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ناظم نے اس پر رہائش تعمیر کی ہوئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس بارے میں کیا قانونی کارروائی کی ہے اور اراضی کی واگزاری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر جنگلات و ماہی پروری:

(الف) گٹ والا فارسٹ پارک میں ضلع ناظم کے والد چودھری نذیر احمد (مرحوم) نے محکمہ جنگلات کے 6 کنال 12 مرلہ پر 1989 تا 1991 میں ناجائز قبضہ کیا تھا جس کی بابت سمری (Summary) جناب وزیراعلیٰ پنجاب کو ارسال کی گئی۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے جناب تسنیم نورانی سابقہ کمشنر فیصل آباد، جناب اسدالرحمن، سابقہ ایم۔این۔اے اور حاجی بشیر احمد صاحب سابقہ ناظم جنگلات سرگودھا سرکل پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی سفارش پر زمین کے باہمی تبادلہ کا کیس تیار ہوا ہے جسے بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اپنی چٹھی نمبری 2216-94/2173-CS-II مورخہ 11-7-1994 کے ذریعے منظور کرتے ہوئے رقبہ کے تبادلہ کی اجازت دے دی۔ اس طرح محکمہ جنگلات نے چودھری محمد نذیر احمد سابقہ ایم۔این۔اے سے 6 کنال 12 مرلے رقبہ کا قبضہ حاصل کر لیا جس کا اندراج محکمہ مال کے ریکارڈ میں باقاعدہ طور پر ہو چکا ہے۔

(ب) مذکورہ ناظم صاحب کی رہائش ان کی ذاتی زمین پر تعمیر ہوئی تھی۔ ناجائز قبضہ والی زمین جس کا تبادلہ دوسری زمین سے کر لیا گیا رہائش سے باہر تھی۔

(ج) محکمہ کی طرف سے باقاعدہ کارروائی کی گئی جس کی تفصیل اوپر جز(الف) میں درج ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)،جناب والا! انہوں نے تو بڑے آرام سے کہہ دیا کہ 6 کنال 12 مرلے کی زمین پر ناظم صاحب کے والد صاحب نے قبضہ کیا تھا اور اس کے بعد ایک کمیٹی بنی اس کمیٹی کے تحت تبادلے میں انہوں نے زمین لی جس کا انتقال ہو گیا۔سوال یہ ہے کہ کیا چھ کنال 12 مرلے کا فالی انتقال ہی ہوا ہے یا آج بھی اس کا قبضہ ضلعی ناظم کے پاس ہے؟ نمبر 2۔سوال کے جواب میں آپ نے یہ کہا ہے کہ جس جگہ پر قبضہ کیا ہوا تھا وہاں ان کی رہائش نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور categorical information چاہتا ہوں کہ یہ جو چھ کنال 12 مرلے کا رقبہ ہے' یہ بالکل اسی جگہ ہے جہاں ان کا گھر ہے اور وہ آج بھی استعمال کر رہے ہیں۔نمبر 3 یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ ہم نے ایکشن لیا ہے۔ یہ کیا ایکشن لیا کہ چھ سال تک گورنمنٹ کی محکمہ جنگلات کی زمین ایک با اثر ہونے کے ناتے سے قبضہ کئے رکھا۔ ان چھ سالوں میں کیا ایکشن لیا گیا اور اسی طرح پنجاب بھر میں جنگلات کی زمینوں پر لوگوں نے قبضے کئے ہوئے ہیں' ان کو واگزار کرانے میں' خالی کرانے میں' محکمے کا کیا ارادہ ہے کہ کوئی ان کی زمین پر قبضہ کرے اور بعد میں تبادلہ کروا لے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر، وزیر جنگلات!

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر جنگلات کو floor دیا ہے۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری،جناب والا! اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت کے وزیراعلیٰ

صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جو ان کی jurisdiction میں ہے کہ وہ بنا سکتے ہیں لیکن انہوں نے جو قبضہ جنگلات کی زمین پر کیا تھا وہ ہم نے ان سے واپس لے لیا تھا' وہ ابھی بھی ہمارے پاس ہے۔ انہوں نے اس کی متبادل زمین پر اپنا مکان بنایا ہے اور حکومت پنجاب نے جو ان کو متبادل جگہ دی ہے اس پر انہوں نے بنایا ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب والا! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اگر غیر قانونی قبضہ کسی زمین پر کیا جاتا ہے' 6 کنال اور 12 مرلے کا اتنا زیادہ رقبہ ہے۔ کیا اس غیر قانونی قبضے کا متبادل دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا حکومت اور ان کے درمیان کوئی مک مکا سے فیصلہ ہوا ہے۔ ورنہ قانونی طور پر کسی بھی قبضہ کی ہوئی جگہ کا متبادل نہیں دیا جا سکتا۔وزیر موصوف مجھے اس بات کا جواب دیں کہ ان کو اس کا متبادل کیوں دیا گیا؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات و ماہی پروری، یہ ہمارے دور میں نہیں دیا گیا۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کیا تھا لیکن وہ ہماری زمین ہمیں واپس مل گئی ہے۔ اس وقت ہمارے محکمے نے عدالت میں کیس بھی کیا تھا۔ اس کے مطابق ہمیں اپنی زمین واپس مل گئی ہے۔ باقی معاملہ وزیراعلیٰ صاحب نے کیا تھا۔

جناب سپیکر، شکریہ' جناب سمیع اللہ خان!

چودھری اعجاز احمد سماں ، جناب والا! اس مسئلے پر ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملے کو probe کرے۔

محترمہ نشاط افزاء ، کیا تدارک کیا ہے؟

جناب سپیکر، وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی زمین واگزار کروا لی ہے۔

اب محکمہ جنگلات کی کوئی زمین ان کے قبضے میں نہیں ہے۔ جی، سمیع اللہ خان!

چودھری اعجاز احمد سماں، جناب والا! اس مسئلے پر کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے سمیع اللہ خان کو floor دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب والا! اس میں چونکہ آپ کے ضلع کا بھی معاملہ ہے اور میں وزیر قانون کی خصوصی توجہ چاہوں گا۔ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ پنجاب میں جو ناجائز قبضے ہوتے ہیں اس حوالے سے ایک کیس اس ایوان میں پیش ہوا ہے اور خوش قسمتی سے محکمہ نے پہلی ہی لائن میں اس کو تسلیم کیا ہے کہ یہ ناجائز قبضہ محکمہ جنگلات کی زمین پر فلاں فلاں تاریخ کو یا اتنے عرصہ تک رہا اور اس میں جو logic دی گئی ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ "باہمی تبادلہ" تو مجھے بھی کوئی اچھی سی جگہ---

آوازیں، گورنر ہاؤس۔ گورنر ہاؤس۔

جناب سمیع اللہ خان،ایک منٹ۔ ایک منٹ۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب سمیع اللہ خان،جناب والا! محکمہ نے جن حضرات کا نام یہاں لکھا ہے وہ چونکہ فوت ہو چکے ہیں۔ راجہ ریاض صاحب کا بڑا واضح سوال تھا کہ ضلعی ناظم---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر،آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب! اس میں بہت واضح طور پر یہ انفارمیشن ہے کہ ضلعی ناظم جو کہ اب ان کے بیٹے ہیں، ان کا گھر اسی رقبہ میں موجود ہے۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہاں نہیں ہے تو جن دوستوں نے سوال کیا ہے اور فیصل آباد کے جتنے دوست ہیں جو عوامی نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بالکل وضاحت کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ابھی بھی ان کی رہائش اسی جگہ پر موجود ہے۔ میں وزیر قانون صاحب سے کہوں گا کہ

اس سوال کو اس طرح سے pass on نہ کیا جائے بلکہ یہ آپ کے ضلع کا معاملہ ہے' یہ قبضہ گروپوں کی تاریخ کی ایک درخشاں مثال آپ کہہ لیں جو ہمارے سامنے آئی ہے۔ اس لئے اس کو اس طرح سے نہ جانے دیا جائے بلکہ میں تو چاہوں گا کہ یہ آپ کا ضلع ہے' کچھ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی صرف اس کیس پر بنائی جائے کہ کیا واقعی ابھی بھی ان کی رہائش محترم ضلعی ناظم صاحب کی' اسی قبضہ والی جگہ پر ہے یا کہ باہر ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات---

جناب سپیکر، وزیر موصوف نے فرما دیا ہے کہ اس زمین پر ان کی رہائش نہیں ہے۔ اس سے باہر ہے۔ یہ تو clear cut on the floor of the House انہوں نے کہہ دیا ہے۔وزیر قانون!

وزیر قانون ،جناب والا! اس میں میری آپ گزارش سن لیں۔ گزارش یہ ہے کہ 1989 میں قبضہ ہوا۔ 1991 تک قبضہ رہا اور اس کے بعد 1994 میں یہ issue settle ہوا ہے۔

جناب سپیکر،سابقہ حکومت کے دور میں کھا ہوا ہے۔

وزیر قانون ،جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ابھی سمیع اللہ خان فرما رہے تھے کہ یہ غیر قانونی اور ناجائز تھا۔ یہ کس کے دور میں ہوا تھا؟ آپ کے دور میں ہوا تھا۔ میری گزارش آپ سن لیں۔ اس وقت منظور احمد وٹو صاحب اور پیپلز پارٹی کی متحدہ حکومت تھی اور اس وقت سیاسی رشوت کے طور پر اس کیس کو ریگولرائز کیا گیا تھا۔

آوازیں، شیم شیم۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ،جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ میں آج بھی اس معزز ایوان کے floor پر یہ commit کرتا ہوں کہ اگر کوئی بھی ناجائز قبضے کا معاملہ ہمارے سامنے آئے گا تو We are not going to support that یہ اس وقت سیاسی بلیک میلنگ کے طور پر کیا گیا تھا۔ اس لئے ہمارے کھاتے میں اس کو نہ ڈالا جائے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

چودھری اعجاز احمد سماں ، جناب والا! اس ناجائز قبضے کے خلاف میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبر واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان کو میں نے floor دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان ، جناب والا! میں اس سلسلے میں راجہ صاحب سے کہوں گا کہ میرے دل میں پوائنٹ سکور کرنے کا خیال نہیں تھا۔ اب یہ اس کو پڑھنا شروع کر دیں۔ 6 کنال 12 مرلے پر 1989 میں پنجاب میں کس کی حکومت تھی؟ راجہ صاحب کی حکومت تھی۔ جناب سپیکر! اب میں آپ کو مخاطب کروں گا۔ میرے مخاطب چونکہ راجہ صاحب ہیں۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اب اس ساری بحث کا یہ بتائیں کہ 1989 میں کس کی حکومت تھی۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، بریگیڈیر صاحب! تشریف رکھیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) ،جناب والا! میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت encroachment کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ آج بھی پنجاب میں بہت سارے ناجائز قبضے ایسے ہیں جن کی اطلاع اس ایوان میں یا سرکاری اداروں میں نہیں ہے۔ اگر سرکاری ادارے کو اطلاع نہیں ملتی ہے تو ہمارے پاس کوئی جنات تو نہیں ہیں۔

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان ،جناب والا! جیسا کہ محترم بریگیڈیر صاحب نے فرمایا، اس میں اطلاع کا معاملہ نہیں ہے ۔پہلے تو اس میں یہ ثابت ہوا ہے کہ 1989 کو یہ قبضہ کیا گیا۔

پہلی بات تو یہ ہے۔ اب آگے ہے کہ 1991 تک قبضہ رہا۔

وزیر قانون ،جناب سپیکر! یہ بھی ذرا غور فرمالیں کہ 1989 میں فیڈرل گورنمنٹ میں حکومت ان کی تھی اور چودھری نذیر صاحب بھی میرے خیال میں اس وقت ایم این اے تھے۔

جناب سپیکر، جی' ایم این اے تھے۔

وزیر قانون ،وہ بھی آپ کا کیا کرایا تھا۔وہ بھی پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی۔آپ نے قبضہ کروایا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان ،جناب والا! یہ محکمہ جنگلات صوبائی معاملہ تھا۔

جناب سپیکر، سمیع صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان ، میں نے آخری بات کرنی ہے تاکہ میری بات مکمل ہو جائے۔۔۔

جناب سپیکر ،جی' ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر ،جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تو ایک فضول بحث شروع ہوگئی ہے۔ ایک دوسرے پر الزام سازی کی بحث شروع ہوگئی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ناجائز قبضہ ہوا ہے۔ وہ بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ اب گورنمنٹ صرف یہ بتا دے کہ حکومت اس کو de-regularise کرانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں تاکہ معاملہ settle ہو جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر، سمیع صاحب! تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو گئی ہے پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں categorically یہ بات کہتا ہوں کہ قبضہ ہمارے دور میں نہیں ہوا' regularise ہمارے دور میں نہیں ہوا اور اب ایک 1994 کے طے شدہ کیس

کو ہم اس وقت re-open نہیں کرنا چاہتے۔ ہم بلاوجہ ایک settled issue کو re-open کیوں کریں جب کہ حکومت کا اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سمیع صاحب! کافی بات ہو چکی ہے۔ ضمنی سوال پر debate تو نہیں ہو سکتی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کیس کو نیب کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کیس جس کسی کے دور میں ہوا یا پیپلز پارٹی کے دور میں ہوا اس کیس کو نیب کے حوالے کیا جائے۔ چونکہ ماضی میں جو بھی ناجائز چیزیں ہوئی ہیں آج نیب اسے اپنے حوالے سے دیکھ رہا ہے۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ اسے نیب کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس پر کافی debate ہو گئی ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ سوال کا نمبر پکاریں گے؟

سید احسان اللہ وقاص: 546۔

شاہراہوں پر قائم محکمہ سیاحت کے زیر انتظام ریسٹورنٹس

*546: **سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ سیاحت کے زیر اہتمام شاہراہوں پر کتنے ریسٹورنٹس قائم تھے۔ کتنے گزشتہ تین سال میں بند ہوئے۔ جو چل رہے ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے ریسٹورنٹس ٹھیکہ پر دیئے گئے ہیں اور کتنے براہ راست محکمہ خود چلا رہا ہے؟

(ب) ان ریسٹورنٹس سے اوسطاً ماہانہ آمدنی محکمہ کو کیا حاصل ہوتی ہے۔ جو ریسٹورنٹس بند پڑے ہیں ان کے چلانے کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ج) گزشتہ ایک سال میں ان ریسٹورنٹس کی تعمیر و مرمت پر کیا اخراجات ہوئے اور سیاحت کے فروغ کے لئے کتنے نئے ریسٹورنٹس کہاں کہاں قائم کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے؟

وزیر سیاحت:

(الف) صوبہ پنجاب میں TDCP کے زیر اہتمام شاہراہوں پر مندرجہ ذیل سات ریسٹوران قائم تھے۔

1۔ ایمن آباد گوجرانوالہ
2۔ کھاریاں
3۔ چنیوٹ
4۔ چھتر باغ
5۔ سالگراں
6۔ چھرہ پانی
7۔ گھوڑا گلی

دو ریسٹوران بعد میں بند ہوئے۔ حکومتی پالیسی کے تحت کھاریاں ریزارٹ اور ایمن آباد پرائیویٹائزیشن بورڈ کی تحویل میں چلے گئے۔ اس کے بعد ادارے کی کاوشوں سے کھاریاں ریزارٹ واپس لے کر چھ لاکھ روپے سالانہ کے عوض لائسنس آؤٹ کر دیا گیا۔ بقایا پانچ ریسٹوران ٹھیکیداروں کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔ کھاریاں ریزارٹ جلد ہی تزئین و آرائش کے بعد ٹھیکیدار عوام الناس کے لئے کھول دے گا۔ البتہ ایمن آباد ریزارٹ پرائیویٹائزیشن بورڈ کی تحویل میں ہے۔

(ب) ان ریسٹورانوں کی ماہانہ آمدنی 3,30,000.00 روپے ہے۔ یعنی کہ چھتر باغ اور تین ملحقہ موٹیل بار سالگراں، چھرہ پانی، گھوڑا گلی اور چنیوٹ کھاریاں ریزارٹ پرائیویٹائزیشن بورڈ سے واپس لے کر چھ لاکھ روپے سالانہ کے عوض ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے۔ TDCP بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق جو ریزارٹس financially viable نہ تھے ان کو پنجاب پرائیویٹائزیشن بورڈ کے حوالے کر دیا گیا تھا کیونکہ موٹروے کے اجراء سے کھاریاں اور ایمن آباد پر

tourists کا رش کم ہو گیا اور پنجاب پرانیوینائزیشن بورڈ نے ان ریزارٹس کو بیچنے کی کوشش کی لیکن مناسب قیمت وصول نہ ہونے پر ادارے کی درخواست پر حکومت کی اجازت سے کھاریاں ریزارٹ واپس لے لیا گیا ایمن آباد اب بھی پنجاب پرانیوینائزیشن بورڈ کی تحویل میں ہے جو کہ اسے پرانیوینائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) گزشتہ ایک سال میں ان ریسٹورانوں کی تعمیر و مرمت پر محکمہ نے کوئی خرچہ نہ کیا ہے۔ کیونکہ تمام ریسٹوران ٹھیکہ پر ہیں اور خرچہ مرمت ٹھیکیداران کی ذمہ داری ہے۔

PTDC پنجاب کی مختلف شاہراہوں پر ریسٹوران بنانے کا ارادہ رکھتی ہے' خاص کر واہگہ کے مقام پر 12 کمرے کا موٹل' چناب پارک مظفر گڑھ' غازی گھاٹ اور تونسہ سرور ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر، جی' ضمنی سوال۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ PTDC کے زیر اہتمام مختلف جگہوں پر جو ریسٹورنٹ تعمیر کئے جاتے ہیں ان کا بنیادی مقصد tourists کو سہولیات مہیا کرنا ہوتا ہے۔جو ریسٹورنٹ قائم کئے گئے ہیں ان کی صورتحال یہ ہے کہ یہ سب ٹھیکے داروں کے حوالے کئے ہوئے ہیں اور 5 روپے والی چائے کی پیالی وہ 25 روپے کی دیتے ہیں۔ یہاں پر انہوں نے خود تسلیم بھی کیا ہے کہ کھاریاں کے resort کو انہوں نے 6 ہزار روپے سالانہ کے عوض ٹھیکے پر دے دیا ہے جب کہ یہ بنیادی طور پر ٹورسٹوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ میں نے خود وہاں پر دیکھا ہے کہ وہاں پر ٹورسٹوں کے لئے کوئی سہولیات موجود نہیں ہوتیں۔ وہ ایک شادی گھر بنا ہوا ہے وہاں پر صرف شادیوں کا اہتمام ہوتا رہتا ہے تو ٹورسٹوں کے لئے اس کی بحالی کا محکمہ کیا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! پہلے تو میں شاہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ریسٹورنٹ ہم نے recently lease پر دیا ہے' یہ ابھی کھلا ہی نہیں۔ یہ عرصہ دراز سے بند تھا' اس کا ہم نے Privatization Board سے واپس لے کر نئے سرے سے ٹھیکہ کیا ہے۔ جہاں تک میرے بھائی کی اس بات کا تعلق ہے کہ وہاں پر چائے کی پیالی 5 روپے یا 10 روپے کی ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹھیکے داران کے ساتھ بیٹھ کر اس چیز کی commitment لی جاتی ہے کہ وہاں پر بیچی جانے والی چیز کی کیا price رکھی جائے گی۔ ایک چیز اور کہ وہاں پر ہر وقت ہمارا سٹاف موجود رہتا ہے جو ان چیزوں کو چیک کرتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں جو شکایات آتی ہیں وہ ہمارے محکمے تک پہنچائی جاتی ہیں اور اس کے بعد ان کے خلاف ضروری ایکشن لیا جاتا ہے۔ ابھی کھاریاں resort شروع نہیں کیا گیا جس کی باقاعدہ opening کی تاریخ ہم نے محرم الحرام کے بعد رکھی ہے۔ شکریہ

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! وہاں پر تو میں خود ایک شادی میں شرکت کر کے آیا ہوں۔ وہ شادی اسی جگہ پر منعقد ہو رہی تھی۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ محکمے کی اجازت سے ہو رہی تھی یا بغیر کسی اجازت کے ہو رہی تھی؟ اس میں میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو 7 جگہیں فرمائی ہیں' یہ resorts کب سے یہاں قائم ہیں اور اگلے ایک سال کے اندر اندر یہ ان جگہوں کے علاوہ کہاں کہاں پر نئے resorts قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! جہاں تک یہ بات ہے کہ یہ کتنے عرصے سے قائم ہیں۔ اس کا جواب میں اپنے متعلقہ محکمے سے پوچھ کر انہیں بتا دوں گا کہ کتنے عرصے سے بنے ہوئے ہیں۔ جہاں تک نئے resorts یا ریسٹورنٹ بنانے کا تعلق ہے تو ہم نے recently بورڈ

آف ڈائریکٹر میں ایک proposal رکھی تھی۔ انہوں نے پاس کر دیا ہے۔ ہم واہگہ بارڈر کے اوپر ایک نیا ریسٹورنٹ بنا رہے ہیں۔ جس کی اراضی تقریباً 7/6 کنال کے قریب ہے۔ وہاں پر بعد میں بورڈ آف ڈائریکٹرز نے منظوری یہ دی ہے کہ ہم 12 کمروں کا ایک resort بنائیں گے تاکہ سرحد پار سے آنے والے tournsts کو entertain کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، ارشد محمود صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ گورنمنٹ کے اداروں یا ہوٹلوں وغیرہ کی حالت اس طرح نہیں ہوتی جس طرح کہ پرائیویٹ اداروں کی ہوتی ہے۔ انہوں نے جز (ج) میں یہ کہا ہے کہ یہ ریسٹوران Tournsm کے ہیں۔ اس کی مرمت اور decoration کے تمام اخراجات ٹھیکے دار پورے کرتے ہیں۔ میں نے خود سفر کے دوران دیکھا ہے کہ کھاریاں سے آگے ان کے ایک ریسٹوران کی حالت یہ ہے کہ اندر جانے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ کسی قحبہ خانے میں آ گئے ہیں۔ ان سے میری یہ درخواست ہے کہ یہ میرے اس سوال کا جواب دیں کہ کیا محکمہ Tourism وہاں پر چیک کرتا ہے کہ ان کی مناسب مرمت کی گئی ہے اور انہیں decorate کیا گیا ہے؟ کیا یہ وہاں جا کر خود دیکھتے ہیں یا محکمہ اس کی دیکھ بھال کرتا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! پہلے تو یہ اس جگہ کا نام بتا دیں جہاں یہ گئے ہیں۔ پھر اس کے مطابق انہیں جواب دے دیا جائے گا۔ یہ اس ریسٹوران کا نام بتا دیں کہ کھاریاں سے آگے یہ کون سے پوائنٹ پر گئے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں گھوڑا گلی کی بات کر رہا ہوں۔ ایک کمیٹی بنا دی جائے وہ وہاں پر دیکھ لے کہ اس ریسٹ ہاؤس کا کیا حال ہے؟ شفقت عباسی صاحب یہاں بیٹھے ہیں، یہ بھی اس کی تصدیق کر دیں گے۔

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! گھوڑا گلی، چھتر باغ، کر کہار وغیرہ کے resorts ایک ہی lessee کے پاس تھے۔ بہرحال اگر وہاں پر کوئی مسئلہ آ رہا ہے یا انہوں نے محسوس کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم محرم الحرام کے بعد باقاعدہ ایک پروگرام بنا رہے ہیں اور پہلے بھی عباسی صاحب سے ایک بات ہو رہی تھی کہ ان سے متعلقہ جو resorts ہیں ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے مسائل حل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا میرے محترم و مکرم وزیر صاحب فرمائیں گے کہ محکمہ Tourism کے تحت جتنے resorts چل رہے ہیں وہاں ملکی و غیر ملکی کتنے tourists جاتے ہیں اور خاص طور پر غیر ملکی tourists کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت: جناب والا! اگرچہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بہرحال میں اس کی ایک figure آپ کو دے دیتا ہوں جو ہمیں T.D.C.P کی طرف سے مہیا کی جاتی ہے۔ ہمارے پاس پچھلے سال کی figure کے مطابق غیر ملکی tourists تقریباً 4,50,000 نے پاکستان کے اندر visit کیا ہے۔ اس کا کوئی خاص پیمانہ نہیں ہے کہ یہ چیز measure کی جائے کہ کتنے tourists پاکستان کے اندر آتے ہیں لیکن ہم نے باقاعدہ طور پر کچھ دن پہلے ایک آفس آرڈر جاری کیا ہے کہ محکمہ T.D.C.P کی جتنی بھی resorts یا ریسٹورنٹ ہیں وہاں پر روزانہ جتنے بھی لوگ visit کریں گے اور میں یہاں ایک اور وضاحت کر دوں کہ ہم Tourist اسے بولتے ہیں جو 24 گھنٹے اپنے گھر سے باہر رہتا ہے۔ ان جگہوں پر جو بھی بندہ جائے گا اس کی toughly counting کی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے آئندہ آنے والے سیاحت نامے میں اس کی تفصیلات شائع کی جائیں گی کہ پاکستان میں کتنا tourist آتا ہے؟ ایئر پورٹ پر بھی ہم نے اپنے متعلقہ information center کو بھی convey کر دیا ہے کہ وہاں پر جو tourists land کرتے ہیں ان کی گنتی وغیرہ

کی جائے۔ شکریہ

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال تھا۔ دنیا کے بہت سے ممالک ایسے ہیں جو اب Tourism Industry پر چل رہے ہیں۔

راجہ محمد طارق کیانی، میرا وزیر موصوف سے ایک سوال اور ایک تجویز ہوگی کہ پوری دنیا کے اندر، سوشلسٹ ممالک کے اندر Tourist Restaurant بنانے کا concept تھا۔ وہ بناتے تھے، انھوں نے وہاں بھی اس کو پرائیویٹائز کر دیا ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ کیا ان کے پاس اس قسم کی تجاویز موجود ہیں؟ کیونکہ جتنے بھی TDCP کے resorts ہیں۔ یہ business oriented results تھے۔ میری معلومات کے مطابق تمام کے تمام ہمارے صوبے قومی دولت کے زیاں کا سبب بن رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ان کو یہ چاہیے کہ business حکومت کی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ یہ آفاقی سیاسی اصول ہے۔ یہ تمام کے تمام resorts، جتنے بھی ہوٹل ہیں، اگر کسی odd جگہ پر کوئی پرائیویٹ کمپنی بنانے سے گریزاں ہے۔ وہاں تو یہ جواز ہے کہ حکومت پاکستان ہمارے خون سے، ہمارے سرمائے سے پیسا خرچ کر کے اس قسم کی عمارات بنا کر tourists کو متوجہ کرے۔ میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر resorts بڑی highly commercialized public places پر بنے ہوئے ہیں۔ یہ صرف اور صرف ہماری حکومت اور نوکر شاہی کا کرپشن، بددیانتی اور رزق حرام کمانے کا طریقہ ہے۔ اس کے لئے سیدھا سا طریقہ کار ہے کہ جہاں پر resorts ہیں ان کو نیلام کر دیا جائے اور جہاں اچھی جگہوں کے اوپر commercially attractive places پر resorts بنانا مقصود ہوں تو وہاں پر open bid کے ذریعے یہ پرائیویٹ لوگوں کو پیش کش کریں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 547

محکمہ سیاحت کی بسوں کی تفصیل

*547۔سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سیاحت (tourism) کے پاس اپنی ملکیتی بسوں کی تعداد کیا ہے۔ کتنی بسیں contract پر حاصل کی گئی ہیں؟

(ب) ان بسوں سے اوسطاً ماہانہ آمدنی کیا ہے اور اوسطاً ماہانہ ملازمین کی تنخواہ کیا ہے۔ گزشتہ تین سال میں ٹرانسپورٹ سے متعلق کتنے ملازمین کو فارغ کیا گیا؟

(ج) سیاحت کے فروغ کے لئے کون سے نئے روٹ گزشتہ سالوں میں شروع کئے گئے اور آئندہ کون سے نئے روٹ شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر سیاحت

(الف) محکمہ سیاحت کے پاس اپنی ملکیتی ایک بس بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بس کنٹریکٹ پر حاصل کی گئی ہے۔ تاہم ایک بین الاقوامی کمپنی میسرز مونو لائٹ انٹرنیشنل سے حال ہی میں ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے تحت پہلی 20 بسیں agreement دستخط ہونے کے چار ماہ کے اندر پاکستان پہنچنا تھیں اور اس کے بعد مرحلہ وار بسوں کی تعداد بڑھ کر 200 تک ہونا طے پائی تھی۔ معاہدے کی رو سے پہلی 20 بسوں کی کھیپ 27 دسمبر 2002 تک پہنچنا تھی مگر چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر ابھی تک پہلی کھیپ پاکستان میں پہنچ نہ پائی ہے۔ تاہم دوست ملک چین سے بسیں تیار کرنے والی کمپنی کا ایک وفد 20 جنوری 2003 کو PTDC انتظامیہ کو ملا اور انہوں نے بتایا کہ وہ خصوصاً پاکستان میں سڑکوں کی حالت دیکھنے آئے ہیں جس کے مطابق بسیں تیار کی جائیں گی اور انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ پہلی 20 بسوں کی کھیپ جلد از جلد پاکستان پہنچائی جائے گی۔

PTDC نے معاہدہ کے مطابق میسرز مونو لائٹ کو آخری یاددہانی کا مراسلہ لکھ دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر بسیں فوری طور پر پاکستان نہ پہنچیں تو PTDC ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

(ب) جب محکمہ سیاحت کے پاس تاحال کوئی بس ملکیتی نہیں ہے یا کنٹریکٹ پر نہ ہے تو ماہانہ آمدنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ محکمہ سیاحت میں ٹرانسپورٹ سے متعلق ملازمین کی اوسطاً ماہانہ تنخواہ 4,39,116 روپے تھی اور ان ملازمین کی تعداد 49 تھی۔ ان میں سے 9 ملازمین کو گولڈن شیک ہینڈ سکیم کے تحت ریٹائرمنٹ دی گئی ہے جس سے تنخواہوں کی مد میں 68,082 روپے کی کمی ہوئی۔ اس وقت موجودہ 40 ملازمین کی اوسطاً ماہانہ تنخواہ 3,71,034 روپے ہے۔ یہ 40 ملازمین Annex"A" میں اور گولڈن شیک ہینڈ سکیم کے تحت ریٹائر ہونے والے 9 ملازمین Annex"B" میں درج ہیں۔ Annex "A" اور "B" کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں *۔

(ج) PTDC نے جب اپنی سروس شروع کی تو صرف لاہور راولپنڈی کے درمیان سروس تھی جسے بعد میں لاہور سے ملتان، فیصل آباد، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، مری اور سوات تک بڑھایا گیا۔ حال ہی میں ہونے والے معاہدے میں بھی ان تمام شہروں کی سروس کا اہتمام کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ سرگودھا، سیالکوٹ، رحیم یار خان اور ایبٹ آباد کے روٹس پر بھی بس سروس چلانے کا ارادہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) کے جواب میں محکمہ نے یہ فرمایا ہے کہ محکمہ سیاحت کے پاس تاحال کوئی بس ملکیتی نہیں ہے یا کنٹریکٹ پر نہ

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

ہے اس لئے ماہانہ آمدنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن محکمہ سیاحت میں ٹرانسپورٹ سے متعلق ملازمین کی اوسطاً ماہانہ تنخواہ -/3,71,034 روپے ہے۔ جب کہ محکمہ کے پاس نہ کوئی بس ہے اور نہ کنٹریکٹ پر لی ہوئی ہے تو یہ ملازمین کس کام کے لئے رکھے گئے ہیں؟

دوسرا ضمنی سوال بھی میں عرض کر دیتا ہوں تاکہ یہ اکٹھا جواب دے دیں۔ انھوں نے یہ اچھی خوشخبری سنائی ہے کہ مختلف کمپنیوں کے ساتھ ان کے معاہدوں کی بات چل رہی ہے جس کے مطابق یہ مختلف بسیں یہاں پر چلائیں گے۔ میں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ TDCP کا بنیادی کام ہے کہ بسیں اس طرح چلانا ہے کہ جس سے tourist کو سہولتیں حاصل ہوں اور وہ ہونی چاہئیں جب کہ یہاں جو پہلے بسیں چلتی تھیں وہ تو بالکل ایک ٹرانسپورٹ کمپنی کی ملکیت تھیں۔ محکمہ ٹرانسپورٹ یا جی ٹی ایس کی جگہ TDCP کی بسیں چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ باہر کے ممالک میں tourism کو develop کرنے کے لئے سپیشل بسیں چلتی ہیں اور tourism کے سپیشل پیکج ہوتے ہیں۔ محکمے نے اس کا اہتمام کرنے کے لئے کیا انتظام کیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت: جناب سپیکر! میرے بھائی نے فرمایا ہے کہ ان کو ماہانہ تنخواہ -/3,71,034 روپے دی جا رہی ہے۔ جن ٹرانسپورٹ کے ملازمین کو جو -/3,71,034 روپیہ دیا جا رہا ہے ہم ان ملازمین سے دوسرے کام لے رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جو متعلقہ محکمے جیسے مارکیٹنگ، فنانس یا جو صوبے بھر میں ریسٹورنٹ اور resorts ہیں وہاں پر ان کی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں۔ ہم بسیں contract کے ذریعے منگوا رہے ہیں۔ جب وہ بسیں ہمارے پاس آ جائیں گی تو اس سٹاف میں کمی بیشی کر کے دوبارہ ان کو یہاں پر لگا دیا جائے گا۔

دوسرا شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ TDCP کا کام لوگوں کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں صرف بسوں کی سہولتیں فراہم کرنا نہیں ہے۔ یہ صرف tourist کے

لئے ہوتا ہے۔ انھوں نے صحیح فرمایا ہے۔ ہمارے جو چینل لاہور سے ملتان' لاہور سے راولپنڈی' لاہور سے بہاولپور یا لاہور سے مری جاتے ہیں یہ انہی پوائنٹس پر رکھے گئے ہیں جہاں پر ہماری resorts موجود ہیں۔ بسیں صرف انہی علاقوں کے لئے مخصوص کی گئی تھیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ ملک اصغر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، میں جناب وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسے دنیا کے بہت سے ممالک میں ایسا ہو رہا ہے کہ جو تاریخی شہر ہیں اور ان کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ مثلاً انڈیا دہلی میں ایک Tourism کا محکمہ ہے جنھوں نے ایک روزہ tour arrange کیا ہوتا ہے۔ ان کو بہت اچھی بسیں مہیا کی ہوتی ہیں۔ اس میں ایک اناؤنسر ہوتا ہے۔ وہ مختلف جگہوں پر جاتے ہیں اور مختلف علاقوں کی سیر کروانے کے لئے صبح ہوٹل سے لیتے ہیں اور شام کو ہوٹل میں چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارا لاہور جو بڑا تاریخی شہر ہے اور یہاں پر بہت سی سیر گاہیں ہیں۔ کیا یہ کوئی ایسا ارادہ رکھتے ہیں کہ کوئی ٹرانسپورٹ launch کرکے ایک ایسا منصوبہ بنائیں کہ جو لوگ باہر کے شہروں سے یا باہر کے ملکوں سے آئیں ان کے لئے ایک روزہ tour arrange ہو سکے؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سیاحت!

وزیر سیاحت، جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو فرمایا ہے اس کے مطابق یہ ہے کہ روزانہ ہماری وین لاہور کے جتنے ہوٹل ہیں ان کے باہر مقررہ وقت پر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک بھی غیر ملکی tourist اس شہر کا چکر لگانا چاہے یا سیر کرنا چاہے تو اس کے لئے باقاعدہ ایک مخصوص وین مرسڈیز وہاں پر کھڑی ہوتی ہے۔ یہ پروگرام عرصہ دراز سے چل رہا ہے۔ اس سے ہمیں کافی ریونیو ملتا ہے۔

جناب سپیکر، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سیاحت، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

وزیر جنگلات و ماہی پروری، میں محکمہ جنگلات کے بقیہ سوالات کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، محکمہ جنگلات کے سوالات کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

وزیر خزانہ، میں محکمہ خزانہ کے بقیہ سوالات کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، محکمہ خزانہ کے سوالات کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال 2000-1999 اور 2003-2002 میں ضلعی حکومت، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور کالعدم بلدیاتی اداروں کو جاری کردہ گرانٹ کی تفصیل

*1۔ رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال 2000-1999 سے لے کر مالی سال 2003-2002 کے دوران صوبائی حکومت نے ازخود اور وفاقی حکومت کے توسط سے اضلاعی حکومتوں، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور کالعدم بلدیاتی اداروں کو کتنی کتنی مالیت کی گرانٹ جاری کیں؟

(ب) متذکرہ عرصے میں ہر مالی سال کے دوران ہر ضلعی حکومت، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور کالعدم بلدیاتی ادارہ کو جاری کردہ رقوم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر خزانہ،

(الف) مالی سال 1999-2000 سے لے کر رواں مالی سال جنوری 2003 تک صوبائی حکومت نے ازخود اور وفاقی حکومت کے توسط سے اضلاعی حکومتوں کو مبلغ 42,133,280,000/- روپے تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو مبلغ 7,401,712,000/- روپے اور کالعدم بلدیاتی اداروں کو مبلغ 13,417,720,000/- روپے مالیت کی گرانٹ جاری کی۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ہر ضلعی حکومت، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن اور کالعدم بلدیاتی اداروں کو جاری کردہ رقوم کی تفصیل جھنڈی(الف، ب اور ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے *۔

ملازمین کے لئے ہاؤس ایکوائر کرنے کی سہولت

*683۔محترمہ سعدیہ ہمایوں، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور صوبائی دارالحکومت کوئٹہ، پشاور اور کراچی میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین صوبائی و وفاقی دونوں کو اپنے سکیل کے مطابق ہاؤس ایکوائر کرنے کی سہولت ہے اگر ان کو سرکاری رہائش گاہ فراہم نہیں کی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے صوبائی دارالحکومت لاہور میں کام کرنے والے ملازمین کو ایسی سہولت فراہم نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہزاروں ملازمین حکومت کی طرف سے سرکاری رہائش گاہ فراہم نہ کرنے اور ہاؤس ایکوائر نہ کرنے کی سہولت نہ ہونے کی بناء پر سخت بد دل ہیں۔

---

* تفصیل اسمبلی لائبریری سے ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) کیا حکومت دیگر صوبوں کی طرح صوبائی دارالحکومت لاہور میں کام کرنے والے صوبائی ملازمین کو ہاؤس ایکوائر کی سہولت فراہم کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ:

(الف) یہ معلومات مرکزی حکومت اور دیگر صوبوں کے متعلق ہیں جس کا صحیح جواب وہی دے سکتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں ہاؤس ایکوائر (House Acquire) کرنے کی سہولت فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) صوبائی حکومت لاہور میں ہاؤس ایکوائر کرنے کی سہولت اپنے محدود مالی وسائل کی بناء پر دینے سے قاصر ہے۔

مالکان اراضی کے لئے درختوں کے مالکانہ حقوق اور ایندھن کے مسائل

*788: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل مری، کوٹلی ستیاں، کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے مالکان اراضی کو ان کی ملکیتی اراضی میں پیدا ہونے والے درختوں پر مکمل مالکانہ حقوق حاصل نہ ہیں اور محکمہ جنگلات کی پیشگی اجازت کے بغیر اپنی زمینوں پر واقع درختوں کو اپنے استعمال میں نہیں لا سکتے۔ پنجاب کے دیگر بیشتر مقامات سے ان پسماندہ تحصیلوں کے عوام سے امتیازی سلوک کیوں رکھا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت یہاں کی عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے اس پابندی کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا سوال کا جواب منفی میں ہے تو پنجاب کے ان سرد ترین مقامات جہاں سردیوں میں برف کی وجہ سے یہاں کے عوام ایندھن کے مسئلہ کی وجہ سے شدید مشکلات سے دو چار ہو جاتے ہیں جس کے پیش نظر کیا حکومت متبادل کے طور پر مائع گیس کی سستے داموں فراہمی یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان علاقوں میں واقع جنگلات جو پنجاب میں state forest کے لحاظ سے سب سے بڑے جنگلات کا اعزاز ہونے کے ناتے ان کو preserve and protect کرنے کے لئے کیا پنجاب حکومت مرکزی حکومت یا بیرونی سرمایہ کار کمپنی یا N.G.O سے سفارش کرے گی کہ جنگلات کی بقاء کے لئے ان علاقوں کے عوام کو سونی گیس فراہم کی جائے۔ حکومت اس بابت کیا اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات و ماہی پروری:

(الف) مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی تحصیلوں کا بندوبست سال 1885-86 میں شروع ہوا۔ ان علاقوں سے عمارتی اراضی کو ان کی لکڑی، بالن کی دستیابی اور آب گیر (water shed) رقبوں میں زمین کو بردگی سے بچانے کے لئے علاقہ میں موجود جنگلات کو درج ذیل categories میں تقسیم کیا گیا۔

1) ریزرو جنگلات — ملکیت حکومت ہیں اور ان میں علاقہ کے لوگوں کے حقوق نہ ہیں۔

2) محفوظ جنگلات — ملکیت حکومت ہیں مگر ان میں لوگوں کے حقوق بابت بالن / حقداری عمارتی لکڑی ہیں۔

3) گزارہ / ملکیت جنگلات — لوگوں کی ملکیت ہیں۔

چونکہ مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی تحصیلوں کا زیادہ رقبہ شاملات دیہہ (گزارہ) / ملکیت جنگلات پر مشتمل ہے۔ چیڑ اور کائل جیسے قیمتی عمارتی لکڑی والے درخت زمین کو بردگی سے بچانے کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے

ان علاقوں پر مؤثر کنٹرول رکھا ہوا ہے۔ بمطابق شرائط واجب الارض ان علاقہ جات میں زمین لوگوں کی ملکیت ہے مگر درختان حکومت کی ملکیت ہیں جو کہ درختوں کی کٹائی کو روکنے، زمین کو بردگی سے بچانے اور واٹر شیڈ کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ ان سب پابندیوں کے باوجود شاملات دیہہ (گزارہ)/ ملکیت جنگلات میں سے خشک بالن لکڑی کے حقوق حاصل ہیں اور مکان وغیرہ کی تعمیر کے لئے ہر تین سال بعد حقداری کے طور پر چیڑ / کائل کی عمارتی لکڑی حاصل کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ شاملات دیہہ (گزارہ)/ ملکیت رقبہ جات میں سے خشک عمارتی لکڑی کی محکمانہ طور پر چرائی کر کے لکڑی بذریعہ نیلام عام فروخت کی جاتی ہے اور حاصل شدہ آمدنی بمطابق قوانین ملکیت جنگلات 70% مالکان میں تقسیم کر دی جاتی ہے اور گزارہ جنگلات (شاملات دیہہ) میں سے 70% علاقہ کی عمومی رفاہی بہبود کے لئے بذریعہ گزارہ سوسائٹی دیہہ خرچ کیا جاتا ہے۔

درختان کی کٹائی پر یہ پابندی صرف مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کی تحصیلوں میں نہ ہے بلکہ گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے تحت پورے پنجاب میں چیڑ، کائل (Pines)، دیودار اور پھلائی کے درختان کی کٹائی پر پابندی عائد ہے۔

(ب) حکومت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔ موجودہ انتظام کو دیکھتے ہوئے یہی بہتر سمجھا گیا ہے کہ اسے جاری رکھا جائے تاکہ درختوں کی حفاظت کے ساتھ آب گیر رقبوں کی بہتر طور پر حفاظت کی جا سکے۔

(ج) یہ محکمہ ہذا سے متعلقہ نہ ہے لیکن محکمہ ہذا کسی بھی ایسی تجویز یا پروگرام کی حمایت کرے گا۔

تحصیل مری میں سیاحت کے فروغ کے لئے اقدامات

*789۔راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پاکستان کے خوبصورت ترین علاقے تحصیل مری، کوٹلی ستیاں جنہیں اپنے قدرتی حسن کی وجہ سے ملکہ کوہسار کہا جاتا ہے ان علاقوں میں سیر وسیاحت کے فروغ کے لئے TDCP حکومت پنجاب کے کیا مزید اقدامات زیر غور ہیں؟

(ب) مری میں بے انتہا رش کی وجہ سے کوٹلی ستیاں کو سیاحت کے لئے دوسرا Hill Station قرار دینے کے باوجود اس پسماندہ تحصیل میں سیاحت کے فروغ کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ مزید کیا اقدامات و منصوبے زیر غور ہیں؟

(ج) کیا TDCP حکومت پنجاب پتریاٹہ چیئر لفٹ کو توسیع دیتے ہوئے، اسے لوئر ٹوپہ و کوٹلی ستیاں کے دیگر بلند مقامات سے ملانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) انگوری اور لنتراڑ روڈ پر picnic spots کے قیام کالی منی اور سمبلی ڈیم کے قریب و کھ بساند کے مقامات کو سیاحت کے لئے attractive places بنانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔ اگر نہیں تو کب اور کیا اقدامات زیر غور ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) T.D.C.P نے پتریاٹہ میں ملک کی جدید چیئر لفٹ اور کیبل کار کی سہولت کا انعقاد کیا جس پر سالانہ لاکھوں سیاح لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے پرائیویٹ سیکٹر سیاحت کے میدان میں سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ مری اور اس کے گردونواح میں سیاحوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے T D C P کوٹلی ستیاں میں resorts اور سڑک کنارے سہولیات پرائیویٹ سیکٹر کی مدد یا حکومت کی مالی معاونت سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) تحصیل کوٹلی ستیاں میں T.D.C.P مری سے رش کو کم کرنے اور کوٹلی ستیاں کو دوسرا ہل سٹیشن بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سیاحتی منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔

سڑک کنارے سہولیات	ریزارٹس
1۔ سٹاپ اوور بمقام لتراڑ	1۔ گائڈ واچ ٹاور
2۔ سٹاپ اوور بمقام میلوٹ ستیاں	2۔ برج
3۔ سٹاپ اوور بمقام دریائے جہلم (کلیاری)	3۔ چبوترہ

(ج) فی الوقت ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ جب کوٹلی ستیاں میں باقی سہولیات مہیا ہو جائیں گی تب اس قسم کے منصوبے پر غور کیا جا سکے گا۔

(د) ان مقامات میں صرف لتراڑ پہلے ہی زیر غور ہے۔ باقی جگہوں کا مستقبل قریب میں سروے کرنے کے بعد کوئی منصوبہ تیار کیا جائیگا۔

جیل خانہ جات پولیس کے لئے بھی اضافی الاؤنس کی تجویز

*815۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب پولیس کے ملازمین کی تنخواہ میں ایک ہزار روپے ماہانہ کا اضافہ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب پولیس جیل خانہ جات کے ملازمین کی تنخواہ میں اسی طرح ایک ہزار روپے ماہانہ اضافہ نہ کیا گیا؟

(ج) اگر جز "الف" اور "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب، پنجاب پولیس جیل خانہ جات کو بھی ماہانہ تنخواہ میں ایک ہزار روپے کا اضافہ دے گی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جیل خانہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کے فرائض ملازمت پنجاب پولیس سے یکسر مختلف ہیں۔ اس لئے حکومت انہیں یہ الاؤنس دینے سے قاصر ہے۔

ہرن مینار شیخوپورہ میں سیاحوں کے لئے سہولیات کی فراہمی

*843۔محترمہ صغیرہ اسلام، کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تاریخی شہر شیخوپورہ کے نزدیک تاریخی سیر گاہ ہرن مینار موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے ملک اور بیرون ملک سے سیر و سیاحت کے لئے بہت لوگ ہرن مینار کی سیر کو آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہرن مینار کے مقام پر صفائی کا انتظام انتہائی ناقص اور ٹھیکیداروں کے ہاتھ میں ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہرن مینار کی سیر کرنے والوں کے لئے داخلہ فیس رکھی گئی ہے؟

(ر) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہرن مینار کے مقام پر ایک جھیل بھی ہے جس کی سیر کے لئے کشتیاں کرایہ پر لی جا سکتی ہیں۔ اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تاریخی مقام ہرن مینار پر ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے وہ تمام سہولتیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو دیگر تاریخی مقامات پر مروج ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سیاحت،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) ہرن مینار اور اس سے ملحقہ علاقہ وفاقی محکمہ آثار قدیمہ حکومت پاکستان کے زیر انتظام ہے اور وہی اس کی صفائی کے ذمہ دار ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ ہرن مینار کی سیر کرنے والوں کے لئے داخلہ فیس رکھی گئی ہے۔ چونکہ محکمہ آثار قدیمہ ہرن مینار کے تمام انتظامات کا ذمہ دار ہے اور وہی محکمہ کار پارکنگ اور داخلہ فیس وصول کرتا ہے۔

(ر) یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت پنجاب نے سیاحوں کی سہولت کے لئے کشتی رانی کا تالاب میں انتظام کیا ہے اور اس سے سیاح اور شیخوپورہ کے مقامی لوگ بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اگرچہ ہرن مینار کا انتظام و انصرام محکمہ آثار قدیمہ کے پاس ہے تاہم سیاحت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ سیاحت مستقبل میں غیر ملکی و مقامی سیاحوں کو سہولیات بہم پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فی الوقت کشتی رانی کی سہولت کے علاوہ محکمہ سیاحت حسب ضرورت پیکج ٹورز اور ٹورسٹ گائیڈ سروس مہیا کرتا ہے۔ محکمہ سیاحت پنجاب ہرن مینار پر مستقبل قریب میں ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

صوبائی محکموں میں ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت

*909۔رانا تجمل حسین، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ سوشل سکیورٹی محکمہ محنت کے زیر نگرانی حکومت پنجاب کے کنٹرول میں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوشل سکیورٹی کے ملازمین کو ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت میسر ہے۔

(ج) اگر جز(الف تا ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ تعلیم کے اساتذہ کو بھی ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت دینے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ادارہ سوشل سکیورٹی محکمہ محنت کے زیر نگرانی حکومت پنجاب کا ایک خود مختار ادارہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) چونکہ حکومت پنجاب کے ملازمین کے لئے ہاؤس ریکوزیشن کی کوئی پالیسی نہیں ہے اس لئے حکومت پنجاب اپنے محدود مالی وسائل سے محکمہ تعلیم کے اساتذہ کو یہ سہولت دینے سے قاصر ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک بڑے ہی اہم مسئلے کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ آج اخبار میں ایک تین کالم کی بڑی اہم خبر آئی ہے کہ "بارشوں کی وجہ سے دریائے چناب میں پانی آ گیا اور انڈیا جو ہمارا ازلی دشمن ہے وہ ایسے موقعے سے فائدہ اٹھاتا ہے اس نے بھی پیچھے سے پانی چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے چنیوٹ کے علاقے میں گندم کی ساری فصل تباہ ہو گئی ہے۔" میں وزیر زراعت سے گزارش کروں گا کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ان لوگوں کو آبیانہ معاف کیا جائے اور اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے اس لئے کہ جس زمیندار کی ساری پونجی سال کی ساری فصل دریا برد ہو گئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ میں حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ اس سلسلہ میں اس علاقے کے متعلق یہ ضرور کچھ کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سپیکر! بگو صاحب نے بہت اہم معاملے پر ہاؤس کی توجہ دلائی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب بھی پاکستان اور پاکستان کی فصلات کو نقصان پہنچانے کی بات ہو تو انڈیا ہمیشہ پانی چھوڑ دیتا ہے۔ میں صحیح کہہ کر آیا ہوں کہ متعلقہ حکام سے پتا کیا جائے کہ وہاں پر کس قسم کا نقصان ہوا ہے۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ provision بھی ہے' قانون بھی ہے اور ضابطہ بھی ہے کہ اگر ان کا نقصان اس حد تک ہوا تو ہم اس علاقے کو آفت زدہ declare کریں گے اور اس کے بعد جو بھی ہو سکا ہم کریں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ میری پورے ایوان سے گزارش ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کے لئے صرف پندرہ منٹ کا وقت ہوتا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کی اپنی جگہ پر بڑی اہمیت ہے۔ بےشک ارشد محمود بگو صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے' اس کی اپنی جگہ اہمیت ہے لیکن توجہ دلاؤ نوٹس ہم صرف ایک نشست میں دو ہی take up کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے پندرہ منٹ وقت ہے۔ اگر آپ پندرہ منٹ زراعت پر بحث میں لگا دیں گے تو پھر ہم ایک بھی take up نہیں کر سکیں گے۔ براہ مہربانی جب توجہ دلاؤ نوٹس ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر کم کیا کریں۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

پولیس وردیوں میں ملبوس ڈاکوؤں کی رہزنی اور بداخلاقی کا مظاہرہ

1۔ سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مؤقر اخبار روزنامہ "نوائے وقت" کے مطابق روسہ بہ چک نمبر 1 جوئیاں کے قریب ایک ویران پولٹری فارم کے قریب شدید دھند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

چھ مسلح ڈاکو جنہوں نے پولیس کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں 6 بجے سے 11 بجے تک رہزنی کرتے رہے۔ 50 سے زائد کار، ٹیکسی، رکشہ اور موٹر سائیکل سواروں کو لوٹ لیا۔ عورتوں اور بچوں کو بے لباس کر کے ایک کمرہ میں بند کر دیا اور ان میں سے بہت سی خواتین کو بے آبرو کیا جب کہ مردوں کو لوٹنے کے ساتھ ان کے کپڑے تک اتروا لئے۔ جناب وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

1۔ کیا اس کیس کی FIR درج کی گئی؟ ڈاکوؤں کی کوئی شناخت ہوئی؟ کیا کوئی گرفتار کیا گیا؟ ان سفاک ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کی کیا کوشش کی گئی؟

2۔ آئندہ اس سڑک پر کیا حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں جس سے اس طرح کے واقعات دوبارہ نہ ہو سکیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: شکریہ، جناب سپیکر!

(الف) وقار احمد خان اے ایس پی سابق سرکل آفس چونیاں کی رپورٹ کے مطابق ملزمان نے راہ گیروں کو اسلحہ کے زور پر لوٹا۔ رکشہ میں دو تین نامعلوم عورتیں بھی موجود تھیں۔ عورتوں کی بے حرمتی کے متعلق کوئی ثبوت یا شہادت پیش نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی عورت نے پولیس کے روبرو پیش ہو کر زیادتی کے متعلق بتلایا ہے۔ واردات کے دوران نہ تو پولیس وردی میں ملزمان کا ہونا پایا گیا ہے اور نہ ہی کسی عورت کی بے حرمتی ہونا پائی گئی ہے۔ نامہ نگار "توانے وقت" نے صحیح خبر شائع نہ کی ہے۔

1۔ اس سلسلہ میں مقدمہ نمبر 21/2003 مورخہ 19-1-03 بجرم 392 ت پ تھانہ چونیاں درج رجسٹر کیا گیا ہے۔ مقدمہ ہذا زیر تفتیش ہے۔

ڈاکوؤں کی شناخت نہ ہوئی ہے۔ تاحال کوئی ڈاکو گرفتار نہ ہوا ہے۔ تاہم متعدد مشتبہ گلن کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔

2۔ آئندہ اس سڑک پر حفاظتی اقدامات کے طور پر گشت کو مزید مؤثر بنایا گیا ہے۔ تھانہ سے کنٹرولنگ ٹیم اور ایک گزیٹڈ آفیسر روزانہ گشت کرتے ہیں۔ متعلقہ حلقہ آفیسر اور ایس ایچ او کو خصوصی ہدایت جاری کی گئی ہے کہ وہ اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے خصوصی اقدامات کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں اس سلسلے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پتا نہیں حکومت کیا سمجھتی ہے کہ اگر حقیقی واقعہ اسمبلی میں آ جائے گا تو ان کی بے عزتی ہو گی یا نیک نامی میں ہمارا اضافہ ہو گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ چھوٹا سا واقعہ نہیں ہے' دو اور اخباروں نے بھی اس کو شائع کیا ہے کہ چودہ سال کی تین چار بچیاں تھیں انہوں نے ان کو ایک کمرے میں علیحدہ بند کیا' مردوں کو علیحدہ بند کیا اور جب ان بچیوں کو باہر نکالا تو ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ اس طریقے سے بے حرمتی کی گئی تھی کہ دوسرے کمرے میں جو مرد تھے انہوں نے چھت اور دروازہ توڑ دیا۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ جس نامہ نگار نے یہ رپورٹ دی ہے اس سے اس خبر کی تصدیق ہونی چاہئے تھی اور اگر یہ خبر درست ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ کو پندرہ دن ہو گئے ہیں' یہ کوئی چھوٹا واقعہ نہیں ہے۔ ہم نے اس ملک پاکستان کو اسلام کے نام سے حاصل کیا ہے اور یہاں پر معصوم بچیوں کی اس طرح سے عزت لٹتی ہے اور ڈاکو ان کو سڑکوں پر بے عزت کرتے ہیں لیکن حکومت یہ کہتی ہے کہ اس واقعہ کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ یہ صرف اخباری رپورٹ ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ذرا تفتیش بھی کر

لیا کریں۔ ایجنسیاں موجود ہیں، لوگ موجود ہیں، آپ ان سے پوچھ لیں۔ اگر یہ واقعہ درست ہے تو اس پر میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو بڑے بھرپور انداز میں ایکشن لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! پہلے جواب میں، میں نے یہ تسلیم کیا تھا کہ اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ اب جنہوں نے سوال پوچھا ہے اور معزز رکن کا بھی مقصد یہی تھا کہ وہ 392 کی واردات خود تسلیم نہیں کر رہے تھے بلکہ ان کا خیال یہ تھا کہ وہاں پر خواتین کے ساتھ زیادتی بھی ہوئی ہے لیکن اب 392 کی ایف آئی آر ہم نے درج نہیں کروائی تھی۔ اس کا اپنا ایک complainant ہے اور وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ اگر زیادتی ہوئی ہوتی تو کوئی complainant کیوں چھپاتا؟ جس طرح معزز رکن بگو صاحب فرما رہے ہیں کہ کمرے میں اور لوگ بھی موجود تھے۔ اگر اور لوگ موجود تھے تو کوئی بندہ complaint کرواتا کہ میرے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی بلکہ اور مرد یا خواتین جو وہاں موجود تھیں ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ میں جناب کو ایف آئی آر بھی پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

"بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب، تھانہ چونیاں، ضلع قصور
میں زمیندارہ کرتا ہوں۔ میری زمین سرائے مغل گاؤں میں ہے اور روسہ جہ میں بھی ہے۔ رہائش روسہ جہ گاؤں میں ہے۔ مورخہ 8-1-03 کو بوقت اتنے بجے رات سرائے مغل میں موٹر سائیکل رکشہ میں بیٹھ کر دیگر سواریوں کے ساتھ اپنے گاؤں آ رہا تھا۔ میرے ساتھ رکشہ میں دو تین عورتیں اور مرد سوار تھے۔ جب ہم موڑ میاں سلیم کوٹھی فارم بعد رقبہ روسہ جہ پہنچے تو آگے سے دو اشخاص جنہوں نے چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور جوان عمر تھے۔ انہوں نے بیٹری کے

اشارہ سے رکشہ رکوایا۔ اس جگہ پولیس کا ناکہ بھی ہوتا تھا۔ ہم نے سمجھا پولیس ہے۔ انھوں نے رائفلوں کے بٹ مار کر کہا کہ ہاتھ کھڑے کر لو' اتنے میں ان کے دو دیگر ساتھی بھی آ گئے انھوں نے میری تلاشی لی اور میری جیب سے پانچ ہزار چار سو روپے نکال لئے اور گرم چادر رنگ خاکی' سویٹر سیاہ رنگ ڈبیاں دار سفید بھی چھین لئے۔ دیگر سواریوں سے بھی نقدی چھین لی اور ہمیں پرانے مرغی خانہ میں بند کر دیا۔ مجھ سے قبل وہاں چار پانچ آدمی بٹھائے ہوئے تھے جن میں ادریس ولد یاسین خان میو راجپوت سکنہ دیہہ دتہ۔ ملزمان کو میں اور ہمراہی سامنے آنے پر شناخت کر سکتے ہیں۔ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے اور ان کو سزا دی جائے۔"

انہوں نے اپنی ایف آئی آر میں کسی خاتون کے محبوس ہونے کے متعلق نہیں کہا۔ یہ عام complainant ہے' اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی گئی اور جس طرح ہمارے فاضل دوستوں نے یہاں پر اپنی تقاریر میں باتیں کی ہیں۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ اس floor پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اب حکومت کوئی ایسا بیرومیٹر تیار کر رہی ہے کہ جس سے یہ دیکھا جائے گا کہ وہ خواتین جو ہماری بیٹیاں یا ہماری مائیں بہنیں ہیں' انہوں نے ان کے کپڑے کس طرح پھاڑے تھے' ان کو کدھرے کر گئے تھے؟ آپ یہ دیکھیں کہ لاء منسٹر صاحب ایک اے ایس پی کے کہنے پر rely کر رہے ہیں اور جو واقعات اخبارات والے جا کر at the spot شائع کرتے ہیں اس پر rely نہیں کر رہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایوان کے اندر کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ لاء اینڈ آرڈر کی

صورتحال پیدا ہو۔ کوئی حکومت نہیں چاہتی کہ وہ اپنے لئے جگ ہنسائی کا سامان پیدا کرے لیکن جب بچیوں کو اغواء کر لیا جائے اور ان کے ساتھ بے حرمتی کی جائے اور پھر بھی حکومت حرکت میں نہ آئے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اب تک کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ آپ اس بات پر غور کریں کہ اتنا اہم واقعہ سرزد ہو گیا اور کوئی مجرم ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ پورا پنجاب ڈاکوؤں کی گن پوائنٹ پر ہے---

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پلیز' آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی' لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب والا! جناب ارشد بگو صاحب نے اس طرف نشاندہی کی تھی کہ کیا ہم نے اس وقوعہ کی اپنے طور پر بھی کوئی تحقیقات کی ہیں یا نہیں کیں؟ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہمیں صرف اور صرف پولیس کی version پر rely نہیں کرنا چاہئے' میں اس کا جواب دے رہا تھا اور معزز رکن نے اغواء کی بات شروع کر دی لیکن اغواء کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف حکومت نے Call Attention Notice آنے کے بعد رپورٹ طلب نہیں کی۔ آج بھی اخبارات میں آیا ہوا ہے کہ ہم مانیٹرنگ سیل کا قیام عمل میں لاتے ہیں۔ heinous crime کی اب day to day basis پر رپورٹ ہوا کرے گی اور ہم باقاعدہ اس کو مانیٹر کریں گے۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ' میں آج صبح جب Call Attention Notice کا جواب دینے کے لئے آ رہا تھا۔ ابھی میری بات سمیع اللہ خان صاحب سے ہوئی تھی تو مجھے اس بات کا احساس تھا کہ اگر ہم نے اس معزز ایوان میں پولیس کا دفاع کرنا ہے تو پھر پولیس کو اس معزز ایوان میں موجود ہونا چاہئے تاکہ ان کو پتا چل سکے کہ اگر پولیس حکومت کو جواب دہ ہے تو ہم اس معزز ایوان کے سامنے جواب دہ ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے already اس معاملے کا نوٹس لیا ہوا ہے۔اسے ایس پی اس کی انکوائری کر چکے ہیں اور گشت کے دوران جس انسپکٹر کی کوتاہی پائی گئی تھی اس کو معطل کیا جا چکا ہے۔ ایک اسے ایس آئی کو معطل کیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کیس کی daily بنیادوں پر مانیٹرنگ کریں گے اور بہت جلد ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔ شکریہ

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، جناب سپیکر! میں معزز ایوان کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ آج کے ایوان میں آپ دیکھیں کہ ادھر بیٹھ کر ملزموں کی وکالت ہو رہی ہے اور آپ اس دور کو یاد کریں کہ جب کسی غریب۔۔۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ختم ہوتا ہے۔اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پچھلے دنوں شیخوپورہ میں بگولہ کی وجہ سے جو نقصان ہوا تھا محترم وزیراعلیٰ صاحب وہاں پر تشریف لے گئے تھے اور ان لوگوں کی خبر گیری کی۔ ان کے لئے امداد کا بھی اعلان کیا۔ یہ بہت اچھی بات ہے لیکن کل رات کا بھی ایک واقعہ ہے کہ نارنگ منڈی کی فروٹ منڈی میں آگ لگی ہے اور لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہاں بھی موقع پر جایا جائے اور ان کے لئے بھی کوئی امداد کا پیکج دیا جائے۔

مسئلہ استحقاق

وزیر تعلیم کی جانب سے رکن اسمبلی کی بے جا کردار کشی

---(بحث جاری)

جناب سپیکر، شکریہ۔ تحریک استحقاق نمبر 4 شیخ امجد عزیز صاحب کی ہے۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! یہ معاملہ کافی عرصہ سے pending ہے اور کب سے وزیر تعلیم صاحب تشریف نہیں لا رہے۔ آج میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر، وزیر تعلیم صاحب تشریف نہیں رکھتے تو اس کا جواب کون دے گا؟

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! وزیر صاحب تو اس معاملے سے بھاگ چکے ہیں۔ وہ اگر اس کا جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے تو آج یہاں پر موجود ہوتے۔

جناب سپیکر، آپ میری بات سنیں۔ ان کی application آئی ہے۔ ان کی کسی عزیزہ کی فوتیدگی ہوئی ہے۔ وہ ادھر گئے ہوئے ہیں۔

شیخ امجد عزیز، پچھلے تین دنوں سے مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کی فوتیدگی ہو گئی ہے اس لئے نہیں آ رہے ہیں۔ آپ صرف میری گزارش سن لیں۔ بے شک وزیر صاحب نہ آئیں۔ میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر، اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب تو موجود نہیں ہیں اور اس کا جواب تو انہوں نے دینا ہے۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! آپ راجہ بشارت صاحب، رانا ثناء اللہ خان صاحب اور قاسم ضیاء صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دیں جو اس معاملہ کو دیکھ لے اور اس کی original رپورٹ آپ کو پیش کر دی جائے۔ اس طرح حقیقت سامنے آ جائے گی۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔جی' وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! اس کو اگلے اجلاس تک pend کر لیں۔

جناب سپیکر، یہ ٹھیک ہے کہ اس کو pend کر لیتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب کے چیمبر میں بیٹھ کر وزیر تعلیم ' رانا ثناء اللہ خان اور امجد عزیز صاحب اس کو دیکھ لیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس بات کو appreciate کرتا ہوں کہ آپ نے خود اس معاملے میں دلچسپی لی لیکن بات اس طرح سے ہوئی تھی کیونکہ وزیر تعلیم اس دن اپنے جوش خطابت میں بہت زیادہ آگے چلے گئے تھے اور انھوں نے جو ان کے خلاف الزامات اس ایوان میں بیان کئے وہ میں سمجھتا ہوں کہ حقائق کے برعکس تھے تو یہ طے ہوا تھا کہ یہ اپنی تحریک استحقاق پڑھ لیں اور اپنی شارٹ سٹیٹمنٹ دے لیں تاکہ جو بات ہاؤس میں ہوئی تھی وہ کم از کم اپنی پوزیشن کی وضاحت کر سکیں۔آپ اس کی اجازت دے دیں گے اور اس کے بعد یہ معاملہ وزیر قانون کے سپرد ہو جائے گا۔ پھر ان کے چیمبر میں بیٹھ کر ہم فیصلہ کر لیں گے اور ان کا ازالہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر، جی' شیخ صاحب! آپ اسے پڑھیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب والا! میری تحریک استحقاق پڑھی بھی جا چکی ہے اور سنی بھی جا چکی ہے۔ میں اس کے لئے صرف ایک منٹ کی بات کروں گا۔ وزیرتعلیم صاحب نے کہا تھا کہ شیخ امجد عزیز کی میٹرک اور بی ایس سی کی ڈگری جعلی ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ سارے سوالات ایوان کی میز پر رکھ رہا ہوں۔ سیکنڈری بورڈ کے چیئرمین نے میرے حق میں لکھ کر دے دیا ہے۔ اس کا یہ لیٹر میرے پاس ہے۔ ٹیکنیکل بورڈ کے چیئرمین نے میرے حق میں لکھ کر دیا ہے۔ اس کا یہ لیٹر ہے۔ میرا بی ایس سی کا رزلٹ موسم بہار 1989 رولی نمبر 3997 کے تحت اس گزٹ میں announced ہے۔ اس کے بعد

یونیورسٹی کیلنڈر 89 والیم II کے صفحہ 714 پر یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اگر کسی رزلٹ کو اناؤنس ہونے تین سال ہو جائیں تو اس کے بعد اس پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یہ سارے شواہد جو میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں' میں کہتا ہوں کہ میں جو document دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر، اس پر آپ لا منسٹر کے چیمبر میں بات کر لیں۔

شیخ امجد عزیز، جناب سپیکر! آپ اس کی کمیٹی بنا دیں کیونکہ قاسم ضیاء صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم چیمبر میں جا رہے ہیں لیکن وہاں پر وزیر تعلیم صاحب وقت نہیں دے رہے ہیں اور نہ ہی اس پر بات کر رہے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس پر وزیر قانون' قاسم ضیاء اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کی ایک کمیٹی بنا دیں تا کہ وہ اس بات کا صحیح طریقے سے فیصلہ کر کے اس معاملہ کو ختم کریں یا مجھے فارغ کریں تا کہ جو بھی حالات ہیں وہ سامنے آئیں۔ آپ اس کی کمیٹی بنا دیں جس کی recommendations اس ہاؤس میں آ جائیں۔

جناب سپیکر، میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ لا منسٹر صاحب کے چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب بھی جائیں گے ۔ وزیر تعلیم صاحب بھی ہوں گے اور قاسم ضیاء صاحب بھی ہوں گے۔ آپ ادھر بیٹھ کر فیصلہ کریں۔ recommendations کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! جیسا کہ رانا صاحب نے کہا کہ وزیر تعلیم صاحب نے جوش خطابت میں کچھ زیادہ ہی ہمارے معزز رکن کے بارے میں کہہ دیا۔ چونکہ ہاؤس میں یہ بات ہوئی تھی تو جس طرح شیخ امجد صاحب کہہ رہے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جو بھی فیصلہ ہو وہ ہاؤس میں ایوان کے سامنے رکھا جائے۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں چیمبر میں ہی بہتر رہے گا۔

قائد حزب اختلاف، نہیں۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر فیصلہ اس بات کے برعکس ہو جو وزیر صاحب نے کی تھی تو پھر میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اپنی زبانی دوستوں کو یہاں بتا دیں۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں کچھ اچھا ہی فیصلہ ہو گا۔ کیونکہ رانا ثناء اللہ خان سے بھی اس بارے میں بات ہو چکی ہے۔

قائد حزب اختلاف، جناب والا! فیصلہ جو بھی ہو گا لیکن چونکہ ہمارے ایک معزز رکن کے بارے میں جس طرح یہاں پر بات کی گئی' میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے ایوان کے سامنے ان کو اس دن ملزم بنایا گیا۔ اگر آج ان کو بری کیا جائے گا تو یہ بہتر ہے۔ اس میں آپ مہربانی فرمائیں اور رولنگ دیں کہ کمیٹی کی جو بھی findings ہوں ان کو ایوان میں لایا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق تھی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ تحریک استحقاق تک ہی مسئلہ رہتا اور شیخ امجد عزیز صاحب نے جن کے خلاف تحریک دی ہے اس مسئلہ تک ہی رہنے دیا جاتا لیکن یہ مسئلہ پتا نہیں کن ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ آر ہو گا یا پار ہو گا۔ یہ ہونا اسی طرح ہی ہے۔ میں شیخ امجد عزیز صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ یونیورسٹی کا کوئی rule ایسا نہیں ہے کہ رزلٹ کو آؤٹ ہوئے تین سال ہو جائیں تو رزلٹ کو کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کسی کی ڈگری جعلی ہے تو تیس سال کے بعد بھی پتا چل جاتا ہے کہ وہ جعلی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تحریک استحقاق کو اس کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے۔ تحریک استحقاق کو تحریک استحقاق کی طرح ہی نمٹایا جائے۔ انکوائری کس بات کی ہے، ہم نے

کون سا ان کی ڈگریوں کی انکوائری کرنی ہے۔

جناب سپیکر، انکوائری نہیں ہو رہی۔ یہ ادھر بیٹھ کر اس مسئلہ پر بات کر لیں۔اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 ملک محمد اقبال صاحب کی ہے۔

رکن اسمبلی کے خلاف واپڈا احکام کا اختیارات سے تجاوز

ملک محمد اقبال چٹھہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے یک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس تھانہ صدر بہاولپور ضلع بہاولپور نے مورخہ 15-02-2003 کو سب ڈویژنل آفیسر میپکو سب ڈویژن شاہدرہ بہاولپور کے ایماء پر ایک مقدمہ زیر دفعہ 39-A الیکٹرک سٹی ایکٹ درج کیا جس میں بجلی میٹر اکاؤنٹ نمبر 10-545-16859000 بنام جمیل عباس اور میٹر اکاؤنٹ نمبر 10-3415-16860007 بنام فیض محمد سے بجلی چوری کرنے اور ان میٹرز میں سوراخ ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ یہ دونوں بجلی میٹر جیسا کہ اوپر درج ہے نہ تو میرے نام ہیں، نہ ہی میرے زیر استعمال ہیں اور نہ ہی جن مکانوں / گھروں پر لگے ہوئے ہیں وہ کسی طرح میرے زیر استعمال ہیں لیکن متذکرہ بالا پولیس اور میپکو حکام نے بلا جواز، بدنیتی اور مجرمانہ سازش کے تحت اس مقدمہ / ایف آئی آر میں میرا نام درج کر دیا اور یہ صرف اس لئے کیا گیا کہ مجھے بدنام کیا جا سکے اور عوام الناس میں اراکین اسمبلی سے متعلق غلط تاثر قائم کر کے اس معزز ایوان اور جمہوریت کو نقصان پہنچایا جا سکے اور یہ بلا ضرورت کیا گیا کیونکہ اگر درج بالا بجلی میٹرز میں سوراخ تھے یا بجلی چوری ہونے کا احتمال پایا گیا تھا تو مقدمہ کے اندراج میں ان بجلی میٹرز کے اکاؤنٹ نمبرز اور جن ناموں پر یہ میٹرز لگے ہوئے ہیں ان کا مقدمہ میں درج کیا جانا ہی قانونی تقاضا تھا لیکن متذکرہ حکام نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے میرا نام بلا ضرورت، بلا جواز، خلاف حقائق شامل کر دیا اور اگلے روز

اخبارات میں یہ خبر جلی حروف سے شائع ہوئی کہ ایک رکن صوبائی اسمبلی بجلی چوری میں ملوث ہے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون، جناب سپیکر! مجھے یہ تحریک ابھی ملی ہے چونکہ ریکارڈ کا معاملہ ہے تو میں جناب سے استدعا کروں گا کہ چونکہ تحریک پیش ہو چکی ہے اس لئے اس کے جواب کے لئے مجھے مہلت دے دی جائے۔

جناب سپیکر، کتنی مہلت چاہیے؟ next session تک؟

وزیر قانون، جی۔

جناب سپیکر، ابھی جواب موصول نہیں ہوا تو اسے next session تک pend کر لیں۔

ملک محمد اقبال چٹھہ، جناب سپیکر! مجھے سیاسی طور پر بدنام کیا گیا ہے جبکہ میرا اس میٹر سے کوئی واسطہ نہیں۔

جناب سپیکر، اس motion کا کوئی جواب آئے گا تو پھر ہی منسٹر صاحب اس پوزیشن میں ہوں گے کہ آپ کو جواب دے سکیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس معاملے کے اندراج میں بدنیتی سے کام لیا گیا ہے۔ اگر کسی میٹر سے بجلی چوری ہو رہی تھی تو اس میٹر کا باقاعدہ اکاؤنٹ نمبر ہوتا ہے۔ وہ باقاعدہ کسی نہ کسی نام پر لگا ہوا ہوتا ہے اور جب بھی میٹر reverse ہو اس کی سپیڈ کم ہو تو باقاعدہ ان کے پاس اکاؤنٹ نمبر ہے، جس کے نام ہو تو ایف آئی آر میں اس کا نام درج ہوتا ہے۔ بعد میں اگر کوئی میٹر کو slow کرنے میں کوئی تکنیشن یا کوئی اور آدمی ملوث پایا جائے تو وہ بھی

مقدمے میں شامل ہو جاتا ہے لیکن اس ایف آئی آر (جو کہ ان کے پاس موجود ہے)' یعنی ان میٹرز کے نمبر درج ہیں' وہ جن ناموں پر ہیں وہ بھی درج ہیں لیکن انہیں خوامخواہ اس میں شامل کر لیا گیا ہے صرف اس لئے کہ اخبارات میں خبر لگ سکے کہ ایک ایم پی اے بجلی چوری میں ملوث ہے۔ اراکین اسمبلی سے متعلق بجلی کے حوالے سے واپڈا میں آرمی نے جو کچھ بھی کیا آپ بخوبی جانتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ مقدمہ جو ان کے نام پر ہے اس میں انہوں نے bail before arrest نہیں کروائی اور نہ ہی یہ کروائیں گے کیونکہ ان کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ٹھیک ہے وزیر قانون صاحب اگر اسے pending کروانا چاہتے ہیں تو اس بات کا تحفظ بھی وہ دیں کہ جب تک یہ معاملہ under consideration ہے تو اس وقت تک ان کو کیا تحفظ حاصل ہے؟

جناب سپیکر: جی' لا۔ منسٹر صاحب! ان صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے اسے pend کر لیتے ہیں جب تک جواب موصول نہیں ہوتا لیکن meanwhile چونکہ ایف آئی آر تو درج ہو چکی ہے اگر ان کی گرفتاری کے لئے پولیس محرک ہو تو اس کے لئے کیا سدباب کیا جائے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں اور اپنے اسی عزم کا اعادہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے ہر معزز رکن کا استحقاق میرا استحقاق ہے۔ اس لئے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ تحریک حکومت پنجاب سے متعلق ہوتی تو میں شاید اس کو کبھی oppose بھی نہ کرتا لیکن ایف آئی آر واپڈا کے کہنے پر درج ہوئی ہے۔ اس لئے میں ریکارڈ کو دیکھنا چاہ رہا تھا۔ اس لئے میں نے pend کرنے کے متعلق بات کی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی اس سیشن کے بعد میں معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر ایس پی بہاولپور سے بات کرتا ہوں اور ان سے میری صبح بھی بات ہوئی ہے تو میں ذاتی طور پر اس سارے مسئلے کو دیکھ لوں گا۔ میں

انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر، privilege motion کا وقت ختم ہوتا ہے تو یہ پھر next session کے لئے ہم pend کر لیتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جتنے بھی یہاں وزراء تشریف فرما ہیں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جب بھی کوئی غیر قانونی مسئلہ پیش آتا ہے تو ہم تنقید کرتے ہیں تو ہمیں اس طرح کا جواب دیا جاتا ہے کہ یہ تو فلاں وقت میں ہوا یا آپ کے دور میں ہوا یا فلاں دور میں ہوا۔ میری ان سے گزارش ہے کہ That is not your dignity, that is not your prestige to answer like this. کہ فلاں دور میں یہ ہوا۔ فلاں دور میں یہ ہوا۔ اب یہ آپ کا کام ہے کیونکہ اس وقت آپ کی حکومت ہے۔ آپ بتائیں' چلو وہ حکومتیں تو خراب تھیں اور آپ فرشتے آئے ہیں تو آپ کیا اصلاح کر رہے ہیں۔ برائے مہربانی ہمیں یہ جواب نہ دیا جایا کرے۔

جناب سپیکر، محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ آپ ایسے ہی adjournment motion کا وقت بھی ختم کر دیں گی۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! محترمہ نے جو فرمایا یہ کس نے بات کی ہے اور اگر آپ کو میری statement پر اعتراض تھا تو آپ اپنے colleague سے پوچھ سکتی ہیں۔ انہوں نے اس بات کو appreciate کیا ہے لیکن آپ کی توجہ ہی اس جانب نہیں تھی تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

وزیر خوراک ، محترمہ کو آخر وزراء سے کیا شکایت ہے؟ اکثر انہیں وزراء سے شکایت رہتی ہے۔

جناب سپیکر، یہ adjournment motion نمبر 15 ـــ جی' محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ!

محترمہ شہلا راٹھور، جی نمبر 15 ہے۔

شیخ اعجاز احمد ، جناب والا! ریاض شاہد صاحب جو کہ ہمارے معزز ساتھی ہیں' ان کا کل پی آئی سی میں بائی پاس آپریشن ہونے والا ہے تو میری گزارش ہے کہ ان کے لئے دعائے صحت کی جائے ۔

جناب سپیکر، جی ! ریاض شاہد صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

(اس مرحلے پر معزز ایوان میں جناب ریاض شاہد ایم پی اے
کی صحت کے لئے دعا کی گئی)

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' بریگیڈیر صاحب!

بریگیڈیر(ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! اخباری بیان اور ٹی وی کی خبروں کے بارے میں اس ہاؤس کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، بریگیڈیر صاحب! میرا خیال ہے کہ کام شروع ہونے دیں ۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! یہ بہت ضروری اور قومی نوعیت کا معاملہ ہے ۔ یہ میرا ذاتی یا صوبائی معاملہ بھی نہیں ہے ۔

جناب سپیکر، آدھ گھنٹہ جو adjournment motion کے لئے ہے وہ اسی پر گزر جائے گا۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دیجئے ۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز)، جناب سپیکر! کل کی ٹی وی خبروں میں بھی اور آج کے تمام اخباروں کی شہ سرخیوں میں بھی خبر آئی ہے کہ سوئس عدالت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے 6 کروڑ ڈالر کے 61 غیر قانونی اکاؤنٹس نکالے ہیں۔

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب! یہ سب نے پڑھ لیا ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں) آرڈر پلیز! اس پر مزید debate کی ضرورت نہیں ہے۔ جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ، جناب سپیکر! ---(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor اپوزیشن لیڈر کو دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے معزز ساتھیوں کی توجہ اس جانب دلانا چاہوں گا کہ ابھی میرے فاضل ممبر نے اٹھ کر اخبار کا حوالہ دیا تو میں آپ کی وساطت سے انہیں کہنا چاہوں گا کہ اخبار میں روز سینٹ کے الیکشن اور آپ کے اپنے الیکشنز کے بارے میں اور نجانے کیا کیا آیا ہے؛ کیا آپ اسے بھی سچ مانتے ہیں؟ میرے بھائی! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو معاملات عدالت میں ہیں اور جب تک کوئی چیز ثابت نہ ہو جائے تو ہمارے مذہب میں یہ بات ہے---

جناب سپیکر: وہ ایوان میں زیر بحث نہیں آنے چاہئیں۔

قائد حزب اختلاف: میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کوئی چوری ثابت نہ ہو جائے آپ کسی کو چور مت کہیں۔ میں کہنا چاہوں گا کہ ذاتیات پر نہ آئیں۔ عدالتوں میں معاملات pending ہیں۔ عدالت جب کبھی فیصلہ کرے گی پھر بات کریں۔ سات سال ہو چکے ہیں کسی عدالت نے کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ پچھلی حکومت نے کون سی کوشش نہیں کی۔

پوری قوم کو یرغمال بناتے ہیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ قائد حزب اختلاف نے بات کر لی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس پر مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ محترمہ کی تحریک نمبر 15 move ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا ہے۔ کون وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے؟

دیہاتی عوام کو پینے کے شفاف پانی کی عدم دستیابی

----(بحث جاری)

وزیر پاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ، جناب سپیکر ! یہ تحریک دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصے کا تعلق میرے محکمے سے ہے اور دوسرے حصے کا تعلق محکمہ صحت سے ہے۔ میں اپنے محکمہ کے حوالے سے ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ یہ بالکل درست ہے کہ صاف پانی پینے کے لئے وہاں پر دستیاب نہیں ہے۔ چونکہ بنیادی سہولتیں مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے اب تک صرف 27 فیصد آبادی کو ہم پانی فراہم کر سکے ہیں۔ یہ ساری ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ کی ہوتی تھی مگر اب 14۔ اگست 2001 سے یہ ذمہ داری تحصیل میونسپل اداروں کو سونپ دی گئی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کو اس سلسلے میں اب کوئی ترقیاتی فنڈ محکمہ خزانہ کی طرف سے نہیں ملتا۔ اب ترقیاتی فنڈز براہ راست تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کو دیئے جاتے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ محترمہ متعلقہ تحصیل ناظمین سے اس بارے میں رجوع کریں۔ میں بھی اپنے محکمہ کی طرف سے اس بات انشاء اللہ تعالیٰ ہدایات جاری کروں گا۔ اب باقی حصے کا جواب وزیر صحت دیں گے۔

محترمہ شہلا راٹھور : جناب سپیکر ! ابھی میری تحریک کے ایک حصہ کا جواب آیا ہے۔ دوسرے حصے کے بارے میں وزیر صحت وضاحت کریں گے۔

جناب سپیکر : جی، وزیر صحت !

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہماری معزز رکن نے Hepatitis سے متعلق بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے۔ Hepatitis ایک ایسی بیماری ہے جس کے بارے میں حکومت بڑا سنجیدگی سے نوٹس لے رہی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Hepatitis کی متعدد اقسام ہیں۔ ایک تو Hepatitis-A,D and E ہوتی ہے اور دوسری Hepatitis -B and C ہوتی ہے۔ گو کہ سب اقسام جگر پر اثر انداز ہوتی ہیں لیکن ان کا پھیلاؤ مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ Hepatitis -A,D and E ایسی ہے کہ اگر پانی آلودہ ہو یا خوراک آلودہ ہو تو پھیلتی ہے۔ Hepatitis-B and C کا پانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ B &C خون کی تبدیلی ہوتی ہے یا injection contaminated ہو، سرنج contaminated ہو تو اس سے پھیلتا ہے۔ جہاں تک Hepatitis B and C کا تعلق ہے اس کو ہماری حکومت نہ صرف سنجیدگی سے لے رہی ہے بلکہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے خلاف ایک مہم شروع کی جائے۔ Hepatitis-C کے لئے اس وقت نہ کوئی vaccination ہے اور نہ ہی کوئی علاج ہے۔ interferon کے ٹیکے ہوتے ہیں جو کہ بہت مہنگے ہیں اور ان کا رزلٹ بھی تقریباً 30 فیصد تک ہے۔ اس کے لئے کوئی immunization or vaccination نہیں ہے۔ Hepatitis-B کے لئے vaccination ہے۔ حکومت پنجاب نے پچھلے سال over three million انجکشن ایک سال سے کم عمر بچوں کو مفت مہیا کئے تھے۔ یہ پروگرام ہم global alliance for vaccination immunization کے ذریعے کر رہے ہیں۔ ہم نے ابتدائی طور پر یہ پروگرام 11 مہینے کے بچوں تک رکھا تھا لیکن اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس پروگرام کو دو سال کے بچوں تک یعنی 12 to 23 months کی عمر کے بچوں تک بھی extend کر دیا جائے۔ پنجاب میں Hepatitis-B کے لئے بچوں کی immunization انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد تک ہو جائے گی۔ اب جہاں تک Hepatitis -A,D and E کا تعلق ہے تو اس کے لئے ہماری پالیسی یہ ہے کہ جب یہ وباء کہیں detect ہوتی ہے، ہمیں اطلاع ملتی ہے کہ کسی ضلع میں، تحصیل میں یا دیہات میں Hepatitis -A,D and E کی epidemic ہوتی

ہے یا کوئی ایسا کیس ہوتا ہے تو ضلعی حکومت کا EDO(Health) وہاں سے sample لے کر bacteriology laboratory کو مہیا کرتا ہے۔ اس کی testing ہوتی ہے۔ اگر اس sample سے ہمیں پتا چلے کہ Hepatitis کا بکٹیریا وائرس اس کے اندر ہے تو پھر ہم وہاں کی تحصیل اور ضلعی ہسپتال کو ہدایات دیتے ہیں کہ اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ مریض کو داخل کیا جائے۔ مریض کو باقی گھر کے افراد سے علیحدہ کیا جائے۔ پانی پلایا جائے اور پینے کے پانی کی chlorination کی جائے۔ علاوہ ازیں اس کا جو excrete ہے، وہ بھی مناسب طریقے سے dispose of کیا جائے۔ یہ وہ standard procedures ہیں جو حکومت ضلعی سطح پر Hepatitis-A,D and E کے خلاف اختیار کرتی ہے۔ ہمیں اس وقت جو سب سے بڑا threat ہے وہ Hepatitis-C سے ہے۔ میں آپ کو اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں کہ 1988 میں جب میں میوہسپتال میں ہاؤس آفیسر تھا تو throughout six year میں نے Hepatitis-C کا ایک کیس بھی نہیں دیکھا اور اب آپ لاہور کے ہسپتالوں میں کسی بھی ایمرجنسی روم میں چلے جائیں تو وہاں پر پانچ چھ مریض Hepatitis -C کے ضرور ہوں گے۔ اس چیز کو recognize کرتے ہوئے ہم ایک بڑا broad plan تیار کر رہے ہیں۔ جس میں Public education , Media, Hepatitis walk وغیرہ ہو گی۔ میں نے ایک دو walk میں حصہ بھی لیا ہے۔ اس مرض کے خلاف ایک باقاعدہ مہم شروع کی جائے گی تاکہ لوگوں میں اس بات شعور اجاگر ہو سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب، پاکستان بلکہ دنیا میں نہ تو اس کی اس وقت کوئی vaccination ہے اور نہ ہی اس مرض کے خلاف کوئی effective treatment ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر، میں ڈاکٹر طاہر صاحب کی انتہائی مشکور ہوں کہ انھوں نے ایک بہت بڑے قومی اور اہم مسئلے کو تفصیل سے آسان لفظوں میں بیان کیا۔ میں آج ایوان سے یہ درخواست کروں گی کہ ٹیلیویژن میڈیا Hepatitis کے پھیلاؤ اور بچاؤ کے سلسلے میں جس قدر زیادہ ہماری مدد کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔

Hepatitis-B and C کے پھیلاؤ کی جو احتیاطی تدابیر ہیں ان کے بارے میں ٹیلیویژن کے ذریعے عام لوگوں کو بتایا جائے، آگاہ کیا جائے۔ اس بات عوام میں شعور اجاگر کیا جائے کیونکہ prevention is most certainly better than the cure

ڈاکٹر نادیہ عزیز : پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ہم نے بچوں کو Hepatitis-B کی vaccination مفت کروائی ہے۔ میں سرگودھا کے ایک بڑے ہسپتال سے منسلک ہوں ۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ میرے علاقے سرگودھا میں کسی بچے کو مفت vaccination لگی ہے۔ مجھے اس بات کی تفصیل چاہئے کہ آپ نے کہاں پر یہ مہیا کی تھی؟ دوسری بات یہ ہے کہ آپ چھوٹے بچوں کو تو Hepatitis-B کی vaccination کرواتے ہیں لیکن ڈاکٹرز کو کیوں نہیں کرواتے؟

جناب سپیکر : شکریہ۔ محترمہ شہلا راٹھور صاحبہ !

محترمہ شہلا راٹھور : ہمارے وزیر صحت نے ماشاءاللہ بہت اچھے طریقے سے اس بارے میں اپنی پالیسی کی وضاحت کی ہے لیکن میں ان سے صرف یہ درخواست کروں گی کہ اپنی زیادہ سے زیادہ concentration دیہاتی علاقوں میں رکھیں۔ یہ ابھی ہسپتالوں کا بتا رہے ہیں کہ وہاں چار پانچ مریض موجود ہوتے ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جو detect ہو گئے ہیں لیکن ہمارے دیہاتوں میں ایسے بے شمار مریض موجود ہیں جنھیں awareness نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ They are all unaware about it اس لئے ان کی awareness کے لئے وہاں بھی ہر ضلع اور تحصیل کی سطح پر عوامی صحت میلے منعقد کرائے جائیں۔ ہم مال روڈ پر دیکھ رہے تھے کہ چلڈرن صحت میلہ لگا ہوا ہے۔ اسی طریقے کے functions وہاں بھی arrange کرائے جائیں تاکہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ awareness ہو تو میرے خیال میں یہ بات زیادہ effect کرے گی۔ باقی مجھے امید ہے کہ یہ اس سلسلے میں انشاءاللہ کام کریں گے۔

جناب سپیکر، تو آپ press نہیں کرتیں؟

محترمہ شہلا راٹھور، جی' میں press نہیں کرتی۔

جناب سپیکر، Not pressed. تحریک dispose of ہوئی۔

جناب محمد یار ممونکا، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور آج ہاؤس بھی prorogue ہو جانا ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ میری تحریک التوائے کار نمبر 70 کو out of turn لے لیا جائے۔

جناب سپیکر، اس میں کیا اہمیت ہے؟

جناب محمد یار ممونکا، جناب والا! میں پڑھ دوں۔

جناب سپیکر، نہیں ویسے بتا دیں۔

جناب محمد یار ممونکا، جناب والا! وہ dera programme کے حوالے سے ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جہاں پانی نہیں ہے یا Dera Programme Scheme کے مطابق جو ترقیاتی سکیمیں ہیں ---

جناب سپیکر، جی' تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 20 ملک ابرار احمد صاحب کی ہے --- تشریف نہیں رکھتے' dispose of ہوئی۔ تحریک التوائے کار نمبر 21 محترمہ شگفتہ انور صاحبہ!

صوبہ میں چولہا پھٹنے کے حادثات میں اضافہ

محترمہ شگفتہ انور، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں دن بدن "Stove Burning Cases" میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس سے عوام کے اندر شدید پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون، شکریہ جناب سپیکر! مذکورہ تحریک کا تھوڑا سا تعلق محکمہ انڈسٹری سے بھی بنتا ہے البتہ Stove Burning Cases یا تو خود کشی کے متعلق یا جلائے جانے کے کیسز دیکھنے میں آتے ہیں۔ مندرجہ بالا صورتوں میں stove کی کوالٹی کو کنٹرول کرنا محکمہ انڈسٹریز کے متعلق ہے۔ ہمارے متعلق یہ ہے کہ اس میں جو لوگ ملوث ہیں ان کو قرار واقعی سزا دینے کی بات ہے۔ محکمہ صحت پنجاب کے متعدد ضلعی ہسپتالوں میں برن یونٹ کی سہولیات موجود ہیں۔ جہاں پر یہ سہولیات موجود نہیں ہیں وہاں پر فوری طبی امداد کی سہولیات دستیاب ہیں جس کے بعد اگر ضرورت پڑے تو مریضوں کو متعلقہ ہسپتالوں میں refer کر دیا جاتا ہے۔ نئے نظام کے تحت ضلع اور تحصیل کے ہسپتال ضلعی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آ گئے ہیں۔ ضلعی حکومتوں کو ہدایات جاری کی جا رہی ہیں کہ تمام ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں burn units کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔

جناب والا! جہاں تک سال 2002 میں جلنے سے موت واقع ہونے کے متعلق مقدمات کا تعلق ہے وہ کُل 5 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ لاہور میں 1، قصور میں 2، گجرات میں 1، اور سیالکوٹ میں 1۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کنٹرول کرنے کے لئے جیسے محترمہ نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے صرف اور صرف ایک ہی صورت ہمارے سامنے ہے کہ stoves کی کوالٹی کو کنٹرول کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں محکمہ انڈسٹریز کو بھی ہدایات کی جا رہی ہیں کہ وہ اس کی کوالٹی کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی طور پر اقدامات کریں تاکہ اس قسم کے واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ شگفتہ انور، جناب والا! شاید میں اچھے طریقے سے explain نہیں کر سکی۔ میں اس میں یہ چاہتی ہوں کہ already جو قوانین موجود ہیں ان کو amend کیا جائے۔ میں جس قانون کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی ہوں یہ قانون شہادت 1984 کا آرٹیکل 117 ہے۔

"117. **Burden of Proof:** (1) Whoever desires any court to give judgement as to any legal right or liability dependent on the existence of facts which he asserts, must prove that those facts exist.

(2) When a person is bound to prove the existence of any fact, it is said that the burden of proof lies on that person

Illustrations

(a) A desires a court to give judgement that B shall be punished for a crime which A says B has committed A must prove that B has committed the crime.

(b) A desires a Court to give judgement that he is entitled to certain land in the possession of B by reason of facts which he asserts, and which B denies to be true. A must prove the existence of those facts."

جناب والا! اس صورتحال میں ہوتا یہ ہے کہ جس کو جلایا جاتا ہے اسے ایک بند کچن میں جلایا جاتا ہے۔ یہ کوئی روڈ پر ہونے والا occurrence نہیں ہے۔ broad day light occurrence نہیں ہے۔ یہ کمرے کے اندر لڑکی پر چولہا پھٹتا ہے اور ہمیشہ بہو مرتی ہے۔ نہ کبھی ساس مرتی ہے اور نہ کبھی بیٹی مرتی ہے۔ ہونا یہ چاہئے

کہ اس قانون کو amend کیا جائے اور اس میں جو burden of proof ہے وہ accused پر شفٹ کیا جائے اور میں جو چیز ڈیمانڈ کر رہی ہوں وہ کوئی نئی نہیں ہے وہ already قوانین میں موجود ہے۔ میں اس قانون کا حوالہ بھی دے دیتی ہوں۔

Suppression of Terrorist Activities Act 1975 in its Section 8 says. -

> **"8. Burden of Proof:** Where any person accused of having committed a scheduled offence is found to be in possession of, or to have under his control, any article or thing which is capable of being used for or in connection with the commission of such offence or is apprehended, in circumstances which lead to raise a reasonable suspicion that he has committed such offence, he shall be presumed to have committed the offence unless he can prove that he had not in fact committed the offence"

جناب والا! میری humble submission یہ ہے کہ ہم بھی اپنے قوانین میں ترمیم کریں۔ قوانین انسانوں کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ان کو facilitate کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ ان کے legal rights کی protection کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ یا تو ہم اس پر independent قانون سازی کر لیں کیونکہ already ہمارے پاس independent legislation موجود ہے جس میں accused پر onus شفٹ کیا گیا ہے۔ اسی طرح کسٹم ایکٹ کے اندر بھی یہ چیز موجود ہے۔ یہ جو میں کہہ رہی ہوں یہ پورے صوبے کے اندر امن و عامہ کے حوالے سے اور جو قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں اس حوالے سے بہت اہم ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔ میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اگر ہم اس پر independent legislation کی

طرف نہیں آتے تو پھر اسے قومی اسمبلی کو refer کر دیا جائے اور یہاں پر متعلقہ طور پر میری تحریک کو پاس کر دیا جائے تاکہ وہاں پر اس پر جو متعلقہ کام ہے وہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ جی' وزیر قانون! آرڈر پلیز۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! یہ جو محترمہ نے مسئلہ پیش کیا ہے یہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ہم روز اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ چولہا پھٹتا ہے اور حوا کی بیٹیاں جلتی ہیں۔ غالباً 1990 سے پہلے چودھری فاروق (مرحوم و مغفور) نے یہاں پر آرڈیننس پیش کرنے کی کوشش کی تھی یا تیاری کی تھی۔ یہ اسمبلی میں ہوا تھا کہ جو ہمارا قانون شہادت ہے' اس میں ترمیم کی جائے۔ جب کوئی لڑکی جلتی ہے تو ہوتا یہ ہے کہ اس کے والدین کی طرف سے ایک جھوٹی ایف آئی آر درج کرا دی جاتی ہے کہ ہم وہاں پر پہنچے اور دیکھا کہ وہ تیل ڈال رہا تھا' وہ تیل جلا رہی تھی۔ اگر قانون شہادت میں ایک ترمیم کر دی جائے کہ accuse یہ ثابت کرے کہ یہ murder انھوں نے نہیں کیا یہ آگ انھوں نے نہیں جلائی۔ اس ترمیم پر حکومت نے already سوچا بھی تھا اور یہاں موجود بھی ہے۔ اگر محترم راجہ صاحب سیکرٹریٹ کو کہیں تو وہ ترمیم جو چودھری فاروق (مرحوم) نے تیار کی تھی وہ یہاں پیش کی جا سکتی ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ روز اخبارات میں آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے جو یہ بات ایوان میں پیش کی ہے یہ قابل تحسین ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب والا! جو لوگ عورتوں پر تیزاب ڈالتے ہیں ان کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں یا اس پر بھی تیزاب ڈالا جائے جس شخص نے یہ کیا ہے۔ لڑکیوں کے ساتھ جو بے حرمتی ہوتی ہے' اس دن راجہ صاحب نے بھی بتایا تھا کہ شجاع آباد میں لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اس قسم کے کیسز میں بھی انتہائی سخت سزا مقرر کریں کہ آئندہ اس قسم کے درندے لوگوں کو ایسا کرنے کا موقع نہ ملے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی فرمائیں۔

راجہ محمد طارق کیانی ، جناب والا! جہاں تک اس قسم کے واقعات کی حساسیت یا اہمیت کا تعلق ہے اس سے مجھے انکار نہیں لیکن میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل ممبران سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ میرا جو اس پر موقف ہے وہ قانون کے حوالے سے مختلف ہے۔ معاشرے کے اندر ہر قانون کو ہم جرم کی eradication کے لئے لے کر چلنا شروع کر دیں کہ جرم بے گناہ ثابت کرنے کے لئے ملزم کے اوپر یا accused person کے اوپر اس کا burden ڈالتے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم انصاف کی آخری سطح پر پہنچ جائیں گے۔ یہ جو میری بہن نے Anti-terrorist Activities Act, 1975 اور نیب کا حوالہ دیا یہ قانون میں سمجھتا ہوں کہ politically motivated ہے اور مخصوص طبقات کو مخصوص لوگوں کو پھنسانے کے لئے قانون کا جو اندھا پن ہے جس کو ہم negative aspect of law کہتے ہیں' وہ legislate کر کے ان لوگوں کو پھنسانے کے لئے کیا گیا ہے۔ جہاں تک سزا کا تعلق ہے اگر کوئی میری بہن جلتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ قانون کے چہرے کو مسخ کرنے کی بجائے تفتیشی افسران کے اوپر ایسے جرائم کے لئے خصوصی تفتیشی investigation officers مقرر کئے جائیں جو بلحاظ عہدہ اے ایس پی یا ڈی ایس پی قرار دے دیا جائے تو وہ لوگ ذمہ داری کے ساتھ اس تفتیش و تحقیق کے عمل سے گزریں کہ آیا یہ جو incident ہوا ہے' کیسے ہوا ہے؟ بجائے اس کے کہ ہم قانون کے تاریخی پہلو کو جو صدیوں کی ذہانت کے بعد انسان اس نتیجے پر پہنچا ہے جس میں ہمارے قرآن' ہماری حدیث اور ہمارے عقیدے کا بھی بلا خوف و تردید میں کہہ سکتا ہوں کہ یہی منشاء ہے کہ جو الزام ہے جو allegation ہے وہ prove کرنا استغاثہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ prosecution کی ذمہ داری ہوتی ہے نہ کہ ملزم کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ' وزیر قانون!

وزیر قانون، شکریہ' جناب سپیکر! ایک تو میں گزارش کروں گا کہ باقی تو اسمبلی کا سارا انتظام و انصرام بہت اعلیٰ ہے لیکن گزشتہ اسمبلی میں بھی پبلک ایڈریس سسٹم کو ٹھیک کرنے کی ایک تجویز زیر غور تھی تو میرا خیال ہے کہ جہاں اتنا روپیہ ہم خرچ کرتے ہیں وہاں اگر اس سسٹم کو تبدیل کروا دیا جائے اور نئے مائیک لگا لئے جائیں تو مناسب رہے گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ محترمہ نے جس امر کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی ہے اس سے مجھے مکمل طور پر اتفاق ہے۔ میں ان کی خدمت میں صرف ایک ہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جس قانون سازی کا انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ انہوں نے جو فرمایا ہے اس میں آج کے موجودہ حالات کے مطابق یا موجودہ حالات میں کام کرنے کے لئے ضروری ترامیم کی ضرورت ہے۔

سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، جناب والا! مائیک کی خرابی کی وجہ سے ہمیں سمجھ نہیں آ سکی۔ براہ مہربانی وزیر قانون دوبارہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر، محترمہ فرما رہی ہیں کہ دوبارہ سے جواب دے دیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ محترمہ نے حکومت کی توجہ جس جانب مبذول کروائی ہے' میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں۔ ارشد بگو صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ یہ معاملہ کوئی اتنا آسان معاملہ نہیں ہے کہ جو صرف یہ کہہ کر ہم ٹال دیں کہ حکومت اس طرف توجہ ضرور دے گی۔ میں نے عملی طور پر ایک دو اقدامات کے متعلق بات کرنی ہے جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت جب سے بر سر اقتدار آئی ہے' وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی طور پر قانون سازی کی طرف توجہ دی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج تک جس فورم پر بھی جناب وزیراعلیٰ پنجاب تشریف لے کر گئے ہیں انہوں نے وہاں جا

کر صرف اور صرف قانون سازی کے حوالے سے بات کی ہے۔ اب قانون سازی کے حوالے سے بھی انہوں نے اس طرح بات کی ہے کہ ہم قانون سازی کے روایتی طریقہ کار سے ہٹ کر ایک آئینی اور قانونی طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں اور اس کی مثال پورے ایوان کے سامنے موجود ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس پر ہمیشہ قائد ایوان نے زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ تمام معاملات حکومت میں ممبران اسمبلی کو زیادہ سے زیادہ involve کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیشہ انہوں نے اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ وہ ممبران اسمبلی پر مشتمل جو ہاؤس کمیٹیز ہوں گی ان کو زیادہ activate کریں گے۔ اب چونکہ ایک مسئلہ نئی قانون سازی سے متعلقہ ہے۔ محترمہ نے جس طرف اشارہ کیا ہے یا جن قوانین کو refer کیا ہے وہ وفاقی قانون سازی ہے۔ وفاقی حکومت نے اس میں قانون سازی کرنی ہے لیکن چند ایک امور ایسے ہیں کہ جن پر پنجاب حکومت بھی قانون سازی کر سکتی ہے۔ اس لئے میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی ہماری ایک محترمہ نے acid throwing کے متعلق بات کی تھی۔ اب اگر قانون کو دیکھا جائے تو وہ ارشد بگو صاحب میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ وہ hurt کی clause میں cover ہوتی ہے لیکن اگر اس کو specify کر دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ specific لے کر آپ acid throwing کے لئے علیحدہ کلاز شامل کر لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اسی طرح کل اسی ہاؤس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ایک قرار داد قانون سازی کے لئے پیش کی گئی۔ ہم نے اس کو oppose نہیں کیا۔ آج بھی میری معزز خواتین جو یہاں پر موجود ہیں خواہ ان کا تعلق کسی بھی divide سے ہے، اپوزیشن سے ہے یا ٹریژری بنچز سے ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ مل بیٹھیں، ہمارے ساتھ مل بیٹھیں۔

جناب سپیکر! اس اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ صرف گزشتہ دور میں پرائیویٹ ممبرز کو ہم نے قانون سازی کے لئے دعوت دی تھی اور عملی طور پر اس کو

ثابت کیا تھا کہ پرائیویٹ ممبرز legislation لے کر آئیں ہم ان کو encourage کریں گے اور ہم نے encourage کیا۔ اب بھی میں اس پورے معزز ایوان کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی معزز ممبر صاحبان legislation لے کر آتے ہیں۔ہمارے ساتھ بیٹھیں، حکومت ہر چیز اپنے کھاتے میں ڈالنے کے لئے بات نہیں کرے گی بلکہ ہم ممبران کو encourage کریں گے کہ وہ قانون سازی کے لئے تجاویز لے کر آئیں، ہم انہیں assist کریں گے۔ ہم ان کے ساتھ مل کر قوانین میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر اگر قوانین کو دیکھا جائے تو 1940 کے بعد کوئی قانون ہی نہیں ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کو update کیا جائے اور اس کے لئے تھوڑا سا وقت لگتا ہے۔ میں اپنی معزز خواتین جو اس وقت ایوان میں موجود ہیں ان تمام کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کی راہ سے بلکہ میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ اس اجلاس کے بعد لیڈیز کا ایک علیحدہ سیشن بلائیں جس میں آپ موجود ہوں، میں موجود ہوں اور محکمہ قانون کے باقی افسران موجود ہوں تو ہم آپس میں مل بیٹھ کر ان معزز خواتین کو بتائیں کہ ان کی legislation کا یہ scope ہے۔ اس میں اگر وہ کچھ کرنا چاہتی ہیں تو سامنے آئیں، ہمارا تعاون ان کے ساتھ ہوگا لیکن اس مخصوص معاملے کے اندر میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اگر پرائیویٹ ممبرز کی طرف سے کوئی تجویز نہ آئی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے initiative ہوگا۔ We will take initiative اور ہم legislation ضرور کرائیں گے۔

جناب سپیکر، بہت مہربانی، شکریہ۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ شگفتہ انور، جناب والا! وزیر قانون کی وضاحت کے بعد میں اپنی تحریک کو press نہیں کرتی۔

جناب سپیکر، محترمہ press نہیں کرتیں۔ تحریک dispose of ہوئی۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I have to be out of the country on 25th and 26th for international conference on Education and will be back by 28th The leave for the said days may be allowed

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(تحریک منظور کی گئی)

جناب آصف سعید خان منیس

سیکرٹری اسمبلی، مندرجہ ذیل درخواست جناب آصف سعید خان منیس ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے

With due reverence and regard it is stated that due to sudden death of my real uncle Mr Saleem Ahmad Khan Manais I cannot attend the current session of the Assembly. Leave for the entire session may be allowed

جناب سپیکر ، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔ "
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ زیب النساء قریشی

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء قریشی ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

جناب گزارش ہے کہ میرا ایل ایل بی پارٹ II کا 25 فروری کو پیپر ہے۔ میں اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتی۔ 25 فروری کی چھٹی دی جائے۔

جناب سپیکر ، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔ "
(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی ، مندرجہ ذیل درخواست محترمہ میمونہ نبیل ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I could not attend the last session of the Assembly from 29th January to 8th February 2003 . It is requested that the leave for the entire session may be allowed

جناب سپیکر ، سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔ "
(تحریک منظور کی گئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آج چونکہ اجلاس ختم ہو جائے گا تو میری یہ گزارش ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار تھی جو محکمہ جنگلات سے متعلق ہے' میرے اپنے علاقہ مری اور کوٹلی ستیاں سے متعلق ہے جہاں شدید برف باری کی وجہ سے محکمہ جنگلات کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ موسم سرما جب شروع ہوتا ہے تو وہ سوختی لکڑی جو کہ ارزاں لکڑی ہے محکمہ والے خود provide کرتے ہیں۔ اس دفعہ محکمہ جنگلات نے وہ سہولت نہیں دی۔ میری یہ گزارش ہے کہ محکمہ جنگلات کے افسران بھی بیٹھے تھے اور وزیر موصوف بھی بیٹھے تھے جو اس وقت چلے گئے ہیں' یہ سردیاں ختم ہونے سے پہلے وہاں پر لکڑی provide کرنے کے حوالے سے ہماری مدد کریں۔ اس کی یقین دہانی کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ انہوں نے سن لیا ہے۔

چودھری محمد شوکت: جناب والا! میں بھی گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں۔

چودھری محمد شوکت: جناب والا! تین سال قبل محکمہ زراعت نے واٹر مینجمنٹ کے تین سو سے زائد ملازمین کو جو کہ ریگولر تھے ان کو وہاں سے نکال دیا۔ اس کے بعد سروسز ٹریبونل نے ان کے حق میں فیصلہ دیا' ان کو بحال کرنے کا فیصلہ دیا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کون سے ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین ہیں؟

چودھری محمد شوکت:وہ محکمہ زراعت کے واٹر مینجمنٹ کے ملازمین ہیں اور سروسز ٹریبونل میں وہ گئے اور اس میں انہوں نے فیصلہ دیا۔اس کے بعد یہ معاملہ سپریم کورٹ میں گیا اور سپریم کورٹ نے بھی ان کو بحال کیا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ میرے پاس محترم چیف منسٹر صاحب کا وہ DO موجود ہے جو انہوں نے 3 ماہ قبل دیا اس میں انہوں نے فرمایا کہ انہیں سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں بحال کیا جائے لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، آپ وزیر زراعت کو ان کے چیمبر میں مل لیں اور تفصیل سے ان سے بات کر لیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) نو عمر افراد کی تمباکو نوشی مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2003)

MR SPEAKER: Now we take up the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill No 4 of 2003) Minister for law

MINISTER FOR LAW: Sir, I move

> "That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 as recommended by Special Committee No 1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is

> "That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 as recommended by Special Committee No 1,

be taken into consideration at once"

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Qasim Zia, Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Syed Ihsanullah Waqas, Mr Muhammad Waqas, Syed Ejaz Hussain Bukhari, Ch Muhammad Shaukat, Mr Arshad Mehmood Baggu, Mr Samullah Khan, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Sheikh Ijaz Ahmad, Mr Muhammad Ajasam Shariff, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmed Khan, Ch Abdul Ghafoor Khan, Mr Jehanzeb Rao, Raja Riaz Ahmad Dr Muhammad Javed Siddiqi, Mr Ishtiaq Ahmed Mirza, Lala Shakeel-ur-Rehman, Ch. Mr. Javed Hassan Gujjar, Malik Shoaib Awan, Mrs Farzana Raja, Mrs Noor-un-Nisa Malik, Mrs Faiza Ahmad, Miss Saba Sadiq, Mrs Parveen Masood Bhatti, Mrs Khalida Mansoor, Mrs Navyar Murtaza Lone and Miss Tallat Yaqoob Mr Qasim Zia may move it

LEADER OF OPPOSITION: I move

> That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill No 4 of 2003) as recommended by Special Committee No I, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 March 2003

MR SPEAKER: The motion moved is

> That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill No 4 of 2003) as recommended by Special

Committee No I, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 March 2003

MINISTER FOR LAW: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! اس بل کے ذریعے 1959 کے آرڈیننس میں ترمیم کی جا رہی ہے جس کے ذریعے تمباکو نوشی کی سزاؤں میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس بل کو اس تحریک کے ذریعے عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کو کہا ہے تاکہ عوام اس میں تجویز کردہ سزا کے بارے میں اپنی آراء سے مطلع کریں۔ لہذا ہماری تجویز ہے کہ اسے 25۔مارچ 2003 تک عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے کیونکہ اس میں پوری general public involve ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عوامی رائے معلوم کرنے کے لئے پبلک میں جانا چاہئے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب منسٹر صاحب سے عرض کروں گا کہ اگر آپ ہماری اس ترمیم کو منظور کریں تو ہم عوام کو educate کریں گے اور شاید ہمیں بھی وہ educate کریں کہ ہم اس بل میں جو ترامیم لانا چاہتے ہیں اس کے بارے میں عوام کس طرح سوچتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو تحریک پیش کی ہے میں نے اسے rule-98 کے تحت oppose کیا ہے۔ میں principle of Bill and general provisions کو discuss کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں ان پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ رانا آفتاب احمد خان---- تشریف نہیں رکھتے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے جس طرح ارشاد فرمایا کہ یہ 1959 کا قانون ہے جس میں ترامیم پیش کی گئی ہیں۔ میں نے سپیشل کمیٹی کی

میٹنگ میں بھی یہ عرض کیا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے کہ 1959 سے لے کر اب تک کسی ایک کو بھی ایک روپیہ بھی جرمانہ نہیں ہوا اور کوئی سزا نہیں ہوئی۔ اس میں ایک معمولی سی جو ترمیم کی جا رہی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو دوبارہ مشتہر کیا جائے تاکہ اس میں ہم عوام سے مختلف تجاویز حاصل کر سکیں اور اس کے مطابق کوئی فیصلہ کر سکیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر، جناب محمد وقاص--- تشریف نہیں رکھتے۔ سید اعجاز حسین بخاری --- وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ مسٹر ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پوری دنیا میں امریکہ اور یورپ میں اس وقت سگریٹ کے حوالے سے صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر سگریٹ کا اشتہار دینا' اس کی publicity اس انداز سے کرنا کہ جس طرح پاکستان میں کیا جاتا ہے وہ بالکل ممنوع ہے۔ وہاں سگریٹ کی قیمت اتنی زیادہ رکھ دی گئی ہے اور اتنا discourage کیا گیا ہے کہ آج وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ کوئی ٹی وی' کوئی پبلسٹی ادارہ سگریٹ کے متعلق کوئی اشتہار نہیں دے سکتا۔ یورپ اور امریکہ کا ایک طریقہ کار ہے کہ جب یہ کسی چیز کو condemn یا neglect کرتے ہیں تو وہ اس چیز کو تیسری دنیا کے غریب ممالک کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔

جناب والا! دنیا کی بڑی بڑی تمباکو کمپنیوں نے تیسری دنیا کے پسماندہ اور غریب ممالک کی طرف اپنا رخ کر لیا ہے۔ جس طرح کہ میرے دوستوں نے فرمایا ہے کہ یہ بل عوام کی اکثریت سے متعلق ہے۔ اگر اس پر عوام کی آراء آ جائیں گی تو اس میں بہتر طریقے سے اضافہ بھی ہو سکتا ہے اور کمی بھی کی جا سکتی ہے۔ لہذا جس طرح میرے دوست احسان اللہ وقاص صاحب نے کہا ہے کہ قانون میں یہ صورتحال ہے کہ 1959 سے لے کر آج تک کسی شخص کو ایک روپیہ بھی جرمانہ نہیں ہوا۔ اس میں میری بھی درخواست ہے کہ اسے باقاعدہ پبلک میں مشتہر کیا جائے' اسے اخبارات میں دیا جائے

اور اس پر لوگوں کی آراء آنے کے بعد اس ہاؤس میں پھر اسے put کیا جائے۔ ان آراء کی روشنی میں جو بہتر فیصلہ ہو گا ہم اس کی تائید کریں گے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہمارے پنجاب میں خصوصاً سگریٹ نوشی کی ابتدا ہمارے دیہاتوں میں حقے سے ہوتی ہے۔ میرے خیال میں سگریٹ اس کی ایک جدید شکل ہے۔ میں اس پر متفق ہوں جیسا کہ قاسم ضیاء صاحب نے کہا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے اور اس میں جو سگریٹ بیچتے ہیں ان کا تعلق پسماندہ یا غریب لوگوں سے ہوتا ہے تو قانون سازی کرتے وقت جو کسی کھوکھے پر بیٹھا سگریٹ بیچ رہا ہے۔ اس کی مشکلات کو بھی سامنے رکھیں۔ یہ ہمارے معاشرے کے محروم لوگوں سے متعلق بھی ہے کہ ان کو آپ کس طرح penalty ڈالیں گے یا ان کو سزا دیں گے۔ اس لئے جیسا کہ قائد حزب اختلاف جناب قاسم ضیاء صاحب نے کہا کہ اس پر عوامی رائے لینے کے لئے اسے عوام میں بھیجیں اور اس کے بعد اس پر سوچ سمجھ کر فیصلہ ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ان کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ یقیناً یہ اچھا قانون ہے۔ 1959 میں جو آرڈیننس نافذ کیا گیا' اس سے پہلے 1918 سے یہ نافذ ہے۔ پہلے پانچ' پچیس اور پچاس روپے سزا تھی اور minor کی تعریف 16 سال تھی۔ اب اس بل میں ہم 16 سال کی بجائے 18 سال کر رہے ہیں اور جرمانہ کی رقم بڑھا رہے ہیں۔ جس طرح ہمارے ساتھیوں نے کہا ہے کہ 1918 سے لے کر آج تک اس قانون پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ آج تک کبھی کوئی چالان داخل نہیں کیا گیا اور کسی کو کوئی سزا نہیں ہوئی' اس لئے کہ معاشرہ اس کو قبول نہیں کر رہا۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم یہ قانون بنانے سے پہلے اسے مشتہر کریں۔ اس پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر مذاکرے ہوں۔ تعلیمی اداروں میں اس پر بحث ہو۔ والدین کو یہ معلوم

ہو کہ ایک نیا قانون آ رہا ہے۔ ہم اپنے اٹھارہ سال تک کے بچوں کو سگریٹ لینے کے لئے مارکیٹ میں نہ بھیجیں۔ دکان داروں کو علم ہو جائے کہ اگر ہم اٹھارہ سال سے کم عمر بچے کو سگریٹ دیں گے تو ہمیں یہ سزا ہو گی۔ صرف یہاں یہ قانون پاس کر دینے سے مقصد حاصل نہیں ہو گا اس لئے کہ ہم 1918 والے قانون میں معمولی ترامیم کرتے ہوئے آئین میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس لئے قانون وہ بنایا جائے جس پر لوگ عمل درآمد کریں، لوگوں کا mandate شامل ہو، اخبارات والے اس پر لکھیں تاکہ دنیا بھر کو پتا لگے کہ یہ نیا قانون آیا ہے اور اس پر عمل درآمد ہو سکے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو آج کی بجائے اگلے سیشن تک موخر کیا جائے تاکہ پوری رائے عامہ تعلیمی ادارے اور باقی ادارے اس میں involve ہو سکیں تاکہ اس پر عملدرآمد ہو سکے۔ شکریہ، بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر، شیخ اعجاز احمد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد آجاسم شریف صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمان۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ رانا مشہود احمد خان صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری عبدالغفور خان صاحب۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب جہانزیب راؤ صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ ریاض احمد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب والا! یہ جو سگریٹ نوشی کی پابندی کے اوپر قانون سازی کی جا رہی ہے یہ یقیناً بڑی خوش آئند بات ہے۔ سگریٹ نوشی جو ہے میں بطور ڈاکٹر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں lips سے لے کر پھیپھڑوں تک کے جتنے کینسر ہیں ان کیسوں میں نوے فیصد کیسوں کا سبب سگریٹ نوشی ہوتی ہے۔ سگریٹ نوشی کرنے والا نہ صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی اپنے دھویں کے ذریعے نقصان پہنچاتا ہے اور وہ pollution پیدا کرتا ہے اور قیمتی قومی سرمایہ بھی ضائع کرتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ جو کوشش کی جا رہی ہے

یہ خوش آئند ہے۔

قاسم حزب اختلاف اور دیگر معزز ارکان نے یہ بات کی ہے۔ واقعی یہ important issue ہے۔ اس کو اگر ہم نے ویسے ہی یہاں پر منظور کر دیا تو پھر لوگوں تک اس کی awareness نہیں ہوگی' لوگوں کو اس قانون کا کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کی implementation میں بھی یقیناً دشواریاں ہوں گی۔ اس کو آپ پبلک کے لئے publish کریں' اس دوران اس پر الیکٹرانک میڈیا پر مذاکرے کرائیں تاکہ لوگوں کی آراء آئیں اور لوگوں کو ذہنی طور پر تیار کریں بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس میں ایک دو اور بھی کام شروع کر دیں۔ میری طرف سے تجویز یہ ہے کہ جو qualifications ہوتی ہیں' خاص طور پر elected ممبران کی' وہ ناظمین ہوں' ایم پی ایز ہوں یا ایم این ایز ہوں' جو بندہ سگریٹ نوشی کرتا ہے اس کو disqualify کر دیا جائے۔ اسے الیکشن contest نہ کرنے دیا جائے اور اسی طرح سرکاری ملازمت کے لئے بھی' جو لوگ سرکاری ملازمت کے لئے آئیں ان میں جو لوگ سگریٹ نوشی کرتے ہوں ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس پر اتنا ٹیکس لگایا جائے۔ آپ دیکھیں کہ امریکہ میں آپ کھٹیا سے کھٹیا سگریٹ کی ڈبیا لینے کے لئے جائیں تو وہ پانچ ڈالر سے کم کی نہیں ملتی۔ وہاں پانچ ڈالر سے قیمت شروع ہوتی ہے اور بیس ڈالر تک جاتی ہے۔ اس لئے پاکستان کے اندر زرمبادلہ بھی بہت ضائع ہوتا ہے۔ یہ کوشش کی جائے کہ اس پر اتنا ٹیکس لگا دیا جائے کہ یہ عام آدمی کی خرید میں نہ رہے۔ صحت بھی بچے اور pollution بھی نہ ہو اور زرمبادلہ بھی بچ سکے لیکن گزارش وہی ہے جیسے ہمارے اپوزیشن لیڈر قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا ہے کہ اسے publish اس لئے کیا جائے کہ public کی رائے آ جائے۔ اس کے بعد پھر بے شک قانون سازی کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب اشتیاق احمد صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ للہ شکیل الرحمٰن چودھری!

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس بل کے ذریعے ہم اپنے ساتھ اور عوام کے ساتھ ایک اور بہت بڑا مذاق کرنے جا رہے ہیں۔ اس کی جو پہلی شق ہے میں وہ refer کرنا چاہوں گا اور اس پر جناب وزیر قانون صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

"(1) This Act may be called the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Act 2003 "

اس کی جو سب کلاز 2 ہے

"(2) It shall come into force at once except the provisions of section 3. "

جو کہ اس بل کی سب سے اہم شق ہے' جو حکومت پاس کرانا چاہتی ہے۔ اس کے علاوہ کہتے ہیں کہ اس قانون کو فوری طور پر نافذ العمل کیا جائے گا سوائے اس شق کے جس میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اب سیکشن تھری میں جو ترمیم ہے اس کے مطابق

"(1) Whoever sells or gives or attempts to sell or give a tobacco to a juvenile whether for his own use or not "

اس use or not کے لئے اگر وہ استعمال نہیں کرتا۔ اپنے کسی بڑے کے لئے لینا چاہتا ہے یا کسی مجبوری کی وجہ سے لینے جا رہا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کو عوام میں تشہیر کیا جائے۔ عوام اس پر اپنی آراء دیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد اس بل پر اس ایوان میں بحث کی جائے تاکہ اس کے جو مضر اثرات ہیں وہ بھی سامنے آ سکیں اور دوسرا یہ ہے کہ اس بل میں کہیں بھی جو juvenile ہے' وہ کسی بھی ذریعے سے سگریٹ حاصل کرتا ہے تو اس کے لئے سزا کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ قانون سازی ایسی کرنی چاہئے جو کہ جامع اور مربوط ہو۔ ایسی قانون سازی کا کیا فائدہ؟ اگر

Juvenile کسی بھی ذریعے سے سگریٹ حاصل کرلیتا ہے لیکن اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جس طرح کہ پہلے بھی ترامیم کی گئی ہیں۔ شادی آرڈیننس میں ترمیم کی گئی۔ اس وقت بھی میں نے گزارش کی تھی جس وقت یہ بل پیش کیا گیا کہ ولیمے پر تین سو افراد کی اجازت ہے۔

جناب سپیکر، آپ اس بل کے حوالے سے بات کریں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)،میں اسی کے حوالے سے بات کروں گا لیکن میں نے اس دن بھی بات کی تھی۔ میں جناب وزیر قانون صاحب کی توجہ بھی اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے معاشرے میں زیادہ تر بہن بھائیوں کی شادیاں اکٹھے ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر، آپ کے سامنے بل کون سا ہے اور آپ بات شادی پر کر رہے ہیں۔ آپ یہ دیکھیں۔

لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) ، جب بچی کی شادی ہوتی ہے تو بھائی کا ولیمہ ہوتا ہے اس کے بارے میں قطعاً کوئی غور نہیں کیا گیا۔ اس قانون کی اس طرح دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں اور اس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ اسی طرح اس قانون کا بھی وہی حشر ہو گا اس میں juvenile کے لئے کم از کم تھوڑا سا fine رکھنا چاہئے تاکہ ان میں بھی خوف پیدا ہو کہ ہم سگریٹ نوشی نہ کریں اور نہ ہی سگریٹ خریدیں۔ اگر اس میں ان کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ تو سگریٹ پی لیں اور ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ میں اسی تناظر میں اس بات کو آگے بڑھا رہا ہوں۔اس لئے ضروری ہے کہ اس بل کو پہلے عوام میں مشتہر کیا جائے تاکہ اس پر عوام کی آراء حاصل کی جا سکیں اور اس کے بعد اس کو ایوان میں پیش کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب جاوید حسن گجر صاحب!

وزیر قانون ،پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون : جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آج ہم جو قانون سازی کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عوامی مفاد سے متعلقہ ہے اور اس میں کسی کو بھی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک بات جو اس معزز ایوان کے لیے انتہائی خوش آئند ہے اور میں سمجھتا ہوں بالخصوص ہمارے ان اداروں کے لئے کہ اپوزیشن اور حکومتی بنچز مفاد عامہ کی قانون سازی کے لئے باہمی افہام و تفہیم سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں ۔ ہم ان اداروں کی افادیت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ میری لیڈر آف دی اپوزیشن' رانا ثناء اللہ صاحب اور ارشد محمود بگو صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ ہم متفقہ طور پر یہ بل لانا چاہتے ہیں۔ کمیٹی کی طرف سے جو بل پاس ہو کر آیا تھا اس میں ایک ترمیم میری طرف سے یعنی گورنمنٹ کی طرف سے تھی اور دو ترامیم اپوزیشن کی طرف سے تھیں۔ میں نے اپنی ترمیم withdraw کر لی ہے اور انہوں نے بھی اپنی ترامیم withdraw کر لی ہیں۔ اب ہم اس میں ایک مشترکہ ترمیم لانا چاہ رہے ہیں۔ اس میں ایک اور ترمیم جو اپوزیشن کی طرف سے تھی ہم نے کہا تھا کہ یہ بل تین مہینے مشتہر ہونے کے بعد جب بھی حکومت مناسب سمجھے' اس کو نافذ العمل کیا جائے۔ اپوزیشن کی رائے یہ ہے کہ اس کو تین مہینے کے لئے مشتہر ضرور کیا جائے' عوام کو educate کیا جائے لیکن تین مہینے کے بعد ایک dead line دے دی جائے کہ فلاں تاریخ سے یہ نافذ العمل ہو گا تو اس پر بھی ہمارا اتفاق ہوا ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مشتہر کرنے کے بعد اور باقاعدہ اس کو پرنٹ میڈیا اور اشتہارات کے ذریعے publicize کرنے کے بعد اور جس دن گورنر صاحب اس کی حتمی منظوری فرمائیں گے اس کے تین مہینے کے بعد اس کو نافذ العمل کریں گے۔ اب چونکہ ہمارا consensus ہو گیا ہے تو ہم وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ It should be taken unto consideration at once. شکریہ

جناب سپیکر، رانا صاحب! ٹھیک ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جو فرما رہے ہیں یہ amendments کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن جو rule میں نے 98 کے تحت oppose کیا تھا۔ میں پرنسپل اور جنرل پروویژن پر صرف دو چار منٹ بات کروں گا اور اس کے بعد آپ اس کو take up کر لیں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

> "That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill, 2003 (Bill No 4 of 2003), as recommended by Special Committee No 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25 March 2003."

(The motion was lost)

MR SPEAKER: The next amendment is from - Mr Qasim Zia, Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Raja Riaz Ahmad, Dr Asad Ashraf, Syed Ihsan Ullah Waqas, Mr Muhammd Waqas, Syed Ejaz Hussain Bukhari, Ch Muhammad Shaukat Begum Rehana Jamil, Mr Arshad Mehmood Baggu, Ch Sajjad Haider Gujjar, Sheikh Tanveer Ahmad, Mr Afzal Sultan Dogar, Syed Mujahid Ali Shah, Mr Kamran Michael, Mr Amir Fida Piracha, Mr Jahanzeb Imtiaz Gill, Mr Mushtaq Ahmad, Malik Muhammd Ishaq Bucha, Rao Ijaz Ali Khan, Mrs Farzana Raja, Ms Saghira Islam, Ms Azma Zahid Bokhari, Mrs Memoona Nabeel, Mrs Shehnaz Saleem, Mrs Nighat Parveen Mir, Mrs Afshan Farooq, Miss Saba Sadiq

Rana Sanaullah Khan may move it

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! جیسا کہ لا منسٹر نے سارے معاملے کی وضاحت کی ہے

اب یہ move نہیں ہو گی بلکہ اب تو یہ withdraw تصور ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ move ہی نہیں ہوئی اس لئے dispose of ہوتی ہے۔ رانا صاحب! آپ principles پر بات کرنا چاہ رہے تھے۔

رانا ثناء اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے پورے ایوان کو بتایا ہے کہ انہوں نے ان amendments پر اپوزیشن کے ساتھ بات کی ہے اور اس کے نتیجے میں سزائیں بہت زیادہ recommend کی گئی تھیں جو کہ پانچ، دس اور پندرہ ہزار تھیں۔ انہوں نے اپوزیشن کی تجویز پر ان کو کم کر دیا اور اسی طرح سے ایک دو اور issues پر انہوں نے cooperate کیا ہے اور اس حساب سے ہم نے amendments withdraw کر لیں۔ جہاں تک ان amendments کا تعلق ہے اور جو legislation آج لے کر آئے ہیں اس حساب سے تو ٹھیک ہے۔ ہم جو مناسب خیال کرتے تھے وہ تجاویز دیں اور ان کو تسلیم کیا لیکن اس legislation کے اوپر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ low legislation ہے۔ اگر وہ اس ہاؤس کا اس گورنمنٹ کا تقدس و وقار بڑھانا چاہتے ہیں یہ ثابت کر کے کہ ہم legislation کر رہے ہیں تو پھر انہیں یہ چاہئے کہ positive legislation کریں جس کا عوام میں impact ہو۔ آپ اسی بل کو ہی دیکھ لیں کہ 1959 میں یہ پہلی دفعہ promulgate ہوا۔ اس وقت مارشل لاء گورنمنٹ تھی، بعد میں اس کو 1962 کے Constitution کے تحت تحفظ مل گیا۔ اس کی کلاز 5 میں ہے کہ:

"Government may frame rules for carrying out the purposes of this Ordinance."

آپ گورنمنٹ کی دلچسپی دیکھیں کہ 1959 سے لے کر آج تک اس پر رولز ہی نہیں بنے اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ اس قانون کے تحت آج تک نہ کسی کا چالان ہوا، نہ کسی کا کیس عدالت میں گیا اور نہ کسی کو جرمانہ ہوا۔ سیکشن 4 میں ہے کہ:

"4. **Seizure of Tobacco smoked by a juvenile in a public place**: If any juvenile be found smoking tobacco in any public place it shall be lawful for any teacher or proctor of the recognized school or affiliated college or any other person authorised by Government in this behalf to seize such tobacco and destroy it."

پورے ملک میں اس کی ایک مثال بھی موجود نہیں ہے کہ کسی بندے نے کسی نابالغ بچے سے ایک سگریٹ بھی لے کر ضائع کیا ہو یا اس نے رپورٹ کی ہو کہ میں نے اس کو سمجھایا ہے۔ اب اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ جرمانہ اتنا تھوڑا تھا کہ اس میں law enforcing agencies کو کسی کا چالان کرنے میں دلچسپی نہیں تھی۔ اگر وہ کسی کا چالان کرتی ہے کہ جناب میں آپ کا چالان کر رہا ہوں اور آپ کو 20 روپے جرمانہ ہو گا تو وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ میرا چالان کریں، میں 20 روپے جرمانہ دے دوں گا۔ اب اس میں جو amendments لائی جا رہی ہیں کہ اس جرمانے کو پانچ ہزار، دس ہزار یا پندرہ ہزار کر دیا جائے۔ جس کو ہم نے کہا کہ اسے کم کر دیا جائے۔ اس کا ایک ہی فائدہ ہو گا کہ کھوکھے والا اور دکان والا اس بات پر مجبور ہو گا کہ متعلقہ تھانے کے تمام اہلکاروں کو وہ مفت سگریٹ مہیا کرے اور اوپر سے وہ سگریٹ بھی گولڈ لیف پیتے ہیں۔ اب وہ اسے بتائیں گے کہ بھئی! آپ کو پہلی دفعہ اتنا جرمانہ ہو گا، دوسری دفعہ اتنا جرمانہ ہو گا۔ اگر تم نے یہ سلسلہ شروع نہ کیا تو پھر تیسری دفعہ تمہیں پانچ ہزار روپے جرمانہ ہو گا اور ساتھ چھ ماہ قید بھی ہو گی۔ اس سے صرف یہی ہو گا کہ متعلقہ تھانے کے اہلکاروں کو مفت سگریٹ مہیا کئے جائیں گے۔ اسی لئے میں نے وزیر قانون سے درخواست کی تھی کہ اس سے بہتر ہے کہ انہوں نے اس میں جو لکھا ہے کہ The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill کی جگہ

Punjab Police Free Smoking (Amendment) Bill کا خطاب دیتے۔ تاکہ ان کے لئے smoking free ہو جاتی۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ ایک نابالغ جا کر سگریٹ خریدتا ہے اور اس کے بعد ایک کانسٹیبل چلا جاتا ہے وہ دکان والے کو کہتا ہے کہ تم نے فلاں نابالغ کو سگریٹ دیئے ہیں اب اس کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے کیونکہ نابالغ کی گواہی admissible نہیں ہے۔ اس کے چالان میں اس نابالغ کی کوئی گواہی موجود نہیں ہوگی۔ اس کا ذکر کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوگی کہ اس نے فلاں نابالغ کو سگریٹ دیئے ہیں۔ میں معزز ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس میں جو ترمیم کرنی چاہئے تھی وہ صرف ایک کرنی چاہئے تھی۔ آپ public places پر سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دے دیں۔ اس کے متعلق پوری عوام میں، خواص میں ہر جگہ پر یہ consensus پایا جاتا ہے اور آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ public places پر کچھ آدمی بیٹھے ہوئے smoking نہیں کرتے اور کچھ بیٹھ کر smoking کر رہے ہیں اور وہ لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔اس بارے میں تقریباً ہر جگہ پر اور ہر طبقہ میں یہ consensus ہے کہ آپ سگریٹ نوشی کو public places پر ممنوع قرار دے دیں۔یہ amendment لائی نہیں گئی اور پولیس کے لئے انہوں نے کاروبار اور رشوت کا دروازہ کھول دیا ہے۔اس طرح انہیں دو چالان کرنے پڑیں گے۔شاید پہلے چالان پر دکاندار ٹھیک نہ ہو تو دوسرے چالان پر ہو جائے لیکن تیسرے پر جب پانچ ہزار جرمانہ اور چھ مہینے یا ایک سال سزا ہوگی تو پھر میرے خیال میں free supply شروع ہو جائے گی۔ اس میں جو amendment ہونی چاہئے وہ یہ لائے نہیں اور جس ترمیم کا لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہے وہ یہ لے آئے ہیں اور عوام الناس میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جناب دیکھیں کہ ہم کتنی اچھی legislation کر رہے ہیں اور ہم لوگوں کا کتنا فائدہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ حکومت صرف اور صرف سستی شہرت کے لئے جلدی میں ہے کہ ہم کوئی اس طرح کے کام کرتے جائیں کہ لوگ فوری طور پر محسوس کریں کہ صوبہ میں بڑا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے بڑی تیزی سے

لوگوں کے معاملات کو redress کرنا شروع کر دیا ہے۔ [**********

**********]

جناب سپیکر، یہ محاورہ کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے اور پریس والوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس کو شائع نہ کریں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو ثابت کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ ثابت کرنے کے لئے اس طرح کے کام بھی کریں' کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس ملک میں میاں شہباز شریف سے پہلے بھی پنجاب میں چیف منسٹر رہے ہیں جب انہوں نے آ کر کام کیا تو لوگ آج بھی انہیں یاد کر رہے ہیں اور لوگ ان کے کام کو سراہ رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ یہ کام کرنے سے ہو گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب والا! آپ دیکھیں کہ انہوں نے ایک اور کام کیا کہ پورے صوبہ میں بڑی تشہیر بازی کی گئی کہ ہم میٹرک تک تعلیم مفت کر رہے ہیں۔ جو سرکاری سکول ہیں میں بڑے باوثوق ذرائع سے کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر 95% سکول ایسے ہیں کہ اگر وہاں بارش ہو جائے تو ان کی چھت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرے خیال میں آج جو بات discuss ہو رہی ہے آپ وہ کریں۔سکولوں پر پھر کبھی بات کرلیں' موقع آئے گا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں principles کو discuss کر رہا ہوں۔ اگر وہاں پر بارش آ جائے تو وہاں پر چھت نہیں ہے۔ اگر وہاں پر دھوپ ہو تو سایہ نہیں ہے۔اگر وہاں پر کلاس روم ہے تو استاد نہیں ہے اور اگر وہاں پر بچیوں کا سکول ہے تو چاردیواری نہیں ہے۔ یعنی سرکاری سکولوں میں تعلیم ہے ہی نہیں۔ یہ مفت کہاں سے دیں گے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے اور آپ کی بات کو appreciate کرتے ہوئے کہوں گا کہ میں نے ایسے ہی اس بات کا حوالہ نہیں دیا۔ اس حوالے سے بھی ایک legislation کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے legislation کی یہ ضرورت ہے کہ اس وقت جو عوام الناس ہیں، پرائیویٹ سکول مافیا کے ہاتھوں ان کی زندگی حرام ہو گئی ہے۔ یعنی پرائیویٹ مافیا میں اتنی فیسیں ہیں کہ ہر آدمی ان سے تنگ ہے۔ سرکاری سکولوں میں تعلیم نہیں ہے اور پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں آپ دیکھیں کہ پہلی جماعت سے پہلے prep class ہوتی ہے۔ اس کلاس کے لئے عام پرائیویٹ سکولوں میں پانچ سو روپے فیس ہے۔ جب prep class سے پانچ سو روپیہ شروع ہوتا ہے تو وہ چھٹی اور ساتویں کلاس تک ایک ہزار ہو جاتا ہے۔ لوگ کہاں سے بچوں کو تعلیم دیں؟ یہ اس میں legislation لاتے کہ پرائیویٹ سکول مافیا کی کرپشن، ان کی لوٹ مار اور منافع خوری کو یہ کنٹرول کرتے لیکن یہ وہ نہیں لائے جو اس صوبے کی ضرورت تھی، جو عوام کی ضرورت تھی وہ نہیں لائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! principle of Bill discuss ہو رہا ہے اور آپ education پر بات کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ): جناب والا! Basically the law you are discussing here is a prohibition law یہ جو Juvenile Smoking کا law ہے یہ کوئی نیا syndrome نہیں ہے۔ that has been adopted in whole the civilized world اور اس law کی جو implication ہے وہ preventive ہے۔ وہ ایک social constraint کی بنیاد پر قانون سازی ہے کہ جس چیز کو آپ معاشرے میں برائی کے طور پر لے سکتے ہیں کہ بچے سگریٹ نہ پئیں تو اس کو preventive law legal jurisprudence کو

establish کرتی ہے کہ this is a preventive law ابھی تک اس مسئلہ پر جتنی discussion ہوئی ہے اس میں تین basic demarked lines ہیں جن پر رانا صاحب اور باقی معزز ممبران نے باتیں کی ہیں۔نمبر ایک یہ کہ اس قانون کو سب سے پہلے آپ مشتہر کریں، عوام کی رائے معلوم کریں۔ عوام کی رائے لینے کے بعد پھر آپ اس قسم کی کوئی قانون سازی کریں۔ جناب والا! اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ جب بھی آپ legislation کی بات کرتے ہیں تو آپ نے بنیادی طور پر criteria بنانا ہے کہ جو قانون بنانے جا رہے ہیں اس کا basic nature کیا ہے؟ If it is a preventive law that has to be enforced first آپ کو اس کے implications پہلے بتانے ہیں۔ آپ کسی بھی ملک میں چلے جائیں حتیٰ کہ انڈیا میں چلے جائیں تو دکان پر لکھا ہوتا ہے کہ The sale of cigrettes to people under age of 16 is prohibited اس کی ذمہ داری واقعی دکاندار پر ہوگی اور اگر پولیس میں کچھ کرپٹ اہل کار موجود ہیں تو ان کو ایک علیحدہ قانون کے ذریعے روکنا ہے۔ اس قانون کا پولیس کی کرپشن کو enhance کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے 'It is a clear cut preventive law in legal terms اس کو اسی بنیاد پر آنا چاہئے۔

محترمہ عابدہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ حکومت ایسے بل تو لے آتی ہے جس سے یہی ہوتا ہے کہ عوام میں سہولت پیدا ہو اور عوام کو اس سے بہتر توقعات وابستہ ہوتی ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہماری حکومت ایسے بل پیش کروا دیتی ہے کہ جس سے عوام میں مزید دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عابدہ جاوید: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔ عوام میں اس سے سہولت کی

بجائے مزید دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اب آپ کے پاس کیا criteria ہے کہ ایک بچہ جو سگریٹ لینے جا رہا ہے وہ اپنے لئے لینے جا رہا ہے یا۔۔۔

جناب سپیکر، محترم! آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی فرمائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جس طرح رانا صاحب بات کر رہے تھے تو فاضل ممبر نے اس پر اعتراض کیا۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ وہ موجودہ حکومت کی قانون سازی میں priority دیکھ لیں لیکن وہ juvenile smoking پر آ گئے ہیں۔ اب اس کی وضاحت بھی لاء منسٹر کر دیں کہ سگریٹ پر پابندی ہے یا تمباکو پر؟

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا ثناء اللہ خان کو میں نے floor دیا ہے۔ رانا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔ آپ بات مختصر کریں کیونکہ اگلا بل بھی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے اب تک تو اسے windup بھی کر لینا تھا۔ میرے فاضل دوست نے اعتراض اٹھایا کہ بل تو وہ ہے۔ بات یہ ہے کہ legislation ہو رہی ہے اور اسی حوالے سے میں بات کر رہا ہوں اور یہ بل جو آج سزاؤں میں تخفیف کے بعد پیش ہو گا۔ یہ بل 1918 میں بھی پیش ہوا، اس کے بعد 1959 میں، پھر 1962 میں ہوا۔ اب یہ 2003 میں ہو گیا ہے تو اب اس میں اور ان میں فرق بتا دیں۔ ماسوائے اس بات کے کہ بیس کا دو سو ہو گیا اور دو سو کا پانچ سو اور پانچ سو کا پانچ ہزار ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہ بتائیں کہ اس میں فرق کون سا ہے؟ بات یہ ہے کہ جو گورنمنٹ کی intention ہے، جو To legislate, to give work to the Assemblies میں اس پر بات کر رہا ہوں کہ اس طرح سے نہ تو گورنمنٹ کی رٹ بہتر ہو گی، نہ ان کا impression بہتر ہو گا اور نہ ہی اسمبلی کا impression بہتر ہو گا۔ یہ وہی بات ہے

جیسا کہ تاریخ میں لکھا ہے کہ جب بغداد میں ہلاکو کی فورسز نے حملہ کیا تو اس وقت بغداد میں بڑا زور دار مذاکرہ ہو رہا تھا اور دونوں طرف سے لوگ اس بات میں لگے ہوئے تھے کہ کوا حلال ہے یا حرام؟ یعنی اس قسم کی legislation کہ وہی بات 1918 میں تھی۔ پھر 1959 میں ہو گئی۔ پھر 1962 میں ہو گئی اور اب 2003 میں ہو گئی۔اب اگر انہوں نے civilize صف میں آنا ہے تو یہ لائیں کہ public places پر ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے۔بوٹی مافیا سے متعلقہ جو لوگ تھے یا جو دوسرے لوگ جنہوں نے پرائیویٹ سکولز کھول کر لوٹ مار شروع کی ہوئی ہے۔ہم اس پر چیک کرتے ہیں اور منافع بخش ادارے نہیں بننے دیں گے ۔ جناب سپیکر! میری بات میں وزن ہے کہ یہ لوگ صرف اپنا impression create کرنے کے لئے وہی بات کر رہے ہیں کہ کوا حلال ہے کہ حرام؟ انہیں چاہیے کہ basis پر جائیں۔ اگر یہ اس شخص کی چال چلنا چاہتے ہیں یا اس کی طرح اپنا impression بہتر کرنا چاہتے ہیں یا یہ چاہتے ہیں کہ لوگ انہیں بھی پنجاب میں اسی طرح یاد کریں تو کم از کم اس کا طریقہ کار اختیار کریں ۔ میں صرف ایک مثال دیتا ہوں کہ ابھی ان کی گورنمنٹ کو بنے چار مہینے نہیں ہوئے ہیں کہ انہوں نے نو کروڑ روپے کی نئی 2 D گاڑیاں وزراء کے لئے خریدی ہیں جبکہ میاں شہباز شریف نے تین سال حکومت کی ہے اور اس نے ایک روپیہ بھی اس پر خرچ نہیں کیا۔ ایک طرف میرے صوبے کے حکمران وزیر 9 کروڑ روپے کی گاڑیاں خریدیں اور کہیں کہ ہم نے پرانی گاڑیوں میں نہیں بیٹھنا [**********

****

[**********]

جناب سپیکر، شکریہ' رانا صاحب! میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں ۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثناء اللہ خان : جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری ہے کہ اگر یہ اس کے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں تو پھر یہ دیکھیں کہ اس نے تین سالوں میں کتنی گاڑیاں خریدی تھیں؟ اس نے وزیروں کو نئی گاڑیوں میں بٹھایا تھا یا پرانی گاڑیوں میں؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات ختم ہو گئی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ جی' لاء منسٹر صاحب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے ۔ ابھی لاء منسٹر صاحب کو میں نے floor دیا ہے ۔پلیز تشریف رکھیں۔ جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون : جناب سپیکر! میں---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز

وزیر مواصلات و تعمیرات : میرے فاضل دوست محترم رانا ثناء اللہ صاحب کا بار بار ایک بات پر اصرار ہے کہ شہباز شریف صاحب نے اپنے وزراء کو نئی گاڑیاں نہیں دیں لیکن یہ پیلی ٹیکسی کا سکینڈل' جس میں بی ایم ڈبلیو اور مرسڈیز ان کی اپنی ذاتی استعمال کے لئے آئیں اور صرف 90 ہزار روپے دینے کے بعد بلیک کر میں مرسڈیز جو کہ اس وقت پچیس پچیس لاکھ روپے کی تھیں 'نو' نو لاکھ روپے میں لی گئیں' یہ ساری چیزیں عوام کے سامنے ہیں ۔ ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ کوئی بھی دور ہو' ایک public exchequer ہوتا ہے جو رولز کے مطابق استعمال ہوتا ہے' اس کا تقابل کرنے سے پہلے دیکھ لیا جائے پھر بہت سی باتیں کھلیں گی ۔

جناب سپیکر: شکریہ' جی ۔ لاء منسٹر!---

رانا ثناء اللہ خان :جناب سپیکر! یہ محترم وزیر بتا دیں کہ پیلی ٹیکسی جو تھی وہ میاں شہباز شریف نے خود چلانے کے لئے لی تھی' یہ بتائیں؟ میاں شہباز شریف کو پنجاب کی دھرتی کا ایک ایک چپہ پکار رہا ہے ۔ یہ لاہور جو کہ بارشوں میں ڈوبا ہوا تھا' ہر گلی اور ہر سڑک کا مکین میاں شہباز شریف کی راہ دیکھ رہا تھا ۔ یہ اس شخص کے اوپر بات کر رہے ہیں۔ میاں شہباز شریف نے پرانی گاڑیاں جو بیورو کریسی کے پاس تھیں' بیور کریٹ

دو دو تین تین گاڑیاں لے کر چل رہے تھے ان سے واپس لیں اور 28 کروڑ روپے میں فروخت کر کے اسے یتیم بچوں کی مفت تعلیم پر خرچ کیا - ان کے تو یہ کام تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، مہربانی رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز' آرڈر پلیز - رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں -جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون ،جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا - legislation سے متعلق میری ہمیشہ سے یہ observation رہی ہے اور میں نے بار ہا اس معزز ایوان میں رانا ثناء اللہ خان صاحب کی بات کے بعد ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ان کا concept کبھی بھی clear نہیں ہوا اور انہوں نے ہمیشہ میری اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ میں انہیں ایسا کیوں کہتا ہوں؟

جناب سپیکر! میں آج صرف اس legislation کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس legislation کا نام کیا ہے؟ juvenile smoking تو کم عمر بچوں کی smoking ہے' اس میں تمباکو بیچنے والوں کے خلاف سزا کی بات کر رہے ہیں لیکن بات کہاں چلی گئی کہ انہیں قانون بنانے کا شوق ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یقین کیجیے کہ اگر ہم یہاں دنیا کی کوئی بات کریں گے تو یہ اسے بھی appreciate نہیں کریں گے لیکن اس کے مقابلے میں---- (قطع کلامیاں)

رانا ثنا اللہ خان، جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا - آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب پہلے لاءمنسٹر کو سن لیں۔ میں آپ کو سنوں گا۔ آپ تشریف رکھیں - رانا صاحب! میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے۔ آپ کی بات انہوں نے بڑے تحمل سے سنی ہے' آپ بھی سنیں - میں بھی آپ کو موقع دوں گا۔ میں خود بھی سننا چاہوں گا

لیکن میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہے۔ جی' لا منسٹر!

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں نے کون سی ایسی بات کی ہے کہ جس پر وہ اٹھ کر clarify کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں نے ابتدا میں بات کی ہے کہ ہم عوامی مفاد کی legislation کو تمام دوستوں کے ساتھ مل کر لانا چاہتے ہیں اور آج اسی معزز ایوان میں سارے دوستوں نے اور آپ نے observe کیا ہو گا کہ میں کم از کم چھ دفعہ اٹھ کر قائد حزب اختلاف اور رانا صاحب کے پاس گیا اور ان سے میں نے بات کی کہ یہ ایک عوامی مفاد کا بل ہے۔ آئیں مل کر اس کو پاس کرتے ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس بات سے اتفاق کیا۔ اب رانا صاحب کہتے ہیں کہ جی انھیں بل پاس کرنے کا شوق ہے۔ یہ کبھی ایک بل لے آتے ہیں' کبھی دوسرا لے آتے ہیں' کبھی تیسرا بل لے آتے ہیں۔ میں پھر اپنی بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ Juvenile-Smoking کا بل ہے۔ ہم کم عمر بچوں پر سگریٹ پینے پر پابندی لگانا چاہتے ہیں۔ ہم پابندی لگانا چاہتے ہیں کہ جو لوگ کم عمر بچوں کو تمباکو بیچتے ہیں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ یہی بل اس وقت زیر بحث ہے۔ اگر رانا صاحب کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ یہ بل عوامی مفاد کے خلاف ہے تو ہم اسے رکھ دیتے ہیں' پیش نہیں کرتے۔ کیا بچوں کو اجازت دے دیں کہ وہ کھلے عام سگریٹ اور چرس پئیں؟ کم از کم کسی اچھی بات کو تو ہمیں appreciate کرنا چاہئے۔ یہاں کہا گیا کہ یہ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں؟ یہ بھی کہا گیا کہ انھیں بہت تیزی ہے' بہت جلدی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہمیں جلدی ہے۔ ہمیں اس بات کی جلدی ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ہم عوام کے مسائل کو حل کریں۔ ہمیں اس بات کی جلدی ہے کہ فرسودہ قوانین کو up date کیا جائے۔ یہاں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی گئی۔ رانا صاحب نے ابھی کہا کہ میٹرک تک مفت تعلیم کا کس کو فائدہ ہوا ہے؟ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کا فائدہ اس ملک کی 85 فیصد آبادی کو ہوا ہے۔ ان لوگوں کو ہوا ہے جہاں پر کوئی بیکن ہاؤس نہیں ہے' جہاں پر

کوئی اچھی سن کالج نہیں ہے۔ کیا ہمارے دیہاتوں میں بچوں کو میٹرک تک تعلیم نہیں مل رہی؟ مل رہی ہے اور ہم نے انہی بچوں کو میٹرک تک مفت تعلیم دینے کا اعلان کیا ہے۔ہم تو زرعی ٹیکس کا بل بھی لا رہے ہیں ۔ ساڑھے بارہ ایکڑ تک معافی دے رہے ہیں ۔ کیا یہ ساری باتیں دکھاوے کی ہیں؟ نہیں' ہم تو عوامی مفاد کی قانون سازی کر رہے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔ میں نے وزیر قانون کو floor دیا ہوا ہے۔ پہلے انھیں اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ جی' راجہ صاحب !

وزیر قانون : جناب سپیکر ! میں کسی کے خلاف بات نہیں کر رہا۔ میں تو اپنی بات کر رہا ہوں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ کس نے کیا کیا ہے؟ یہاں پر کہا گیا کہ ان کی قانون سازی کی ترجیحات کیا ہیں؟ ہماری ترجیحات بڑی واضح ہیں۔ کسی بھی حکومت نے پہلے تین مہینے میں شاید اتنا کام نہ کیا ہو جتنا ہماری حکومت نے کیا ہے۔ میں نے پرسوں بھی یہ بات کہی تھی آج پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اب اس خول سے نکلیں' آئیں آگے مل کر چلتے ہیں۔ اپنی منزل کا تعین کرتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے لوگوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اس کو آگے لے کر چلتے ہیں۔ اگر کسی صاحب نے ماضی میں اچھا کام کیا ہے تو کام کیا ہو گا؟ آج تاریخ یہ دیکھے گی کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم سابقہ دور کو چھوڑ دیں کہ فلاں صاحب نے اچھا کام کیا' فلاں نے اچھا کام نہیں کیا۔ ہمیں آج کی بات کرنی چاہئے۔ آج جو اچھا کام کرنا چاہتا ہے ہمیں اس کو appreciate کرنا چاہئے۔ جب ہماری اور اپوزیشن کی طرف سے یہ gesture آ چکا ہے کہ ہم مل کر اس بات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی چھوٹی موٹی باتوں میں ہمیں الجھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ یہ

ایک مثبت قدم ہے جس کی میں نے ابتداء ہی میں نشاندہی کر دی تھی تو میں آپ سے عرض کروں گا کہ اس بل کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے تاکہ ہم آگے چل سکیں۔

جناب سپیکر: جی' رانا صاحب! باقی سب تشریف رکھیں۔ میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں' آپ تشریف رکھیں۔ میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! محترم وزیر قانون نے دو تین باتیں فرمائی ہیں۔ میں ان کا مختصراً جواب دوں گا۔ ایک تو انھوں نے یہ فرمایا کہ "ہم دنیا جہان کی کوئی بات کریں لیکن یہ تسلیم نہیں کریں گے"۔ میں محترم وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ انھوں نے آج ہی ہمارے ساتھ اس بل کے حوالے سے' ترامیم کے حوالے سے بات کی ہے اور ہم نے اسے تسلیم کیا ہے۔ انھوں نے میری اس بات کو مانا اور شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ میں اس کے لئے ان کا مشکور ہوں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا جہان کی کوئی بھی بات کریں تو ہم اس کو تسلیم کر لیں۔ اگر وہ اچھی باتیں کریں گے تو ہم تسلیم کریں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اتنے بھی بے رحم نہ بنیں۔ انھوں نے ابھی فرمایا کہ اس سے پہلے اگر کسی نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو کیا ہو گا؟ یہ تو چشم دید گواہ ہیں۔ انھیں یہ تو نہیں کہنا چاہئے کہ کیا ہو گا؟ یہ کہیں کہ ہاں کیا ہے۔ تھوڑا سا فراخ دلی سے کام لینا چاہئے۔ میں تیسری اور آخری بات وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاؤس کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ہاؤس کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ میرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ وہ قانون سازی جو عوام کے مفاد میں ہو' جس کی صوبے کے عوام کو ضرورت ہے ہونی چاہئے۔ اگر ہم ایسی قانون سازی کریں گے تو وقت کام آئے گا۔ اگر ہم یہ اصل کام نہ کریں اور اس کی جگہ غیر ضروری کام کرواتے رہیں تو یہ بھی وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

اس سے تو پھر یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اپنی بات چھپانے کے لئے لوگوں کو اس طرف لگانا چاہتے ہیں۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:-

"That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill, 2003, as recommended by Special Committee No 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause

CLAUSE-2.

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is. -

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 2 do stand part of the Bill

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration Three amendments have been received in it The first amendment is from Minister for Law. Minister for Law may move it

وزیر قانون : جناب سپیکر ! باقی amendments withdraw ہو گئی تھیں۔ یہ joint amendment ہے جو میں move کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر : ٹھیک ہے۔ قاسم ضیاء صاحب اور ان کی joint amendment ہے۔

MINISTER FOR LAW: Mr Speaker Sir, I move -

"That in Clause 3 of the Bill, as recommended by Special Committee No. 1, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Ordinance, for the words "five thousand", appearing in line 3, the words"two hundred", for the words "ten thousand", appearing in line 4, the words "five hundred", and for the words "fifteen thousand", appearing in line 6, the words "five thousand", be substituted respectively."

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That in Clause 3 of the Bill, as recommended by Special Committee No 1, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Ordinance, for the words "five thousand", appearing in line 3, the words "two hundred", for the words "ten thousand" appearing in line 4, the words "five hundred", and for the words "fifteen thousand", appearing in line 6, the words "five thousand", be substituted respectively."

Nobody has opposed it. Now the amendment moved and the question is:-

> That in Clause 3 of the Bill, as recommended by Special Committee No 1, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Ordinance, for the words "five thousand", appearing in line 3, the words "two hundred", for the words "ten thousand" appearing in line 4, the words "five hundred", and for the words "fifteen thousand", appearing in line 6, the words "five thousand", be substituted respectively

(The motion was carried)

MR SPEAKER: The second amendment has been received in it from Minister for Law

MINISTER FOR LAW: Sir. I move.

> "That in Clause 3 of the Bill as recommended by Special Committee No 1, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Ordinance, after the words and comma "cancellation of his licence," appearing in line 5, the words "with imprisonment which may extend to six months or" be added."

MR SPEAKER: The amendment moved is

> "That in Clause 3 of the Bill as recommended by Special Committee No 1, in the proposed sub-section

(1) of Section 3 of the Principal Ordinance, after the words and comma "cancellation of his licence," appearing in line 5, the words "with imprisonment which may extend to six months or" be added"

No one opposed it The amendment moved and the question is

"That in Clause 3 of the Bill as recommended by Special Committee No. I, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Ordinance, after the words and comma "cancellation of his licence," appearing in line 5, the words "with imprisonment which may extend to six months or" be added"

(The motion was carried)

MR SPEAKER: The third amendment has been received in it from Mr Qasim Zia, Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan Rana Sanaullah Khan may move it

RANA SANAULLAH KHAN: Mr Speaker Sir, it should be considered as withdrawn

MR SPEAKER: Now, the question is,

"That Clause 3 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 3 as amended do stand part of the Bill

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 4 do stand part of the Bill

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. An amendment has been received in it from Mr Qasim Zia, Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ جب اپوزیشن اور لاء منسٹر کے درمیان ان ترامیم کے متعلق یہ بات طے ہو گئی تھی پھر میرے خیال میں اب ان کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر، میرے پاس تو پیش کیا گیا ہے اس لئے میں نے اسے پڑھنا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، یہ تو سیکرٹری اسمبلی کو چاہئے تھا کہ جب یہ بات ان کے علم میں آ گئی تھی تو انھوں نے جو ایجنڈا آپ کے سامنے رکھا ہے اس کو amend کر دیتے۔

MR. SPEAKER: All right. Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 1 do stand part of the Bill

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Preamble do stand part of the Bill

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

The Long Title do stand part of the Bill

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW: Sir, I move

"That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 be passed."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 be passed."

(The motion was carried)

The Bill is passed.

مسودہ قانون (پہلی ترمیم) لاہور آرٹس کونسل مصدرہ 2003

(مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2003)

MR SPEAKER: Now, we take up the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 (Bill No.7 of 2003) Minister for Law!

MINISTER FOR LAW: Mr Speaker Sir, I move:

"That the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 as recommended by Special Committee No 1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 as recommended by Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment has been received from Rana Sanaullah Khan, Rana Aftab Ahmad Khan, Raja Riaz Ahmad, Dr Asad Ashraf, Mr Jahanzeb Rao, Mr Ishtiaq Ahmad Mirza, Raja Muhammad Shafqat Khan Abbasi, Mr Samiullah Khan, Rana Tajamal Hussain, Mr Muhammad Ajasam Shariff, Mrs Farzana Raja, Mrs Nighat Perveen Mir and Mrs Perveen

Masood Bhatti. Rana Sanaullah Khan may move it.

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس بل میں انھوں نے صرف گورنر کی جگہ گورنمنٹ substitute کیا ہے تو اس سے پہلے ہماری بات ہوئی ہے۔ اس لئے ہم اس میں ساری ترامیم withdraw کرتے ہیں بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی جا کر گورنر کی جگہ پر بھی بیٹھ جائے۔

MR. SPEAKER: Thank you The motion moved and the question is:

"That the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003, as recommended by Special Committee No 1, be taken into consideration at once "

(The motion was carried)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 2 do stand part of the Bill

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause 3 do stand part of the Bill.

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried)

Clause 4 do stand part of the Bill

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

Clause 1 do stand part of the Bill

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

The Preamble do stand part of the Bill

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried)

The Long Title do stand part of the Bill

Yes, Minister for Law!

MINISTER FOR LAW: Sir, I move

"That the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 be passed "

MR SPEAKER: The motion moved and the question is

"That the Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 be passed "

(The motion was carried)

The Bill is passed

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

جناب سپیکر: اب میں گورنر صاحب کا آرڈر پڑھتا ہوں۔

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt General (Rtd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab hereby prorogue the Assembly with effect from February 27, 2003 on the termination of the sitting on that day."

	Issue Nr.	Page Nr.
T		
TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
ANSWER TO THE ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Non availability of clean drinking water to the rural people (... contd)	5	586
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	109
TAHIR HUSSAIN KHAN, MALAZAI, MR		
Discussion on Irrigation	2,4	211,403
TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION OF PAKISTAN		
Detail of buses of Tourism Department *(Question Nr 547*)*	5	554
Income & expenditures of rest houses of T.D.C P *(Question Nr 206*)*	5	528
Income & expenditures of historical places *(Question Nr 207*)*	5	532
Provision of facilities to the visitors of Hiran Minar Sheikhupura *(Question Nr 843*)*	5	565
Restaurants established on the roads, under the administration of Tourism Department *(Question Nr 546*)*	5	547
Steps for improvement of tourism in Tehsil Murree *(Question Nr 789*)*	5	563
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
Facility of House Requisition in the provincial departments *(Question Nr 909*)*	5	567
Loans of farmers of border area villages of Lahore (Question Nr 576*)	4	381
Suggestion for additional allowance for Police of Prison Department *(Question Nr 815*)*	5	564
W		
WASEEM AKHTAR, DR SYED		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	464
QUESTIONS regarding-		
Detail of vehicles in use of Chief Minister and all Ministers *(Question Nr 11)*	3	283
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	282
Z		
ZAHID PERVAIZ, CHAUDHRY		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	126
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
QUESTION regarding-		
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SAW] *(Question Nr 274)*	1	32
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SAW] *(Question Nr 274)*	1	35
ZAKAT & USHR DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Distribution of Zakat Fund in District Pak Pattan *(Question Nr 688*)*	3	275
Distribution of Zakat in Lahore Cantt *(Question Nr 303*)*	3	255
Elections of Zakat and Ushr Committees in Lahore Cantt *(Question Nr 304*)*	3	256
Start and end of Food Stamp Scheme *(Question Nr 73*)*	3	271
Supply of flour under Food Stamp Scheme *(Question Nr 72*)*	3	268
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	282

	Issue Nr.	Page Nr.
SHAUKAT HUSSAIN MAZARI, SARDAR (Mr Dy Speaker)		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	100,129
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	497
RULING ON-		
Conversion of sitting into condolence session	1	106
SHEHLA RATHOR, MRS		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Establishment of bench of High Court in Gujranwala *(Question Nr 157*)*	4	368
Measures to prevent abduction of children *(Motion Nr 2)*	1	92
Non availability of clean drinking water to the rural people	4	393
Non availability of clean drinking water to the rural people (.. contd)	5	585
Up gradation of Govt High School for boys Village Waddla Sindhuan Daska to Higher Secondary School *(Motion Nr 3)*	1	94
QUESTIONS regarding-		
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala *(Question Nr 208)*	1	25
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot *(Question Nr 209)*	1	28
Income & expenditures of Historical Places *(Question Nr 207*)*	5	532
Income & expenditures of Rest Houses of T D C P *(Question Nr 206*)*	5	528
Income and staff of Model Town Park *(Question Nr 198(A)*)*	4	369
Outstanding dues towards Pasrur Sugar Mills *(Question Nr 201*)*	3	227
Staff and godowns of Food Department in Tehsils Daska and Pasrur *(Question Nr 484)*	3	232
SHRINES		
Details of mosques and shrines under Auqaf	1	53
Income and expenditure of shrine of Baba Farid Pakpattan	1	58
SHUJAIT AHMAD KHAN, LT COL (RETD)		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	12
SIALKOT		
Abduction for ransom and murder in Sialkot	1	65
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot	1	29
SIBGHAT ULLAH CHAUDHRY, MR ADVOCATE		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	108
SPEAKER, MR		
BILLS		
Notification regarding prorogation of sixth session (.. contd)	5	635
STEALING		
Of Sandals of the Holy Prophet^SL *(Question Nr 274)*	1	32
Of Sandals of the Holy Prophet^SL *(Question Nr 354)*	1	44
SUMMONING of-		
Intimation about summoning of session	1	91
Sixth session	1	1
SUGAR MILLS		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Cruel behavior of sugar mill owners with sugarcane growers (.. contd)	2	145
QUESTIONS regarding-		
Detail of sugar-cess of Hamza Sugar Mills, Khan Pur *(Question Nr 708*)*	3	276
Development works of sugar mills out of amount of sugar-cess *(Question Nr 672*)*	3	273
Outstanding dues towards Pasrur Sugar Mills *(Question Nr 201*)*	3	227

	Issue Nr.	Page Nr.
Detail of in service and retired military officers in provincial government *(Question Nr 810*)*	3	280
RESOLUTION regarding-		
Relaxation in toll tax on the bridge of River Ravi	3	336
SANAULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Ban on transfer of proprietary rights of plots in Sir Syed Town and Allama Iqbal Colony Faisalabad	3	309
Establishment of Boards of Governors in educational institutions	3	298
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr.4 of 2003)	5	612
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	104, 106
PARTICIPATING SPEECH on-		
Bsc degree of Sheikh Amjad Aziz MPA	1	78, 84
Perplexity in girl students due to laziness of officials of education department	2	154
SANDALS		
Losing of Sandals of the Holy Prophet^{SL} *(Question Nr 274)*	1	32
Stealing of Sandals of the Holy Prophet^{SL} *(Question Nr 354)*	1	44
SCHOOL		
Raising Govt High School for boys village Waddla Sindhuan Daska to Higher Secondary School *(Adj Motion Nr 3)*	1	94
SECRETARY ASSEMBLY		
ANNOUNCEMENT regarding-		
Panel of Chairmen for the sixth session	1	10
Leave of absence of Dr Syed Waseem Akhtar	1	72
SESSION		
AGENDA for-		
Sixth session	1	3
CONVERSION of-		
Sitting into Condolence Session	1	106
INTIMATION about-		
Summoning of session	1	91
SUMMONING of-		
Intimation about summoning of session	1	91
Sixth session	1	1
SHAGUFTA ANWAR, MS		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Increase in incidents of stove bursting in the Province	5	589
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	123
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	488
SHAHEENA ASAD, MRS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	111
SHAHNAZ SALEEM, MRS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	120
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	459
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 *(Bill Nr 4 of 2003)*	5	608

	Issue Nr.	Page Nr.
RULES		
Reasons for relaxation of rules	1	20
Rule 54 of Rules of Procedure	1	19
Suspension of Rules of Procedure	1	10
RULINGS OF THE CHAIR		
Conversion of sitting into condolence session	1	106
Demand of, by Aftab Ahmad Khan, Rana, on breach of privilege	1	31
S		
S & GAD		
QUESTIONS		
Detail of in service and retired military officers in provincial government *(Question Nr 810*)*	3	280
Details of judges appointed in Lahore High Court and vacant posts *(Question Nr 23)*	3	285
Detail of vehicles in use of Chief Minister and all Ministers *(Question Nr 11)*	3	283
Detail of vehicles present in Transport Pool of Civil Secretariat *(Question Nr 21)*	3	284
Fair-well grant out of Benevolent Fund *(Question Nr 10**)*	3	272
Payment of Marriage Grant out of Benevolent Fund (Question Nr 45*)	3	267
Relaxation in age limit for government service *(Question Nr 809*)*	3	278
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	282
SAADIA HAMAYON, MRS		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	409
QUESTION regarding-		
Facility of house acquisition for employees *(Question Nr 683*)*	5	559
RESOLUTION regarding		
Relaxation in toll tax on the bridge of River Ravi	3	336
SABA SADIQ, MISS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	120
QUESTION regarding-		
Appointment of in service and retired military officers in civil departments *(Question Nr 839*)*	3	281
Fair-well grant out of Benevolent Fund *(Question Nr 10**)*	3	272
SAGHIRA ISLAM, MS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	111
POINT OF ORDER regarding-		
Murder of her nephew	1	15
QUESTIONS regarding-		
Provision of facilities to the visitors of Hiran Minar Sheikhupura *(Question Nr 843*)*	5	565
SAMI ULLAH KHAN, MR		
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr.4 of 2003)	5	605
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	107
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	444
QUESTIONS regarding-		
Details of allotment of Government residences in Lahore *(Question Nr 56*)*	3	222

	Issue Nr.	Page Nr.
State forests in District Lahore *(Question Nr 8**)*	5	523
Supply of flour under Food Stamp Scheme *(Question Nr 7*)*	3	268
REPORTS		
Special Committee Nr.1	2	167
RESOLUTIONS regarding-		
America's attack on Iraq, proposal of	1	10
Issuance of Official Passport for the Members of Punjab Assembly and their families	3	326
Legislation to eradicate the custom of "Vinni"	3	348
Payment of monthly educational scholarship to the children of employees of Punjab Government, out of Benevolent Fund	3	331
Relaxation in toll tax on the bridge of River Ravi	3	336
To hold the "Urdu" as official language	3	352
REVENUE AND AUQAF		
QUESTIONS		
Appointment and pay of orators and imams of mosques under Auqaf *(Question Nr 484)*	1	47
Auqaf land in Lahore *(Question Nr 82)*	1	52
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali *(Question Nr 285)*	1	41
Detail of income/expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chiniot *(Question Nr 555)*	1	57
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kutwal and allotment in Waleyhna *(Question Nr 284)*	1	39
Details of Auqaf land in Raiwind *(Question Nr 20)*	1	51
Details of Auqaf land in the Province *(Question Nr 81)*	1	51
Details of mosques and shrines under Auqaf *(Question Nr 485)*	1	53
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad *(Question Nr 282)*	1	36
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala *(Question Nr 208)*	1	25
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot *(Question Nr 209)*	1	28
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan *(Question Nr 678)*	1	58
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SL] *(Question Nr 274)*	1	32
More Districts of Lahore due to increase in population and land *(Question Nr 13)*	1	60
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands *(Question Nr 2)*	1	17
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore *(Question Nr 495)*	1	56
Police buildings on leased land *(Question Nr 259)*	1	30
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot *(Question Nr 556)*	1	57
Possession on government land in Ganda Singh, Okara *(Question Nr 353)*	1	43
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore *(Question Nr 9)*	1	22
Purchase of medical machines in Data Darbar Hospital *(Question Nr 494)*	1	54
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SL] *(Question Nr 354)*	1	44
RIAZ AHMAD, RAJA		
POINT OF ORDER regarding-		
Absence of bureaucracy from Assembly session	1	75
QUESTIONS regarding-		
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad *(Question Nr 282)*	1	36
Illegal possession on the Forest Land *(Question Nr 251*)*	5	540
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad *(Question Nr 282)*	1	37
RIGHTS		
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands *(Question Nr 2)*	1	17

	Issue Nr.	Page Nr.
S&GAD		
Appointment of in service and retired military officers in civil departments *(Question Nr 839*)*	3	281
Detail of in service and retired military officers in provincial government *(Question Nr 810*)*	3	280
Detail of judges appointed in Lahore High Court and vacant posts *(Question Nr 23)*	3	285
Detail of vehicles in use of Chief Minister and all Ministers *(Question Nr 11)*	3	283
Detail of vehicles present in Transport Pool of Civil Secretariat *(Question Nr 21)*	3	284
Fair-well grant out of Benevolent Fund *(Question Nr 107*)*	3	272
Payment of marriage grant out of Benevolent Fund (Question Nr.45*)	3	267
Relaxation in age limit for government service *(Question Nr 809*)*	3	278
TOURISM DEVELOPMENT CORPORATION OF PAKISTAN		
Detail of buses of Tourism Department *(Question Nr 547*)*	5	554
Income & expenditures of rest houses of TDCP *(Question Nr 206*)*	5	528
Income & expenditures of Historical Places *(Question Nr 207*)*	5	532
Provision of facilities to the visitors of Hiran Minar SheikhuPura *(Question Nr 843*)*	5	565
Restaurants established on the roads, under the administration of Tourism Department *(Question Nr 546*)*	5	547
Steps for improvement of tourism in Tehsil Murree *(Question Nr 789*)*	5	563
ZAKAT & USHR DEPARTMENT		
Distribution of Zakat Fund in District Pak Pattan *(Question Nr 658*)*	3	275
Distribution of Zakat in Lahore Cantt *(Question Nr 303*)*	3	255
Elections of Zakat and Ushr Committees in Lahore Cantt *(Question Nr 304*)*	3	256
Start and end of Food Stamp Scheme *(Question Nr 73*)*	3	271
Supply of flour under Food Stamp Scheme *(Question Nr 72*)*	3	268
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	282
QUORUM		
Question of-	2	218

R

RAIWIND		
Details of Auqaf land in Raiwind	1	51
RAZA ALI GILANI, SYED (Minister for Housing & Urban Development)		
ANSWER TO THE ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Severe shortage of drinking water in Faisalabad	4	389
Non availability of clean drinking water to the rural people (contd)	5	585
RECITATION		
From the Holy Quran and its translation in the session held on 20 February 2003	1	9
From the Holy Quran and its translation in the session held on 22 February 2003	2	137
From the Holy Quran and its translation in the session held on 25 February 2003	3	221
From the Holy Quran and its translation in the session held on 26 February 2003	4	357
From the Holy Quran and its translation in the session held on 27 February 2003	5	517
REHANA JAMEEL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
Auqaf land in Lahore *(Question Nr 82)*	1	52
Details of Auqaf land in the Province *(Question Nr 81)*	1	51
Recruitment in the Bank of Punjab *(Question Nr 74*)*	5	519
Start and end of Food Stamp Scheme *(Question Nr 73*)*	3	271

	Issue Nr.	Page Nr.
Recruitment in the Bank of Punjab *(Question Nr 74*)*	5	519
Suggestion for additional allowance for Police of Prisons Department *(Question Nr 815*)*	5	564
FOOD DEPARTMENT		
Crushing season of sugarcane and production of sugar *(Question Nr 292*)*	3	249
Details of allotment of Government residences in Lahore *(Question Nr 56*)*	3	222
Detail of Sugar-cess of Hamza Sugar Mills, Khan Pur *(Question Nr 708*)*	3	276
Development works of sugar mills out of amount of sugar-cess *(Question Nr 672*)*	3	273
Outstanding dues towards Pasror Sugar Mills *(Question Nr 201*)*	3	227
Staff and godowns of Food Department in Tehsils Duska and Pasror *(Question Nr 484)*	3	232
Subsidized price of wheat *(Question Nr 291*)*	3	240
FOREST & FISHERIES		
Illegal possession on the Forest Land *(Question Nr 251*)*	5	540
Problems of fuel and proprietary rights for the land owners *(Question Nr 788*)*	5	560
State forests in District Lahore *(Question Nr 87*)*	5	523
LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS		
Establishment of Bench of High Court in Gujranwala *(Question Nr 157*)*	4	368
Establishment of independent prosecution service *(Question Nr 816*)*	4	371
Number of Advocate General, Additional Advocates General and Assistant Advocates General *(Question Nr 231.1)*	4	384
REVENUE AND AUQAF		
Appointment and pay of orators and imams of mosques under Auqaf *(Question Nr 484)*	1	47
Auqaf land in Lahore *(Question Nr 82)*	1	52
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali *(Question Nr 285)*	1	41
Detail of income/expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chiniot *(Question Nr 555)*	1	57
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kotwal and allotment in Waleyhna *(Question Nr 284)*	1	39
Details of Auqaf land in Raiwind *(Question Nr 20)*	1	51
Details of Auqaf land in the Province *(Question Nr 81)*	1	51
Details of mosques and shrines under Auqaf *(Question Nr 483)*	1	53
Graveyard of Nigheban Pura Faisalabad *(Question Nr 282)*	1	36
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala *(Question Nr 208)*	1	25
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot *(Question Nr 209)*	1	28
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan *(Question Nr 678)*	1	58
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SL] *(Question Nr 274)*	1	32
More Districts of Lahore due to increase in population and land *(Question Nr 13)*	1	60
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands *(Question Nr 2)*	1	17
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore *(Question Nr 495)*	1	56
Police buildings on leased land *(Question Nr 259)*	1	30
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot *(Question Nr 556)*	1	57
Possession on government land in Gandu Singh, Okara *(Question Nr 353)*	1	43
Provision of space for graveyard in PP-156 Lahore *(Question Nr 9)*	1	22
Purchase of medical machines in Data Darbar Hospital *(Question Nr 494)*	1	54
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SL] *(Question Nr 354)*	1	44

	Issue Nr.	Page Nr.
POINTS OF ORDER re-		
Absence of bureaucracy from Assembly session	1	75
America's attack on Iraq	1	10
Conveyance for going to Namaz-Janaza of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	131
Intimation about session	1	91
Murder of Ms Saghira Islam M.P A's nephew	1	15
Prorogation of sitting on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	106
Verification of M.P.As' BA degrees	1	77
Wasting time of the House on matter of MPAs degrees	1	84
POINTS OF PERSONAL EXPLANATION BY -		
Muhammad Basharat Raja, Mr (Minister for Law & PA)	1	63
Sardar Amjid Hameed Khan Dasti	1	61
POLICE		
Police buildings on leased land (*Question Nr 259*)	1	30
PRAY		
Pray for the deceased of recent rains and air crash	1	15
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
Breach of privilege of M P A by Minister for Education (contd)	4,5	386,575
Misbehavior of Chairman BISE with M P A (*Motion Nr 13*)	1	76
Misbehavior of officials of Elite Force with M P A	2	138
Obstructions by P I A for stopping M P A to participate in the session	3	287
Rude behavior of A S P Gulberg with M P A (*Motion Nr 1*)	1	73
PROPRIETARY RIGHTS		
Names of Districts and measure of lands given proprietary rights	1	17
PROROGATION		
Notification regarding prorogation of sixth session (contd)	5	635
Proposal of prorogation of sitting on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir Sitting of 20 February, 2003	1	106
	1	133

Q

QASIM ZIA, MR (Leader of Opposition)-		
BILLS (amendments moved)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr 4 of 2003)	5	602
GENERAL		
Comments on proposal for resolution on America's attack on Iraq	1	13
POINT OF ORDER regarding-		
America's attack on Iraq	1	10
QUDSIA LODI, MISS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	119
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	424
QUESTIONS regarding-		
COOPERATIVE DEPARTMENT		
Detail of Office Holders of Cooperative Housing Society (*Question Nr 40***)*	4	366
Income and staff of Model Town Park (*Question Nr 198(A)**)*	4	369
Loans of farmers of border area villages of Lahore (*Question Nr 576**)*	4	381
Punjab Government Employees Cooperative Housing Society Limited (*Question Nr 39**)*	4	358
Small loans and remission of mark-up (*Question Nr 842**)*	4	382
FINANCE DEPARTMENT		
Detail of grants issued to the District Government, Tehsil Municipal Administration and defunct Local Bodies	5	558
Facility of house acquisition for employees (*Question Nr 683**)*	5	559
Facility of house requisition in the Provincial Departments (*Question Nr 909**)*	5	566

	Issue Nr.	Page Nr.
POINT OF ORDER regarding-		
Conveyance for going to Namaz-Janaza of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	131
PRIVILEGE MOTION regarding-		
Misbehavior of officials of Elite Force with M P A	2	138
MUZAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	470
N		
NAFEES AHMED ANSARI, BABU		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	125
NAJAF ABBAS SIAL, MIR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	407
NASIM LODHI, MRS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	103
NAVEED AMMER, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	478
NISHAT AFZA, MRS		
POINT OF ORDER regarding-		
Prorogation of sitting on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	106
NOTICE		
See **Call Attention Notice**		
NOTIFICATION regarding-		
Summoning of sixth session	1	1
NUMBERDARI		
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kutwal and allotment in Waleybna (*Question Nr 284*)	1	39
O		
OATH		
Oath of Chaudhry Muhammad Arshad (PP-114)	1	14
OFFICERS		
Of the House	1	7
OKARA		
Possession on government land in Ganda Singh, Okara	1	43
ORDINANCE		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003 (Ordinance Nr VI of 2003)	1	98
P		
PAKPATTAN		
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan	1	58
PANEL OF CHAIRMEN		
Announcement of	1	10
For the sixth session	1	5
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	115
PERVAIZ RAFIQUE, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	114
PLOTS		
Action against persons looting people in the name of plots (*Adj Motion Nr 1*)	1	88

	Issue Nr.	Page Nr.
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	460
MUHAMMAD KAMRAN ALI KHAN, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	494
MUHAMMAD MOHSIN KHAN LAGHARI, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	489
MUHAMMAD QAMAR HAYAT KATHIA, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	119
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY		
PARTICIPATING SPEECH on-		
Obstructions by P.I.A for stopping M.P.A to participate in the session	3	287
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore	1	24
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR (Minister For Excise & Taxation)		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	127
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr 4 of 2003)	5	605
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	101
Pray for the deceased of rains and air crash	1	15
QUESTIONS regarding-		
Problems of fuel and proprietary rights for the land owners *(Question Nr 788*)*	5	560
Steps for improvement of tourism in Tehsil Murree *(Question Nr 789*)*	5	563
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
Losing of Sandals of the Holy Prophet[S] *(Question Nr 27*)*	1	36
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	114
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	440,496
QUESTION regarding-		
Small loans and remission of mark-up *(Question Nr 842*)*	4	382
MUHAMMAD YAR MUMIMUNKA, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	415
MUJAHID ALI SHAH, SYED		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	121
MUSHTAQ AHMAD ADVOCATE, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	457
MUSHTAQ AHMED KIANI, GP CAPT (RETD) (Minister for Public Health Engineering)		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	99, 131
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	491
MUZAFFAR ALI SHEIKH, DR		
CONDOLENCE		
Air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	128

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD HASNAIN KHAN BOSAN, MR		
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	124
Establishment of independent prosecution service *(Question Nr 816*)*	4	371
MUHAMMAD HASSAN, BRIGADIER (RETD)		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	472
MUHAMMAD IQBAL CH. (MINISTER FOR FOOD/S&GAD)-		
CONDOLENCE-		
On the death of brother of Ex Speaker, Mr. Saeed Ahmad Manais	2	144
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Perplexity in girl students due to laziness of officials of Education Department	2	147
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Appointment of in service and retired military officers in civil departments *(Question Nr 839*)*	3	281
Crushing season of sugarcane and production of sugar *(Question Nr 292*)*	3	250
Detail of allotment of Government residences in Lahore (Question Nr.56*)	3	222
Detail of in service and retired military officers in provincial government *(Question Nr 810*)*	3	280
Details of judges appointed in Lahore High Court and vacant posts *(Question Nr 23)*	3	286
Detail of sugar-cess of Hamza Sugar Mills, Khan Pur *(Question Nr 708*)*	3	276
Detail of vehicles in use of Chief Minister and all Ministers *(Question Nr 11)*	3	284
Details of vehicles present in Transport Pool of Civil Secretariat *(Question Nr 21)*	3	285
Development works of sugar mills out of amount of sugar-cess *(Question Nr 672*)*	3	273
Fair-well grant out of Benevolent Fund *(Question Nr 107*)*	3	273
Outstanding dues towards Pasrur Sugar Mills *(Question Nr 201*)*	3	227
Payment of marriage grant out of Benevolent Fund (Question Nr 45*)	3	267
Relaxation in age limit for government service *(Question Nr 869*)*	3	278
Staff and godowns of Food Department in Tehsils Daska and Pasrur (*Question Nr 484*)	3	233
Subsidized price of wheat *(Question Nr 291*)*	3	240
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	283
RESOLUTIONS regarding-		
Payment of monthly educational scholarship to the children of employees of Punjab Government, out of Benevolent Fund	3	332
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
PRIVILEGE MOTION regading-		
Misuse of powers by W.A.P.D.A authorities against M.P.A	5	579
MUHAMMAD IQBAL RAIS, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	2,4	217,412
MUHAMMAD JAVED IQBAL, AWAN, MALIK		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	493
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Participating speech on recovery of loans of Small Industries Department	3	312
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr 4 of 2003)	5	606
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	107

	Issue Nr.	Page Nr.
POINT OF ORDER regarding-		
Intimation about summoning of session	1	91
MUHAMMAD AYAZ, CHAUDHRY		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Provision of building for Govt. Girls High School, Mughal Abad, Rawalpindi (*Motion Nr 8*)	1	97
MUHAMMAD AZEEM GHUMAN, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	129
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for Law & P.A.)		
ANSWERS TO THE ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Action against persons looting people in the name of plots (*Motion Nr 1*)	1	89
Embezzlement of funds by the administration of Government Hospitals of Sialkot	4	397
Establishment of Boards of Governors in educational institutions	3	304
Completion of road from Nonarian Chowk to Khuda Buksh (*Motion Nr 4*)	1	95
Increase in incidents of stove bursting in the Province	5	590
Laziness of Municipal Administration of Sialkot for sanitation	4	398
Measures for widening of Chowk Yateem Khana Lahore (*Motion Nr 5*)	1	97
Measures to prevent abduction of children (*Motion Nr 2*)	1	92
ANSWERS TO THE CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
Maltreatment and robbery by the robbers in police uniforms	5	569
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
Establishment of Bench of High Court in Gujranwala (*Question Nr 157*)*	4	368
Establishment of independent prosecution service (*Question Nr 816)*	4	371
Number of Advocate General, Additional Advocates General and Assistant Advocates General (*Question Nr 23(A))*	4	384
BILLS MOVED regarding-		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 (Bill Nr 7 of 2003)	5	631
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr.4 of 2003)	5	601
CALL ATTENTION NOTICES regarding-		
Abduction for ransom and murder in Sialkot	1	65
Murder of Shehzad in Baghbanpura Lahore	1	70
GENERAL		
Adjournment motion on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	105
BSc degree of Sheikh Amjad Aziz M P A	1	86
On suspension of rules for moving a resolution	1	10, 13
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	100
ORDINANCE		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003	1	98
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
Misbehavior of officials of Elite Force with M P A	2	138
Obstructions by P I A for stopping M P A to participate in the session	3	289
Rude behavior of A S P Gulberg with M P A (*Motion Nr 1*)	1	74
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, MR (Minister for Bait-Ul-Maal)		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Sugar-cess of Hamza Sugar Mills, Khan Pur (*Question Nr 708*)*	3	276
Development works of sugar mills out of amount of sugar-cess (*Question Nr 672*)*	3	273

	Issue Nr.	Page Nr.
MUHAMMAD AKHTAR KHADIM ALIAS KHADIM HUSSAIN WATTOO, MR (Minister For Zakat & Ushr/Auqaf)		
QUESTIONS/ ANSWERS regarding-		
Appointment and pay of Orators and Imams of mosques under Auqaf (*Question Nr 484*)	1	47
Auqaf land in Lahore (*Question Nr 82*)	1	53
Detail of income/expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chiniot (*Question Nr 555*)	1	57
Details of Auqaf land in Raiwind (*Question Nr 20*)	1	51
Details of Auqaf land in the Province (*Question Nr 81*)	1	52
Details of mosques and shrines under Auqaf (*Question Nr 485*)	1	53
Distribution of Zakat Fund in District Pakpattan (*Question Nr 688**)	3	275
Distribution of Zakat in Lahore Cantt (*Question Nr.303**)	3	255
Elections of Zakat and Ushr Committees in Lahore Cantt (*Question Nr 304**)	3	257
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala (*Question Nr 208*)	1	25
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot (*Question Nr 209*)	1	28
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan (*Question Nr 678*)	1	59
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SL] (*Question Nr 274*)	1	32
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore (*Question Nr 495*)	1	56
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot (*Question Nr 556*)	1	58
Purchase of medical machines in Data Darbar Hospital (*Question Nr 494*)	1	55
Start and end of Food-Stamp Scheme (*Question Nr 73*[illegible]*)	3	272
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SL] (*Question Nr 354*)	1	44
Supply of flour under Food Stamp Scheme (*Question Nr 72*[illegible]*)	3	269
MUHAMMAD ANWAR, COL (RETD) MALIK (Minister for Cooperatives)		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Office Holders of Cooperative Housing Society (*Question Nr 40*[illegible]*)	4	366
Income and staff of Model Town Park (*Question Nr 198[illegible]*)	4	369
Loans of farmers of border area villages of Lahore (*Question Nr 576[illegible]*)	4	381
Punjab Government Employees Cooperative Housing Society Limited (*Question Nr 39**)	4	359
Small loans and remission of mark-up (*Question Nr 842**)	4	383
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
OATH		
Oath of office	1	14
MUHAMMAD ASGHAR, MIAN		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	455
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN (Minister for Tourism)		
ANSWER TO THE QUESTIONS regarding-		
Detail of buses of Tourism Department (*Question Nr 547*[illegible]*)	5	554
Income & expenditures of rest houses of T.D.C.P (*Question Nr 206[illegible]*)	5	529
Income & expenditures of Historical Places (*Question Nr 207[illegible]*)	5	532
Provision of facilities to the visitors of Hiran Minar Sheikhu Pura (*Question Nr 843**)	5	566
Restaurants established on the roads, under the administration of Tourism Department (*Question Nr 546**)	5	547
Steps for improvement of tourism in Tehsil Murree (*Question Nr 789[illegible]*)	5	563
MUHAMMAD ASLAM, ADVOCATE, MIAN		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	117

	Issue Nr.	Page Nr.
MINISTER FOR BAIT-UL-MAAL		
See under **MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY**		
MINISTER FOR COLONIES		
See under **MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR**		
MINISTER FOR COOPERATIVES		
See under **MUHAMMAD ANWAR, MALIK, COL (RETD)**		
MINISTER FOR EDUCATION		
See under **IMRAN MASOOD, MIAN**		
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION		
See under **MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR**		
MINISTER FOR FINANCE		
See under **HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR**		
MINISTER FOR FOOD/S&GAD		
See under **MUHAMMAD IQBAL CH**		
MINISTER FOR FOREST AND FISHERIES		
See under **ASHFAQ-UR-REHMAN, DR**		
MINISTER FOR HEALTH		
See under **TAHIR ALI JAVED, DR**		
MINISTER FOR HOUSING AND URBAN DEVELOPMENT		
See under **RAZA ALI GILANI, SYED**		
MINISTER FOR INDUSTRIES		
See under **MUHAMMAD AJMAL CHEEMA**		
MINISTER FOR IRRIGATION & POWERS		
See under **AMER SULTAN CHEEMA, CH.**		
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS		
See under **MUHAMMAD BASHARAT RAJA**		
MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING		
See under **MUSHTAQ AHMAD KIANI, GP CAPT (RETD)**		
MINISTER FOR TOURISM		
See under **MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN**		
MINISTER FOR REVENUE RELIEF AND CONSOLIDATION		
See under **GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR**		
MINISTER FOR ZAKAT & USHR/AUQAF		
See under **MUHAMMAD AKHTAR KHADIM ALIAS KHADIM HUSSAIN WATTOO, MR**		
MISBEHAVIOUR		
Misbehave of Chairman B T S E with M P A (*Priv. Motion Nr 13*)	1	76
Rude behavior of A.S P Gulberg with M P A (*Priv. Motion Nr 1*)	1	73
MOSQUE		
Appointment/pay of Orators and Imams of mosques under Auqaf	1	47
Detail of income expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chinot	1	57
Details of mosques and shrines under Auqaf	1	53
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SL] from Badshahi mosque	1	32, 44
MOTIONS		
Adjournment Motions	1	88
Privilege Motions	1	73
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK, ADVOCATE		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Participating speech on recovery of loans of Small Industries Department	3	316
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	431
MUHAMMAD AJMAL CHEEMA, MR (Minister for Industries)		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Establishment of Boards of Governors in educational institutions	3	299
Recovery of loans of Small Industries Department	3	311

	Issue Nr.	Page Nr.
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003	1	98
LAILA MUQADDUS, MISS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	115
LAND		
Auqaf land in Lahore (*Question Nr 82*)	1	52
Auqaf land in Rawind (*Question Nr 20*)	1	51
Auqaf land in the Province (*Question Nr 81*)	1	51
More Districts of Lahore due to increase in population and land (*Question Nr 13*)	1	60
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands (*Question Nr 2*)	1	17
Police buildings on leased land (*Question Nr.259*)	1	30
Possession on government land in Ganda Singh, Okara (*Question Nr 353*)	1	43
LAW AND ORDER		
Government Assurance for improving the law and order situation	1	68
LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Establishment of Bench of High Court in Gujranwala (*Question Nr 157*)	4	368
Establishment of independent prosecution service (*Question Nr 816*)	4	371
Number of Advocate General, Additional Advocates General and Assistant Advocates General (*Question Nr 231(4)*)	4	384
LEADER OF OPPOSITION		
See under **QASIM ZIA, MR**		
LEAVE		
For moving a resolution on Iraq situation	1	10
LEAVE OF ABSENCE OF-		
Asif Saeed Khan Manais	5	598
Memoona Nabeel, Mst	5	599
Shaheen Ateeq-ur-Rehman, Mst	5	598
Waseem Akhtar, Syed, Dr	1	72
Zaib-un-Nisa Qureshi, Mst	5	599

M

MAHA RAJA TAREEN, MRS		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	468
MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR (Minister for Colonies)		
QUESTIONS/ANSWERS regarding-		
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali (*Question Nr 285*)	1	41
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kotwal and allotment in Waleybna (*Question Nr 284*)	1	40
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad (*Question Nr 282*)	1	37
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands (*Question Nr 2*)	1	17
Police buildings on leased land (*Question Nr 259*)	1	31
Possession on government land in Ganda Singh, Okara (*Question Nr 353*)	1	43
MEHMOOD AHMED, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali (*Question Nr 285*)	1	41
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kotwal and allotment in Waleybna (*Question Nr 284*)	1	39
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali (*Question Nr 285*)	1	42
MINISTERS		
See **Cabinet**		

	Issue Nr.	Page Nr.
J		
JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	492
JALAL DIN DHAKOO, MALIK		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	421
JAVED AHMED, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
Distribution of Zakat Fund in District Pakpattan *(Question Nr 658*)*	3	275
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan *(Question Nr 678)*	1	58
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	202
JAVED AKBAR DHILLON, ENGINEER		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	474
JAVED AKHTAR, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	489
JAVED AKRAM, BRIG (RETD), SITARA-E-IMTIAZ		
POINT OF ORDER regarding-		
Wasting time of the House on matter of M P As degrees	1	84
JAVED ALI O-UD-DIN SAJID, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	429
JAVED HASSAN, GUJAR, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	410
JOSEPH HAKIM DIN, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	113
JUVENILE SMOKING		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 *(Bill Nr 4 of 2003)*	5	601
K		
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR		
RESOLUTIONS regarding-		
Payment of monthly educational scholarship to the children of employees of Punjab Government, out of Benevolent Fund	3	331
KHALIDA MANSOOR, MRS		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	126
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	215
L		
LAHORE		
Auqaf land in Lahore	1	52
Measures for widening of Chowk Yateem Khana Lahore	1	97
More Districts of Lahore due to increase in population and land	1	60
Murder of Shehzad in Baghbanpura Lahore	1	70
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore	1	56
Provision of space for graveyard in PP-156 Lahore	1	22
Rude behavior of A S P Gulberg with M P A	1	73
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SA]	1	44

	Issue Nr.	Page Nr.
Punjab Government Employees Cooperative Housing Society Limited *(Question Nr 39*)*	4	358
Restaurants established on the roads, under the administration of Tourism Department *(Question Nr 546*)*	5	547
Subsidized price of wheat *(Question Nr 291*)*	3	240
RESOLUTION regarding-		
To hold the "Urdu" as official language	3	352
SUPPLEMENTARY QUESTIONS regarding-		
Appointment and pay of Orators and Imams of mosques under Auqaf *(Question Nr 484)*	1	49, 50
Losing of Sandals of the Holy Prophet[SL] *(Question Nr 274)*	1	35
EJAZ AHMAD, SHEIKH		
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	117
PARTICIPATING SPEECH on-		
Law and order	1	68
EJAZ ALI KHAN, RAO		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	450
EJAZ HUSSAIN FARHAT, MR		
QUESTION regarding		
Relaxation in age limit for government service *(Question Nr 809*)*	3	278
EMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Provision of building for Govt. Girls High School, Mughal Abad Rawalpindi *(Motion Nr 8)*	1	97
Raising Govt. High School for boys village Waddla Sindhuan Daska to Higher Secondary School *(Motion Nr 3)*	1	95
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	106, 125
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
Breach of privilege of M.P.A by Minister for Education	3	295
Misbehave of Chairman B.I.S.E with MPA *(Motion Nr 13)*	1	76
Misuse of powers by W.A.P.D.A authorities against M.P.A	5	579
Perplexity in girl students due to laziness of officials of Education Department	2	155
INCOME/EXPENDITURE		
Detail of income/expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chiniot *(Question Nr 555)*	1	57
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala *(Question Nr 208)*	1	25
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot *(Question Nr 209)*	1	28
Income and expenditure of shrine of Baba Farid, Pakpattan *(Question Nr 675)*	1	58
INTIMATION about-		
Summoning of session	1	91
IRAQ		
Leave of resolution regarding America's attack on Iraq	1	10
IRRIGATION		
-DISCUSSION ON	2, 4	171, 403
ISHTIAQ AHMAD, MEHR		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Appointment of in service and retired military officers in civil departments *(Question Nr 839*)*	3	281
Completion of road from Nonarian Chowk to Khuda Buksh *(Motion Nr.8) (Motion Nr.4)*	1	95
Measures for widening of Chowk Yateem Khana Lahore *(Motion Nr 5)*	1	96

	Issue Nr.	Page Nr.
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore (*Question Nr 9*)	1	22
H		
HAFIZ ULLAH KHAN, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	495
HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR, (Minister For Finance)		
ANSWER TO THE QUESTIONS regarding-		
Detail of grants issued to the District Government, Tehsil Municipal Administration and defunct Local Bodies	5	559
Facility of house acquisition for employees (*Question Nr 683**)	5	560
Facility of house requisition in the Provincial Departments (*Question Nr 909**)	5	567
Recruitment in the Bank of the Punjab (*Question Nr 74**)	5	520
Suggestion for additional allowance for Police of Prisons Department (*Question Nr 815**)	5	565
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	453
HOSPITAL		
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore	1	56
Purchase of medical machines for Data Darbar Hospital	1	54
HOUSE		
Authorities of	1	5
Officers of	1	7
Wasting time of the House on matter of MPAs degrees	1	84
HUMAIRA AWAIS SHAHID, MRS		
RESOLUTION regarding-		
Legislation to eradicate the custom of "Vani"	3	348
I		
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2005 (Bill Nr 4 of 2003)	5	603
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	103
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
Maltreatment and robbery by the robbers in police uniforms	5	568
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	448
EXTENSION OF PERIOD TO LAY THE REPORTS		
Special Committee Nr 1	3	323
QUESTIONS regarding-		
Appointment and pay of orators and imams of mosques under Auqaf (*Question Nr 484*)	1	47
Crushing season of sugarcane and production of sugar (*Question Nr.292**)	3	249
Detail of buses of Tourism Department (*Question Nr 547**)	5	554
Detail of Office Holders of Cooperative Housing Society (*Question Nr 40**)	4	366
Details of Judges appointed in Lahore High Court and vacant posts (*Question Nr 23*)	3	285
Details of mosques and shrines under Auqar (*Question Nr 485*)	1	53
Details of vehicles present in Transport Pool of Civil Secretariat (*Question Nr 21*)	3	284
More Districts of Lahore due to increase in population and land (*Question Nr 13*)	1	60
Number of Advocate General, Additional Advocates General and Assistant Advocates General (*Question Nr 23(A)*)	4	384

	Issue Nr.	Page Nr.
FOOD DEPARTMENT		
QUESTIONS		
Crushing season of sugarcane and production of sugar *(Question Nr 292*)*	3	249
Details of allotment of Government residences in Lahore (*Question Nr 56*)*	3	222
Detail of Sugar-cess of Hamza Sugar Mills, Khan Pur *(Question Nr 708*)*	3	276
Development works of sugar mills out of amount of sugar-cess *(Question Nr 6[illegible]2*)*	3	273
Outstanding dues towards Pasrur Sugar Mills *(Question Nr 201*)*	3	227
Staff and godowns of Food Department in Tehsils Daska and Pasrur (*Question Nr 48*)*	3	232
Subsidized price of wheat *(Question Nr 291*)*	3	240
FOREST & FISHERIES		
QUESTIONS regarding-		
Illegal possession on the Forest Land *(Question Nr 251*)*	5	540
Problems of fuel and proprietary rights for the land owners *(Question Nr [illegible]88*)*	5	560
State forests in District Lahore *(Question Nr [illegible])*	5	523
G		
GOVERNMENT ASSURANCES for-		
Action according to law to Aftab Ahmad Khan, Rana	1	51
Action on abduction for ransom and murder in Sialkot	1	68
Action on fraud in private housing schemes	1	90
Action on murder of Shehzad in BaghbanPura Lahore	1	72
Action on murder of Ms Saghira Islam MPA's nephew	1	17
Heretic [illegible]tions in respect of Sandals of the Holy Prophet[st]	1	46
Measures to prevent abduction of children	1	93
Presenting of answer to Question Nr 353 in next session	1	43
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore (*Question Nr 9*)	1	22
Resolving the matter of BSc degree of Sheikh Amjad Aziz MPA	1	87
GOVERNMENT BUSINESS		
BILLS		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 (Bill Nr [illegible] of 2003)	5	631
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr 4 of 2003)	5	603
DISCUSSION ON		
Irrigation	2,4	171,403
ORDINANCE		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003 (Ordinance Nr VI of 2003)	1	98
GOVERNMENT VEHICLES		
QUESTIONS regarding-		
Detail of vehicles under use of Chief Minister and all Ministers *(Question Nr 11)*	3	283
Detail of vehicles present in Transport Pool of Civil Secretariat *(Question Nr 21)*	3	284
Use of government vehicles in Civil Secretariat *(Question Nr 6)*	3	282
GRAVEYARD		
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad	1	36
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot	1	57
Provision of space for	1	22
GUJRANWALA		
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala	1	26
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR. (Minister For Revenue, Relief & Consolidations)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
More Districts of Lahore due to increase in population and land *(Question Nr 13)*	1	60

	Issue Nr.	Page Nr.
D		
DASKA		
Raising Govt. High School for boys Village Waddla Sindhuan Daska to Higher Secondary School	1	94
DECISIONS OF THE CHAIR		
see **Rulings of the Chair**		
DEGREE		
Report of Punjab University on BSc degree of Sheikh Amjad Aziz	1	81
Verification of MPAs' Bachelor degrees	1	77
Wasting time of the House on matter of MPAs degrees	1	84
DEPUTY SPEAKER		
See **SARDAR SHAUKAT HUSSAIN MAZARI (DEPUTY SPEAKER)**		
DISCUSSION ON-		
IRRIGATION	2,4	171,403
E		
EHSAN-UL-HAQ AHSAN, NOULATIA, MR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	484
EJAZ AHMED SAMMA, CHAUDHRY		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	105
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	479
EXTENSION OF PERIOD TO LAY THE REPORTS		
Special Committee Nr.1	3	323
F		
FAISALABAD		
Graveyard of Nigheban Pura, Faisalabad	1	36
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR.		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Severe shortage of drinking water in Faisalabad	4	389
FARZANA NAZIR, DR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	108
FARZANA RAJA, MRS.		
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	209
FAZAL HUSSAIN SUMRA, MEHR		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	428
FINANCE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Detail of grants issued to the District Government, Tehsil Municipal Administration and defunct Local Bodies	5	558
Facility of House acquisition for employees *(Question Nr 683*)*	5	559
Facility of House Requisition in the Provincial Departments *(Question Nr 909*)*	5	566
Recruitment in the Bank of Punjab *(Question Nr 74*)*	5	519
Suggestion for additional allowance for Police of Prisons Department (Question Nr 815*)	5	564

	Issue Nr.	Page Nr.
Ch Zahid Pervaiz	1	126
Chaudhry Abdul Ghafoor Khan	1	120
Conversion of sitting into condolence session	1	106
Dr Farzana Nazir	1	108
Dr Muhammad Javed Siddiqui	1	107
Dr Muhammad Shafique Chaudhry (Minister for Excise & Taxation)	1	127
Dr Muzaffar Ali Sheikh	1	128
Dr Tahir Ali Javed (Minister for Health)	1	109
Gp Capt (Retd) Mushtaq Ahmed Khan	1	99,131
Lt Col (Retd) Shujait Ahmad Khan	1	112
Maj (Retd) Asghar Hayat Kalyar	1	118
Makhdoom Ashfaq Ahmad (Minister for Environment Protection)	1	110
Malik Asghar Ali Qaiser	1	112
Mian Imran Masood (Minister for Education)	1	106,125
Mian Muhammad Aslam, Advocate	1	117
Miss Laila Muqaddus	1	115
Miss Nasim Lodhi	1	103
Miss Qudsia Lodi	1	119
Mr Amar Usman Adil	1	122
Mr Joseph Hakim Din	1	113
Mr Muhammad Azeem Ghuman	1	129
Mr Muhammad Husnain Khan Bosan	1	124
Mr Muhammad Qamar Hayat Kathia	1	119
Mr Muhammad Waris Kallu	1	114
Mr Pervaiz Rafique	1	114
Mr Sami Ullah Khan	1	107
Mr Sibghat Ullah Chaudhry, Advocate	1	108
Mrs Abida Javid	1	120
Mrs Khalida Mansoor	1	126
Mrs Parveen Masood Bhatti	1	115
Mrs Saba Sadiq	1	120
Mrs Shaheena Asad	1	111
Mrs Shahnaz Saleem	1	120
Ms Saghira Islam	1	111
Ms Shagufta Anwar	1	123
Muhammad Basharat Raja, Mr (Minister for Law & PA)	1	100
Rana Sanaullah Khan	1	104
Sardar Shaukat Hussain Mazari (Deputy Speaker)	1	100,129
Sheikh Ijaz Ahmad	1	117
Sheikh Amjad Aziz	1	116
Syed Abdul Aleem Shah	1	102
Syed Ihsan Ullah Waqas	1	103
Syed Mujahid Ali Shah	1	121
For the martyrs of Imam Bargah in Karachi	4	358
On the death of brother of Ex Speaker, Mr Saeed Ahmad Khan Manais	2	144
On the death of brother of Makhdoomzada Syed Hussain Raza Shah, MPA	3	222
COOPERATIVE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Office Holders of Cooperative Housing Society *(Question Nr 40*)*	4	366
Income and staff of Model Town Park *(Question Nr 198(A)*)*	4	369
Loans of farmers of border area villages of Lahore *(Question Nr 576*)*	4	381
Punjab Government Employees Cooperative Housing Society Limited *(Question Nr 39*)*	4	358
Small loans and remission of mark-up *(Question Nr 842*)*	4	382
COUNCIL		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003 (Ordinance Nr VI of 2003)	1	98

	Issue Nr.	Page Nr.
ASGHAR HAYAT KALYAR, MAJ (RETD)		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	118
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	207
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM, (Minister for Environment Protection)		
CONDOLENCE	1	110
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir		
ASHFAQ-UR-REHMAN, DR (Minister for Forest & Fisheries)		
ANSWER TO THE QUESTIONS regarding-		
Illegal possession on the Forest Land *(Question Nr.251*)*	5	540
Problems of fuel and proprietary rights for the land owners *(Question Nr 788*)*	5	561
State Forests in District Lahore *(Question Nr 87*)*	5	523
ASSURANCE OF GOVERNMENT		
see **Government Assurance**		
AUQAF		
see **Revenue and Auqaf**		
AUTHORITIES		
of the House	1	5
B		
BILAL YASIN, MR		
QUESTIONS regarding-		
Number of wards and beds in Data Darbar Hospital Lahore *(Question Nr 495)*	1	56
Payment of Marriage Grant out of Benevolent Fund *(Question Nr 45*)*	3	267
Purchase of medical machines in Data Darbar Hospital *(Question Nr.494)*	1	54
BILLS		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Bill 2003 *(Bill Nr 7 of 2003)*	5	631
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 *(Bill Nr 4 of 2003)*	5	601
C		
CABINET		
Of the Punjab	1	6
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
Abduction for ransom and murder in Sialkot	1	65
Maltreatment and robbery by the robbers in police uniforms	5	568
Murder of Mr Shehzad, in Baghbanpura Lahore	1	69
CHAIRMEN		
Panel of	1	10
CHILDREN		
Measures to prevent abduction of children *(Adj. Motion Nr 2)*	1	92
CHINIOT		
Detail of income/expenditure of property attached with Badshahi Mosque Chiniot	1	57
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot	1	57
CONDOLENCE -		
ON AIR CRASH OF AIR CHIEF MARSHAL MUSHAF ALI MIR by-		
Aftab Ahmad Khan, Rana	1	101
Arshad Mehmood Baggu, Mr	1	105,124
Babu Nafees Ahmed Ansari	1	125
Ch Ejaz Ahmed Samma	1	105

	Issue Nr.	Page Nr.
AMJAD AZIZ, SHEIKH		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Action against persons looting people on the name of plots (*Motion Nr 1*)	1	88
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
Murder of Shehzad in BaghbanPura Lahore	1	69
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	116
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	436
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
Breach of privilege of M.P.A by Minister for Education	3	295
Breach of privilege of M.P.A by Minister for Education (... contd)	4,5	386,575
Misbehave of Chairman B.I.S.E with him (*Motion Nr 13*)	1	76
QUESTIONS regarding-		
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore (*Question Nr 9*)	1	22
Distribution of Zakat in Lahore Cantt (*Question Nr 303*)*	3	255
Elections of Zakat and Ushr Committees in Lahore Cantt (*Question Nr 304*)*	3	256
QUESTION OF QUORUM		
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-	2	218
Provision of land for graveyard in PP-156 Lahore (*Question Nr 9*)	1	23
ANNOUNCEMENT regarding-		
Panel of Chairmen for sixth session	1	10
ARSHAD MEHMOOD BAGGUMIR		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Embezzlement of funds by the Administration of Government hospitals of Sialkot	4	396
Laziness of Municipal Administration of Sialkot for sanitation	4	398
BILLS (comments on)		
The Punjab Juvenile Smoking (Amendment) Bill 2003 (Bill Nr.4 of 2003)	5	604
CALL ATTENTION NOTICE		
Abduction for ransom and murder in Sialkot	1	65
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	105, 124
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	205
PARTICIPATING SPEECH on-		
Suspension of rules for moving a resolution	1	12
QUESTION regarding-		
Establishment of independent prosecution service (*Question Nr 816*)*	4	371
RESOLUTION regarding-		
Relaxation in toll tax on the bridge of River Ravi	3	346
SUPPLEMENTARY QUESTIONS regarding-		
Income and expenditure of departments under Auqaf in Gujranwala (*Question Nr 208*)	1	26
Income and expenditure of departments under Auqaf in Sialkot (*Question Nr 209*)	1	29
ARTS COUNCIL		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003 (Ordinance No.VI of 2003)	1	98
ASGHAR ALI, GUJJAR, CHAUDHRY		
DISCUSSION ON		
Irrigation	2	193
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	112

	Issue Nr.	Page Nr.
ADVOCATE GENERAL		
Of the Punjab	1	7
AFTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
Cruel behavior of sugar mill owners with sugarcane growers (contd)	2	145
Recovery of loans of small Industries Department	3	310
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	101
PARTICIPATING SPEECH on-		
Suspension of rules for moving a resolution	1	10
POINT OF ORDER regarding-		
Verification of MPAs' BA degrees	1	77
QUESTIONS regarding-		
Detail of grants issued to the District Government, Tehsil Municipal Administration and defunct Local Bodies	5	558
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands (*Question Nr 2*)	1	17
Police buildings on leased land (*Question Nr 259*)	1	30
RESOLUTIONS regarding-		
Issuance of official passport for the Members of Punjab Assembly and their families	3	326
SUPPLEMENTARY QUESTION regarding-		
Names of Districts in the Province where proprietary rights have been given for lands (*Question Nr 2*)	1	19
Discussion on Irrigation	2	184
AGENDA for-		
The session held on 20-2-2003	1	3
The session held on 22-2-2003	2	135
The session held on 25-2-2003	3	219
The session held on 26-2-2003	4	355
The session held on 27-2-2003	5	515
AIR CRASH		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	99
Pray for the deceased of recent rains and air crash	1	15
AIR MARSHAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	99
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR		
QUESTIONS regarding-		
Detail of Income/Expenditure of Property attached with Badshahi Mosque Chiniot (*Question Nr 555*)	1	57
Position of Auqaf graveyard of Mohalla Mustafa Abad, Chiniot (*Question Nr 556*)	1	57
ALLOTMENT		
Detail of allotment in Chak Nr 140/A Alaf Shmali (*Question Nr 285*)	1	41
Detail of Numberdari of Wadhay Khan Kutwal and allotment in Waleyhna (*Question Nr 284*)	1	39
AMAR USMAN ADIL, MR		
CONDOLENCE		
On air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	122
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	475
AMENDMENT		
The Lahore Arts Council (First Amendment) Ordinance 2003	1	98
AMERICA		
Leave of resolution regarding America's attack on Iraq	1	10

INDEX

	Issue Nr.	Page Nr.
A		
AAMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation & Power)		
DISCUSSION ON		
Irrigation	2,4	171,499
ABDUCTION		
Abduction for ransom and murder in Sialkot	1	65
Measures to prevent abduction of children	1	92
ABDUL ALEEM SHAH, SYED		
DISCUSSION ON		
Irrigation	4	481
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	102
ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	120
PRIVILEGE MOTION regarding-		
Rude behavior of ASP Gulberg with him (*Motion Nr 1*)	1	73
QUESTIONS regarding-		
Possession on Government Land in Ganda Singh, Okara (*Question Nr 353*)	1	43
Stealing of Sandals of the Holy Prophet[SL] (*Question Nr 354*)	1	44
ABDUL RASHID BHATTI, MR		
QUESTIONS regarding-		
Details of Auqaf land in Raiwind (*Question Nr 20*)	1	51
ABIDA JAVID, MRS		
GENERAL		
Condolence on air crash of Air Marshal Mushaf Ali Mir	1	120
ADJOURNMENT		
Of the session for funeral prayer of Air Chief Marshal Mushaf Ali Mir	2	138
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
Action against persons looting people on the name of plots (*Motion Nr 1*)	1	88
Ban on transfer of proprietary rights of plots in Sir Syed Town and Allama Iqbal Colony Faisalabad	3	309
Completion of road from Nonarian Chowk to Khuda Buksh (*Motion Nr 4*)	1	95
Cruel behavior of sugar mill owners with sugarcane growers (contd)	2	145
Embezzlement of funds by the administration of Government Hospitals of Sialkot	4	396
Establishment of Boards of Governors in educational institutions	3	298
Increase in incidents of stove bursting in the Province	5	589
Laziness of Municipal Administration of Sialkot for sanitation	4	398
Measures for widening of Chowk Yateem Khana Lahore (*Motion Nr 5*)	1	96
Measures to prevent abduction of children (*Motion Nr 2*)	1	92
Non availability of clean drinking water to the rural people	4	393
Non availability of clean drinking water to the rural people (. contd)	5	585
Provision of building for Govt. Girls High School, Mughal Abad, Rawalpindi (*Motion Nr 8*)	1	97
Raising Govt. High School for boys village Waddla Sindhuan Daska to Higher Secondary School (*Motion Nr 3*)	1	94
Severe shortage of drinking water in Faisalabad	4	389
Recovery of loans of small Industries Department	3	310